قرآن سے محبت کرنے والوں کے لیے بیش قیمت و نایاب تحفہ

گلدستۂ قرآن

- تفسیر قرآن کی اہم مباحث
- سورتوں کی وجہ تسمیہ
- سورتوں کا مرکزی موضوع
- خلاصۂ قرآن
- عقائد و احکام قرآن
- سائنسی انکشافات
- سورتوں کے اعداد و شمار
- زمانۂ نزول
- مکی مدنی کا تعین
- شخصیات قرآن
- آیات اور سورتوں کے فضائل
- قرآنی دعائیں

کاوش

مفتی محمد انس عبد الرحیم

مدیر صفہ اسلامک ریسرچ سینٹر

نگران دار الافتاء جامعۃ السعید

786anasraheem@gmail.com

www.suffahpk.com

قرآن اور علوم قرآن سے محبت کرنے والوں کے لیے بیش قیمت ونایاب تحفہ!

گلدستۂ قرآن

تفسیر قرآن کی اہم مباحث	سورتوں کے اعداد و شمار
سورتوں کی وجہ تسمیہ	زمانۂ نزول
سورتوں کا مرکزی موضوع	مکی مدنی کا تعین
خلاصۂ قرآن	شخصیات قرآن
عقائد و احکام قرآن	آیات اور سورتوں کے فضائل
سائنسی انکشافات	قرآنی دعائیں

کاوش

محمد انس عبدالرحیم

مدیر صفہ اسلامک ریسرچ سینٹر

03152145846،03212861523

www.suffahpk.com

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

کتاب کا نام: گلدستۂ قرآن

مؤلف: محمد انس عبد الرحیم

پہلا ایڈیشن: شوال 1444 ہجری

ناشر: صفہ اسلامک ریسرچ سینٹر

ملنے کے پتے:

- بنوری ٹاؤن (گرومندر) اردو بازار کراچی اور پاکستان بھر کے تمام کتب خانوں سے فرمائش کر کے طلب کیا جاسکتا ہے۔
- صفہ اسلامک ریسرچ سینٹر سے براہ راست تاجرانہ ریٹ پر طلب کرنے کے لیے ان نمبرات پر رابطہ کریں:

03112913450،03212861523،03152145846

مزید تفصیلات کے لیے وزٹ کریں:

www.suffahpk.com

www.suffahpk.com

فہرست

مرتب کا تعارف: 24
تفسیر کے معنی: 29
تفسیر قرآن کے ماٰخذ.......... 35
قرآن فہمی کے اصول.......... 39
شانِ نزول 43
ناسخ منسوخ 44
قرآن کریم کی قسمیں 46
مکی مدنی اور ان کی پہچان 47
تاریخ نزول قرآن 48
آہستہ آہستہ نازل ہونے کی حکمتیں
.... 49
حفاظت قرآن 50
تلاوت میں آسانی پیدا کرنے کے
اقدامات 51
موضوعات قرآن 53
حیوانات قرآن 54
نباتات قرآن 55
قیمتی پتھروں کا ذکر........... 56
اسالیبِ قرآن 56
قرآن کے اعداد وشمار.......... 68
ترجمۃ القرآن اور عربی گرامر سے
متعلق ضروری باتیں 74
قرآنی افعال، گرامر، ڈکشنری 75
اہم قرآنی اسماء.................. 76
اہم حروف 77
سورۃ الفاتحہ 80
اعدادوشمار: 80
زمانہ نزول: 80
سورہ فاتحہ کے نام و فضائل..... 81
خلاصہ مضامین 81
سورۃ البقرۃ، پارہ الم 82

www.suffahpk.com

اعداد و شمار: 82
زمانہ نزول: 82
وجہ تسمیہ: 82
فضائل : 83
مرکزی موضوع: 84
خلاصہ مضامین پارہ الم 84
احکام و مسائل 87
شخصیات، واقعات 95
سائنسی انکشافات 97

سیقول 101

شخصیات، واقعات 101
عقائد 102
اہل علم کے لیے ہدایات 105
نماز سے متعلق ہدایات واحکام 105
صدقات سے متعلق ہدایات واحکام 107
روزے سے متعلق احکام 108
اعتکاف سے متعلق ہدایات 110
حج سے متعلق احکام وہدایات . 110
گھریلو زندگی کے لیے ہدایات: 113
قسم کے بارے میں ہدایات .. 118
مالی معاملات کے بارے میں ہدایات 119
حلال غذا سے متعلق ہدایات .. 119
اضطرار اور مجبوری کے احکام . 120
سیاست و حکمرانی سے متعلق ہدایات 121
حدود و قصاص 122
حلال و حرام 123
متفرقات 123

تلک الرسل 126

آیۃ الکرسی کے فضائل 126
شخصیات، واقعات 127
صدقات 128
مالی معاملات: 130
جن پر پکڑ نہیں : 131
فضائل 131
دعائیں 131

سورۃ آل عمران 134

www.suffahpk.com

اعداد وشمار 134
زمانہ نزول اور نام 134
وجہ تسمیہ 134
فضائل 134
مرکزی موضوع 135
عیسائیت 135
یہودیت 138
انسانی نفسیات 139
اختلافات ختم کرنے کے اصول 139
احکام 140
نصائح وعبر 142
شخصیات،واقعات 142

لن تنالوا 145

اقسام جہاد 146
جہاد کا طریقہ کار: 147
غزوات 147
یہودیت 149
منافقین 150
نصائح وعبر 150
مسلمان تین وجوہ سے گمراہ نہیں ہوسکتے: 151
شخصیات،واقعات 152
احکام 153
دعائیں 155

سورۃ النساء 158

اعداد وشمار: 158
زمانہ نزول: 158
وجہ تسمیہ : 158
مرکزی موضوع 159
خلاصہ مضامین 159
عقائد: 164
احکامِ نماز 165
احکامِ میراث 165
احکامِ نکاح 166
خون کے سات رشتے: 167
رضاعت کے سات رشتے: .. 168
سسرالی محارم: 168
متفرق احکام 168
تغییر خلق اللہ: 170

www.suffahpk.com

یہودیت 170
منافقین 171
دعائیں 173
ہوم ورک 174
سورۃ المائدۃ 176
اعدادوشمار: 176
تاریخ نزول اور نام 176
وجہ تسمیہ: 177
فضائل: 177
مرکزی موضوع 178
خلاصہ مضامین 178
عقائد 179
اصول شریعت 181
دعوت 182
طہارت 182
تدفین 183
نکاح 183
معاملات 183
سیاست 184
فقہ الحلال 184
سزائیں 186
وصیت 187
اخلاق 188
شخصیات ،واقعات 188
قرآنی دعائیں: 190
ہوم ورک 191
سورۃ الانعام 193
اعدادوشمار: 193
زمانہ نزول: 193
نام کی وجہ: 194
فضائل: 194
مرکزی موضوع 196
خلاصہ مضامین 197
دلائل توحید 197
دلائل رسالت 199
نبی کی تعریف 201
پیغمبروں کا انسانوں میں سے ہونا
کیوں ضروری ہے؟ 201
نبی کریم ﷺ کی رسالت کے
دلائل 202

www.suffahpk.com

دلائل آخرت 204
اصول شریعت 205
عقائد 205
عدالت 206
فقہ الحلال 206
متفرق احکام 207
معاشرتی احکام 208
سائنسی حقائق 208
دعائیں 209
ہوم ورک 210

سورۃ الاعراف 211

اعداد و شمار: 211
زمانہ نزول: 211
اعراف کے معنی: 211
مرکزی موضوع 212
موضوعات 212
فضائل 212
عقائد و نظریات 213
جنسیات 216
موسیقی 217
اخلاقیات اور آداب 217
دعوت 219
جنگ وجہاد 219
سیاست 220
متفرق 220
سائنسی حقائق 221
حفظان صحت کے راہ نما اصول 222
فائدہ: 222
شخصیات، واقعات 223
آیت سجدہ کے فضائل: 225
دعائیں 225
ہوم ورک 226

سورۃ الانفال 229

اعداد و شمار: 229
وجہ تسمیہ: 229
مرکزی موضوع: 229
خلاصہ مضامین 230
فتح و نصرت کے خدائی قوانین 231
شخصیات، واقعات 235

www.suffahpk.com

ہوم ورک 236

سورۃ التوبۃ 237

اعداد و شمار: 237

تاریخ نزول: 237

وجہ تسمیہ اور نام 237

مرکزی موضوع 239

تعارف و خلاصہ مضامین 239

منافقین کی نشانیاں 241

شخصیات، واقعات 246

عقائد 247

حج و عمرہ 248

مساجد 248

صدقات 249

جہاد 250

ہوم ورک 253

سورہ یونس 255

اعداد و شمار: 255

زمانہ نزول: 255

وجہ تسمیہ: 255

فضائل: 256

مرکزی موضوع: 256

خلاصہ مضامین 256

مشرکین کے اعتراضات اور ان کے جواب 258

عقائد 259

فلکیات 260

متفرق 261

شخصیات، واقعات 261

ایک سوال کا جواب: 262

سائنسی حقائق 262

دعائیں: 263

ہوم ورک 264

سورۃ ھود 266

اعداد و شمار: 266

زمانہ نزول: 266

وجہ تسمیہ: 266

فضائل: 267

ایک خواب 267

علامہ آلوسی کی تحقیق 267

www.suffahpk.com

مرکزی موضوع:............ 269
خلاصہ مضامین............ 270
عقائد.................... 272
دعوت:.................... 273
تجارت وملازمت:............ 274
عدالت:.................... 274
اخلاقیات:................. 274
سائنس:.................... 275
شخصیات ،واقعات:.......... 275
ہوم ورک................... 275
درست جواب کاانتخاب کیجیے!. 276

سورۃ یوسف 277

اعدادوشمار:................ 277
زمانہ نزول:................ 277
وجہ تسمیہ:................. 277
فضائل..................... 277
مرکزی موضوع.............. 278
خلاصہ مضامین.............. 278
اصول شریعت............... 280
عقائد..................... 280
تعبیرِ خواب............... 282
نماز:..................... 283
رموزِ دعوت............... 283
تجارت وملازمت........... 284
سیاست وحکومت............ 285
عدالت.................... 285
اخلاقیات.................. 285
دعائیں.................... 287
ہوم ورک.................. 287

سورۃ الرعد.................. 289

اعدادوشمار:............... 289
زمانہ نزول:............... 289
وجہ تسمیہ:................ 290
مرکزی موضوع:............ 291
خلاصہ مضامین............. 292
اعتراضات کا جواب........ 292
تقدیر کی قسمیں............ 293
اخلاقیات وآداب........... 293
عقل مندوں کی نشانیاں..... 294
سائنس.................... 294

www.suffahpk.com

سورۃ ابراہیم 296
اعداد و شمار: 296
زمانہ نزول: 296
وجہ تسمیہ: 296
مرکزی موضوع: 297
خلاصہ مضامین 297
عقائد 298
تعلیم قومی زبان میں 298
حین کا اطلاق 298
دعا کا طریقہ 298
سائنس 299
شخصیات، واقعات 299
دعائیں 299
ہوم ورک 300
سورۃ الحجر 301
اعداد و شمار: 301
زمانہ نزول: 301
وجہ تسمیہ: 302
مرکزی موضوع: 302
خلاصہ مضامین 302
عقائد 303
غیر اللہ کی قسم 304
اخلاقیات و آداب 304
سورہ فاتحہ کی فضیلت 304
سائنس 305
شخصیات، واقعات 306
سورۃ النحل 307
اعداد و شمار: 307
زمانہ نزول: 307
وجہ تسمیہ: 307
مرکزی موضوع: 308
خلاصہ مضامین 308
عقائد 311
دعوت اور مناظرہ 313
صدقات 313
فقہ الحلال 313
طب 314
اقتصادیات 314
سزائیں 315

www.suffahpk.com

اخلاقیات وآداب 315
تاریخ 316
سائنس 316
ہوم ورک 317
سورۃ بنی اسرائیل 318
اعدادوشمار: 318
تاریخ نزول: 318
وجہ تسمیہ اور نام 319
مرکزی موضوع 319
خلاصہ مضامین 319
اعتراضات کاجواب 320
عقائد 323
تاریخ 324
نماز 325
اقتصادیات 325
اخلاقیات 325
فحاشی اور موسیقی 326
بیت المال 327
حدود وقصاص 327
طب 327
سائنس وفلکیات 327
دعائیں 328
سورۃ الکہف 331
اعدادوشمار: 331
تاریخ نزول: 331
وجہ تسمیہ اور نام 332
مرکزی موضوع: 332
فضائل 332
خلاصہ مضامین 334
اصحاب کہف کاواقعہ 335
دوباغ والے کاواقعہ 338
حضرت خضر اور موسی علیہما السلام
کاواقعہ 339
ذوالقرنین کاواقعہ 345
عقائد 346
دعوت 347
تاریخ 347
اقتصادیات 348
ٹیکس 348
اخلاقیات 348

www.suffahpk.com

اوقاف 349
سائنس وفلکیات 350
سورۃ مریم 353
اعداد وشمار: 353
تاریخ نزول: 353
وجہ تسمیہ: 354
مرکزی موضوع اور خلاصہ 354
واقعات 355
احکام ومسائل 357
سورۃ طٰہٰ 360
اعداد وشمار: 360
تاریخ نزول: 360
وجہ تسمیہ اور نام 361
فضائل: 361
موضوع: 362
خلاصہ مضامین 362
احکام ومسائل 365
دعائیں 368
سورۃ الانبیاء 371
اعداد وشمار: 371
تاریخ نزول: 371
وجہ تسمیہ: 371
خلاصہ مضامین 371
احکام ومسائل 374
سائنس 378
دعائیں 379
سورۃ الحج 380
اعداد وشمار: 380
وجہ تسمیہ: 380
تاریخ نزول: 380
خلاصہ مضامین 381
معارف ومسائل 383
سورۃ المومنون 387
اعداد وشمار: 387
وجہ تسمیہ: 387
تاریخ نزول: 387
مرکزی موضوع: 388
فضائل: 388

www.suffahpk.com

تخلیقِ انسان کے مراحل :.... 389
توحید : 390
واقعات و شخصیات.......... 391
نیک لوگوں کی چار صفات : .. 391
نہ ماننے والوں کے انکار کی اصل
وجہ : 391
قیامت : 392
فضائل والی آیات:......... 392
احکام ومسائل 393
دعائیں: 395

سورۃالنور 396
اعدادوشمار:................ 396
نزول کازمانہ:............. 396
فضائل: 397
مرکزی موضوع 397
بے حیائی کو روکنے کے قواعد.. 397
مزید احکام:................ 405
سائنسی حقائق.............. 405
ہوم ورک.................. 407

سورۃالفرقان 409
وجہ تسمیہ: 409
اعداد وشمار: 409
زمانہ نزول:................. 409
خلاصہ مضامین 410
توحید: 410
قرآن کی حقانیت : 411
رسالت : 411
قیامت : 411
عبادالرحمن کی صفات: 412
تاریخ:.................... 413
احکام 413
سائنس 414
دعائیں 414

سورۃالشعراء 415
اعداد وشمار: 415
وجہ تسمیہ: 415
زمانہ نزول:................. 415
خلاصہ مضامین............. 415

واقعات: 416

احکام 417

سورۃ النمل 419

اعداد و شمار: 419

وجہ تسمیہ: 419

زمانہ نزول: 419

خلاصہ مضامین 419

دلائل توحید: 420

قیامت: 421

شخصیات، واقعات 422

احکام وہدایات 423

سائنس 425

دعائیں 425

ہوم ورک 426

سورۃ القصص 428

اعداد و شمار: 428

وجہ تسمیہ: 428

واقعات 428

زمانہ نزول: 430

خلاصہ مضامین 431

احکام 432

دعائیں 434

سورۃ العنکبوت 435

اعداد و شمار: 435

وجہ تسمیہ: 435

زمانہ نزول: 435

خلاصہ مضامین 436

واقعات 437

احکام 439

مناظرہ 440

سیرت النبی صَلَّى ٱللَّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ 440

سائنس 440

ہوم ورک 442

سورۃ الروم 444

اعداد و شمار: 444

وجہ تسمیہ: 444

زمانہ نزول: 444

خلاصہ مضامین 445

www.suffahpk.com

توحید: 448
احکام 449
مسئلہ سماع موتی 450
قائلین عدم سماع کو جواب: 452
تاریخ: 453
سورۃ لقمان 454
اعداد وشمار: 454
وجہ تسمیہ: 454
زمانہ نزول: 454
خلاصہ مضامین 455
احکام 456
سائنس 457
سورۃ الم سجدہ 458
اعداد وشمار: 458
وجہ تسمیہ: 458
زمانہ نزول: 458
فضائل: 459
خلاصہ مضامین 460
احکام 460
سورۃ الاحزاب 461
اعداد وشمار: 461
وجہ تسمیہ: 461
زمانہ نزول: 461
فضیلت: 461
خلاصہ مضامین 462
زمانۂ جاہلیت کے تین غلط خیالات
کی تردید 465
دس صفات پر مغفرت اور اجر عظیم
کا وعدہ 466
عقائد: 466
رسالت مآب ﷺ کے آداب:
.... 467
نکاح وطلاق: 468
نبی کریم ﷺ کی پانچ خصوصیات :
.... 468
لے پالک کے احکام 469
میراث: 470
پردہ: 470
جہاد: 472

www.suffahpk.com

پیشین گوئیاں: 472
ہوم ورک 472
سورۃ سبا 476
اعداد و شمار 476
زمانہ نزول: 476
خلاصہ مضامین 476
شبہات کا جواب: 478
احکام 479
سائنس 481
سورۃ فاطر 482
اعداد و شمار 482
وجہ تسمیہ: 482
زمانہ نزول: 482
خلاصہ مضامین 482
احکام 484
سائنس 485
سورۃ یٰس 485
اعداد و شمار 485
وجہ تسمیہ: 485
زمانہ نزول: 485
فضائل: 485
خلاصہ مضامین 486
احکام وہدایات 487
سائنس 488
ہوم ورک 489
سورۃ الصافات 490
اعداد و شمار 490
فضائل: 490
خلاصہ مضامین 492
شخصیات، واقعات 492
معارف و مسائل 493
دعائیں 494
سورۃ ص 495
اعداد و شمار 495
زمانہ نزول: 495
خلاصہ مضامین 495
شخصیات، واقعات 496
معارف و مسائل 498

www.suffahpk.com

سورۃ الزمر 500
اعداد و شمار 500
نام اور وجہ تسمیہ 500
زمانہ نزول: 501
خلاصہ مضامین 501
احکام وہدایات 502
سائنس 503
ہوم ورک 504
سورۃ المؤمن 507
اعداد و شمار 507
نام اور وجہ تسمیہ: 507
زمانہ نزول: 507
حوامیم سبعہ کے فضائل: 508
سورۃ المؤمن کی ابتدائی آیات کی
فضیلت: 509
خلاصہ مضامین 510
احکام 510
دعائیں 511
سورۃ حم السجدۃ 512
اعداد و شمار 512
نام اور وجہ تسمیہ: 512
خلاصہ مضامین 512
احکام 512
سائنس 513
سورۃ الشوریٰ 517
اعداد و شمار: 517
وجہ تسمیہ: 518
خلاصہ مضامین 518
احکام 518
سورۃ الزخرف 520
اعداد و شمار: 520
وجہ تسمیہ: 521
خلاصہ مضامین 521
احکام وہدایات 522
دعائیں 523
سورۃ الدخان 524
اعداد و شمار: 524
وجہ تسمیہ: 524

www.suffahpk.com

فضائل: 524
خلاصہ مضامین 525
احکام وہدایات 527
سورۃ الجاثیہ 527
اعدادوشمار: 527
نام اوروجہ تسمیہ: 528
خلاصہ مضامین 528
سورۃ الاحقاف 532
اعدادوشمار: 532
تاریخ نزول 532
وجہ تسمیہ 533
خلاصہ مضامین 533
احکام وہدایات 534
دعائیں: 535
سورۃ محمد 536
اعدادوشمار: 536
وجہ تسمیہ 536
خلاصہ مضامین 536
احکام 537
سورۃ الفتح 538
اعدادوشمار: 538
خلاصہ مضامین 540
فضائل: 543
احکام 543
سورۃ الحجرات 545
وجہ تسمیہ و اعدادوشمار 545
خلاصہ مضامین 546
سورۃ ق 548
وجہ تسمیہ و اعدادوشمار 548
خلاصہ مضامین 548
فضائل: 549
احکام وہدایات 550
سورۃ الذاریات 555
وجہ تسمیہ و اعدادوشمار 555
خلاصہ مضامین 555
سورۃ الطور 558
وجہ تسمیہ و اعداوشمار 558

www.suffahpk.com

خلاصہ مضامین 558

احکام 559

سورۃ النجم 560

وجہ تسمیہ و اعدادوشمار 560

فضیلت: 560

خلاصہ مضامین 561

عقائد واحکام 561

سورۃ القمر 563

وجہ تسمیہ و اعدادوشمار 563

خلاصہ مضامین واحکام 564

سورۃ الرحمن 565

اعدادوشمار 565

فضائل: 566

خلاصہ مضامین 567

احکام 567

سورۃ الواقعۃ 569

اعدادوشمار و وجہ تسمیہ 569

فضائل: 569

خلاصہ مضامین 570

احکام 572

سورۃ الحدید 573

اعدادوشمار، وجہ تسمیہ 573

خلاصہ مضامین 574

عقائد واحکام 575

سورۃ المجادلۃ 580

اعدادوشمار و وجہ تسمیہ 580

سورۃ الحشر 584

اعدادوشمار 584

وجہ تسمیہ اور نام 584

احکام: 586

آخری تین آیات کی فضیلت .. 588

دعائیں: 588

سورۃ الممتحنۃ 589

اعدادوشمار 589

وجہ تسمیہ اور نام 589

دعائیں: 593

www.suffahpk.com

سورۃ الصف 593
اعداد و شمار، وجہ تسمیہ 593
وجہ تسمیہ اور نام 595
سورۃ الجمعۃ 595
اعداد و شمار، وجہ تسمیہ 595
سورۃ المنافقون 597
اعداد و شمار و وجہ تسمیہ 597
احکام: 599
سورۃ التغابن 600
اعداد و شمار، وجہ تسمیہ 600
سورۃ الطلاق 601
اعداد و شمار، وجہ تسمیہ 601
سورۃ التحریم 604
اعداد و شمار، وجہ تسمیہ 604
احکام: 605
سورۃ الملک 607
اعداد و شمار 607
فضائل: 607
خلاصہ مضامین 609
احکام: 609
سائنس: 610
سورۃ القلم 611
اعداد و شمار، وجہ تسمیہ 611
احکام: 612
سورۃ الحاقۃ 613
اعداد و شمار، وجہ تسمیہ 613
احکام: 614
سورۃ المعارج 615
اعداد و شمار، وجہ تسمیہ 615
سورۃ نوح 616
اعداد و شمار، وجہ تسمیہ 616
احکام و ہدایات: 616
دعائے نوح: 617
سورۃ الجن 617
اعداد و شمار، وجہ تسمیہ 617

www.suffahpk.com

احکام: 618

سورۃ المزمل 618

اعداد و شمار، وجہ تسمیہ 618

سورۃ المدثر 620

اعداد و شمار، وجہ تسمیہ 620

احکام و ہدایات: 621

سورۃ القیامۃ 622

اعداد و شمار، وجہ تسمیہ 622

سورۃ الدھر 623

اعداد و شمار، وجہ تسمیہ 623

سورۃ المرسلات 625

اعداد و شمار، وجہ تسمیہ 625

سورۃ النباء 628

اعداد و شمار، وجہ تسمیہ 628

سائنسی انکشافات: 628

سورۃ النازعات 629

اعداد و شمار، وجہ تسمیہ 629

سورۃ عبس 630

اعداد و شمار، وجہ تسمیہ 630

سائنسی انکشافات: 631

سورۃ التکویر 631

اعداد و شمار، وجہ تسمیہ 631

سورۃ الانفطار 632

اعداد و شمار، وجہ تسمیہ 632

سائنسی انکشافات: 632

سورۃ المطففین 633

اعداد و شمار، وجہ تسمیہ 633

سورۃ الانشقاق 634

اعداد و شمار، وجہ تسمیہ 634

سائنسی انکشافات: 634

سورۃ البروج 634

اعداد و شمار 634

شانِ نزول 635

سورۃ الطارق 637

www.suffahpk.com

اعدادوشمار، وجہ تسمیہ 637
سورۃ الاعلیٰ 637
اعدادوشمار، وجہ تسمیہ 637
سورۃ الغاشیۃ 638
اعدادوشمار، وجہ تسمیہ 638
سورۃ الفجر 639
اعدادوشمار، وجہ تسمیہ 639
سورۃ البلد 640
اعدادوشمار، وجہ تسمیہ 640
سورۃ الشمس 641
اعدادوشمار، وجہ تسمیہ 641
سورۃ اللیل 642
اعدادوشمار، وجہ تسمیہ 642
سورۃ الضحیٰ 644
اعدادوشمار، وجہ تسمیہ 644
سورۃ الانشراح 645
اعدادوشمار، وجہ تسمیہ 645
سورۃ التین 646
اعدادوشمار، وجہ تسمیہ 646
سورۃ العلق 647
اعدادوشمار، وجہ تسمیہ 647
سائنسی انکشافات: 647
سورۃ القدر 648
اعدادوشمار، وجہ تسمیہ 648
سورۃ البینۃ 650
اعدادوشمار، وجہ تسمیہ 650
سورۃ الزلزال 652
اعدادوشمار، وجہ تسمیہ 652
سائنسی انکشافات: 653
سورۃ العادیات 653
اعدادوشمار، وجہ تسمیہ 653
سورۃ القارعۃ 654
اعدادوشمار، وجہ تسمیہ 654

www.suffahpk.com

سورۃ التکاثر 655
اعدادو شمار، وجہ تسمیہ 655
فضیلت: 655
سورۃ العصر 656
اعدادو شمار، وجہ تسمیہ 656
سورۃ الھمزۃ 656
اعدادو شمار، وجہ تسمیہ 656
سورۃ الفیل 657
اعدادو شمار، وجہ تسمیہ 657
سورۃ القریش 657
اعدادو شمار، وجہ تسمیہ 657
سورۃ الماعون 658
اعدادو شمار، وجہ تسمیہ 658
سورۃ الکوثر 659
اعدادو شمار، وجہ تسمیہ 659
سورۃ الکافرون 660
فضیلت: 661
سورۃ النصر 662
اعدادو شمار، وجہ تسمیہ 662
سورۃ اللھب 663
اعدادو شمار، وجہ تسمیہ 663
سورۃ الاخلاص 664
اعدادو شمار، وجہ تسمیہ 664
فضیلت: 667
سورۃ الفلق، سورۃ الناس 668
اعدادو شمار، وجہ تسمیہ 668
دعائے خیر!!! 671

www.suffahpk.com

مرتب کا تعارف:

مرتب نے درس نظامی کی تکمیل جامعہ معہد الخلیل الاسلامی بہادرآباد کراچی سے جبکہ مفتی کورس جامعۃ الرشید احسن آباد کراچی سے کیا ہے۔ سن فراغت 1426 ہجری ہے جبکہ سن افتاء 1427 ہجری۔ اس کے علاوہ ادارہ آفاق سے ٹیچنگ کورس اور آرٹسٹک انسٹیٹیوٹ سے وژن ٹائم منیجمنٹ اور سلپ مینیجمنٹ کورس کیا ہے۔

اساتذہ کے نام:

حضرت مولانا یحییٰ مدنی نوراللہ، حضرت مفتی عبدالمجید دین پوری شہید، حضرت مفتی سعید احمد (امام وخطیب عالمگیر مسجد بہادر آباد کراچی) مفتی محمد (رئیس دارالافتاء جامعۃ الرشید) اور مفتی ابولبابہ شاہ منصور مدظلہم العالی اور دیگر کئی اہل علم وفن سے تعلیم وتربیت حاصل کی ہے۔

اجازت حدیث:

مولانا انظر شاہ کشمیری بن مولانا انور شاہ کشمیری، مولانا سلیم اللہ خان صاحب، مولانا عبدالحلیم چشتی صاحب، مولانا غلام محمد عباس، بابا صندل، مولانا یوسف مدنی۔

خدمات:

(1) نگران دارالافتاء جامعۃ السعید کراچی

(2) نائب مفتی جامعۃ النور دھوراجی کراچی

(3) مدیر صفہ اسلامک ریسرچ سینٹر

(4) استاذ الحدیث والتفسیر مدرسہ حفیظیہ للبنات شریف آباد

(5) مدیر آن لائن مکتبہ صفہ

www.suffahpk.com

صفہ اسلامک ریسرچ سینٹر کا تعارف:

موبائل ایس ایم ایس سروس سے یہ کارواں شروع ہوا تھا، پھر ٹیوٹر میسج آئی ڈی suffahpk بنی، پھر ویب سائٹ www.suffahpk.com بنی۔ پھر فیس بک پیج صفہ اسلامک ریسرچ سینٹر وجود میں آیا، اور آخر میں یوٹیوب چینل اسی نام سے بنا۔

زیادہ کام اس وقت پھیلا جب چھ سال پہلے واٹس ایپ پر کورسز کا سلسلہ شروع کیا گیا، مفتی کورس، عقائد، ردالحاد، مسائل مستورات، مسائل نماز، مسائل زکوۃ، بیسک عربی، قرآنی عربی، رجب وشعبان، تجوید، ٹائم مینجمنٹ، وجن، زیب وزینت، رمضان کورسز کی سیریز، عمرہ وحج، قربانی، میراث، نکاح وطلاق، فقہ المعاملات، ختم نبوت، سیرت النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم، اسلام اور سائنس، فقہ الحلال اور دورۂ قرآن سے متعلق کورسز متعدد بار کروائے جا چکے ہیں۔

گزشتہ سال درس نظامی کورس، دراسات دینیہ، تاریخ امت مسلمہ کورس، ایک سالہ اور دوسالہ تفسیر کورس اور ایک سالہ تخصص فی الادب العربی شروع کیا گیا۔ مزید بہت سے نئے کورسز پر مشاورت جاری ہے۔

ویب سائٹ www.suffahpk.com پر ہر طرح کے مضامین خصوصا فتاوی موجود ہیں۔ فتاوی میں دارالعلوم کراچی کے فتاوی خصوصیت سے کمپوز کروا کر لگائے جاتے ہیں، ادارے کو اس کی اجازت مفتی تقی عثمانی صاحب مدظلہ اور مفتی رفیع عثمانی صاحبؒ سے حاصل ہے۔ اجازت نامہ ویب سائٹ پر لگا ہوا ہے۔

گزشتہ دو سالوں سے یہ ادارہ متعدد رفاہی خدمات بھی انجام دے رہا ہے۔ غریب بچوں کی فیس کی ادائیگی، علاج معالجہ میں معاونت، مستحقین کو راشن فراہم کرنا، مدارس کے مستحق طلبہ وطالبات کو کتابوں کی مفت فراہمی، شعبہ حفظ وناظرہ کے مستحق طلبہ وطالبات کے لیے سپاروں، دعاؤں کی کتابوں اور قرآن پاک کی مفت فراہمی وغیرہ۔

www.suffahpk.com

گلدستہ قرآن کا تعارف:

اب اصل موضوع پر آتے ہیں کہ گلدستہ قرآن کیسے تیار ہوا اور اس کی خصوصیات اور ماخذ کیا ہیں؟
الحمدللہ! مرتب کو تفسیر قرآن کی بارہ سالہ تدریس کا تجربہ حاصل ہے، اسی کو ترتیب دیتے ہوئے 1440 ہجری کے رمضان المبارک میں پہلا خلاصۃ القرآن منعقد ہوا، اسی کے ساتھ گلدستہ قرآن کی تالیف کا سلسلہ بھی شروع ہوا، پہلے تحریراً یہ دروس لکھے گئے، اس کے بعد دروس آن لائن دیے گئے، تاکہ بات لمبی نہ ہو۔

اس کے بعد 1442 ہجری کے شعبان و رمضان میں دوماہی دورۂ قرآن منعقد ہوا، جس میں خلاصہ کے بجائے مکمل قرآن پاک مع ترجمہ و تفسیر پیش کیا گیا، اس بار بھی گلدستہ قرآن کی فائل میں کئی مفید اضافے کیے گئے، اس کے بعد گزشتہ سال یعنی 1443 ہجری کے رمضان میں تیسرا دورۂ قرآن منعقد ہوا، تیسرا دورۂ قرآن پہلے دورۂ قرآن کے طرز پر تھا، لیکن اس دوران گلدستہ قرآن کے اندر اکثر و بیشتر اضافے ہوئے، اور اب تین چار سالوں کی محنت کا ثمرہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

ان تمام سالوں کے تمام دروس ہمارے یوٹیوب چینل "صفہ اسلامک ریسرچ سینٹر" پر موجود ہیں۔ شائقین ان کو سن کر بہت سی نئی معلومات حاصل کر سکتے ہیں، اور اس گلدستہ میں کہیں کوئی ابہام رہ گیا ہو تو ان شاءاللہ ان دروس سے اسے دور کر سکتے ہیں۔

گلدستۂ قرآن کے اندر آپ بیک وقت درج ذیل امور موجود پائیں گے:

1	تفسیر قرآن کی اہم مباحث	2	سورتوں کے اعداد و شمار
3	سورتوں کی وجہ تسمیہ	4	زمانہ نزول اور مکی مدنی کا تعین
5	سورتوں کا مرکزی موضوع	6	آیات اور سورتوں کے مستند فضائل
7	خلاصۂ مضامین	8	شخصیات و واقعات قرآن
9	عقائد و احکام قرآن	10	سائنسی انکشافات
11.	قرآنی دعائیں	12	سورتوں کے ایک سے زائد نام

suffahpk.com

1۔ قرآن اور واصول تفسیر کو ابتدا میں بطور مقدمہ شامل کیا گیا ہے۔

2۔ سورتوں کی ترتیب نزولی کی معلومات زیادہ تر آسان ترجمہ قرآن کے متن سے لی گئی ہیں۔

3۔ کلمات اور حروف کی تعداد کہیں تفسیر ماجدی سے اور اکثر وکی پیڈیا سے لی گئی ہے۔

4۔ زمانہ نزول کا تعین روح المعانی، تفسیر کبیر اور آسان ترجمۂ قرآن سے کیا گیا ہے۔

5۔ سورتوں کے ایک سے زائد ناموں کا ماخذ اکثر و بیشتر روح المعانی ہی رہا ہے۔

6۔ وجہ تسمیہ اکثر و بیشتر آسان ترجمہ قرآن اور کہیں کہیں روح المعانی سے ماخوذ ہے۔

7۔ موضوع کی تعیین "الخرائط الذھبیۃ للقرآن الکریم" اور کہیں کہیں آسان ترجمۂ قرآن سے کی گئی ہے۔

8۔ سورتوں اور آیات کے فضائل صحاح ستہ کے علاوہ روح المعانی، مظہری اور ابن کثیر وغیرہ سے لیے گئے ہیں۔

9۔ خلاصہ مضامین کا اکثر حصہ شیخ الاسلام حضرت مفتی تقی عثمانی مد ظلہم کی تفسیر "آسان ترجمۂ قرآن" سے مستفاد ہے۔ تاہم اس دوران مزید افادہ کے لیے مرتب نے کہیں کہیں آیات کا حوالہ بھی درج کر دیا ہے۔ خلاصہ مضامین کے لیے کئی مقامات پر حضرت تھانوی رحمہ اللہ کے بیان القرآن وغیرہ سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔

10۔ شروع کی سورتوں میں بہت سے واقعات نظم قرآن میں صراحت سے موجود نہیں ہیں، اس لیے ان کے شان نزول سے واقعہ کی جو تفصیل سامنے آتی ہے اسی کو مختصراً لکھ دیا گیا ہے۔

11۔ گلدستہ قرآن میں سب سے زیادہ محنت اور عرق ریزی "احکام القرآن" پر کی گئی ہے۔ اردو زبان میں اس طرز پر شاید یہ پہلا کام ہے۔ اس کے لیے تمام کتابیں تو یاد نہیں، البتہ شروع کی سورتوں میں زیادہ تر امام جصاص رازی کی احکام القرآن، حضرت تھانوی کی احکام القرآن وغیرہ سے استفادہ کیا گیا ہے اور آخری سورتوں میں احکام القرآن اور کئی جگہوں پر حضرت تھانوی کے مسائل السلوک سے اور آسان ترجمۂ قرآن سے استفادہ کیا گیا ہے۔ جن مسائل کا ماخذ ان کتابوں میں نہ مل سکے تو سمجھ لیں کہ وہ مرتب کا استخراج ہے۔

12۔ سائنسی انکشافات صفہ کے کورس "اسلام اور سائنس" سے اور کچھ دیگر کتب کے مطالعے سے ماخوذ ہیں۔

www.suffahpk.com

13۔ایک منفرد کام یہ کیا گیا ہے کہ خلاصہ اور احکام سے متعلقہ آیت یا جملہ بھی ساتھ لکھ دیا گیا ہے تا کہ اہل علم کو واضح ہو کہ کون سی بات کس آیت یا اس کے کس ٹکرے سے ماخوذ ہے۔

14۔اہل علم سے گزارش ہے کہ گلدستہ میں دیے گئے عربی حوالہ جات کا بھی مطالعہ فرمائیں، کیونکہ بہت سی باتیں اس میں آپ کو ایسی نظر آئیں گی جو بالکل نئی اور معلومات افزا ہوں گی۔

15۔کسی نئی سورت کے آغاز یا اختتام پر اس کام کو ایک نظر دیکھ لینا، ان شاء اللہ! فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔

16۔مکمل تفسیر قرآن پر بھی کام جاری ہے جو ان شاء اللہ! اردو تفاسیر کے باب میں ایک مفید اضافہ ثابت ہوگا۔

قارئین بالخصوص اہل علم سے گزارش ہے کہ اس مجموعہ میں جہاں کہیں کوئی فروگزاشت نظر آئے تو خیر خواہی کے جذبہ سے مرتب کو مطلع فرمائیں، ان شاء اللہ! آئندہ اشاعت میں اس کی اصلاح کر دی جائے گی۔

آخر میں مرتب دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جیسے اس کام کی تکمیل کی توفیق عطا فرمائی، اس کو اپنی بارگاہ عالیہ میں سند قبولیت بھی عطا فرمائے اور مرتب کے دیگر تمام جاری کاموں کو مکمل فرما کر اسے، اس کے والدین اور اس کی صلبی و روحانی اولاد کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔آمین بجاہ خاتم الانبیاء والمرسلین

احقر محمد انس عبدالرحیم

مدیر صفہ اسلامک ریسرچ سینٹر

11 جمادی الآخرۃ 1444 ہجری

www.suffahpk.com

تفسیر کے معنی:

تفسیر کے معنی ہیں: "کھولنا۔" مفسر قرآن علوم معتبرہ کو سامنے رکھتے ہوئے ایڑی چوٹی کا زور لگا کر اور انتہائی محنت و مشقت کے بعد قرآن کریم کے جو معنی واضح کرتا ہے اسے تفسیر کہتے ہیں۔ اگر یہ تفسیر اصول دین کے مطابق ہو تو معتبر ہے اور اصول دین کے خلاف ہو تو مردود اور باطل ہے۔ یہ تعریف متقدمین کے مذہب کے مطابق ہے۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے "الفوز الکبیر" میں اسی تعریف کو لیا ہے۔

متاخرین میں علامہ آلوسی رحمہ اللہ کے بیان کے مطابق قرآنی آیات کی تشریح و تفسیر کے ساتھ ساتھ، ان کی قراءت، قرآنی صیغوں کی صرفی تحقیق، جملے کی نحوی ترکیب، لغات قرآن وغیرہ یہ سب امور مل کر علم تفسیر بنتے ہیں۔

تفسیر اور تاویل میں فرق:

تفسیر اور تاویل میں یہ فرق ہے کہ اگر قطعیت سے کہا جائے کہ اس آیت کی یہی تشریح ہے تو وہ تفسیر ہے لیکن اگر احتمال کے ساتھ بیان کیا جائے کہ آیت کے یہ معنی بھی ممکن ہے اور یہ دوسرے معنی بھی ممکن ہیں تو وہ تاویل ہے۔

تفسیر اور تاویل میں اور بھی کئی وجوہ فرق بیان کی گئی ہیں لیکن راجح یہ ہے کہ تفسیر اور تاویل میں کوئی فرق نہیں۔ امام ابو عبیدہ کا یہی قول ہے اور متقدمین کا منہج بھی یہی تھا کہ وہ ان دونوں الفاظ کو ایک دوسرے کی جگہ استعمال کیا کرتے تھے۔

www.suffahpk.com

قرآن اور صفات قرآن:

قرآن قرن یاقراءۃ سے ماخوذ ہے۔قرآن خود قرء یقرء کا مصدر ہے۔ارشاد باری تعالی ہے:ان علینا جمعہ وقرآنہ۔اصطلاحی لحاظ سے قرآن کے متفقہ معنی یہ بیان کیے گئے ہیں: کتاب اللہ تعالی المنزل علی الرسول المکتوب فی المصاحف المنقول الینا نقلا متواترا بلا شبھۃ۔

قرآن کریم کے کئی نام وصفات ہیں۔بعض اہل علم کے مطابق قرآن کریم کے 90 سے زیادہ نام ہیں۔ چند نام جو خود اللہ تعالی نے بیان فرمائے ہیں، یہ ہیں:

1۔الکتاب: کتاب کے معنی ہیں:"لکھی گئی"۔قرآن وہ واحد کتاب ہے جس کا لکھا ہوا ہر لفظ آسمانوں سے نازل ہوا۔اس کا ہر حرف محفوظ ہے، حقائق پر مشتمل ہے اور اس لائق ہے کہ اسے کتابوں میں سب سے اعلی اور شاہکار کتاب کہا جائے۔

2۔القرآن: قرآن کے معنی ہیں:"پڑھی جانے والی"۔قرآن وہ واحد کتاب ہے جو دنیا میں سب سے زیادہ پڑھی جاتی ہے۔ہر وقت پڑھی جاتی ہے اور پڑھنا بھی چاہیے کہ اس کا پڑھنا عبادت اور باعث برکات ہے۔

3۔تنزیل: تنزیل کے معنی ہیں:"آہستہ آہستہ اترنے والی"۔قرآن کریم آسمانی کتاب ہے لیکن دوسری آسمانی کتابوں کی طرح بیک وقت نازل نہیں ہوئی، بلکہ مختلف اوقات وواقعات اور مختلف مقامات میں آہستہ آہستہ نازل ہوئی ہے۔اس میں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ پڑھنے والے اسے سمجھ کر اور آہستہ آہستہ پڑھیں، تب ہی وہ قرآن کریم سے کما حقہ استفادہ کر سکیں گے۔

4۔موعظۃ: موعظۃ کے معنی ہیں:"نصیحت" اور "خیر خواہی"۔قرآن کریم انسانیت کے لیے خیر خواہی کا پیغام ہے۔اس کی ہر آیت سراسر نصیحت ہے۔اس کی نصیحتوں پر عمل نہ کیا گیا تو سزا اور پکڑ ہو سکتی ہے۔

www.suffahpk.com

5۔شفاء: قرآن کریم جسمانی وروحانی امراض کا علاج ہے۔ تلاوتِ قرآن کرنے والے کا دل گمراہ کن نظریات اور نت نئے فتنوں کا شکار نہیں ہوتا۔اس پر عمل کرنے والا حسد، تکبر، ناشکری، منافقت، شرک اور دل کے ہر بڑے گناہ سے بچا رہتا ہے۔جسمانی امراض میں آیات رقیہ پڑھنے سے مریض کو شفا ہوتی ہے۔

6۔ھدیٰ: ھدیٰ کے معنی ہیں:"ہدایت والی"۔دنیا کی سب سے بڑی نعمت "ہدایت" ہے۔قرآن کریم ان لوگوں کے لیے راہبر وراہ نما اور سراپا ہدایت ہے جو حق کے طالب ہیں۔جن کے اندر خدا خوفی ہوتی ہے قرآن ان کو ہدایت دے کر رہتا ہے۔

7۔رحمۃ: قرآن کا وجود کائنات کے لیے رحمت ہے۔اس کی تعلیمات امن وآشتی اور سدا بہار انصاف فراہم کرتی ہیں۔جانوروں تک کو حقوق دیتی ہیں۔جب تک قرآن موجود ہے دنیا بھی موجود ہے جب قرآن اٹھ جائے گا تو دنیا بھی فنا ہوجائے گی۔

8۔نور: قرآن نور ہے یعنی دلوں کو نور ہدایت فراہم کرتا ہے۔حق کے متلاشی اس سے ایسا نور حاصل کرتے ہیں جس سے ہر سو ہدایت کے اجالے چھا جاتے ہیں۔جو ان نور والوں سے جڑ جاتا ہے وہ بھی نور والے ہوجاتے ہیں۔

9:الفرقان: فرق کرنے والی کتاب۔قرآن بھی حق وباطل میں فرق کرتی ہے اور جو اس پر عمل کرتا ہے اس کے اندر اللہ تعالیٰ حق اور باطل میں فرق کرنے کی صفت پیدا فرمادیتے ہیں۔

10۔الذکر: قرآن سراپا نصیحت ہی نصیحت ہے۔رعایا سے لے کر بادشاہوں تک ہر خاص وعام کے لیے اس میں نصیحت ہے اور ہر طرح کی طبیعتوں کا اس میں ذکر ہے۔

وحی کی ضرورت واہمیت

ناک سے انسان سونگھ سکتا ہے، دیکھ نہیں سکتا۔آنکھ سے دیکھ سکتا ہے، سونگھ نہیں سکتا۔ہاتھ سے چھو سکتا ہے، دیکھ اور سونگھ نہیں سکتا، ذائقہ محسوس نہیں کرسکتا۔زبان سے ذائقہ محسوس کرسکتا ہے، لیکن سمجھ

www.suffahpk.com

نہیں سکتا، نہ دیکھ سکتا ہے، نہ سونگھ سکتا ہے۔ الغرض ہر حس کا ایک خاص کام ہے جس سے دوسرا کام نہیں لیا جاسکتا، اس پر مستزاد یہ کہ جو کام لیا جاسکتا ہے وہ بھی محدود ہے لامحدود نہیں۔ ناک سے ایک خاص مسافت تک سونگھ سکتا ہے، اس سے دور نہیں۔ آنکھ سے ایک خاص مسافت تک دیکھ سکتا ہے اس سے زیادہ نہیں۔ اسی طرح عقل بھی ایک حس ہے جس سے انسان دوسرے حیوانات سے ممتاز ہوتا ہے، لیکن عقل کی بھی ایک حد ہے اس سے آگے وہ بھی کام نہیں کر سکتی۔ بہت سے سوالات ہیں جن کا جواب دینے سے عقل قاصر ہے اور عین یہی وہ حد ہے جہاں سے وحی کی شروعات ہوتی ہے۔

انسان خود اپنے اوپر غور کرے کہ بچپن سے بڑھاپے تک اس کی عقل و شعور نے کتنی منازل طے کیں؟ جو چیز بچپن میں سمجھ نہیں آئی تھی، جوانی اور شعور کی عمر میں کس طرح سمجھ آگئی؟ پھر انسانی عقلوں میں تفاوت بھی کوئی مخفی راز نہیں۔ ایک ہی سبق ہوتا ہے لیکن کوئی بہت اچھا سمجھتا ہے کوئی کم۔ ایک ہی فیلڈ کے دو ڈاکٹروں میں اختلاف رائے پیدا ہوجاتا ہے۔ ایک ہی فن کے دو ماہرین کی رائے میں اختلاف ہوجاتا ہے۔ میاں بیوی کا اپنی ہی اولاد کے مستقبل کے حوالے سے اختلاف ہوجاتا ہے۔ سیاسی، مذہبی غرض ہر ایشو پر لوگوں کی آراء میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ (ٹاک شوز اس کی واضح مثال ہے) یہ سب عقل و شعور کے مدارج کا فرق ہے۔

عقل و فہم کے اسی فرق کی وجہ سے بسا اوقات خیر کو شر اور شر کو خیر کہہ دیا جاتا ہے۔ نیکی کو بدی اور بدی کو نیکی کہہ دیا جاتا ہے۔ حق دار سے حق چھین لیا جاتا ہے اور ناحق کو نہال کر دیا جاتا ہے۔ انسانیت کے حق میں کیا چیز بہتر ہے اور کون سی چیز نقصان دہ ہے؟ حتمی فیصلہ نہیں ہو پاتا۔ سکون کس چیز میں ہے؟ راحت کس شے کا نام ہے؟ انسان بھٹکتا پھرتا ہے لیکن ان سوالوں کے جواب حاصل نہیں کر پاتا۔

کیا یہ کائنات خود سے بن گئی ہے یا کوئی ہے جس نے اسے وجود دیا؟ عقل سلیم یہی جواب دیتی ہے کہ کسی نے اسے پیدا کیا ہے، لیکن جس ہستی نے اسے پیدا کیا ہے اس کا مقصد کیا تھا؟ وہ ہم سے کیا چاہتا ہے؟ اس سے ہم بات کیسے کر سکتے ہیں؟ وہ اپنی بات ہم تک کیسے پہنچاتا ہے؟ کیا اس کائنات کے بعد دوسرا بھی کوئی جہاں

www.suffahpk.com

ہے؟ ہماری ابتدا کیا ہے اور انتہا کیا ہوگی؟ ہم دوسرے حیوانات سے الگ کیوں ہیں؟ کائنات کی ہر بڑی سے بڑی اور چھوٹی سے چھوٹی چیز انسانوں کے تابع کیوں ہیں؟ یقیناً ہم بہت بڑے خطرے اور خسارے میں ہیں اگر ہمیں ان کے جواب معلوم نہ ہوں!!! کسی نے بالکل بجا کہا ہے کہ وحی کی روشنی کے بغیر عقل گمراہ ہے۔

پہلے زمانے کے رسم ورواج الگ تھے، آج کے زمانے کے الگ ہیں۔ پہلے زمانے کا خاندانی نظام الگ تھا آج کے دور میں الگ ہے۔ ان میں سے صحیح غیر صحیح کا پتا کیسے چلے گا؟ حاکم اور محکوم، آقا اور ملازم کا رشتہ صدیوں سے قائم ہے لیکن کس کے کیا حقوق ہیں؟ اس کا صحیح رخ کس طرح متعیّن ہو سکتا ہے؟ دل میں اٹھنے والی کون سی خواہشات اور جذبات کو انسان پورا کر سکتا ہے اور کن خواہشات اور احساسات کو دبا کر رکھنا ہے؟ کیا انسان دنیا کے فیصلے کرنے میں بالکل ہی آزاد و خود مختار ہے یا اسے کسی اصول اور قاعدے کا پابند رہنا ہے؟

الغرض ایسے کئی سوالات ہیں جن کا جواب انسانی عقل سے باہر ہے۔ ان کے درست جواب کی ایک ہی صورت ہے اور وہ یہ کہ خود خالقِ کائنات کی طرف سے راہ نمائی دی جائے اور ایسا ہی ہوا ہے اور یہی وحی ہے۔

اس حقیقت کو ایک مثال سے سمجھیے! موبائل اور کمپیوٹر میں جو پروگرام انسٹال کیے جاتے ہیں اور جتنی جی بی ڈیٹا کی اس کے اندر گنجائش ہوتی ہے اس سے زیادہ وہ لوڈ نہیں کر سکتا۔ زیادہ لوڈ کیا جائے گا تو وہ خراب ہو جائے گا لیکن لوڈ نہیں اٹھائے گا۔ جو پروگرام انسٹال کیا ہی نہیں گیا وہ اٹھائے گا کیسے؟ اسی طرح انسانوں کے اندر اللہ تعالی نے ہزارہا خوبیاں اور کمالات ودیعت فرمائے ہیں، لیکن ان سب کے باوجود وہ مخلوق ہی ہے اس کی عقل و شعور کی ایک خاص حد ہے، اس سے آگے کا جواب اس کے پاس نہیں ہے، اس سے اوپر کے سوالات کے جواب وہ دے ہی نہیں پائے گا، اگر دینے کی کوشش کرے گا تو غلطی کر جائے گا۔ وہ خالقِ کائنات ہی ہے جو ان کے جوابات ہمیں دے سکتا ہے۔

www.suffahpk.com

خالقِ کائنات نے ہر دور میں قوموں کے اندر ان کے سب سے معزز، وجیہہ، کامل عقل، نڈر اور صاف اور بے داغ کردار کے مالک اشخاص کو منتخب فرمایا ہے۔ ان کو وحی کی ہے جس میں ان تمام سوالوں کا جواب موجود ہوتا ہے۔ جب جب وحی کی ضرورت پڑی خالقِ کائنات نے وحی بھیجی۔

ہاں! آخری دور کے انسانوں کے اندر بلا کی عقل و سمجھ ہے، اس لیے خالقِ کائنات نے آخری پیغمبر کو مبعوث کیا اور اسے عالمگیر، بہت سے مواقع پر لچک دار اور انسانی خرد برد سے محفوظ ابدی اصول وحی دیے جس کے بعد نئی وحی کی ضرورت نہیں رہی۔

وحی کے معنی اور نزولِ وحی کے طریقے

وحی کے لغوی معنی ہے "خفیہ اشارہ جو تیزی سے کیا جائے"۔ وحی کے لغوی اطلاقات متعدد ہیں، الہام، ورغلانا، ہاتھ سے اشارہ کرنا، حکم دینا وغیرہ۔ البتہ اصطلاحِ تفسیر کے مطابق وحی نام ہے: کلام اللہ المنزل علی نبی من انبیائه۔

نزولِ وحی کے متعدد طریقے ہیں:

1۔ خواب: نبیوں کے خواب وحی ہوتے ہیں۔

2۔ الہامِ ربانی: یاد رہے کہ اولیائے کرام کو ہونے والا الہام وحی میں داخل نہیں، وہ حجت نہیں۔ نبیوں کو ہونے والا الہام حجت اور وحی ہے۔

3۔ فرشتے کا انسانی صورت میں آنا: جیسے: حضرت جبرئیل آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کی خدمت میں حضرت دحیہ کلبی کی صورت میں تشریف لاتے تھے۔

4۔ فرشتے کا اپنی اصلی صورت میں آنا: ایسا "دو" بار ہوا۔ ایک مقام اجیاد میں دوسرا معراج کے موقع پر۔

5۔ اللہ تعالیٰ کا حجاب میں کلام فرمانا: جیسے: موسیٰ علیہ السلام سے کوہِ طور پر کلام فرمایا۔

6۔ اللہ تعالیٰ کا براہ راست کلام فرمانا: جیسے معراج کے موقع پر نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم براہ راست کلام ہوا۔

www.suffahpk.com

7۔ صلصلۃ الجرس: یعنی مسلسل گھنٹیوں کی آوازیں۔ جو چاروں طرف سے آتی ہوئی محسوس ہوتی تھیں، وحی کی یہ کیفیت سب سے مشکل ترین ہوتی تھی، سخت سردی میں بھی پیشانی مبارک سے پسینہ آجایا کرتا تھا۔ ادھر یہ کیفیت ختم ہوتی ادھر آپ کو آیت یاد ہوتی۔

دو مثالیں:

وحی کی کیفیت سمجھنے کے لیے دو بہت اچھی مثالیں ہیں۔ یہ مثالیں مفتی تقی عثمانی صاحب نے اپنی کتاب "علوم القرآن" میں ذکر کی ہیں: ایک خواب اور دوسرا "ہپناٹزم"۔

خواب دیکھنے والا خواب میں بہت کچھ دیکھ رہا ہوتا ہے، لیکن ہمیں کچھ پتا نہیں چلتا کہ وہ کیا دیکھ رہا ہے، اسی طرح نبیوں پر وحی نازل ہوتی تھی لیکن لوگوں کو کچھ نظر نہیں آتا تھا کہ کون آیا ہے اور کیا بات کی گئی ہے۔

ہپناٹزم میں ماسٹر اپنے معمول کے ذہن کو اپنے قبضے میں لے لیتا ہے اور جو چاہتا ہے کرواتا ہے۔ اسی طرح فرشتہ یا اللہ تعالیٰ اپنے نبیوں سے جو چاہتے ہیں کرواتے اور کہلواتے ہیں جو در حقیقت وحی ہوتی ہے۔

تفسیر قرآن کے مآخذ

گزشتہ سطور میں آپ نے ملاحظہ کر لیا کہ قرآن کریم کی تفسیر کے چھ مآخذ ہیں: ایک خود قرآن کریم، دوسرا حدیث رسول، تیسرا اصحابہ کرام سے منقول تفسیر، چوتھا تابعین سے منقول تفسیر جبکہ کسی تابعی نے اس کی مخالفت نہ کی ہو۔ پانچواں عرب جاہلیت کا عربی ادب اور اس وقت کے محاورات۔ اور چھٹا ماخذ مستند اہل علم کا تدبر و استنباط۔

تفسیر القرآن بالقرآن

قرآن کی تفسیر خود قرآن سے ہو، اس کی کئی مثالیں ہیں:

www.suffahpk.com

1۔ان تبدوا ما فی انفسکم او تخفوہ یحاسبکم بہ اللہ سے معلوم ہوتا ہے کہ وساوس پر بھی پکڑ ہوگی اس کی تفسیر اگلی آیت ﴿لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ﴾ [البقرۃ:286] میں کردی گئی کہ وساوس پر پکڑ نہیں بلکہ وساوس آئیں اور انہیں دل میں جمالیں تب پکڑ ہے۔

2۔قل الانفال للہ والرسول کی وضاحت ﴿وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ﴾ [الأنفال:41] سے کردی گئی۔

3۔انا انزلنہ فی لیلۃ مبارکۃ میں لیلۃ مبارکۃ سے کیا مراد ہے؟ شب براءت یا شب قدر؟ اس کا جواب سورۃ القدر میں موجود ہے: انا انزلنہ فی لیلۃ القدر

اس کے علاوہ سورہ فاتحہ میں انعمت علیہم کی تفسیر ﴿وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَئِكَ رَفِيقًا﴾ [النساء:69] سے اور فتلقی آدم من ربہ کلمات میں کلمات کی تفسیر ﴿رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ﴾ [الأعراف:23] سے اور الذین امنوا ولم یلبسوا ایمانھم بظلم میں ظلم کی تفسیر ان الشرک لظلم عظیم یعنی شرک سے کردی گئی۔ یہ سب تفسیر القرآن بالقرآن کی مثالیں ہیں۔

تفسیر القرآن بالحدیث

قرآن کی تفسیر حدیث سے ہو، اس کی چند مثالیں ملاحظہ کیجیے:

1۔قرآن کریم میں ہے کہ جن مومنین کو نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا ان کا حساب آسان لیا جائے گا، جبکہ حدیث میں آتا ہے کہ جس کسی سے حساب لیا گیا وہ پکڑ میں آگیا۔ ان دونوں باتوں میں بظاہر تعارض ہے اس کا جواب حدیث میں آیا کہ جن حضرات کو دائیں ہاتھ میں نامہ اعمال دیا جائے گا ان کا حساب آسان ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ان کی پیشی ہوگی اور اعمال نامہ صرف دکھایا جائے گا، سوال جواب نہیں ہوں گے۔

www.suffahpk.com

2۔ قرآن کہتا ہے: "من یعمل سوء یجز بہ" یعنی کوئی شخص معمولی سا بھی گناہ کرے گا اس کی سزا اسے دی جائے گی۔ یہ آیت بہت خوف پیدا کرتی ہے۔ انسان مایوس ہو سکتا ہے کہ تھوڑا بہت گناہ تو ہر انسان سے ہو ہی جاتا ہے، مطلب ہر انسان جہنم میں جائے گا۔ اس کی تفسیر حدیث شریف میں کی گئی کہ سزا کا یہ مطلب نہیں کہ جہنم ہی کی صورت میں سزا دی جائے گی بلکہ اس میں عموم ہے۔ انسان کو دنیا میں مختلف قسم کی تکالیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے، امراض کا سامنا کرنا پڑتا ہے یہاں تک کہ کوئی ٹھوکر لگ گئی یا کانٹا چبھ گیا یہ بھی سزا ہے اور اس سے بھی گناہوں کی تلافی کی جاتی ہے۔

3۔ لھم البشری کی تفسیر سچے خوابوں سے کی گئی۔ الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ النور: 2 کی تفسیر یہ کی گئی کہ شادی شدہ زانی کو سنگسار کیا جائے گا، جبکہ سو کوڑوں کی سزا غیر شادی شدہ زانی کے لیے ہے۔ غیر المغضوب علیہم کی تفسیر یہود سے اور الضالین کی تفسیر نصاریٰ سے کی گئی۔ ویسے دیکھا جائے تو نبی کریم ﷺ کی ساری زندگی اور احادیث کا ایک بہت بڑا ذخیرہ قرآن کریم کی ہی تفسیر ہے۔

تفسیر القرآن باقوال الصحابہ

قرآن کی تفسیر صحابہ کرام نے کی ہو، اس کی چند مثالیں ملاحظہ کیجیے:

1۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ محکمات سے مراد سورہ انعام کی آیت 151 سے 153 اور سورہ بنی اسرائیل کی تیرہ آیات ہے۔

2۔ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا کی تفسیر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے برقع اور لمبی چادر سے کی ہے، یعنی عورت باہر نکلتے ہوئے ہر چیز چھپائے، برقع اور چادر تو ظاہر ہونی ہی ہے اس لیے اس کا پردہ نہیں۔ جبکہ عبداللہ بن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ اس سے مراد چہرہ، ہتھیلیاں اور پاؤں ہیں کہ یہ اعضا ستر کا حصہ نہیں، انہیں بوقت ضرورت کھول سکتے ہیں۔

www.suffahpk.com

3۔ أَوَلَمْ يَرَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنَاهُمَا (الأنبیاء: 30) کی تفسیر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ کی ہے کہ آسمان زمین پہلے بند تھے یعنی بارش نہ ہوتی تھی اللہ تعالیٰ نے انہیں اس طرح کھولا کہ ان میں بارش پیدا فرمادی۔

تفسیر کے غیر مستند مآخذ

تفسیر کے مستند مآخذ وہی ہیں جن کا ابھی اوپر ذکر ہوا یعنی قرآن، سنت رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم، اقوال صحابہ، اقوال تابعین، لغت عرب اور تدبر واستنباط۔ ان کے مقابلے میں تفسیر کے کچھ غیر مستند مآخذ بھی ہیں جن سے احتیاط برتنا ضروری ہے۔

1۔ اسرائیلی روایات تفسیر قرآن کا مستند ماخذ نہیں۔ اسرائیلیات میں سے صرف وہ روایات معتبر ہیں جو قرآن وسنت کے مطابق ہوں، وہ روایات جو قرآن وسنت کے خلاف ہوں جیسے مشہور ہے کہ سلیمان علیہ السلام نے آخری عمر میں جادوگری اختیار کرلی تھی یا حضرت داؤد علیہ السلام اوریا کی بیوی پر عاشق ہوگئے یا حضرت ایوب علیہ السلام کے جسم میں کیڑے پڑ گئے تھے وغیرہ، اس قسم کی روایات جو عصمت انبیاء یا مقام انبیاء کے عقیدے کے خلاف ہیں ان کو بالکل قبول نہیں کیا جائے گا۔ تیسری قسم اسرائیلیات کی وہ ہے جن کی نہ قرآن وسنت سے تائید ہوتی ہے نہ تردید، اس قسم کی روایات کے حوالے سے لانصدق ولانکذب یعنی سکوت بہترین راہ عمل ہے۔

مسلمانوں میں کعب احبار، وہب بن منبہ اور عبداللہ بن عمرو بن العاص یہ وہ شخصیات ہیں جن سے اسرائیلیات کی اشاعت ہوئی۔ یہ حضرات جب کوئی روایت آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی طرف منسوب کیے بغیر روایت کریں تو وہ اسرائیلیات میں سے شمار ہوں گی۔

www.suffahpk.com

2۔شاذ لغت: اسی طرح عرب کے ہاں غیر معروف سمجھے جانے والے معانی سے تفسیر بیان کرنا درست نہیں۔جدت پسند طبقہ کے ہاں یہ بات بڑی عام ہے کہ مستند تفاسیر کے مقابلے میں کسی شاذ یا غیر معروف لغوی معنی سے تفسیر کر کے اپنے مذموم اور فاسد عزائم پر استدلال کرتے رہتے ہیں۔

3۔قرآن وسنت اور مسلمات کے خلاف تفسیر کرنا یا اہلیت نہ ہونے کے باوجود اپنی طرف سے تفسیر کرنا۔

قرآن فہمی کے اصول

(بہت عرصہ پہلے ماہ نامہ زادالسعید کے لیے ایک مضمون فہم قرآن کے حوالے سے لکھا تھا، موضوع کی مناسبت سے ہدیۂ قارئین کیا جارہا ہے)

رمضان اور قرآن کے درمیان دیرینہ رشتہ ہے۔اس مہینے میں تلاوتِ قرآن میں ریکارڈ اضافہ پایا جاتا ہے۔تراویح، تفسیر قرآن اور فہم قرآن کی محافل سجی نظر آتی ہیں، لیکن چند سالوں سے دیکھنے میں آرہا ہے کہ درس قرآن کا مقدس منصب کچھ ایسے لوگ اپنے ہاتھ میں لینے کی کوششیں کر رہے ہیں جو اس فن کے اہم اصولوں سے ناواقف ہیں یا واقف ہوتے ہوئے بھی ان کا خیال نہیں کرپاتے، کیونکہ وہ ان اصولوں کے قائل ہی نہیں۔اس لیے ضرورت محسوس ہوئی کہ فہم قرآن کے یہ اصول عقلی بنیادوں پر سمجھا دیے جائیں، تاکہ ان کو انہی کے اسلوب میں بات پہنچ جائے!

پہلی مثال:

آپ کے پاس ایک شخص آتا ہے اور کہتا ہے کہ میں زیڈ اے کمپنی کا نمائندہ ہوں۔آپ جانچ پڑتال کرتے ہیں، مکمل تسلی کرتے ہیں، آپ کو اس کا حق بھی پہنچتا ہے کہ تسلی کریں، جب اطمینان ہو جاتا ہے تو آپ اسے اس کمپنی کا نمائندہ تسلیم کر لیتے ہیں، اس کے بعد جب وہ آپ سے بطور نمائندہ کوئی معاہدہ کرتا ہے تو آپ

www.suffahpk.com

یہی سمجھتے ہیں کہ یہ اپنی فرم کا نمائندہ ہے، جو بھی ایگریمنٹ کرے گا اپنی فرم کی نمائندگی میں کرے گا۔ آپ اس کی ہر بات کو فرم کی طرف منسوب کرتے ہیں۔

دوسری مثال:

نیوٹن اور آئن اسٹائن سائنس کی دُنیا کے مرد میدان ہیں، انہیں پہلے کوئی نہیں جانتا تھا، انہوں نے محنت کی اور اپنی حیثیت منوائی، جس کے بعد انہیں سائنس کی دنیا میں ایک مقام حاصل ہوا۔ اب تک ان کے نظریات محفوظ ہیں، انہوں نے جو کچھ کہا لوگوں نے ان کی بات کو تسلیم کیا، ایک بار تسلیم کر لینے کے بعد لوگ ان سے ہر بات کی دلیل نہیں مانگتے، بلکہ آمنا و صدقنا کہتے ہیں۔

بس! یہی اصول قرآن فہمی کا بھی ہے۔ پہلے تو یہ سمجھیں کہ ہمارے اندر وہ طاقت نہیں کہ اللہ تعالی کو یا اس کے فرشتوں کو دیکھ سکیں اس لیے اللہ تبارک وتعالی نے اپنا پیغام انسانیت تک پہنچانے کے لیے خود انسانوں ہی کا انتخاب فرمایا۔ ہر دور میں پیغمبر بھیجے اور کتابیں نازل فرمائیں۔ آخری دور میں محمد ﷺ کو رسول بنا کر بھیجا۔ آپ کی نبوت و رسالت پر دلائل قائم فرمائے۔ لوگوں نے آپ کو ہر طرح سے جانچا۔ آپ ان کی ہر کسوٹی پر پورے اترے۔ مکہ کے باشندوں نے آپ ﷺ کو بچپن سے عمر کی چالیس بہاروں تک دیکھا، پرکھا۔ سینکڑوں بار آپ ﷺ سے ملاقاتیں کیں۔ معاملات کیے۔ کبھی آپ کو جھوٹا نہیں پایا۔ مکہ والے آپ کو صادق اور امین کہتے تھے۔ صادق کے معنی "سچا" اور امین کے معنی "امانت دار"۔ ولادت سے پہلے، ولادت کے بعد اور نبوت کی زندگی میں سینکڑوں ایسے واقعات پیش آئے جو آپ کی نبوت و رسالت کے سچے گواہ تھے۔

یہ تمام واقعات و براہین آج تک مستند ذرائع سے تواتر کے ساتھ بحفاظت ہم تک پہنچے ہیں جنہیں دیکھنے سننے کے بعد آپ کی رسالت و پیغمبری میں ذرہ برابر بھی شائبہ نہیں رہ جاتا۔ اللہ تعالی نے اپنا آخری پیغام ایسے امانت دار، سچے اور پاک دامن ہستی پر قرآن پاک کی صورت میں نازل فرمایا۔ پھر جب تواتر اور معتبر ذرائع سے جب یقین ہو گیا کہ انبیائے کرام برحق اور سچے ہوتے ہیں تو ان کی ہر بات جو معتبر طریقے سے ہم تک

www.suffahpk.com

پہنچی ہے، سچی ہوگی۔ان کی ہر ہر بات کی لاجک جاننے کی ضرورت نہیں ہوگی، جیسے نیوٹن اور آئن اسٹائن کی ہر بات کی گہرائی سے واقف ہونا ہمارے لیے ضروری نہیں۔

تیسری مثال:

برطانیہ کا سفیر پاکستان میں تقریر کرتا ہے تو سفیر کی بات کو برطانیہ کی طرف منسوب کیا جاتا ہے کہ برطانیہ کی نمائندگی میں وہ بات کر رہا ہے۔اس کی کوئی بات سمجھ نہ آئے یا مغالطہ لگ جائے تو اس کی وضاحت نمائندے سے پوچھی جاتی ہے۔نمائندے کی بات بھی اصل اتھارٹی کی طرح ہی معتبر سمجھی جاتی ہے۔نمائندے کو خود کہیں الجھن ہوتی ہے تو وہ وقت مانگتا ہے اور اپنے اعلیٰ حکام سے رابطہ کرکے آپ کو جواب دیتا ہے اور جب اس کی بات کی وضاحت اور تشریح آجاتی ہے تو وہی وضاحت معتبر قرار پاتی ہے، اس کے مقابلے میں کوئی اور تشریح درست نہیں ہوتی!

اسی طرح قرآن کی کوئی بات سمجھ نہ آئے تو اس کو سمجھنے کی دو صورتیں ہیں: یا تو خود اللہ تعالیٰ سے پوچھیں۔ظاہر ہے ہمارے پاس اس کا کوئی براہ راست ذریعہ نہیں ہے۔دوسرا یہ کہ اللہ کے نمائندے یعنی پیغمبر صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے ذریعے سمجھیں، ہمارے پاس یہی ایک واحد راستہ ہے۔ایسے سچے پیغمبر صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے قرآن لے کر آئے تو اس کی نہ سمجھ آنے والے یا مغالطے میں ڈالنے والے مقامات کی درست تشریح و تعبیر وہی ہوگی جو خود پیغمبر صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم فرمائیں گے۔کمپنی والے یا اعلیٰ حکام سے تو غلطی بھی ہو سکتی ہے اور اپنے نمائندے کی نگرانی میں کمزوری بھی پائی جا سکتی ہے لیکن یہاں تو خود رب العزت نگران و نگہبان ہیں۔اس کے نظام میں کبھی کوئی غلطی اور کمزوری نہیں ہو سکتی۔اس لیے یہ کہنا بہت بڑی جسارت بلکہ حماقت ہے کہ قرآن کی تشریح و تعبیر کے لیے پیغمبر صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کی یا ان کی احادیث کی کوئی بنیادی حیثیت نہیں۔

www.suffahpk.com

چوتھی مثال:

ایک شخص آپ کا ہر وقت کا ہم نشین ہے۔ ہر وقت وہ آپ کے ساتھ رہتا، اٹھتا بیٹھتا ہے۔ آپ کی زبان سے واقف ہے۔ آپ کی ہر ادا اور عادت واطوار کا اسے بخوبی علم ہے اور ہر وقت کا ساتھی ہونے کی وجہ سے وہ آپ کی طبیعت، مزاج اور قول وفعل کی گہرائی اور لیول سے واقف ہے۔ آپ کا انتقال ہو جاتا ہے۔ آپ کے دنیا سے جانے کے بعد دو افراد آپ کے حالات زندگی سے بحث کرتے ہیں ایک وہ جو آپ کا ہمیشہ کا ہم نشین اور ہمراز اور دست راست تھا۔ دوسرا وہ جو آپ کے انتقال کے صدیوں بعد پیدا ہوتا ہے۔ اب آپ بتائیے! آپ کی طبیعت، عادات اور معمولات کو ان دونوں میں سے کون صحیح صحیح بیان کر سکتا ہے۔ آپ کے مختلف اقوال وافعال کی درست تشریح ان دونوں میں سے کون کر سکتا ہے؟ یقیناً وہ شخص جو آپ کا ہمیشہ کا ساتھ اور سفر وحضر کا رفیق رہا۔ جبکہ دوسرا شخص جگہ جگہ ٹھوکریں کھائے گا۔ بہت ممکن ہے کہ وہ قیاس آرائیاں کر کے آپ کی زندگی کے بہت سے گوشوں کو مسخ کر ڈالے گا۔

یہی حال قرآن فہمی کا ہے۔ قرآن فہمی کے لیے عربی زبان سمجھنا ضروری ہے؛ کیونکہ قرآن وسنت اور قدیم اسلامی ماٰخذ عربی میں ہی ہیں، لیکن صرف عربی سمجھ لینا کافی نہیں جب تک اس لیول کی عربی نہ آتی ہو جو قرآن وسنت کے لیول کی ہے، ساتھ ساتھ جس ماحول میں قرآن نازل ہوا ہے اس ماحول کو سمجھنا بھی ضروری ہے۔ ان سب کے ساتھ ہی ہم قرآن وسنت کو بہتر طریقے سے سمجھ سکتے ہیں۔

الحمدللہ! یہ سب باتیں صحابہ کرام اور خیر القرون میں موجود تھیں اس لیے دین فہمی کے لیے ان کی تشریحات بنیادی حیثیت رکھتی ہیں۔ ان کی تشریحات کے مقابلے میں نت نئی تشریحات جو جدید دور کے لوگ کریں، چاہے وہ کتنی ہی اچھی لگیں، معتبر قرار نہیں دی جائیں گی؛ کیونکہ ان میں غلطیوں کا امکان اس میں زیادہ رہے گا۔

www.suffahpk.com

شان نزول

قرآن کریم میں دو طرح کی آیات ہیں: ایک وہ جو بغیر کسی پس منظر کے سمجھ آجاتی ہیں، بلکہ ان کو کسی خاص پس منظر میں محدود رکھنے سے آیت سمجھ میں بھی نہیں آتی، زیادہ تر آیات ایسی ہی ہیں، جبکہ کچھ حصہ قرآن کریم کا وہ ہے جن کے پیچھے ایک خاص پس منظر، یا خاص کوئی واقعہ ہے جن کو جانے بغیر بات سمجھ نہیں آتی، ایک الجھن سی رہتی ہے، ایسے واقعات اور پس پردہ حقائق کو "شان نزول" کہا جاتا ہے۔

شان نزول جاننے کے یہ فائدے ہوتے ہیں:

1۔ بعض اوقات اس سے حکم کی حکمت معلوم ہوجاتی ہے۔ جیسے: یسئلونك عن المحيض اور يسئلونك عن الشهر الحرام قتال فيه۔ حالت حیض میں بیوی کے قریب جانا اس لیے حرام ہے کہ حیض کا خون نجس ہے، اگر مرد اس کے قریب جائے گا تو خود کو نجاست سے آلودہ کرڈالے گا نیز اس سے امراض بھی جنم لے سکتے ہیں۔

2۔ بعض اوقات ہم آیت کو عام سمجھتے ہیں، سبب نزول سے معلوم ہوتا ہے کہ آیت عام نہیں بلکہ خاص ہے، جیسے: لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَفْرَحُونَ بِمَا أَتَوا وَيُحِبُّونَ أَنْ يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِنَ الْعَذَابِ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ [آل عمران: 188] یہ آیت عام نہیں بلکہ خاص یہودیوں کے بارے میں نازل ہوئی اور وہی اس کا مصداق ہیں۔ اسی طرح {لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا إِذَا مَا اتَّقَوا وَآمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ثُمَّ اتَّقَوا وَآمَنُوا ثُمَّ اتَّقَوا وَأَحْسَنُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ} [المائدۃ: 93] کا حکم ہر زمانے کے لیے نہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ شراب کی حرمت نازل ہونے سے پہلے جن اہل ایمان نے شراب پی لی انہیں گناہ نہیں۔

3۔ بعض اوقات ہم آیت کو خاص سمجھتے ہیں لیکن شان نزول سے معلوم ہوتا ہے کہ حکم عام ہے، خاص نہیں۔

www.suffahpk.com

4۔مبہم کی تعیین ہوجاتی ہے۔اجمال کی تفسیر ہوجاتی ہے۔إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِن شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَن يَطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَن تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللَّهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ [البقرۃ:158] اگر اس آیت کا شان نزول معلوم نہ ہو تو کوئی اس آیت سے یہ سمجھ سکتا ہے کہ صفا مروہ کی سعی صرف مباح عمل ہے واجب نہیں، لیکن شان نزول سے واضح ہوتا ہے کہ بعض صحابہ کرام صفا مروہ کی سعی کو حرام سمجھ رہے تھے کیونکہ کسی زمانے میں یہاں بت رکھے رہتے تھے اور مشرکین ان بتوں کا طواف کرتے تھے تو یہ حضرات یہ سمجھے کہ اس بت پرستی کی وجہ سے جو اس مقام پر ہوتی تھی، سعی ہی حرام ہوگئی ہے تو اس پر اس آیت نے یہ واضح کیا کہ شرک اور بت پرستی ناجائز ہے لیکن صفا مروہ کی سعی اپنی ذات میں بالکل جائز ہے، اس مقام پر بت پرستی کا رواج سعی کے نفس جواز کو ختم نہیں کر سکتا۔ اسی طرح آیت: وَاللَّائِي يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيضِ مِن نِّسَائِكُمْ إِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ وَاللَّائِي لَمْ يَحِضْنَ [الطلاق:4] اسی طرح آیت: قُل لَّا أَجِدُ فِي مَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَىٰ طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ إِلَّا أَن يَكُونَ مَيْتَةً أَوْ دَمًا مَّسْفُوحًا أَوْ لَحْمَ خِنزِيرٍ فَإِنَّهُ رِجْسٌ أَوْ فِسْقًا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ [الأنعام:145]

ناسخ منسوخ

نسخ کے معنی مٹانے کے بھی آتے ہیں اور لکھنے کے بھی۔اصول تفسیر میں مٹانے کے معنی زیادہ موزوں ہیں۔پہلے اللہ تعالیٰ ایک حکم دیں، بعد میں اپنی حکمتوں کے پیش نظر اسے کالعدم کر کے دوسرا حکم اس کی جگہ دیں، اسے نسخ کہتے ہیں۔سابقہ حکم منسوخ اور نیا حکم ناسخ کہلاتا ہے۔تمام آسمانی شریعتوں میں نسخ کو امر واقع تسلیم کیا گیا ہے۔

آسمانی کتابوں میں نسخ کو عقلی بنیادوں پر سمجھنے کے لیے کچھ تفصیل کی ضرورت ہے۔دیکھیے! حکم میں تبدیلی کی تین صورتیں ہو سکتی ہیں:

1۔غلطی سے ایک حکم جاری کیا گیا۔غلطی کا احساس ہونے پر اس کی تصحیح کر دی گئی۔پارلیمنٹ، عدلیہ، افتاء، طبی نسخہ اور انسانی تحقیقات میں اس کی بے شمار مثالیں موجود ہیں کہ غلطی ہوئی جس کی بعد میں تصحیح کی

www.suffahpk.com

گئی۔ کلام اللہ میں نسخ کے یہ معنی قطعاً مراد نہیں ہوتے؛ اس سے اللہ جل شانہ کی طرف غلطی اور سہو کی نسبت ہوتی ہے، جو عقائدِ اہل سنت کے مطابق گستاخی اور کفر ہے۔

2۔ جس وقت حکم جاری کیا گیا اس وقت کے مناسب وہی حکم تھا، آگے جاکر حالات بدلے تو حکم بھی بدلنا پڑا۔ دنیوی احکام میں یہ صورت اکثر پیش آتی ہے لیکن اللہ تعالی کے احکام میں نسخ کی یہ صورت بھی نہیں ہوسکتی، کیونکہ اللہ تعالی کو مستقبل میں پیش آنے والے حالات و وقائع کا پہلے سے علم ہوتا ہے، اسے پہلے سے معلوم ہے کہ کس وقت کون سے احکام بہتر رہیں گے۔

3۔ حکم میں تبدیلی کی تیسری صورت یہ ہوتی ہے کہ پہلے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حکم اس وقت تک مناسب ہے، اس کے بعد دوسرا حکم دینا زیادہ مناسب ہوگا، جیسے: ماہر ڈاکٹر ایک نئے ڈاکٹر سے پہلے چھوٹے کام کرواتا ہے پھر ایک مدت گزر جاتی ہے تو دوسرے بڑے کام اس سے لیتا ہے، پھر وقت گزرتا ہے تو آپریشن کرنے کی بھی اجازت دے دیتا ہے۔ ایک دم سے آپریشن تھیٹر اس کے حوالے نہیں کرتا۔ یا ایک اسپشلسٹ مریض کو پہلے مہینے ایک دوائی دیتا ہے اسے پتا ہوتا ہے کہ ایک ماہ بعد دوائی بدلنی ہوگی، آئندہ مہینے وہ دوائی میں ردوبدل کردیتا ہے۔ اس کا یہ تصرف اس کی جہالت یا کم عقلی نہیں بلکہ قابلیت و مہارت کی علامت ہے۔

یہی مثال اللہ تعالی کے احکام کی سمجھ لیجیے! اللہ تعالی تو حکیموں کے حکیم اور سب سے زیادہ علم والے ہیں۔ وہ احکام میں جو بھی ردوبدل کرتے ہیں وہ اپنی مخلوق کے حالات کو دیکھ کر ہی کرتے ہیں جس کا اسے پہلے سے ادراک ہوتا ہے۔

رہی یہ بات کہ قرآن کریم کی کتنی آیات منسوخ ہیں؟

تو اس کا جواب یہ ہے کہ قرآن کریم کی سورۂ توبہ اور سورۂ احزاب شروع میں جب نازل ہوئیں تو بہت بڑی سورتیں تھیں، ان کے بہت بڑے حصے کی تلاوت اور حکم دونوں ہی بالکل ہی منسوخ ہوچکے۔ ممکن ہے ان کے علاوہ بھی کچھ آیات یا سورتیں نازل ہوکر منسوخ ہوچکی ہوں، تاہم موجودہ قرآن کریم میں متاخرین کی اصطلاح

www.suffahpk.com

کے مطابق 20 آیات منسوخ ہیں جبکہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی تشریحات کے مطابق صرف پانچ آیات منسوخ ہیں۔

قرآن کریم کی قسمیں

قرآن کریم میں متعدّد چیزوں کی قسمیں کھائی گئی ہیں۔ مخلوق کے لیے جائز نہیں کہ وہ غیر اللہ کی قسم کھائے لیکن وہ ذات جو خالق ومالک ہے اس کے لیے جائز ہے کہ وہ اپنی قسم کھائے یا کسی اور کی۔ قرآن کریم میں کہیں نبی کریم ﷺ کی قسم کھائی گئی ہے تو کہیں قرآن کی۔ کہیں زمانے کی قسم ہے تو کہیں قلم کی۔ چاند، سورج، آسمان، زمین، دن، رات، انجیر، زیتون، مکہ، والد، اولاد، مختلف قسم کی ہواؤں اور دیگر بہت سی چیزیں ہیں جن کی قسمیں قرآن کریم میں مذکور ہیں۔

قرآن کریم میں قسمیں کیوں کھائی گئی ہیں؟ اس کا جواب دیتے ہوئے مفتی تقی عثمانی صاحب مدظلہم اپنی تفسیر "آسان ترجمہ قرآن" میں لکھتے ہیں:

> "یہاں دو باتیں سمجھنے کی ضرورت ہے۔ ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ کو اپنی کسی بات کا یقین دلانے کے لیے کسی قسم کھانے کی ضرورت نہیں ہے، وہ اس بات سے بے نیاز ہے کہ اپنی کسی بات پر قسم کھائے، البتہ قرآن کریم میں بہت سے مقدمات پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو قسمیں کھائی گئی ہیں، وہ کلام میں فصاحت وبلاغت کا زور پیدا کرنے کے لیے آئی ہیں، اور بسا اوقات ان میں یہ پہلو بھی مدنظر ہے کہ جس چیز کی قسم کھائی جا رہی ہے اگر اس پر غور کیا جائے تو وہ اس بات کی دلیل اور گواہ ہوتی ہے جو قسم کے بعد مذکور ہے۔" (تفسیر سورۂ ذاریات)

www.suffahpk.com

مکی مدنی اور ان کی پہچان

مکی:

وہ آیت یا سورۃ جو ہجرت سے پہلے نازل ہوئی، چاہے مکہ میں نازل ہوئی ہو یا مکہ سے باہر طائف، وادی جن یا اور کسی علاقے کے سفر کے دوران۔

مدنی:

وہ آیت یا سورۃ جو ہجرتِ مدینہ کے بعد نازل ہوئی، چاہے مدینے کے اندر نازل ہوئی ہو یا مدینے سے باہر کسی سفر اور غزوے میں۔ چنانچہ فتح مکہ یا حجۃ الوداع کے موقع پر یا غزوات کے دوران جو آیات نازل ہوئیں وہ بھی مدنی ہی کہلائیں گی۔

مکی یا مدنی سورۃ کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ وہ سورۃ مکمل طور پر مکی یا مدنی ہیں، بلکہ اکثر اوقات ہوتا یہ ہے کہ مکی سورت میں مدنی آیات اور مدنی سورۃ میں مکی آیات موجود ہوتی ہیں۔ اسی طرح ایک ہی سورۃ کے مکی یا مدنی ہونے میں اختلاف ہوتا ہے، ایک ہی آیت کے مکی یا مدنی ہونے میں اختلاف ہوتا ہے۔

پہچان:

مکی مدنی کی پہچان کے کچھ قواعد مفسرین نے وضع کیے ہیں جن کا ذکر ان شاء اللہ! مفید رہے گا۔

1۔۔۔ مکی سورتوں میں عقائد یعنی توحید، رسالت، قیامت، شبہات کا جواب، قصص کا تذکرہ زیادہ ہوتا ہے؛ کیونکہ وہ کافروں کا معاشرہ تھا اور ایک کافر معاشرے کے زیادہ مناسب یہی ہوتا ہے کہ ان کے عقائد کی تصحیح کی جائے اور ان کے شبہات کا جواب دیا جائے۔ جبکہ مدنی سورتوں میں احکام کی آیات زیادہ ہوتی ہیں؛ کیونکہ اس وقت تک مسلم معاشرے کے عقائد درست ہو چکے تھے، اب احکام سیکھنے کا عمل شروع ہوا تھا۔

www.suffahpk.com

2۔۔۔مکی آیات میں صبر اور معافی کا تذکرہ ملتا ہے؛کیونکہ حالات اسی کے متقاضی تھے، ہتھیار اٹھانے سے مسلمانوں کی جو تھوڑی بہت جماعت تھی وہ بھی ختم ہو سکتی تھی۔جبکہ مدینہ میں مسلمانوں کو حکومت اور شوکت عطا ہوئی تھی، مسلمان کمزور نہیں رہے تھے اس لیے مدنی آیات میں جہاد اور قتال کا تذکرہ ملتا ہے۔

3۔۔۔مکی سورتوں میں خطاب یاایھاالناس سے کیا جاتا ہے؛کیونکہ "ناس" کا مطلب ہے:"لوگ" اس میں مسلمان اور کافر دونوں شامل ہیں اور مکہ میں بھی مسلمان اور کافر دونوں مذہب کے لوگ بستے تھے، جبکہ مدنی سورتوں یاایھاالذین آمنو سے خطاب کیا جاتا ہے؛کیونکہ مدینہ منورہ میں زیادہ تر افراد مسلمان تھے۔یہ قاعدہ کلی نہیں، اکثری ہے۔

تاریخ نزول قرآن

عموماً آسمانی کتب اور صحیفے ایک ساتھ نازل ہوئے ہیں، یہ قرآن کریم کی خصوصیت ہے کہ یکبارگی نازل کرنے کی بجائے اللہ جل شانہ نے اسے وقفے وقفے سے نازل فرمایا، بلکہ دوبار الگ الگ طریقے سے نازل فرمایا: پہلے آسمان دنیا کے مقدس ترین مقام بیت العزت پر یکبارگی نازل فرمایا، یہ رمضان المبارک کی شب قدر کا موقع تھا، ارشاد ہے: اناانزلنہ فی لیلۃ القدر، اناانزلنہ فی لیلۃ مبارکۃ۔

"انزال" عربی گرامر کے لحاظ سے یکبارگی نازل کرنے کو کہتے ہیں۔جبکہ دوسری بار بیت العزت سے وقفے وقفے سے حالات وضروریات کے مطابق نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے قلب اطہر پر تئیس (23) سال کے عرصے میں نازل فرمایا۔ارشاد ہے: انانحن نزلنا الذکر، تنزیل الکتب لاریب فیہ من رب العلمین۔ تنزیل عربی گرامر میں آہستہ آہستہ نازل کرنے کو کہا جاتا ہے۔

قرآن مکہ میں بھی نازل ہوا اور مدینے میں بھی۔گرمی میں بھی سردی میں بھی۔دن میں بھی رات میں بھی۔بیداری میں بھی اور بستر پر بھی۔زمین پر بھی اور آسمان میں بھی۔ایک سورت متعدّد بار بھی نازل ہوئی

www.suffahpk.com

ہے (جیسے سورہ فاتحہ) اور صرف ایک بار بھی۔ بعض اوقات پوری سورت ایک ساتھ نازل ہوئی ہے جیسے سورہ انعام۔ اور اکثر ٹکڑوں کی صورت میں۔ جب ٹکڑوں کی صورت میں نازل ہوتی تو نبی کریم ﷺ خود اس کے بارے میں ہدایت جاری فرماتے کہ اس آیت کو کس سورت میں کس جگہ رکھنا ہے؟

ڈاکٹر محمود غازی نے محاضرات قرآن میں لکھا ہے کہ وحی کا نزول چوبیس ہزار بار ہوا ہے۔ جس کا مطلب غالباً یہ ہے کہ وحی متلو، غیر متلو، منسوخ غیر منسوخ ان سب کو ملا کر چوبیس ہزار بار وحی کا نزول ہوا ہے۔

آہستہ آہستہ نازل ہونے کی حکمتیں

1۔ ایک بار میں پوری کتاب کو یاد رکھنا مشکل تھا اس لیے تدریجاً نزول ہوا تاکہ آپ ﷺ کو اور صحابہ کرام کو یاد کرنے میں آسانی رہے۔

2۔ قرآن کریم کا بوجھ بہت زیادہ ہے، چنانچہ وحی کی کیفیت اتنی سخت ہوتی تھی کہ سخت سردی میں بھی پسینہ آجایا کرتا تھا، قرآن اتنا بھاری ہے کہ پہاڑوں پر نازل ہوتا تو پہاڑ بھی ریزہ ریزہ ہوجاتے، اندازہ لگائیے کہ ایسا قرآن اگر یکبارگی نازل ہوجاتا تو نبی کریم ﷺ کے جسم مبارک اور قلبِ اطہر کو کس حد تک بوجھ برداشت کرنا پڑتا، جبکہ دیگر انبیائے کرام پر کتاب ان کے قلوب پر نازل نہیں ہوتی تھی، بلکہ انہیں مکمل کتاب ہاتھ میں دیدی جاتی تھی جس میں جسمانی بوجھ نہیں تھا۔

3۔ ایک ساتھ نزول کی صورت میں تمام احکام ایک ساتھ فرض ہوجاتے جو کہ اس حکیمانہ اسلوب کے خلاف تھا جو اس شریعت کا خاصہ ہے۔

4۔ حالات وواقعات کے لحاظ سے جب قرآن کریم نازل ہوتا تو نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام کو تسلی زیادہ ملتی اور انہیں یقین کامل ہوجاتا کہ اللہ کی ذات ان کے حالات سے باخبر اور ان کے ساتھ ساتھ ہے۔

www.suffahpk.com

5۔ تعلیم موقع مناسبت اور تدریج سے دی جائے تو وہ دلوں میں زیادہ ٹھہرتی بھی ہے اور زیادہ سبق بھی سکھاتی ہے، سابقہ مذاہب میں کتاب ایک ساتھ نازل ہوتی تھی جس میں مشق وتدریب کے مواقع کم تھے۔ قرآن موقع کے لحاظ سے نازل ہوا اس سے نبی کریم ﷺ اور بالخصوص صحابہ کرام کی بہت زیادہ تربیت ہوئی ہے۔

حفاظت قرآن

قرآن کی حفاظت اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لی ہے اور جس چیز کی حفاظت خالق کائنات خود اپنے ذمہ لے لے اس میں ردوبدل کون کرسکتا ہے؟ کون ہے جو رب کائنات کے حفاظتی حصار کو توڑ سکے؟

قرآن کریم لوح محفوظ میں لکھا ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے جبرئیل امین کے ذریعے نبی کریم ﷺ تک پہنچایا۔ جبرئیل امین جیسے امین اور طاقتور فرشتے قرآن کی حفاظت میں کمی کسر کیسے چھوڑ سکتے ہیں؟ جبرئیل امین جیسے ہی کوئی آیت لے کر نازل ہوتے آپ کو وہ آیت یاد ہو جاتی جسے آپ کاتبین وحی صحابہ سے لکھوا لیتے۔ اس دور میں قرآن کریم کو متفرق جگہوں میں اور متفرق چیزوں پر لکھوایا گیا، یکجا جمع نہیں کیا گیا۔ قرآن کریم مکمل اور یکجا حالت میں نبی کریم ﷺ اور حفاظ صحابہ کرام کے سینوں میں محفوظ رہا۔ آپ ﷺ کے وصال کے بعد سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے جمع قرآن کے لیے سرکاری سطح پر کبار صحابہ (جن میں کاتبین وحی بھی شامل تھے) پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی۔ کمیٹی نے قرآن کریم کے ان تمام لکھے ہوئے اوراق کو جمع کیا۔ ناسخ منسوخ کو الگ کیا اور ہر سورت کو الگ جزو کی صورت میں محفوظ کردیا اور حفاظت سے رکھوادیا۔ اس مصحف میں نقطے اور حرکات نہ تھیں تاکہ تمام قرائتیں اس میں سما سکیں۔ ہر سورت الگ جزو میں محفوظ کی گئی، ایک ساتھ ایک مصحف میں ترتیب نہیں دیا گیا۔

اب حفاظ زیادہ تھے لیکن مصحف ایک ہی تھا، کوئی مرجع نہیں تھا جس سے حفظ کی درستی کی جاسکے۔ سرکاری نسخے سے ہٹ کر قرآن کریم کے پرائیوٹ نسخے بھی سامنے آنے لگے تھے جس میں قرآن کریم کے

www.suffahpk.com

ساتھ تشریحی الفاظ تھے یا کمی بیشی تھی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں دوبارہ صحابہ کرام کی ایک کمیٹی بنائی، کمیٹی نے ریکارڈ میں محفوظ اجزا کو ایک مصحف میں یکجا کیا۔ اس کی نقول کروائیں اور تمام صوبوں میں بھجوادیں، ساتھ ساتھ تمام پرائیوٹ نسخے ضائع کر دیے گئے؛ تاکہ اختلاف کا سدباب ہوسکے۔ آج بھی قرآن کریم اسی طرح محفوظ ہے جیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کے زمانے میں محفوظ تھا۔ ان عظیم اقدامات کے بعد قرآن کریم متفقہ صورت میں محفوظ ہوگیا۔ مصاحف میں بھی اور معصوم بچوں اور حفاظ قرآن کے سینوں میں بھی۔

عصرِ حاضر میں جہاں ٹیکنالوجی نے ترقی کی اور حافظے کمزور ہوگئے وہاں حفاظتِ قرآن کے جدید اسلوب متعارف ہوئے۔ کمپیوٹر اور سرچنگ ٹیکنالوجی نے ایک طرف الفاظ کی حفاظت کو مزید مستحکم کر دیا ہے تو دوسری طرف آڈیوز اور ویڈیوز کی شکلیں بھی قرآن کریم کو محفوظ کر رہی ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ویب سائٹس کی دنیا میں حفاظت قرآن کا منظم نظام قائم کیا جائے اور ہر ایسی کوشش کو ناکام بنایا جائے جو قرآنی الفاظ اور اس کے تراجم کی ساکھ کو متاثر کرے۔

تلاوت میں آسانی پیدا کرنے کے اقدامات

قرآن کریم پر بڑا کام ہوا ہے۔ حفاظتی حصار کے بعد اس سے استفادے میں آسانی کے لیے بھی اقدامات کیے گئے۔ مثلاً:

1۔۔۔ سرکاری سطح پر تیار کیے گئے مصحف عثمانی کو تمام صوبوں میں پھیلا دیا گیا۔ یہ اقدام حضرت عثمان ذوالنورین کے دور حکومت میں انجام پایا۔

2۔۔۔ مصحف عثمانی میں نقطے اور حرکات نہیں تھیں۔ مشہور ہے کہ اموی دور حکومت میں نقطے اور اعراب لگانے کا کارنامہ انجام دیا گیا۔ اس اقدام کا فائدہ یہ ہوا کہ اب عجمی اقوام بھی قرآن بآسانی پڑھ سکتی ہیں۔ ورنہ پہلے عجم کے لیے صرف نحو سیکھے بغیر درست طریقے سے قرآن کریم کی ناظرہ تلاوت نہایت مشکل تھی۔

www.suffahpk.com

3۔۔۔قرآن کریم کو سات منزلوں میں تقسیم کیا گیا۔یہ اقدام صحابہ کرام کے عمل کو دیکھ کر کیا گیا۔صحابہ کرام نے قرآن کریم کو سات متوازن حصوں میں تقسیم کر رکھا تھا تاکہ سات دنوں میں قرآن کریم کی تکمیل ہوسکے۔سات منزلوں کا مخفف "فمی بشوق" ہے۔فا سے مراد سورہ فاتحہ۔میم سے مراد سورہ مائدہ۔یا سے مراد سورہ یونس۔با سے مراد سورہ بنی اسرائیل۔شین سے مراد سورہ شعراء۔واؤ سے مراد والصفت اور قاف سے مراد سورہ قاف ہے۔

4۔۔۔قرآن کریم کو تیس اجزا میں تقسیم کیا گیا۔زیادہ امکان یہی ہے کہ یہ تقسیم صحابہ کرام کے دور کے بعد عمل میں آئی۔

5۔۔۔ہر پارے کے اندر ربع، نصف اور ثلثہ کے نشانات حواشی میں لگائے گئے؛تاکہ پڑھنے والے کو اندازہ ہو کہ پارے کا کتنا فی صد حصہ ہو چکا ہے اور کتنا باقی ہے۔

6۔۔۔رموزِ اوقاف لگائے گئے۔رموز اوقاف وہ فن ہے جو جدید اسلوب تحریر میں صدیوں بعد وجود میں آیا،لیکن مسلمان علما نے صدیوں پہلے قرآن کریم میں رموز اوقاف لگائے ہیں۔

7۔۔۔آیت کے لیے گول ۃ کا نشان لگایا گیا۔

8۔۔۔رکوع کے نشان لگائے گئے۔رکوع کی تعداد اس طرح سے بنائی گئی ہے کہ تراویح کی ہر رکعت میں ایک رکوع پڑھا جائے تو ستائیسویں رات میں قرآن کریم مکمل ہو جائے۔

9۔۔۔پہلے قرآن کریم کے نسخوں کی تعداد کم ہوتی تھی۔تختیوں پر لکھوا کر بچوں کو قرآن حفظ وناظرہ کروایا جاتا تھا۔جب طباعت کی مشینیں ایجاد ہوئیں تو قرآن کریم پریس میں چھپنے لگا اور کثیر تعداد میں اس کی اشاعت ہونے لگی۔

10۔۔۔عصر حاضر میں قرآن کریم کو غنہ،مد،قلقلہ اور دیگر تجویدی رموز کے ساتھ شائع کرنے کا اہتمام کروایا جارہا ہے۔اسے تجویدی قرآن کہا جاتا ہے۔

www.suffahpk.com

11۔۔۔ حواشی میں متشابہات کی نشان دہی کی گئی اور آیات متشابہات کو نشان زد کر کے قرآن کریم کی طباعت کی گئی۔

12۔۔۔ انگریزی دان طبقے کے لیے دنیا کے بعض خطوں میں یہ ترتیب بھی رکھی گئی کہ قرآن کریم کو تحت اللفظ انگلش ورڈز میں لکھ کر بتایا گیا؛ تاکہ وہ آسانی سے پڑھ سکیں۔ یاد رہے کہ اس اسلوب تحریر کی اجازت خاص صرف اس صورت میں ہے جب مصحف عثمانی کے اصل الفاظ بھی ساتھ ساتھ موجود ہوں۔

13۔۔۔ موجودہ دور میں نابینا افراد کے لیے قرآن کریم کو بریل خط میں متعارف کرانے کی کامیاب کوششیں بھی ہوئی ہیں۔

موضوعات قرآن

قرآن کتاب ہدایت ہے۔ اس کا اولین مقصد اور موضوع انسانیت کو اللہ کی بندگی میں لا کر ان کی زندگیوں میں انقلاب برپا کرنا اور انہیں دارین کی سعادتوں سے بہرہ ور کرنا ہے۔

تاہم قرآنی آیات کو الگ الگ موضوعات پر تقسیم کرنا چاہیں تو متعدّد موضوعات بن سکتے ہیں: بنیادی موضوعات پانچ ہیں: توحید، رسالت، قیامت، قصص اور احکام۔ قصص کو یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ ماننے والوں کے احوال اور نہ ماننے والوں کے احوال۔

ذیلی موضوعات (جو انہی سے پیوستہ ہیں) یہ ہیں: تشبیہات، امثال، جنت، جہنم، وعظ و تذکیر، سیرت و اخلاق، فلکیات، نباتات، حیوانات، جمادات، بحریات، نفسیات وغیرہ۔ احکام کی آیات ہزار سے اوپر ہیں۔ سائنس یعنی امور فطرت سے متعلق آیات بھی ہزار سے زائد ہیں۔

www.suffahpk.com

حیوانات قرآن

قرآن مجید میں تقریباً 30 حیوانات کا تذکرہ ملتا ہے، بعض محققین نے اس موضوع پر پوری پوری کتابیں لکھی ہیں:

سلوی (بٹیر) [سورہ بقرہ]	بعوضة (مچھر) [سورہ بقرہ]
ذبلب (مکھی) [حج]	نحل (شہد کی مکھی) [نحل]
عنکبوت (مکڑی) [عنکبوت]	جراد (ٹڈی) [اعراف]
ھدھد (ہدہد) [نمل]	غراب (کوا) [مائدہ]
ابابیل (ابابیل) [فیل]	نمل (چیونٹی) [نمل]
فراش (تتلی، پتنگے) [قارعہ]	قمل (جوں) [اعراف]
قردة (بندر) [بقرة]	بغال (خچر) [نحل]
غنم، معز (بکری) [انعام]	ضأن (بھیڑ) [انعام]
ذئب (بھیڑیا) [یوسف]	بعیر، جمل، ابل (اونٹ) [یوسف/اعراف/غاشیہ]
قسورة (شیر) [مدثر]	خیل (گھوڑا) [نحل]
بقرة (گائے) [بقرة]	عجل (بچھڑا) [ھود]

ثعبان (اژدھا) [اعراف] اسی کو سورۃ نمل میں جان یعنی پتلا سانپ کہا گیا ہے کیونکہ شروع میں وہ پتلا ہوتا تھا پھر اژدہا بن جاتا تھا۔

حمار، حمیر (گدھا) [نحل/بقرة]	
خنزیر (سوّر) [بقرة]	کلب (کتا) [اعراف]
نون، حوت (مچھلی) [انبیاء/کہف]	ضفادع (مینڈک) [اعراف]
فیل (ہاتھی) [فیل]	ناقة (اونٹنی) [الشمس]

اسی ذیل میں زمانہ جاہلیت میں عربوں میں رائج اونٹ اور بھیڑ کی مختلف نسلوں کے نام بھی لیے جاسکتے ہیں جیسے: بحیرہ، سائبہ، حام اور وصیلہ

www.suffahpk.com

نباتات قرآن

پھلوں کے نام

التین (انجیر) [سورۃ التین]
الزیتون (زیتون) [التین]
العنب (انگور) [عبس]
رمان (انار) [انعام]
طلح (کیلا) [واقعہ]
رطب (تر کھجور) [مریم]

سبزیوں کے نام

بقل (ساگ) [بقرۃ]
قثّاء (ککڑی، کھیرا) [بقرۃ]
فوم (گندم) [بقرۃ]
عدس (مسور کی دال) [بقرۃ]
بصل (پیاز) [بقرۃ]

درختوں کے نام

نخل (کھجور) متعدد مقامات
زیتون [النور]
سدرۃ المنتھی (بیری کا درخت جو ساتویں آسمان میں ہے) [النجم]
شجرۃ خبیثۃ (حنظل کا درخت) [ابراہیم]
زقوم [دخان]

پہاڑوں کے نام

جودی [ھود]
صفا [بقرۃ]
مروہ [بقرۃ]
طور [طور]

www.suffahpk.com

ان کے علاوہ مختلف رنگوں کے پہاڑوں کا بھی ذکر آیا ہے، جیسے: سفید پہاڑ، سرخ پہاڑ، بالکل کالے پہاڑ، رنگ برنگے پہاڑ [فاطر]

قیمتی پتھروں کا ذکر

یاقوت (سورہ رحمٰن) لؤلؤ (رحمٰن) مرجان (رحمٰن)

قرآن نے کنوؤں، نہروں اور سمندروں کا بھی ذکر کیا ہے۔ سورۃ لقمان میں سات سمندروں کا ذکر کیا ہے اور اور مرج البحرین کا تذکرہ قرآن متعدّد مقامات پر کر چکا ہے۔

اسالیبِ قرآن

مناظرانہ اسلوب

قرآن کریم اکثر و بیشتر چار گمراہ عناصر سے مناظرانہ اسلوب میں خطاب کرتا ہے: مشرکین، یہود، نصاریٰ، منافقین۔

1۔ مشرکین سے مراد مکہ مکرمہ میں آباد بت پرست قوم ہے جو خود کو ملت ابراہیمی کے پیروکار کہتے تھے لیکن چند ایک چیزوں کے علاوہ بقیہ تمام امور میں وہ ملت ابراہیمی سے منحرف ہو چکے تھے۔ فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں اور جنات کو اللہ کے بیٹے کہتے تھے۔ کچھ قبائل لڑکیوں کو زندہ درگور کر دیتے تھے۔ شرکیہ عقائد کے علاوہ اور بھی بہت سی بداخلاقیاں ان میں رائج تھیں۔ خالق مالک رازق اللہ کو مانتے تھے لیکن انبیاء اور فرشتوں کے نام کے بت بنا رکھے تھے اور یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ جیسے ایک بادشاہ اپنے وزیروں کو اختیارات منتقل کر دیتا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ نے بھی اپنے نیک بندوں کو اختیارات منتقل کر دیے ہیں، لہٰذا ان مفوضہ امور میں بزعم خود وہ انہی بتوں سے مانگا کرتے تھے یا وہ یہ کہتے تھے کہ ہم ان بزرگوں کی مورتیوں کی عبادت اس لیے کرتے ہیں تاکہ یہ ہمیں اللہ کے قریب کر دیں اور ہماری درخواستیں اللہ کے دربار میں جلدی قبول ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم

www.suffahpk.com

میں ان کے ایسے تمام اعتقادات پر رد کیا ہے۔ قرآن کریم نے قوم نوح، قوم عاد و ثمود اور دیگر بہت سی مشرک قوموں اور ان کے اخلاق رذیلہ کا تذکرہ بھی اسی لیے کیا ہے تاکہ مشرکین مکہ اور دنیا کی موجودہ مشرک اقوام کو اس سے عبرت و موعظت حاصل ہو۔

2۔ یہود حضرت موسی علیہ السلام کی شریعت کے پیروکاروں کو کہتے ہیں۔ یہ خود کو اللہ کے محبوب سمجھتے تھے۔ ان کے عوام جہاں باطل اعتقادات کے گرداب میں پھنسے ہوئے تھے وہاں ان کے علماء رشوت خوری، تحریف فی الدین، تلبیس، کتمان حق اور دیگر بہت سی برائیوں کا شکار تھے۔ دنیا اور زندگی کی ہوس ان کے اندر کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ قرآن کریم کے مطابق یہود اسلام اور مسلمانوں کے ازلی دشمن ہیں، مشرکین سے بھی بدتر دشمن ہیں۔ نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کی صفات سے واقف ہونے کے باوجود ان کے اکثر عوام و خواص آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم پر ایمان نہ لاتے تھے۔ حضرت عیسی اور آپ کی والدہ پر طرح طرح کے ناگفتہ بہ الزامات لگاتے تھے۔ پارہ الم میں یہودیوں کی چالیس بیماروں کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ ان کا ایک فرقہ حضرت عزیر علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا قرار دیتا تھا۔

3۔ نصاری حضرت عیسی علیہ السلام کی شریعت کے پیروکاروں کو کہتے ہیں۔ نزول قرآن سے پہلے ہی پولوس کی دسیسہ کاریوں کی وجہ سے مسیحیت کا حلیہ بگڑ چکا تھا۔ ثالث ثلثہ یعنی تین مل کر ایک خدا کے قائل تھے۔ عیسی علیہ السلام کی محبت میں اتنے آگے بڑھ گئے تھے کہ ان کو یا تو خدا کہتے تھے یا خدا کا بیٹا۔ علماء و مشائخ کو شریک فی الحکم بنالیا تھا یعنی اللہ تعالی کے صریح حکم کے باوجود علماء سوء کے غلط فتووں پر عمل کی روش ان کے اندر پیدا ہوگئی تھی۔

4۔ منافقین ... خود کو مسلمان کہتے تھے لیکن دل میں کافرانہ خیالات رکھتے تھے اور کفار کا ساتھ دینے کے لیے ہر وقت تیار رہتے تھے۔

www.suffahpk.com

تاہم متعدّد مقامات پر صابئین کا بھی تذکرہ ملتا ہے۔ صابئین ستارہ پرست قوم گزری ہے۔ بعض اہل علم انہیں حضرت داؤد علیہ السلام کی امت قرار دیتے ہیں۔ جبکہ بعض اہل علم انہیں آدم علیہ السلام کے مذہب کے پیروکار بتلاتے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب

فقہی اسلوب

قرآن کریم احکام سے بھی بحث کرتا ہے۔ عموماً وہی احکام بتاتا ہے جہاں تک انسانی عقول کی رسائی نہیں ہو سکتی یا وہ دھوکا کھا سکتی ہیں۔ اسی وجہ سے تمام قرآنی آیات میں احکام کی آیات 20٪ ہیں۔ تاہم قرآن کریم جب احکام بتاتا ہے تو فقیہ اور قانون دان کی طرح صرف خشک قانونی بحث نہیں کرتا بلکہ خطیبانہ اسلوب میں وعظ و تذکیر بھی ساتھ ساتھ کرتا ہے۔

واقعہ نگاری

قرآن کریم واقعات بھی بیان کرتا ہے۔ قرآن کریم نے 52 واقعات بیان کیے ہیں جن میں سے 26 پیغمبروں کے واقعات ہیں اور 26 اولیائے کرام کے۔ ان میں کچھ واقعات بار بار بیان کیے گئے ہیں جبکہ کچھ ایسے ہیں کہ ایک دو بار ہی ان کا حوالہ دیا گیا ہے۔ یہ تمام واقعات وہ ہیں جن سے عرب اور جزیرۃ العرب میں بسنے والی اقوام واقف تھیں۔ قرآن نے ایران اور ہندوستان کے واقعات بیان نہیں کیے کیونکہ عرب اس سے واقف نہ تھے، لیکن سوائے چند ایک واقعات کے تمام مقامات پر قرآن کریم واقعات کی مرتب تفصیلات کے بجائے ان سے نکلنے والے بصائر و عبر اور تذکیر و موعظت پر زیادہ زور دیتا ہے؛ تاکہ قصہ اصل مقصد نہ بنے بلکہ انسانی اذہان ان سے نکلنے والے نصائح پر مرکوز رہیں۔ شرک اور معصیت کی قباحت اور اہل اللہ کی کامیابی و حقانیت ان کے دلوں میں راسخ ہو۔

www.suffahpk.com

نعمتوں کا تذکرہ

قرآن کریم بار بار اللہ تعالیٰ کی قدرت اور نظام عالم میں پھیلے ہوئے اس کی بے پناہ طاقتوں کا تذکرہ اسلوب بدل بدل کر کرتا ہے۔کبھی کائنات اور آسمان زمین میں پھیلی ہوئی اس کی نعمتوں کا تذکرہ کرتا ہے تو کبھی خود انسان کے جسم میں موجود نعمتوں کو یاد دلاتا ہے اور ان کا حوالہ دے کر انسان کو غور و تدبر کی طرف دعوت دیتا ہے کہ جس ہستی نے یہ کائنات اور اس کی ہر چیز کو وجود دیا وہی ایک اس لائق ہے کہ اس کی عبادت کی جائے اور وہی اس لائق ہے کہ اس سے مدد مانگی جائے۔اور یہ کہ جو ذات پہلی بار ان مخلوقات کو پیدا کر سکتی ہے وہ دوبارہ کیوں پیدا نہیں کر سکتی؟الغرض!یہ دلائل وجود باری تعالیٰ،توحید،رسالت اور آخرت کو ثابت کرنے کے لیے لائے جاتے ہیں۔

اعجاز قرآن

قرآن کریم معجزہ ہے۔اس کے اعجاز کی کئی متعدّد جہتیں ہیں:

1۔۔۔قرآن اس لیے معجزہ ہے کہ صدیاں گزرنے کے باوجود کوئی اس جیسا کلام پیش نہیں کر سکا۔قرآن چیلنج کرتا رہا لیکن آج تک کوئی اس چیلنج کو قبول نہیں کر سکا۔پہلے اس جیسی کتاب لانے کا کہا گیا،کوئی نہیں لا سکا۔پھر چیلنج نرم کر دیا گیا کہ چلیں اس جیسی کوئی ایک سورت لے کر آئیں لیکن وہ ایسا بھی نہ کر سکے تو کہا گیا کہ قرآن کریم جیسی ایک آیت بنا کر دکھا دیں لیکن وہ ایسا بھی نہ کر سکے۔

قرآن میں ہے:کہہ دو کہ اگر انس و جن جمع ہو جائیں اور کوشش کریں کہ اس قرآن کی مثل بنا لائیں تو وہ ہرگز اس کی مثل نا بنا سکیں گے خواہ ایک دوسرے کے مددگار بن جائیں۔(سورۃ بنی اسرائیل،آیت 17،18)

2۔۔۔قرآن اس لیے معجزہ ہے کہ اس کی فصاحت و بلاغت،اسلوبِ بیان اور منفرد طرزِ تعبیر اپنی آخری حدوں کو چھو رہی ہے جہاں تک انسانوں کی رسائی ہی نہیں۔بڑے بڑے شاعر اور فصیح اللسان لوگ پیدا

www.suffahpk.com

ہوئے لیکن کوئی اس کی ہمسری نہیں کرسکا۔ قرآن کریم پراثر کلام ہے۔ اسلوب خطیبانہ ہے۔ اس میں نثر بھی ہے اور نظم بھی۔ جملوں کی ترکیب اور ساخت بے نظیر ہے۔ ہر جملہ حسن کا مرقع ہے۔ ہر جملہ اتنا موزوں ہے کہ اس سے بہتر جملہ اس مقام پر آہی نہیں سکتا۔ قرآن کریم مختصر پر اثر الفاظ پر مشتمل ہے۔ اس میں تشبیہات، تلمیحات اور تمام اصناف ادب موجود ہیں۔ کہیں کوئی ایسا لفظ نہیں جو زبان وادب کی چاشنی کے خلاف ہو۔ تذکیر وموعظت کے لیے واقعات جابجا ہیں، واقعات سے کلام میں دل چسپی پیدا ہوتی ہے اور انسان ان سے عبرت حاصل کرتا ہے۔ کبھی مخاطبت کا انداز چل رہا ہوتا ہے کہ اچانک غائبانہ کلام شروع ہو جاتا ہے اور کبھی اس کے برعکس۔ اس کے ایک جملے کے کئی کئی معنی نکلتے ہیں۔ جتنی بار پڑھا جائے دل نہیں بھرتا، ہر بار معانی ومطالب کا ایک نیا باب وا ہوتا ہے۔ صدیاں گزر گئیں لیکن کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ اس نے قرآن پاک کے تمام معانی ومطالب پر عبور حاصل کر لیا ہے۔ اس کی تعبیرات ایسی لچک دار ہیں کہ ہر زمانے کا ساتھ دیتی نظر آتی ہیں۔ علوم وفنون کتنے ہی ترقی کر لیں لیکن جب انسان قرآن کریم کے بیانات پڑھتا ہے تو عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ وہ جسے جدید دور کی جدید ترین اور سب سے مستند علمی کاوش سمجھتا تھا قرآن کریم میں اس کے واضح اشارے نظر آتے ہیں۔

وکیپیڈیا نے اپنی سائٹ پر جارج سیل کا قول آویزاں کیا ہے وہ کہتا ہے:

"قرآن کریم ایک ایسی کتاب ہے کہ کوئی انسانی قلم اسے لکھ نہیں سکتا۔ یہ مردوں کو زندہ کرنے سے بڑا معجزہ ہے۔"

3۔۔۔ قرآن کریم میں بہت سے مقامات پر الفاظ کا چناؤ چونکا دینے والا ہے۔ پڑھنے والا زیر لب کہتا ہے کہ شاید یہ بے جا لفظ ہے یا ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟ لیکن تحقیق سے پتا چلتا ہے کہ وہ لفظ بے جا نہیں بلکہ حقیقت وہی ہے جو قرآن نے بیان کی ہے، مثلاً: قرآن نے کہا ہے: وما کفر سلیمان ولکن الشیطین کفروا۔ سلیمان علیہ السلام نے کفر نہیں کیا لیکن شیاطین نے کفر کیا۔ یہاں آ کر پڑھنے والا چونک جاتا ہے کہ

www.suffahpk.com

سلیمان علیہ السلام نبی ہیں۔وہ کفر کر ہی نہیں سکتے تو اس کو باور کرانے کی کیا ضرورت تھی؟لیکن بائبل کے بیانات دیکھنے کے بعد اندازہ ہوتا ہے کہ یہ در حقیقت اس الزام کا رد ہے جو بعض یہودیوں نے حضرت سلیمان علیہ السلام سے منسوب کیا تھا۔سلیمان علیہ السلام کے انتقال کے بعد بعض یہودیوں نے مشہور کر دیا کہ سلیمان علیہ السلام کی محیر العقول طاقت کا سرچشمہ وہ صندوق تھے جو ان کے تخت کے نیچے چھپائے گئے تھے۔ان صندوقوں میں جادو ٹونے کی کتابیں تھیں،جنہیں حضرت سلیمان علیہ السلام نے حفاظت کی غرض سے اس جگہ رکھا تھا۔قرآن کریم نے اس الزام کو رد کر دیا اور فرمایا کہ سلیمان علیہ السلام کی طاقت عطیہ خداوندی تھا۔ان کی یہ طاقت کسی جادو کے سہارے نہ تھی کیونکہ جادو کفر ہے اور نبی سے کفر نہیں ہوسکتا۔

4۔۔۔قرآن کریم اس لیے بھی معجزہ ہے کہ اس میں بیان کردہ تمام پیشین گوئیاں درست ثابت ہوئیں۔قرآن نے کہا کہ بدر میں کفار کو شکست ہوگی،سو ہوئی۔قرآن نے کہا کہ روم کو چند سالوں میں فارس پر فتح ہوگی،سو ہوئی۔قرآن نے کہا کہ ابولہب کفر کی حالت میں مرے گا،سو کفر کی حالت میں مرا۔قرآن نے کہا کہ صلح حدیبیہ فتح مبین ہے سو ایسا ہی ہوا۔قرآن نے کہا کہ نبی کریم ﷺ اور صحابہ عمرہ کریں گے سو عمرہ نصیب ہوا۔قرآن نے کہا کہ خیبر فتح ہوگا،مکہ فتح ہوگا اور کئی ممالک فتح ہوں گے سو ایسا ہی ہوا۔قرآن نے اشارہ دیا کہ نبی مکرم ﷺ کی وفات کے بعد ارتداد کا فتنہ پھیلے گا سو اس کا وقوع ہو کر رہا۔قرآن نے کہا کہ یہودی کبھی موت کی تمنا نہیں کریں گے سو ایسا ہی ہوا۔قرآن نے پیشین گوئی کی کہ اسلام غالب ہوگا اور زمین میں خلافت قائم ہوگی سو ایسا ہی ہوا۔قرآن نے کہا کہ دشمن نبی کریم ﷺ کو جانی نقصان نہیں پہنچا پائیں گے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔اور بھی بہت سی پیشین گوئیاں ہیں جو پوری ہوئیں۔الغرض!قرآن کی کہی گئی ہر پیشین گوئیاں حرف بحرف درست ثابت ہوئیں۔

5۔۔۔قرآن کے اعجاز کا ایک پہلو اس کا علمی اعجاز بھی ہے۔سطور بالا میں ہم عرض کر چکے ہیں کہ علوم وفنون چاہے جتنی ترقی کرلیں،زمانہ چاہے جتنا آگے نکل جائے قرآن کریم کے اشارات سے باہر ہرگز نہیں نکل

www.suffahpk.com

سکتے۔انہیں قرآن کے سامنے سرنگوں ہونا ہی پڑے گا۔ یہ ایک کھلی حقیقت ہے جس کا مشاہدہ ہر دور کے لوگوں نے بارہا کیا۔بگ بینگ کا نظریہ ہو یا نظریہ اضافیت۔انکشافات پتھروں کے شعور کے بارے میں ہوں یا کائنات کے پھیلاؤ کے بارے میں۔انسانی پیدائش کے ترتیب وار مراحل ہوں یا بادلوں کی ثقل کے حقائق ،حیوانات، جمادات، نباتات ،فلکیات،مابعد الطبیعات ؛غرض! قرآن کریم ان سب کے بارے میں اشارات فراہم کرتا ہے۔ بعض معاصر محققین نے قرآن کریم کے عددی اعجاز پر بھی تفصیل کلام فرمایا ہے۔اس کا مطالعہ بھی نہایت مفید ہے۔

ماضی قریب اور عصر حاضر کے مصنفین میں سے ڈاکٹر موریس بکائیے، شیخ علی الطنطاوی، ڈاکٹر ذاکر نائیک، ڈاکٹر ولی رازی، ڈاکٹر طاہر القادری اور انور بن اختر نے اس موضوع پر قلم اٹھایا ہے۔ جبکہ ویب سائٹس کی دنیا میں ویکیپیڈیا، دلیل السلطان، الحاد جدید کا علمی محاکمہ، صفہ پی کے اور دیگر پر سائنس اور قرآن کے حوالے سے بہت کچھ لکھا جاچکا ہے اور مزید لکھا جائے گا۔ حقیقت یہ ہے کہ علوم ختم ہوجائیں گے لیکن قرآن کریم کے عجائبات اور اس کے اعجازی پہلو کبھی ختم نہ ہوں گے۔

قواعد تفسیر

1۔آسمانی کتابوں کی آیات دو طرح کی ہوتی ہیں: ایک محکم دوسری متشابہ۔ محکم ان آیات کو کہا جاتا ہے جن کے معنی بالکل صاف اور بے غبار ہوں، اس میں کسی قسم کی پیچیدگی ہو نہ وہ منسوخ ہوں۔ یہی آیات درحقیقت "ام الکتاب" ہوتی ہیں۔ عقائد و احکام اور حلال و حرام کا ماخذ یہی آیات ہوتی ہیں۔

دوسری قسم ہے متشابہ۔ متشابہ ان آیات کو کہا جاتا ہے جن کے معنی یا تو سرے سے معلوم ہی نہیں ہوتے، جیسے حروف مقطعات۔ یا الفاظ کے معنی معلوم ہوتے ہیں لیکن مصداق کیا ہے اس میں متعدّد احتمالات کی گنجائش ہوتی ہے۔ کچھ احتمالات ایسے بھی ہوتے ہیں جو محکم کے خلاف ہونے کی وجہ سے فاسد اور باطل ہوتے ہیں۔

www.suffahpk.com

اہل باطل عموماً متشابہات کے ایسے ہی احتمالات سے استدلال کرتے ہیں۔قرآن کریم نے واضح کیا ہے کہ متشابہات کے ایسے فاسد معنی سے استدلال کرنا اہل باطل کا شیوہ ہے۔درست طرز عمل یہ ہے کہ متشابہات کے وہ معنی لیے جائیں جو محکم آیات کے مطابق ہوں،وہ معنی نہ لیے جائیں جوان کے خلاف ہوں ورنہ گمراہی اور فتنہ فساد پھیلے گا۔

ابن کثیر نے اس کو مثال سے واضح کیا ہے۔قرآن کریم میں حضرت عیسی علیہ السلام سے متعلق دو قسم کی آیات ہیں:محکم آیات سے صاف واضح ہوتا ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام اللہ کے بندے ہیں اور حضرت آدم علیہ السلام کی طرح ایک انسان ہی ہیں۔جس طرح اللہ تعالی نے حضرت آدم علیہ السلام کو مٹی سے بغیر ماں باپ کے پیدا کیا،مٹی کا پتلا بنا کر" کُن "کہا تو حضرت آدم علیہ السلام میں روح پڑ گئی،اسی طرح حضرت عیسی علیہ السلام کو بغیر باپ کے پیدا کیا،اللہ تعالی نے "کن "فرمایا تو بی بی مریم کے شکم مبارک میں حضرت عیسی علیہ السلام کی افزائش شروع ہو گئی۔دوسری طرف متشابہ آیات ہیں جس میں حضرت عیسی علیہ السلام کو "روح اللہ" اور "کلمۃ اللہ "کہا گیا ہے۔عیسائی طبقہ متشابہ آیات سے استدلال کرتا ہے اور کہتا ہے کہ قرآن نے حضرت عیسی علیہ السلام کو اپنی روح اور اپنا کلمہ کہا ہے اس کا مطلب یہ بنا کہ عیسی خدا ہیں۔حالانکہ روح اللہ اور کلمۃ اللہ کا یہ مصداق اخذ کرنا محکمات کے خلاف ہے۔محکمات سے واضح ہو چکا ہے کہ ایسا کہنا شرک ہے۔عیسی علیہ السلام خدا ہیں نہ اس کے بیٹے،بلکہ انسانوں میں سے ایک انسان ہیں۔کلمۃ اللہ اور روح منہ کے ایسے معنی لیے جائیں گے تو محکمات کے مطابق ہو اور وہ یہ کہ کلمۃ اللہ سے مراد کلمہ "کن "کہنا ہے اور روح منہ اس لیے کہا گیا کہ جبرئیل امین جن کا لقب روح ہے ان کی وساطت سے یہ کام انجام دیا گیا۔

اہل بدعت کو دیکھا جائے تو ان کا طرز استدلال بھی عموماً ایسا ہی رہا ہے۔وہ محکمات کے ہوتے ہوئے کسی آیت کے کسی ایسے لفظ سے استدلال کرتے ہیں جس کے کئی معنی نکل سکتے ہیں لیکن وہ وہی معنی لیتے ہیں جو

www.suffahpk.com

ان کی بدعت کی تائید کرتا ہو۔ علم غیب، بشریت انبیاء اور مختار کل کے مسائل میں یہی طرز عمل دیکھنے میں آتا ہے۔

2۔لیعلم اللہ لیعلمن اللہ اور اس جیسے الفاظ کا یہ مطلب نہیں کہ اللہ تعالیٰ کو معلوم نہیں، آگے جاکر معلوم ہوگا؛ کیونکہ اللہ تعالیٰ کو ہر چیز معلوم ہے، بلکہ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ظاہر فرمادیں گے۔ دنیا کے لوگوں کو معلوم کروادیں گے۔

3۔جن آیات میں کفار اور گمراہوں کے بارے میں یہ کہا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر مہر لگادی یا اللہ تعالیٰ نے انہیں گمراہ کردیا، اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ کفر پر مجبور ہیں اور اللہ کے لکھ دینے کی وجہ سے وہ کافر اور گمراہ رہتے ہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ طلب حق نہ ہونے کی وجہ سے بلکہ اپنی ضد اور ہٹ دھرمی کی وجہ سے اور اپنے اختیار سے انہوں نے کفر وضلالت کے راستے کو چنا اس لیے اللہ تعالیٰ نے بھی ان پر مہر لگادی۔

کیا صرف قرآن کافی ہے؟

احادیث کا حجت ہونا قرآن کی قطعی آیات سے ثابت ہے۔ یہ بات خود قرآن کریم سے ثابت ہے:

یاأیها الذین آمنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول (النساء:۵۹)

وما اتاکم الرسول فخذوہ ومانھاکم عنہ فانتھوا (الحشر:۷)

وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ (النجم:۳)

من یطع الرسول فقد اطاع اللہ (النساء:۸۰)

وما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن اللہ (النساء:۶۴)

ان سب آیات کا مفہوم یہ ہے کہ جیسے اللہ کی اطاعت ضروری ہے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی اطاعت بھی ضروری ہے۔ اللہ اور رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم دونوں ہی واجب التعمیل ہستیاں ہیں۔ رسول اللہ کو بھیجا ہی اس لیے جاتا ہے کہ ان کی اطاعت کی جائے اور ان کے طریقوں پر چلا جائے۔ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم جو کچھ ارشاد فرماتے ہیں وہ

www.suffahpk.com

اپنی طرف سے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی نیابت میں اوران کی نمائندے کی حیثیت سے فرماتے ہیں۔ویسے بھی احادیث مبارکہ کے بغیر قرآن کا سمجھنا ناممکن ہے۔احادیث قرآن کریم کی تشریح وتفسیر ہوتی ہیں اس لیے احادیث کاانکار کرنا قرآن کاانکار کرنا ہے اور قرآن کاانکار کرنا کفر ہے۔

جہاں تک احادیث کی حفاظت کا مسئلہ ہے تو یاد رکھیے خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے احادیث کی حفاظت کا خاص اہتمام کیا پھر تابعین رحمہم اللہ کے دور میں کئی کتب لکھی گئیں موطاامام مالک اب بھی موجود ہے جو صرف 100 سال بعد لکھی گئی ان کی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت میں صرف امام نافع راوی ہیں، انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں امام زہری راوی ہیں، غرض موطا میں سینکڑوں سندیں ایسی ہیں جن میں صحابہ اور امام مالک کے درمیان ایک یا دو راوی ہیں۔امام مالک بہت عظیم بزرگ تھے۔

صحیح بخاری حدیث کی پہلی کتاب نہیں بلکہ اس پہلے کی کتب صحیفہ ہمام، صحیفہ صادقہ، مسند احمد، مسند حمیدی، موطامالک، مصنف ابن ابی شیبہ، مصنف عبدالرزاق، موطامحمد، مسند شافعی آج بھی موجود ہیں۔

دیگر ائمہ نے بھی درس وتدریس کا ایسا اہتمام کیا ہوا تھا کہ کوئی کذاب حدیث گھڑ کر احادیث صحیحہ میں شامل نہ کرسکا۔احادیث کی حفاظت کے لیے علم اسماء الرجال کی بنیاد پڑی جو نہایت حیرت انگیز فن بلکہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا زندہ معجزہ ہے۔ان تمام حقائق کے باوجود یہ کہنا کہ احادیث محفوظ نہیں، محض پروپیگنڈا ہے۔

تفسیر کی اقسام

قرآن کریم کی تفسیر متعدّد دو پیرایوں میں کی گئی ہے: کہیں محدثانہ رنگ غالب ہے تو کہیں درایت وکلام کا۔کسی نے بلاغت قرآن کو ظاہر کرنے کا بیڑا اٹھایا ہے تو کسی نے احکام کی آیات کا۔کہیں قرآن کریم کی صرفی نحوی تراکیب پر کام ہوا ہے تو کہیں اس کے سائنسی انکشافات پر۔کسی نے مختصر تفسیر لکھی ہے تو کسی نے

www.suffahpk.com

طویل۔ تفسیر اور ترجمہ قرآن پر کام دنیا کی متعدّد زبانوں میں ہوا ہے۔ کچھ تفاسیر ایسی بھی ہیں جو متعدّد اسالیب کو سموئے ہوئے ہے۔ پھر ہر ایک صنف کی متعدّد اقسام ہیں۔

ابن کثیر اور علامہ بغوی جیسے مفسرین نے تفسیر بالروایۃ کرتے ہوئے روایات میں صحیح و سقیم کا خیال رکھا ہے جو یقیناً قابل قدر اور مستند کام ہے۔ دوسری طرف علامہ سیوطی اور علامہ ثعلبی جیسے مفسرین ہیں جنھوں نے رطب و یابس جمع کر دیا ہے۔

تفسیر بالدرایہ میں امام رازی کی تفسیر کبیر اور قاضی بیضاوی کی تفسیر بیضاوی مشہور زمانہ ہیں۔ علامہ آلوسیؒ کی روح المعانی اور قاضی ثناء اللہ پانی پتی کی تفسیر مظہری مجمع البحرین کا منظر پیش کرتی ہیں یعنی ان حضرات نے روایت و درایت دونوں کو جمع کر دیا ہے۔

زمخشری نے بلاغت اور معانی پر زیادہ زور دیا ہے جبکہ روایات رطب و یابس جمع کر دی ہیں۔ بعض عرب علمانے اعراب اور صرف و نحو پر فوکس کیا ہے۔ ایک بڑا کام احکام القرآن پر بھی ہوا ہے جس میں امام جصاص رازی، امام قرطبی اور مولانا اشرف علی تھانوی جیسی قد آور شخصیات کا نام آتا ہے۔

ان سب کے ساتھ ایک کام باطنیہ کا بھی ہے جنھوں نے تفسیر بالدرایہ کے نام پر امت کو دھوکا دینے کی کوشش کی۔ انہوں نے تفسیر باطنی کی اصطلاح نکالی اور دعوی کیا کہ قرآن کا جو ظاہر ہے باطن اس کے علاوہ ہے پھر خود ہی ظاہر قرآن کے باطنی معنی گھڑے اور قرآن کریم میں تحریف معنوی کرنے کی کی کوشش کی جو الحمدللہ! مکمل طور پر ناکام ہوئی۔ اردو تفاسیر میں بے مثال تفسیر، تفسیر بیان القرآن ہے۔ بیان القرآن کی افادیت کا اندازہ وہی کر سکتا ہے جس نے تمام عربی تفاسیر کا مطالعہ کر رکھا ہو۔ یہ تفسیر اردو میں ہے لیکن اس کے حواشی عربی میں ہیں۔ اس تفسیر میں آپ کو حدیث، فقہ، بلاغت، کلام، صرف و نحو، فن قراءت، اسباب نزول، ربط آیات سبھی یکجا مل جاتا ہے۔ بیان القرآن مشکل اردو میں لکھی گئی ہے اس کے کچھ حصوں کی تشریح کا

www.suffahpk.com

کام مفتی شفیع صاحب نے انجام دیا ہے جس کا نام تفسیر معارف القرآن ہے اس میں فقہ اور حدیث دونوں کا رنگ چھلکتا ہے۔

مولانا ادریس کاندھلوی صاحب نے بھی معارف القرآن کے نام سے تفسیر لکھی ہے۔ ان کی تفسیر پر محدثانہ رنگ غالب ہے۔ شیخ الاسلام حضرت مفتی تقی عثمانی کا "آسان ترجمۂ قرآن" نرالی شان رکھتا ہے۔ ترجمہ ایسا پر مغز اور بامحاورہ ہے کہ اسی سے مطلب سمجھ آجاتا ہے اور تشریحات ایسی زبردست ہیں کہ بہت سے مقامات جو بڑی بڑی اردو تفاسیر سے حل نہیں ہوتے وہ اس سے حل ہو جاتے ہیں۔

www.suffahpk.com

قرآن کے اعداد و شمار

قرآن کریم کے پارے تیس 30ہیں۔اس کی سورتوں کی تعداد 114 ہے۔اس کی آیات کی تعداد6,236ہے۔اس کے کلمات کی تعداد77437ہے۔مکررات کو حذف کرنے کے بعد ساڑھے چار ہزار الفاظ رہ جاتے ہیں۔قرآنی عربی سیکھنا اس لحاظ سے کافی آسان ہوجاتا ہے۔اس کے حروف کی تعداد323,671ہے۔ہر سورت کے اعداد و شمار ملاحظہ فرمائیں۔

نمبر شمار	سورۃ کا نام	ترتیب نزول	کلمات کی تعداد	حروف کی تعداد
.1	سورۃ الفاتحہ	5	27	140
.2	سورۃ البقرۃ	87	6121	25500
.3	سورۃ آل عمران	89	3480	14520
.4	سورۃ النساء	92	3054	6030
.5	سورۃ المائدہ	112	2837	12464
.6	سورۃ الانعام	55	3100	12935
.7	سورۃ الاعراف	39	3325	14010
.8	سورۃ الانفال	88	1075	5080
.9	سورۃ التوبۃ	113	4078	10084
.10	سورۃ یونس	51	1832	9990
.11	سورۃ ھود	52	1600	9567
.12	سورۃ یوسف	53	1600	7166

www.suffahpk.com

.13	سورۃالرعد	96	855	3506
.14	سورۃابراھیم	72	861	3434
.15	سورۃالحجر	54	658	2760
.16	سورۃالنحل	70	2854	7707
.17	سورۃالاسراء	50	533	3460
.18	سورۃالکہف	69	1570	6360
:19	سورۃمریم	44	780	3700
.20	سورۃطٰہ	45	1641	5242
.21	سورۃالانبیاء	73	1168	4890
.22	سورۃالحج	103	1291	5570
.23	سورۃالمؤمنون	74	1840	4800
.24	سورۃالنور	102	1317	5596
.25	سورۃالفرقان	42	892	3730
.26	سورۃالشعراء	47	1279	5540
.27	سورۃالنمل	48	1317	4799
.28	سورۃالقصص	49	441	5800
.29	سورۃالعنکبوت	85	980	4165
.30	سورۃالروم	84	910	3534
.31	سورۃلقمان	57	548	2110
.32	سورۃالسجدۃ	75	380	1580

www.suffahpk.com

.33	سورۃالاحزاب	90	1280	5790
.34	سورۃسبا	58	833	1512
.35	سورۃفاطر	43	970	3130
.36	سورۃیس	41	729	3000
.37	سورۃالصافات	56	860	3826
.38	سورۃص	38	732	3760
.39	سورۃالزمر	59	1270	4908
.40	سورۃالمؤمن	60	1990	4960
.41	سورۃحم السجدۃ	61	796	3350
.42	سورۃالشوری	62	860	3588
.43	سورۃالزخرف	63		3400
.44	سورۃالدخان	64	46	1431
.45	سورۃالجاثیہ	65	488	2191
.46	سورۃالاحقاف	66	44	2595
.47	سورۃمحمد	95	558	2475
.48	سورۃالفتح	111	568	2559
.49	سورۃالحجرات	106	343	1476
.50	سورۃق	34	357	1494
.51	سورۃالذاریات	67	360	1239
.52	سورۃالطور	76	320	1500

www.suffahpk.com

.53	سورۃالنجم	23	360	1405
.54	سورۃالقمر	37	342	1423
.55	سورۃالرحمن	97	351	1636
.56	سورۃالواقعہ	46	378	1703
.57	سورۃالحدید	94	544	2476
.58	سورۃالمجادلۃ	105	473	1792
.59	سورۃالحشر	101	445	1903
.60	سورۃالممتحنۃ	91	348	1510
.61	سورۃالصف	109	221	900
.62	سورۃالجمعہ	110	130	720
.63	سورۃالمنافقون	104	80	976
.64	سورۃالتغابن	108	241	1070
.65	سورۃالطلاق	99	249	1060
.66	سورۃالتحریم	107	247	1060
.67	سورۃالملک	77	330	1313
.68	سورۃالقلم	2	300	1256
.69	سورۃالحاقہ	78	256	1034
.70	سورۃالمعارج	79	224	920
.71	سورۃنوح	71	224	999
.72	سورۃالجن	40	285	870

www.siffahpk.com

.73	سورۃالمزمل	3	285	838
.74	سورۃالمدثر	4	255	1010
.75	سورۃالقیامہ	31	199	652
.76	سورۃالدھر	98	240	1054
.77	سورۃالمرسلات	33	180	816
.78	سورۃالنباء	80	173	970
.79	سورۃالنازعات	81	197	753
.80	سورۃعبس	24	130	533
.81	سورۃالتکویر	7	104	530
.82	سورۃالانفطار	82	80	327
.83	سورۃالمطففین	86	169	730
.84	سورۃالانشقاق	83	107	430
.85	سورۃالبروج	27	109	465
.86	سورۃالطارق	36	61	239
.87	سورۃالاعلیٰ	8	72	291
.88	سورۃالغاشیہ	68	92	381
.89	سورۃالفجر	10	139	597
.90	سورۃالبلد	35	82	320
.91	سورۃالشمس	26	54	247
.92	سورۃاللیل	9	71	310

www.suffahpk.com

.93	سورة الضحیٰ	11	40	172
.94	سورة المنشرح	12	27	103
.95	سورة التين	28	34	150
.96	سورة العلق	1	92	280
.97	سورة القدر	25	30	112
.98	سورة البينه	100	94	399
.99	سورة الزلزال	93	35	194
.100	سورة العاديات	14	40	163
.101	سورة القارعه	30	36	152
.102	سورة التكاثر	16	28	120
.103	سورة العصر	13	14	68
.104	سورة الهمزه	32	30	130
.105	سورة الفيل	19	20	96
.106	سورة قريش	29	17	73
.107	سورة الماعون	17	25	125
.108	سورة الكوثر	15	10	42
.109	سورة الكافرون	18	26	94
.110	سورة النصر	114	17	77
.111	سورة اللهب	6	20	77
.112	سورة الاخلاص	22	15	48
.113	سورة الفلق	20	23	74
.114	سورة الناس	21	20	79

www.suffahpk.com

ترجمۃ القرآن اور عربی گرامر سے متعلق ضروری باتیں

1۔۔۔اردو خوش قسمت زبان ہے کہ اس کے 80% الفاظ عربی سے ماخوذ ہیں۔اس لیے اردوداں طبقے کے لیے عربی بالخصوص قرآن کی عربی سمجھنا دیگر اہل زبان کی نسبت زیادہ سہل و آسان ہے۔تجربے کے لیے قرآن کریم کے چند اوراق کا بغور جائزہ لیں،آپ کو ہر صفحے میں اردو کے الفاظ معمولی تبدیلی کے ساتھ نظر آئیں گے۔

2۔۔۔دراصل عربی زبان کے حروف تہجی 28 ہیں۔ان حروف سے جو کلمات بنتے ہیں ان کی تین قسمیں ہیں:اسم،فعل اور حرف۔

ویسے تو عربی نہایت وسیع لغت ہے جو ہزاروں اسماء،ہزاروں افعال اور سینکڑوں حروف پر مشتمل ہے جس پر مکمل عبور کے لیے سالہا سال درکار ہیں،لیکن انسانوں پر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ اس نے قرآن کریم میں ان میں سے صرف 80 ہزار الفاظ استعمال فرمائے ہیں جن میں سے مکررات کو حذف کر دیا جائے اور کچھ گرامر سیکھ لی جائے تو صرف 4500 الفاظ رہ جاتے ہیں۔ان پر عبور حاصل ہونے سے فہم قرآن آپ کے آسان تر ہو جائے گا۔

3۔۔۔قرآن کریم میں اسماء کی کل تعداد 1160 ہے جو قرآن کریم میں 14000 مقامات پر استعمال ہوئے ہیں۔کل افعال 1007 ہیں جو 19508 مقامات پر استعمال ہوئے ہیں۔کل حروف کی تعداد 65 ہے جو 15852 مقامات پر استعمال ہوئے ہیں۔آخری تین چار پاروں کے اسماء قدرے مشکل ہیں۔

4۔۔۔طالب علم پر لازم ہے کہ روزانہ خود ترجمہ دیکھ کر آئے۔اس کے لیے دو طرح کے قرآن پاک آپ کے پاس ہونے چاہییں۔ایک تحت اللفظ ترجمے کا اور دوسرا بیاضی قرآن۔

تحت اللفظ ترجمہ سے ہر لفظ کا ترجمہ ذہن نشین کرنے کی کوشش کریں اور جو الفاظ مشکل یا بالکل نئے معلوم ہوں صرف انہی کا ترجمہ بیاضی قرآن میں اتاریں۔

www.suffahpk.com

جب ہر دن آپ ایسا کریں گے تو ہر گزرتے دن کے ساتھ آپ کا ذخیرۂ الفاظ بڑھتا جائے گا اور بیاضی قرآن میں بہت کم الفاظ ذہن نشین کرنے کے لیے باقی رہ جائیں گے۔

درس کے دوران استاذ کی کوئی بات اہم معلوم ہو اسے بیاضی قرآن کے حواشی میں نشان لگا کر نوٹ کرتے رہیں تاکہ بعد میں سبق یاد کرنا، اعادہ کرنا اور اپنے شاگردوں کو پڑھانے میں آسانی رہے۔

قرآنی افعال، گرامر، ڈکشنری

قرآن کریم میں کل افعال 1007 ہیں جو 19508 مقامات پر استعمال ہوئے ہیں۔ درج بالا اسماء اور قرآنی افعال کی مکمل تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمائیں استاذ محترم مفتی ابولبابہ صاحب کی کتاب "الفاظ القرآن"۔ یہ کتاب استاذ محترم کی "قرآنی عربی سیکھیے" نامی سلسلہ کی چوتھی جلد کے طور پر الگ سے شائع ہوئی ہے۔

بس اتنی بات یاد رکھیں کہ ماضی اور مضارع کے بنیادی صیغے ازبر یاد کر لینے، ان کی علامتوں کو ذہن نشین رکھنے اور ابواب کی اہم خصوصیات کو مدنظر رکھنے سے افعال کا سمجھنا آپ کے لیے آسان ہو جائے گا۔ اس سلسلے میں "قرآنی عربی" کے علاوہ ڈاکٹر عبید الرحمن بشیر کی کتاب "معلم القرآن" محترم عامر سہیل صاحب کی آسان اردو زبان میں مشقوں سے بھرپور کتاب "لسان القرآن" بھی نہایت مفید ہیں۔

شروع کے پاروں کی لغات زیادہ مشکل نہیں، آخری تین چار پاروں کے افعال و اسماء قدرے مشکل ہیں۔ مشکل لغات کے حل کے لیے اردو زبان میں "منتخب لغات القرآن" (مطبوعہ بیت العلم) آسان لغات القرآن، مفتی عبدالکریم پاریکھ مختصر اور مفید ہیں۔ علمائے کرام کے لیے تفسیر زمخشری، مدارک اور بیان القرآن کے عربی حواشی اس حوالے سے موزوں معلوم ہوتے ہیں۔

www.suffahpk.com

اہم قرآنی اسماء

نمبر شمار	نام	تعداد	استعمالات
1	اللہ تعالیٰ کے اسمائے مبارکہ	15	69
2	نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے اسمائے مبارکہ	12	170
3	دیگر انبیائے کرام	26	510
4	فرشتوں کے نام	6	95
5	خانہ کعبہ کے نام	6	23
6	قرآن کے ذاتی نام	8	643
7	قرآن کے صفاتی نام	10	617
8	صحابہ کرام کی صفات	11	366
9	محترم شخصیات	8	46
10	بتوں کے نام	13	27
11	جانوروں کے نام	48	142
12	قیامت کے نام	28	321
13	جنت کے نام	11	161
14	جنت کی نعمتیں	8	18
15	جہنم کے نام	15	222
16	جہنم کے عذاب	14	50
17	انسانی اعضا	78	925
18	گناہ کے کام	15	56
19	کھانے پینے کی چیزیں	18	168
20	پھل، سبزی اور اناج	12	71

www.suffahpk.com

اہم حروف

نمبر شمار	حرف	معنی	تعداد
1	يَا	اے	185
2	اَلَا	خبردار	54
3	كَلَّا	ہرگز نہیں	33
4	حَتّٰى	جب تک، یہاں تک	142
5	بَلٰى	ہاں	22
6	اِنَّ	بے شک/یقینا	960
7	اَنَّ	بے شک/یقینا	185
8	كَاَنَّ	گویا کہ/جیسے کہ	31
9	لٰكِنَّ	لیکن	65
10	لَيْتَ	کاش	14
11	لَعَلَّ	امید ہے کہ	129
12	بِ	ساتھ/پر/کی وجہ	کثیر الاستعمال
13	لِ	لیے	کثیر الاستعمال
14	مِن	سے	2503
15	عَن	سے	490
16	اِلٰى	طرف/تک	1459
17	عَلٰى	پر/اوپر	1667
18	فِي	میں، اندر	742

www.suffahpk.com

19	فَ	پس، پھر، اس وجہ سے	
20	ثُمَّ	پھر	338
21	اِمَّا	یا تو	29
22	اَو	یا	280
23	اِنَّما	صرف، بس	146
24	اِن لَو۔(حروف شرط)	اگر	826
25	اِذَا	اگر، جب	411
26	مَا	نہیں، جو، کیا	206
27	لَم	نہیں	348
28	لَن	ہرگز نہیں	106
29	مَن	کون، جو، جس	823
30	قَد	یقیناً	122
31	سَ	بہت جلد، عنقریب	
32	سَوفَ	بہت جلد، عنقریب	42
33	لَولاَ	کیوں نہیں	38

www.suffahpk.com

ہوم ورک

مختصر جواب دیں!

1	متاخرین کی تحقیق کے مطابق گرامر اور لغات تفسیر کا حصہ ہیں؟	
2	نزول وحی کے کسی ایک طریقے کا صرف نام لکھیں۔	
3	تفسیر قرآن کے چھ مآخذ میں سے کسی ایک کا نام لکھیں۔	
4	شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ کے مطابق کتنی آیات منسوخ ہیں؟	
5	فمی بشوق کس چیز کا مخفف ہے؟	
6	قرآن کریم میں اندازاً احکام کی آیات کتنی فی صد ہیں؟	
7	محکم سے استدلال کرنا چاہیے یا متشابہ سے؟	
8	قران کریم میں کتنے واقعات بیان ہوئے ہیں؟	
9	کسی ایک تفسیر کا نام بتائیے جو عقل و نقل دونوں کی جامع ہو۔	
10	مکررات کو حذف کرنے کے بعد اصل الفاظ قرآن کتنے ہیں؟	

www.suffahpk.com

سورۃ الفاتحہ

اعداد و شمار:

سورہ الفاتحہ ایک رکوع، 7 آیات، 25 کلمات اور 123 حروف پر مشتمل سورت ہے۔ (تفسیر ماجدی) مصحف کی ترتیب کے لحاظ سے پہلی جبکہ ترتیب نزولی کے لحاظ سے پانچویں سورت ہے۔ سورہ فاتحہ کسی پارے کا جزو نہیں بلکہ قرآن کریم کی تمہید اور مقدمہ ہے۔

زمانہ نزول:

اکثر مفسرین کا قول یہی ہے کہ یہ مکی سورت ہے۔ تاہم بعض اہل علم کے نزدیک یہ ایک بار مکہ میں نازل ہوئی اور ایک بار مدینہ میں۔ (تفسیر کبیر 1:160 علوم اسلامیہ)

تفسیر الألوسی = روح المعانی (35/1)

اختلف فيها فالأكثرون على أنها مكية بل من أوائل ما نزل من القرآن على قول وهو المروى عن على وابن عباس وقتادة وأكثر الصحابة وعن مجاهد أنها مدنية وقد تفرد بذلك حتى عد هفوة منه وقيل: نزلت بمكة حين فرضت الصلاة وبالمدينة لما حولت القبلة ليعلم أنها فى الصلاة كما كانت وقيل بعضها مكى وبعضها مدنى ولا يخفى ضعفه وقد لهج الناس بالاستدلال على مكيتها بآية الحجر وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعاً مِنَ الْمَثانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ الحجر: 87 وهى مكية للنص العلماء والرواية عن ابن عباس ولها حكم مرفوع لا لأن ما قبلها وما بعدها فى حق أهل مكة كما قيل لأنه مبنى على أن المكى ما كان فى حق أهل مكة والمشهور خلافه والأقوى الاستدلال بالنقل عن الصحابة الذين شاهدوا الوحى والتنزيل لأن ذلك موقوف أولا على تفسير السبع المثانى بالفاتحة وهو وإن كان صحيحا ثابتا فى الأحاديث إلا أنه قد صح أيضا عن ابن عباس وغيره تفسيرها بالسبع الطوال وثانيا على امتناع الامتنان بالشىء قبل إيتائه مع أن الله تعالى قد امتن عليه صلى الله تعالى عليه وسلم بأمور قبل إيتائه إياها

www.suffahpk.com

سورہ فاتحہ کے نام و فضائل

فاتحۃ الکتاب، سورۃ الکنز، کافیہ، وافیہ، شافیہ، شفا، سبع مثانی، نور، رقیہ، سورۃ الحمد، سورۃ الدعا، تعلیم المسئلہ، سورۃ المناجاۃ، سورۃ السوال، سورۃ الصلوۃ: یہ سب اس کے نام ہیں۔

1۔ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ام القرآن (یعنی سورہ فاتحہ) کی طرح کوئی سورۃ نہ تورات میں اتاری اور نہ انجیل میں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ سورہ فاتحہ سبع مثانی ہے، جو میرے اور میرے بندے کے درمیان دو حصوں میں تقسیم ہے۔

2۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب تو اپنا پہلو بستر پر رکھے اور تو فاتحۃ الکتاب اور قل ھو اللہ احد پڑھ لے تو سوائے موت کے ہر چیز سے محفوظ ہو جائے گا۔ (مجمع الزوائد)

3۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے فرمایا: "سورۃ فاتحہ ہر بیماری کی شفا ہے۔" (رواہ البیہقی فی شعب الایمان، بسند صحیح کما فی المظہری)

امام رازی تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں کہ صرف سورہ فاتحہ سے دس ہزار سے زیادہ احکام و مسائل اخذ کیے جا سکتے ہیں۔ (تفسیر کبیر: 1/21)

خلاصہ مضامین

یہ سورت ایک حیثیت سے پورے قرآن بلکہ تمام آسمانی کتابوں کا متن اور خلاصہ ہے اور سارا قرآن اس کی شرح ہے۔ وہ اس طرح کہ آسمانی کتابوں میں توحید رسالت، قیامت، احکام اور واقعات کا ذکر ہوتا ہے۔ سورۃ فاتحہ کی پہلی تین آیات میں وجود الہٰی، توحید، قیامت اور اللہ کی صفات کا بیان ہے، چوتھی آیت میں عبادت اور بندگی کا ذکر ہے جو مکمل احکام شریعت کا احاطہ کرنے والا لفظ ہے، آخری تین آیات میں زندگی گزارنے کے عملی نمونے کا ذکر ہے گزشتہ قوموں کے احوال و واقعات اور علم حدیث کا ذکر ہے۔ کیونکہ جن پر انعام ہوا وہ انبیا صدیقین شہدا اور صالحین ہیں اور مغضوب علیھم سے مراد یہود اور ضالین سے مراد نصاریٰ ہیں۔ اسی کے ضمن میں رسالت کا ذکر بھی واضح ہے۔

www.suffahpk.com

سورۃ البقرۃ، پارہ الم

اعداد و شمار:

یہ قرآن پاک کی سب سے بڑی سورت ہے۔ یہ سورت چالیس رکوع، دو سو چھیاسی آیات اور پچیس ہزار پانچ سو حروف پر مشتمل ہے۔ سورہ بقرہ میں کلمات کی تعداد 6021 اور حروف کی تعداد 20 ہزار ہے۔ (تفسیر ماجدی)

سورہ بقرہ کے ابتدائی 16 رکوع پہلے پارہ میں، 16 رکوع دوسرے پارہ میں اور 8 رکوع تیسرے پارہ کے ابتدائی حصے میں موجود ہیں۔ اس سورہ میں کوئی سجدہ نہیں ہے۔ ترتیب قرآنی کے اعتبار سے دوسرے نمبر پر ہے جبکہ نزول کے اعتبار سے اس کا نمبر ستاسی ہے۔

زمانہ نزول:

مدنی دور کے ابتدائی حصے میں نازل ہوئی اس لیے اس میں احکام زیادہ ہیں۔ یہ قرآن پاک کی سب سے بڑی سورت ہے۔ اس کی آیت نمبر 281 قرآن کریم کی سب سے آخری آیت ہے۔

تفسیر الألوسی = روح المعانی (101/1)

وهی مدنية وآياتها مائتان وسبع وثمانون علی المشهور وقيل ست وثمانون وفيها آخر آية نزلت وهی قوله تعالى: وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللَّهِ البقرة: 281 وقد نزلت فی حجة الوداع يوم النحر ولا تخرج بذلك عن كونها مدنية كما لا يخفى

وجہ تسمیہ:

اس کی آیات ۶۷ تا ۷۳ میں اُس گائے کا واقعہ مذکور ہے جسے ذبح کرنے کا حکم بنی اسرائیل کو دیا گیا تھا اس لیے اس سورت کا نام سورۃ البقرۃ ہے، کیونکہ بقرہ عربی میں گائے کو کہتے ہیں۔

www.suffahpk.com

فضائل:

1۔ مسلم شریف کی ایک روایت ہے کہ سورہ بقرہ پڑھا کرو؛ کیونکہ اس کو پڑھنا برکت کا باعث ہے، اس کو چھوڑنا باعث حسرت وندامت ہے اور اہل باطل اس کا توڑ نہیں کر سکیں گے۔

صحیح مسلم (553/1): حَدَّثَنِي أَبُو أُمَامَةَ الْبَاهِلِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «اقْرَءُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيعًا لِأَصْحَابِهِ اقْرَءُوا الزَّهْرَاوَيْنِ الْبَقَرَةَ وَسُورَةَ آلِ عِمْرَانَ فَإِنَّهُمَا تَأْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ أَوْ كَأَنَّهُمَا غَيَايَتَانِ أَوْ كَأَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ تُحَاجَّانِ عَنْ أَصْحَابِهِمَا اقْرَءُوا سُورَةَ الْبَقَرَةِ فَإِنَّ أَخْذَهَا بَرَكَةٌ وَتَرْكَهَا حَسْرَةٌ وَلَا تَسْتَطِيعُهَا الْبَطَلَةُ» قَالَ مُعَاوِيَةُ: بَلَغَنِي أَنَّ الْبَطَلَةَ: السَّحَرَةُ

2۔ یہ قرآن کریم کی ان سات طویل سورتوں میں سے ہے جن کو سمجھ جانے والا بڑا عالم ہوگا۔

3۔ سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران میں اللہ تعالیٰ کے کچھ ایسے نام موجود ہیں جو اسم اعظم ہیں یعنی ان کے ذریعے سے ہر دعا قبول ہوتی ہے۔

4۔ سورۃ البقرۃ "سنام القرآن" ہے۔ یعنی قرآن کریم کا سب سے اعلیٰ حصہ۔

5۔ بعض احادیث میں اس سورت کو "فسطاط القرآن" آیا ہے؛ کیونکہ جس طرح خیمہ نیچے بیٹھنے والے تمام لوگوں کو گھیر لیتا ہے اسی طرح سورہ بقرہ قرآن کریم کی بقیہ تمام سورتوں کے مضامین کا احاطہ کر لیتی ہے۔

بعض اہل علم سے منقول ہے کہ اس سورت میں ہزار خبریں، ہزار احکام ہیں اور ہزار کاموں سے ممانعت کی گئی ہے اور اس میں پندرہ مثالیں دی گئی ہیں۔

تفسير الألوسي = روح المعاني (101/1)

قال بعض الأشياخ: إن فيها ألف أمر وألف نهي وألف خبر وقيل وفيها خمسة عشر مثلا ولهذا أقام ابن عمر رضي الله تعالى عنهما ثماني سنين على تعلمها وورد في حديث المستدرك تسميتها

www.suffahpk.com

سنام القرآن وسنام کل شیء أعلاه وکأنه لذلك أیضا وروی أن رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم قال: «أی القرآن أفضل فقالوا اللہ ورسوله أعلم قال سورة البقرة ثم قال وأیها أفضل قالوا اللہ ورسوله أعلم قال آیة الکرسی

مرکزی موضوع:

انسان زمین میں اللہ کا خلیفہ ہے لیکن خلیفہ کی کچھ صفات ہیں ان صفات کا حصول ضروری ہے۔

خلاصہ مضامین پارہ الم

تین گروہوں کا تذکرہ:

شروع کی 20 آیات میں ہدایت اور ضلالت کے اعتبار سے تین گروہوں کا ذکر کیا گیا ہے:

(الف) اہل ایمان جو تقویٰ، صحیح عقیدہ اور نماز، زکوٰۃ کا اہتمام کرتے ہیں۔

(ب) دوسرا گروہ ان کفار کا ہے جن کا کفر و عناد انتہا تک پہنچا ہوا ہے ایسے لوگوں کو ہدایت نہیں مل سکتی، ان کے دلوں پر مہر لگ جاتی ہے۔

(ج) تیسرا گروہ منافقین کا جو حق واضح ہو جانے کے باوجود شک و تردد میں مبتلا ہیں۔ منافقین کی دو مثالیں بیان کی گئی ہیں:

1۔ پہلی پکے منافقوں کی جن کے سامنے اسلام کے دلائل واضح ہو گئے اس کے باوجود وہ منافق ہیں۔

2۔ دوسری متذبذب اور ہلکے منافقوں کی۔

توحید اور اس کے دلائل:

اس کے بعد توحید کے دو دلائل دیے گئے:

www.suffahpk.com

1۔ ایک انسان کی ذات سے کہ وہ تمھارا خالق ہے اس لیے عبادت اسی کی کرنی چاہیے۔

2۔ دوسری آفاق سے کہ وہ آسمان، زمین اور اس کے مستحکم نظام کا خالق و مالک ہے اس لیے جو خدا ایسی عظیم طاقتوں والا ہو عبادت اسی کے لیے جچتی ہے۔ یہ دلائل متعدّد مقامات پر دیے گئے ہیں۔

اعجاز قرآن:

اس کے بعد قرآن کریم کے اعجاز کو ظاہر کیا گیا ہے اور چیلنج کیا گیا ہے کہ اگر قرآن انسانی کلام ہے تو تم سب بھی انسان ہو۔ تم سب مل کر کوئی ایک سورت قرآن جیسی بنا کر دکھاؤ؟ لیکن آج تک کوئی اس چیلنج کو قبول نہیں کر سکا۔ نہ ہی کوئی کر سکے گا۔ معلوم ہوا کہ یہ خدائی کلام ہے۔

اعتراض کا جواب:

بعض کافروں نے اعتراض کیا تھا کہ قرآن اللہ کا کلام اس لیے نہیں ہو سکتا کہ اس میں مکھی مچھر اور مکڑی کی دی گئی ہیں جو بہت حقیر جانور ہیں۔ اس کا جواب دیا گیا کہ یہ اعتراض ہی بے جا ہے کیونکہ مثال ہمیشہ مضمون کی مناسبت سے دی جاتی ہے۔ بت ہیں ہی اتنے بے حیثیت کہ ان کی مثال مکھی مچھر اور مکڑی سے ہی دی جائے گی۔ اس میں کوئی عیب کی بات نہیں بلکہ اظہار حقیقت ہے۔

قرآن سے گمراہ کون ہوتے ہیں؟

جن کے اندر حق کی طلب نہ ہو بلکہ اپنی ضد و عناد کی وجہ سے انکار کو شیوہ بنا رکھا ہو وہ بجائے ہدایت پانے کے اس سے گمراہ ہوتے ہیں۔ ایسے نافرمانوں کی کچھ علامتیں یہ ہیں:

1۔ اللہ سے کیے ہوئے عہد کا پاس و لحاظ نہیں رکھتے یعنی حقوق اللہ کا خیال نہیں رکھتے۔

2۔ رشتے ناطے توڑتے ہیں۔ یعنی حقوق العباد کا خیال نہیں رکھتے۔

3۔ حقوق العباد کا خیال نہ رکھنے کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ اس سے زمین میں فساد پھیلتا ہے۔

www.suffahpk.com

تخلیق آدم:

آیت 31 سے 39 تک حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق کا واقعہ بیان فرمایا گیا ہے تاکہ انسان کو اپنی پیدائش کا مقصد معلوم ہو کہ وہ بندگی کے لیے بھیجا گیا ہے۔ انسان جنت میں کچھ عرصہ بطور مہمان رہا پھر اسے دنیا میں امتحان کے لیے بھیج دیا گیا۔ یہاں اس کا نفس وشیطان سے ہمیشہ مقابلہ رہے گا۔ جو اللہ کے حکموں کے مطابق نفس کو مغلوب کردے گا وہ کامیاب ہوگا اور جو نفس وشیطان کے بہکاوے میں آکر گناہوں میں مکمل ڈوب جائے گا وہ ناکام قرار پائے گا۔ حسد اور اللہ کی نافرمانی کا انجام بھی اس واقعے سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ چیزیں انسان کو کفر تک لے جاسکتی ہیں۔

یہود کی چالیس بیماریاں:

اس کے بعد اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے بنی اسرائیل میں انبیاء کے بھیجے جانے اور ان پر طرح طرح کی نعمتوں کے اتارے جانے کا ذکر فرمایا اور اس کے ساتھ بنی اسرائیل کی 40 سرکشیوں اور نافرمانیوں کا ذکر فرمایا جس کی وجہ سے ان پر اللہ نے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ذلت اور محتاجی مسلط کردی اور اہانت وپستی ان پر ڈال دی۔ حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے بیان القرآن میں ان بیماریوں کو گنوایا ہے۔ ایک کتاب ہے "یہود کی چالیس بیماریاں" اس کا مطالعہ بھی اس حوالے سے مفید رہے گا۔

ملت ابراہیمی :

پہلے پارہ کے تقریباً آخر میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا تذکرہ ہے، اس لیے کہ انہیں نہ صرف یہودی اور عیسائی ہی نہیں، عرب کے بت پرست بھی اپنا پیشوا مانتے تھے، ان سب کو یاد دلایا گیا کہ وہ خالص توحید کے قائل تھے اور انہوں نے کبھی کسی قسم کی شرک کو گوارہ نہیں کیا، اسی ضمن میں بیت اللہ کی تعمیر اور اُسے قبلہ بنانے کا موضوع زیر بحث آیا ہے۔

www.suffahpk.com

احکام و مسائل

- ختم نبوت کاعقیدہ ایمان کا حصہ ہے۔{وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنزِلَ مِن قَبْلِكَ} [البقرۃ:4]
- صحابۂ کرام سچے پکے مؤمن تھے۔ صحابۂ کرام کے ایمان کا دفاع کرنااللہ تعالی سے ثابت ہے۔{وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ آمِنُوا كَمَا آمَنَ النَّاسُ قَالُوا أَنُؤْمِنُ كَمَا آمَنَ السُّفَهَاءُ أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَاءُ وَلَٰكِن لَّا يَعْلَمُونَ} [البقرۃ:13]
- تجارت اور مالی معاملہ درست ہونے کے لیے کوئی مخصوص الفاظ ادا کرناضروری نہیں بلکہ اصل یہ ہے کہ مبیع اور ثمن میں کوئی خرابی نہ پائی جائے نیز تجارت میں نفع کماناجائز ہے۔{أُولَٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الضَّلَالَةَ بِالْهُدَىٰ فَمَا رَبِحَت تِّجَارَتُهُمْ} [البقرۃ:16]
- تمام اقسام کے پھل اور فروٹ حلال ہیں۔{فَأَخْرَجَ بِهِ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقًا لَّكُمْ} [البقرۃ:22]
- قطعی اور یقینی باتوں میں کافروں کو چیلنج کرنا، مناظرے کی دعوت دیناجائز ہے۔{وَإِن كُنتُمْ فِي رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّن مِّثْلِهِ وَادْعُوا شُهَدَاءَكُم مِّن دُونِ اللَّهِ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ} [البقرۃ:23]
- مچھر، مکھی اور حشرات الارض کا کھانا حرام ہے۔{إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي أَن يَضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوضَةً فَمَا فَوْقَهَا} [البقرۃ:26]
- دین کی ضروری باتیں سیکھنے سکھانے میں شرم جائز نہیں۔(ایضا)
- عبادات کے علاوہ دنیا کی عام استعمال کی چیزوں میں اصل یہی ہے کہ وہ حلال ہیں جب تک اس کے حرام ہونے کی کوئی دلیل نہ پائی جائے۔هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُم مَّا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا [البقرۃ:29]

www.suffahpk.com

- ہر اہم معاملے میں مشورہ کرنا چاہیے۔ حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق سے پہلے اللہ رب العزت نے فرشتوں سے کچھ سوالات کیے یہ مشورہ تو نہیں تھا کیونکہ اللہ تعالی کو اس کی ضرورت نہیں لیکن اس میں مشورے کی تعلیم ضرور دی گئی ہے۔{وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً}[البقرة:30]
- دینی اور دنیاوی معاملات میں خلیفہ، جانشین مقرر کرنا جائز ہے۔(ایضا)
- خون بہانا اور ناحق قتل حرام ہے۔{قَالُوا أَتَجْعَلُ فِيهَا مَن يُفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاءَ}[البقرة:30]
- کسی کو عہدہ و منصب دیتے وقت اس بات کو مد نظر رکھنا چاہیے کہ وہ اس عہدہ و منصب سے منسلک امور سے واقف ہو۔{وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلَائِكَةِ فَقَالَ أَنبِئُونِي بِأَسْمَاءِ هَٰؤُلَاءِ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ}
- علم افضل ہے عبادت سے۔(ایضا)
- انسان تمام مخلوقات سے افضل ہے۔{وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ أَبَىٰ وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ}[البقرة:34]
- سجدۂ تعظیمی (بطورِ احترام کسی کو سجدہ کرنا) گزشتہ شریعتوں میں جائز تھا جبکہ اس شریعت میں متواتر احادیث کی رو سے حرام ہے۔ جبکہ سجدۂ عبادت (نفع نقصان کا مالک سمجھ کر کسی کو سجدہ کرنا) ہمیشہ سے ہر شریعت میں شرک قرار دیا گیا ہے۔(ایضا)
- اللہ کے واضح حکم کے مقابلے میں اپنی عقل چلانا جائز نہیں۔(ایضا)
- تکبر حرام ہے۔ حسد حرام ہے۔ اہل علم کی شان میں گستاخی کرنا حرام ہے۔(ایضا)
- عصبیت اور نسل پرستی حرام ہے۔(ایضا)

www.suffahpk.com

- نان نفقہ شوہر کے ذمہ ہے اور رہائش میں بیوی شوہر کے تابع ہے، جس مکان میں شوہر رہے اسی میں بیوی کو رہنا چاہیے۔ {وَقُلْنَا يَآدَمُ اسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ} البقرۃ:35
- ہر جگہ چلنا پھرنا، ہر چیز کھانا انسان کا فطری حق ہے سوائے ممنوعات کے۔ {وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا}
- شیطان انبیاء کرام علیہم السّلام کے دلوں میں وسوسے ڈال سکتا ہے، یہ الگ بات ہے کہ پھر بھی انبیاء کرام سے گناہوں کا صدور ممکن نہیں۔ {فَأَزَلَّهُمَا الشَّيْطَانُ عَنْهَا} البقرۃ:36
- انبیاء کرام علیہم السّلام سے اجتہادی غلطی ہو سکتی ہے۔ (ایضا)
- اللہ تعالی کے حکم کو مانا جائے لیکن اپنی غفلت و نادانی یا کسی کے بہکاوے میں آکر لیکن اس سے انحراف ہو جائے تو وہ کفر نہیں بلکہ معصیت یعنی گناہ ہے۔ ندامت کے ساتھ معافی مانگنے سے ایسا گناہ معاف ہو جاتا ہے۔ (آیت 35۔37)
- بنی اسرائیل کو 8 احکام دیے گئے اور 4 چیزوں سے منع فرمایا گیا۔ یہ اوامر و نواہی امت محمدیہ کے لیے بھی برقرار ہیں: احکام یہ ہیں: 1۔ اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کریں۔ 2۔ اللہ سے کیے گئے عہد کو پورا کریں۔ 3۔ اللہ کے علاوہ کسی سے نہ ڈریں، اسی کو مشکل کشا حاجت روا مانیں۔ 4۔ اللہ تعالی کی تمام کتابوں پر ایمان لائیں۔ 5۔ نماز قائم کریں۔ 6۔ زکوۃ ادا کیا کریں۔ 7۔ باجماعت نماز ادا کریں۔ 8۔ مصیبت آئے تو صبر اور نماز کے ذریعے اللہ کی مدد حاصل کریں۔ چار نواہی یہ ہیں: 1۔ حق کے منکر نہ بنیں۔ 2۔ دنیا کے عوض اللہ کے احکام کو نہ بیچیں۔ 3۔ حق اور باطل میں خلط ملط نہ کریں۔ 4۔ حق کو نہ چھپائیں۔
- جو شخص کسی گناہ یا ثواب کا سبب بنتا ہے تو کرنے والے کا گناہ یا ثواب اس کے حق میں لکھا جاتا ہے۔ {وَلَا تَكُونُوا أَوَّلَ كَافِرٍ بِهِ} البقرۃ:41

www.suffahpk.com

- اللہ کے کسی حکم کو رشوت لے کر بدلنا حرام ہے۔ {وَلَا تَشْتَرُوا بِآيَاتِي ثَمَنًا قَلِيلًا} [البقرة:41]
- نماز، زکوۃ، رکوع فرض ہیں۔ {وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ} [البقرة:43]
- جبکہ جماعت سے نماز پڑھنا واجب (سنت مؤکدہ قریب بہ واجب) ہے۔ (ایضا)
- ہر مشکل میں نماز پڑھ کر اللہ سے دعا کرنی چاہیے۔ {وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ} [البقرة:45]
- قرآن وسنت میں کوئی الفاظ کہنے کو کہا گیا ہو یا کوئی حدیث منقول ہو تو اس کو اس کے مفہوم کے قریب قریب بیان کرنا تو درست ہے لیکن اس کے بالکل برخلاف بیان کرنا تحریف، بددیانتی اور بہت بڑا گناہ ہے۔ {فَبَدَّلَ الَّذِينَ ظَلَمُوا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِي قِيلَ لَهُمْ فَأَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا رِجْزًا} [البقرة:59]
- انتظامی طور پر لوگوں کو مختلف طبقات میں تقسیم کرنا جائز ہے۔ {فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا قَدْ عَلِمَ كُلُّ أُنَاسٍ مَشْرَبَهُمْ} [البقرة:60]
- سود، قتل، دہشت گردی یہ سب چیزیں حرام اور فساد فی الارض ہے۔ (آیت نمبر 60.61)
- معجزات اور کرامات برحق ہیں۔ {فَقُلْنَا اضْرِبْ بِعَصَاكَ الْحَجَرَ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا} [البقرة:60]
- ایسا حیلہ جس سے حکم الٰہی کا مقصد معطل ہوتا ہو، جائز نہیں۔ {وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِينَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِي السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ كُونُوا قِرَدَةً خَاسِئِينَ} [البقرة:65]
- دینی احکام کا مذاق اڑانا حماقت اور جہالت ہے۔ {قَالُوا أَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا قَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ}
- انبیاء کرام علیہم السّلام سے غیر معقول قسم کے سوالات کرنا مکروہ عمل ہے۔ (ایضا)
- بلاوجہ کسی چیز کی تحقیق میں پڑنا مناسب نہیں۔ (ایضا)

www.suffahpk.com

- اللہ کے حکم پر جلد سے جلد عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔(ایضا)
- ان شاء اللہ کہنے سے کام آسان ہوجاتے ہیں۔{وَإِنَّا إِن شَاءَ اللَّهُ لَمُهْتَدُونَ}[البقرۃ:70]
- انسان کو خود اپنے اوپر سختی نہیں کرنی چاہیے بلکہ ہمیشہ اللہ کے حکم کا پابند ہونا چاہیے۔(آیت 69۔71)
- شریعت اور احکام الٰہیہ میں تحریف کرنا حرام ہے۔{وَقَدْ كَانَ فَرِيقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُونَ كَلَامَ اللَّهِ ثُمَّ يُحَرِّفُونَهُ مِن بَعْدِ مَا عَقَلُوهُ وَهُمْ يَعْلَمُونَ}[البقرۃ:75]
- رشوت کی آمدنی حرام ہے۔{فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ يَكْتُبُونَ الْكِتَابَ بِأَيْدِيهِمْ ثُمَّ يَقُولُونَ هَٰذَا مِنْ عِندِ اللَّهِ لِيَشْتَرُوا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا فَوَيْلٌ لَّهُم مِّمَّا كَتَبَتْ أَيْدِيهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُم مِّمَّا يَكْسِبُونَ}[البقرۃ:79]
- کتابت(composing) کی اجرت لینا جائز ہے جبکہ لکھی ہوئی چیز غیر شرعی نہ ہو لیکن لکھوائی گئی چیز حرام ہو تو اس کی آمدنی بھی حرام ہے۔(ایضا)
- والدین، قریبی رشتہ دار، محتاج اور یتیم کے ساتھ حسن سلوک کرنا چاہیے۔{وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا}[البقرۃ:83]
- اپنے ہم مذہب کو قتل کرنا یا ناحق جلاوطن کرنا جائز نہیں، جبکہ اپنا ہم مذہب اگر کسی مشکل یا قید میں ہو تو فدیہ دے کر اس کو آزاد کروانا چاہیے۔{لَا تَسْفِكُونَ دِمَاءَكُمْ وَلَا تُخْرِجُونَ أَنفُسَكُم مِّن دِيَارِكُمْ}[البقرۃ:84]
- ایمان جاننے کا نہیں بلکہ ماننے کا نام ہے۔{فَلَمَّا جَاءَهُم مَّا عَرَفُوا كَفَرُوا بِهِ}[البقرۃ:89]
- کسی دنیاوی مصیبت کی وجہ سے موت کی تمنّا جائز نہیں۔ہاں! شہادت کی تمنا جائز ہے۔{فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ}[البقرۃ:94]
- فرشتوں کی شان میں گستاخی کرنا جائز نہیں۔{مَن كَانَ عَدُوًّا لِّلَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَرُسُلِهِ وَجِبْرِيلَ وَمِيكَالَ فَإِنَّ اللَّهَ عَدُوٌّ لِّلْكَافِرِينَ}[البقرۃ:98]

www.suffahpk.com

- جبرائیل دوسرے فرشتوں سے افضل ہیں۔(ایضا)
- جادو میں تاثیر ہوتی ہے۔{وَيَتَعَلَّمُونَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنفَعُهُمْ وَلَقَدْ عَلِمُوا لَمَنِ اشْتَرَاهُ مَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ}
- جادو ٹونا اپنی تاثیر میں اللہ تعالی کے حکم کی محتاج ہے۔{وَمَا هُم بِضَارِّينَ بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ}
- جادو کی ایک تاثیر یہ ہے کہ اُس کی وجہ سے میاں بیوی میں جدائی یا کوئی رکاوٹ ہو جاتی ہے۔{فَيَتَعَلَّمُونَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُونَ بِهِ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهِ}[البقرۃ:102]
- جادو کا غلط استعمال حرام ہے۔{وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهِ أَنفُسَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ}[البقرۃ:102]
- انبیاء علیہم السّلام کی طرف جادو کی نسبت کرنا کفر ہے۔{وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ وَلَٰكِنَّ الشَّيَاطِينَ كَفَرُوا يُعَلِّمُونَ النَّاسَ السِّحْرَ}[البقرۃ:102]
- وہ جادو اور تعویذ شرک ہے جس میں جنّات، شیاطین یا غیر اللہ سے مدد طلب کی جائے یا ستاروں وغیرہ کو مؤثر حقیقی سمجھا جائے۔(ایضا)
- جادو کا غلط استعمال کرنے والوں کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔(ایضا)
- انبیاء علیہم السّلام کی شان میں معمولی سے معمولی بے ادبی کے الفاظ بھی نہیں کہنے چاہییں۔{يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقُولُوا رَاعِنَا وَقُولُوا انظُرْنَا وَاسْمَعُوا وَلِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ أَلِيمٌ}[البقرۃ:104]
- کفار کے ساتھ ارادی طور پر مشابہت جائز نہیں۔(ایضا)
- کسی جائز فعل سے عوام کو ناجائز کاموں کی گنجائش معلوم ہو تو یہ جائز فعل ناجائز ہو جاتا ہے۔(ایضا)
- قرآن و شریعت میں نسخ کا تصور بھی ہے اور اس کا وجود بھی ہے۔{مَا نَنسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَا أَوْ مِثْلِهَا}[البقرۃ:106]

www.suffahpk.com

- مسجدیں اللہ کے لیے وقف ہوتی ہیں۔{مَسَاجِدَ اللّٰهِ}[البقرۃ:114]
- مسجد میں جانے سے لوگوں کو روکنا، چاہے اس کی کوئی بھی صورت ہو، بہت بڑا گناہ ہے۔ مثلاً: مسجد کے سامنے زور سے گانے بجانا، مسجدیں گرانا، مساجد پر حملہ کرنا، مسجد میں کوئی ایسا کام کرنا جس سے لوگ مسجد میں کم آنے لگیں، وغیرہ وغیرہ۔ (ایضا)
- عذر کی صورت میں قبلہ رخ ہونا ضروری نہیں۔{ وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ}[البقرۃ:115] جیسے: کسی ایسے علاقے میں سفر کرنا جہاں قبلہ معلوم نہ ہو، جنگ بہت نازک مرحلے میں داخل ہو اور جماعت سے نماز پڑھنا اور قبلہ رخ ہونا بہت نقصان دہ ہو، وہ سخت بیمار شخص جس کو قبلہ رخ ہونے سے تکلیف ہو، ان تینوں صورتوں میں فرض نماز کسی بھی رخ کر کے پڑھنا جائز ہے، جبکہ نفلی نمازوں میں گنجائش اور زیادہ ہے اور وہ یہ کہ شہر سے باہر سواری کی حالت میں ہو تو بغیر عذر کے بھی قبلہ رخ ہونے کا حکم معاف ہو جاتا ہے۔
- کافروں کی اطاعت کرنا ان کو عہدے دینا ان کو اپنا راز دار بنانا اور ان کی مشابہت جائز نہیں۔{وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَاءَهُمْ بَعْدَ الَّذِي جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ}[البقرۃ:120]
- امتحان لینا جائز ہے۔{وَإِذِ ابْتَلَى إِبْرَاهِيمَ رَبُّهُ بِكَلِمَاتٍ فَأَتَمَّهُنَّ قَالَ إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا} [البقرۃ:124]
- امتحان کے بعد انعام دینا بھی جائز ہے۔ (ایضا)
- عہدہ اور منصب کے لیے لیاقت اور صلاحیت معیار ہے۔ (ایضا)
- انبیاء کرام علیہم السلام معصوم ہوتے ہیں۔{قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِي الظَّالِمِينَ} [البقرۃ:124]

www.suffahpk.com

- بیت اللہ یعنی مکہ معظمہ میں کسی انسان یا جانور کو قتل کرنا جائز نہیں۔{وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هَٰذَا بَلَدًا آمِنًا}[البقرۃ:126]
- طواف کے سات چکروں کے بعد دو رکعت واجب طواف پڑھنا، مقام ابراہیم کے پاس سنت ہے۔{وَاتَّخِذُوا مِن مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى}[البقرۃ:125]
- مسجدوں اور اور عبادت کی جگہوں کو پاک رکھنا چاہیے۔{وَعَهِدْنَا إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ أَن طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْعَاكِفِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ}[البقرۃ:125]
- بیت اللہ کے اندر چاہے فرض نماز ہو یا نفل نماز ہو، علی الاطلاق جائز ہے۔(ایضا)
- حرم شریف میں نفلی نماز سے افضل طواف کرنا ہے۔(ایضا)
- رہبر اور رہنما کا کام ہے کہ وہ اپنے ملک میں امن وامان قائم کریں اور لوگوں کے روز گار کا انتظام کریں۔{وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هَٰذَا بَلَدًا آمِنًا وَارْزُقْ أَهْلَهُ مِنَ الثَّمَرَاتِ}[البقرۃ:126]
- عبادت خانہ کی تعمیر میں بذات خود شریک ہونا چاہیے۔{وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَإِسْمَاعِيلُ}
- حج کے ارکان اور مناسک اہتمام سے سیکھنے اور سکھانے چاہییں۔{وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا}[البقرۃ:128]
- قرآن کی تلاوت، قرآن کے احکام و مسائل کی تعلیم اور دلوں کا تزکیہ کے تمام کام انبیاء اور نیک لوگوں کا منصب ہے اور دین کا حصہ ہے۔بعض محقق علماء نے حکمت سے مراد حکومت اور سیاستِ شرعیہ کو لیا ہے۔{رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ}[البقرۃ:129]
- موت سے پہلے وصیت کرنی چاہیے{وَوَصَّىٰ بِهَا إِبْرَاهِيمُ بَنِيهِ وَيَعْقُوبُ يَا بَنِيَّ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَىٰ لَكُمُ الدِّينَ فَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ}[البقرۃ:132]

www.suffahpk.com

- خاتمہ بالخیر ہی اصل کامیابی ہے۔(ایضا)
- اپنی اولاد کی اچھی تربیت کرنا اور اچھی تربیت کی تاکید کرنا بہت اہم عمل ہے۔(ایضا)
- دادا بھی باپ کے حکم ہے جبکہ پوتے بیٹوں کے حکم میں ہے۔{قَالُوا نَعْبُدُ إِلَٰهَكَ وَإِلَٰهَ آبَائِكَ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ}[البقرۃ:133]
- آباء واجداد کے اعمال کی جزا و سزا اولاد پر نہیں۔{لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُم مَّا كَسَبْتُمْ ۖ وَلَا تُسْأَلُونَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ}[البقرۃ:134]
- آباء واجداد کا عمل اولاد کی نجات کا ضامن نہیں۔(ایضا)
- رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ تعالی نے لی ہے، اللہ تعالی تمام گستاخوں کے لیے کافی ہے۔ فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ[البقرۃ:137]

شخصیات، واقعات

1۔آدم وابلیس کا مشہور واقعہ(آیت 31 تا 39)

2۔غرق فرعون کا تذکرہ(آیت 49 تا 50)

3۔حضرت موسی علیہ السلام کوہ طور پر اعتکاف کے لیے تشریف لے گئے تو پیچھے بنی اسرائیل سامری جادوگر کے ورغلانے سے بچھڑے کی پوجا میں مبتلا ہو گئے۔(آیت 51 تا 54)

4۔بنی اسرائیل نے تورات کو ماننے سے انکار کر دیا اور کہا کہ جب تک اللہ تعالی کو ہم خود اپنی آنکھوں سے دیکھ نہ لیں ہم نہ مانیں گے۔(آیت 55)

5۔وادی تیہ میں من وسلوی کا نزول ہوتا رہا۔(آیت 57)

6۔بستی میں سجدہ کی حالت میں حطۃ کہتے ہوئے داخل ہونے کا کہا گیا تو وہ حنطۃ کہتے ہوئے سرین کے بل گھسٹتے ہوئے داخل ہوئے۔(آیت 58،59)

www.suffahpk.com

7۔حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں بنی اسرائیل کو پانی کی ضرورت پڑی تو بحکم خداوندی زمین پر عصامارنے سے بارہ قبیلوں کے لیے بارہ چشمے ظاہر ہوئے۔(آیت60)

8۔من وسلویٰ کھا کر اکتا گئے تو دال سبزیاں مانگنے لگے۔(آیت 61)

9۔ہفتے کے دن شکار منع ہونے کے باوجود حیلہ بازیاں کر کے شکار کرنے لگے اس پر انہیں بندر خنزیر بنادیا گیا۔(آیت 65،66)

10۔بنی اسرائیل کے ایک مالدار شخص عامیل کو اس کے دوست نے قتل کر کے الزام کسی اور پر ڈال دیا۔اصل قاتل کی شناخت کے لیے گائے ذبح کرنے کا حکم دیا گیا لیکن بنی اسرائیل نے خوامخواہ کے سوالات کر کے سیدھے سادے حکم کو مشکل بنادیا۔(آیت نمبر 67 تا 73)

11۔یہودی علمانے اپنی شریعت میں تحریف کی اور اپنے عوام کو بے وقوف بناتے رہے کہ یہی توریت کا حکم ہے۔(آیت 78 تا 82)

12۔یہودی کچھ احکام پر عمل کرتے کچھ پر نہ کرتے اس کی مثالیں۔(آیت 83 تا 86)

13۔یہودی دعائیں کرتے تھے کہ آخری نبی تشریف لائیں گے تو ہم ان کا ساتھ دیں گے اور ان کے ساتھ مل کر ظالموں کا خاتمہ کریں گے لیکن جب وہ نبی آخر الزمان ﷺ تشریف لائے تو حسد و عصبیت کی بنا پر انہیں ماننے سے انکار کر دیا۔(آیت 88 تا 90)

14۔یہودی موت سے بہت ڈرتے ہیں۔(آیت 94 تا 96)

15۔یہودی حضرت جبرئیل علیہ السلام کو اپنا دشمن کہا کرتے تھے۔(آیت 97،98)

16۔ہاروت ماروت کا تذکرہ وہ نبوت اور جادوگری میں دنیا کو فرق بتانے کے لیے آئے تھے۔یہودیوں نے ان سے جادو سیکھا اور اس کا غلط استعمال کیا۔(آیت 102،103)

17۔یہودیوں کی شان نبوت ﷺ میں گستاخیوں کا ذکر کہ وہ آپ ﷺ کو راعنا کہہ کر پکارتے تھے اور اس کا غلط تلفظ ادا کرتے تھے جس سے اس کے معنی بدل جاتے تھے۔(آیت 104)

www.suffahpk.com

18۔یہود نے نسخ پر اعتراض کیا تو اس کا جواب دیا گیا کہ نسخ ہر شریعت میں ہوا ہے اور نسخ کے بعد والا حکم آنے والے وقتوں کے لیے زیادہ مصالح پر مبنی ہوتا ہے۔(آیت 106)

19۔یہود و نصاریٰ اور مشرکین ان تین گروہوں میں سے ہر ایک خود کو جنت کا ٹھیکے دار سمجھتا اور دوسرے کو کافر کہتا تھا۔(آیت 113)

20۔حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ متعدّد طریقوں سے آزمایا، دنیا نے دیکھا کہ وہ اس میں کامیاب ہوئے،امتحان میں کامیابی پر اللہ تعالیٰ نے قیامت تک کے لیے انہیں مذاہب عالم کا روحانی پیشوا بنا دیا۔

21۔حضرت ابراہیم علیہ السلام اور بڑے صاحبزادے حضرت اسماعیل علیہما السلام نے مل کر کعبۃ اللہ کی ازسرِ نو تعمیر کی، تعمیر کعبہ کے بعد متعدّد دعائیں کیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے قبول فرمایا۔

22۔حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے 12 بیٹوں کو توحید اور اسلام پر قائم رہنے کی وصیت کی تھی۔اس کا تذکرہ(آیت 124 تا 133)میں موجود ہے۔

سائنسی انکشافات

کائنات کی تخلیق:

کائنات خود سے نہیں ہے، بلکہ اس کا ایک خالق ہے، جس نے چھ دنوں میں اس کائنات اور اس کے تمام تر قوانین کی تخلیق کی ہے۔ چھ دن سے اِس جہاں کے نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کے چھ دن مراد ہیں۔ تخلیق کائنات کے بعد وہ عرش پر مستوی ہے اور کائنات کے نظام پر مکمل نظر رکھے ہوئے ہے۔اس جہاں میں انسان اپنے خالق کو دیکھ نہیں سکتا، لیکن اسے اس کی نشانیوں سے پہچان ضرور سکتا ہے۔ کائنات، اس کا ڈسپلن اور کی ہر چیز اس کی قدرت و طاقت اور اس کے لازوال علم و حکمت کی تصویر ہے۔

تخلیق کا طریقہ یہ رہا کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے زمین کا مادہ بنایا، پھر آسمانوں کا۔ یہ عمل دو دنوں میں انجام پایا۔ اس کے بعد زمین کو بچھایا اور اس کے اندر درخت، نباتات، پہاڑ، سمندروں کا نظام وضع کیا۔ یہ عمل بھی دو

www.suffahpk.com

دنوں میں انجام پایا۔اس کے بعد سات آسمان بنادیے۔یہ عمل بھی دو دنوں میں انجام پایا۔اس طرح چھ دنوں میں کائنات کی تخلیق عمل میں آئی۔{هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُم مَّا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ثُمَّ اسْتَوَىٰ إِلَى السَّمَاءِ فَسَوَّاهُنَّ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ}[البقرة:29]

انسان کا ارتقاء:

انسان کی اصل انسان ہی ہے۔بندر، یا اور کوئی مخلوق نہیں۔ارتقاء انسان کے افکار میں ہوا ہے، خود حیات میں نہیں۔{وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً قَالُوا أَتَجْعَلُ فِيهَا مَن يُفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ قَالَ إِنِّي أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ}[البقرة:30]

پتھر بھی شعور رکھتے ہیں:

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ پتھر بھی شعور رکھتے ہیں۔جدید سائنس بھی اس سے متفق نظر آتی ہے۔{ثُمَّ قَسَتْ قُلُوبُكُم مِّن بَعْدِ ذَٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ أَوْ أَشَدُّ قَسْوَةً وَإِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْأَنْهَارُ وَإِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَاءُ وَإِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ}[البقرة:74]

www.suffahpk.com

ہوم ورک

1۔ سورہ الفاتحہ کس سورت کا جزو ہے؟

- پارہ الم کا جزو ہے۔
- قرآن کا جزو ہی نہیں۔
- قرآن کریم کا جزو ہے لیکن کسی سورت کا جزو نہیں، بلکہ قرآن کریم کا مقدمہ اور تمہید ہے۔

2۔ دنیا کی عام استعمال کی چیزوں میں اصل اباحت ہے جبکہ عبادت میں اصل ________ ہے۔

- احتیاط
- حرمت
- سہولت

3۔ اللہ تعالی نے فرشتوں سے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کرنے کا ذکر فرمایا، یہ:

- ان کی دلی کیفیات جاننے کے لیے تھا
- ان کی صلاحیتوں کی جانچ کے لیے تھا
- مشورے کی تعلیم دینے کے لیے تھا

4۔ ابلیس نے آدم علیہ السلام کو ________ کی وجہ سے سجدہ نہ کیا۔

- تکبر
- نادانی
- سستی

5۔ دل میں کفر چھپانا اور ظاہر میں اسلام کا دعوی کرنا یہ ________ ہے۔

- ارتداد
- نفاق
- بدعت

6۔ یہودیوں اور عیسائیوں دونوں کا تعلق ________ سے ہے۔

www.suffahpk.com

- بنی اسرائیل
- بنی اسماعیل
- دونوں درست ہیں۔

7۔ سجدۂ تعظیمی گزشتہ شریعتوں میں جائز تھا؟

- جائز تھا
- جائز نہ تھا
- پہلی شریعتوں میں بھی جائز تھا، اسلام میں بھی جائز ہے۔

8۔ کیا قبلہ رخ ہونا کبھی معاف ہو سکتا ہے؟

- کبھی بھی معاف نہیں ہو سکتا۔
- کسی شدید مجبوری میں قبلہ رخ نماز پڑھنا معاف ہو سکتا ہے۔

9۔ یہودیوں نے ______ کی طرف جادوگری کی نسبت کی۔

- محمد ﷺ
- ابراھیم علیہ السلام
- سلیمان علیہ السلام

10۔ پہلے پارے میں کون سی شخصیات کا تذکرہ ہوا ہے؟

- حضرت آدم، حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت سلیمان علیہ السلام، ہاروت، ماروت، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت اسماعیل علیہ السلام، حضرت یعقوب علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام
- حضرت آدم، حضرت دانیال، حضرت شیث علیہ السلام، حضرت ذوالکفل، حضرت اساعل علیہ السلام، حضرت یعقوب علیہ السلام
- حضرت آدم، حضرت ہود علیہ السلام، حضرت صالح علیہ السلام، حضرت نوح علیہ السلام

www.suffahpk.com

سیقول

دوسرے پارے کے شروع میں سمت قبلہ کے احکام بیان کیے گئے ہیں اس کے بعد مسلمانوں کی انفرادی اور اجتماعی زندگی کی تنظیم کے لیے بہت سے احکام بیان فرمائے گئے ہیں جن میں عبادت سے لے کر معاشرت، خاندانی امور اور حکمرانی سے متعلق بہت سے مسائل داخل ہیں۔ گویا اس پارے میں احکام کی ایک طویل فہرست موجود ہے، چند واقعات بھی اس پارے کا حصہ ہیں۔ پہلے واقعات ملاحظہ فرمائیں اس کے بعد احکام پیش کیے جائیں گے۔

شخصیات، واقعات

سیقول کے پارے میں خصوصی طور پر ان واقعات کا تذکرہ ہے:

1۔ قبلہ کی تبدیلی کا واقعہ اور اس پر اٹھنے والے ہنگامے کا جواب، اس کا تذکرہ آگے آرہا ہے۔

2۔ اخنس بن شریق منافق کی دہشت گردی کا واقعہ بیان ہوا ہے۔ یہ شخص آپ ﷺ کے سامنے خود کو بڑا مخلص مسلمان ظاہر کرتا تھا لیکن باہر نکل کر لوگوں سے ناحق جھگڑے کرتا، ان کی املاک کو نقصان پہنچاتا۔ دراصل یہ پکا منافق تھا اس کے جہنمی ہونے کا ذکر فرمایا گیا ہے۔ اس کے مقابلے میں بعض مخلص صحابہ کا ذکر ہے جنہوں نے ایمان کی خاطر اپنا تمام مال اللہ کی راہ میں قربان کر دیا۔ (آیت 206 تا 207)

3۔ حضرت حزقیل علیہ السلام کے زمانہ میں ہزاروں بنی اسرائیلی جہاد یا طاعون کے خوف سے بھاگ کھڑے ہوئے تھے، اللہ تعالیٰ نے سزا کے طور پر ان سب کو موت دے دی، حضرت حزقیل علیہ السلام کی دعا کی برکت سے وہ دوبارہ زندہ ہو گئے۔

4۔ حضرت شموئیل علیہ السلام کے دور میں طالوت اور جالوت کی فوجوں میں جنگ کا واقعہ پیش آیا۔ دشمنوں سے بدلہ لینے کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے طالوت کو بادشاہ مقرر کیا گیا، بنی اسرائیل نے ان کو سربراہ ماننے میں شکوک و شبہات کا اظہار کیا تو دلیل کے طور پر بنی اسرائیل کو تابوت سکینہ جو بخت نصر بادشاہ

www.suffahpk.com

نے چھین لیا تھا واپس مل گیا۔ اب بنی اسرائیل کو یقین ہوا کہ یہی ہمارے نجات دہندہ ہیں چنانچہ حضرت طالوت نے مخلص ساتھیوں کو ساتھ لے کر جالوت کا مقابلہ کیا اور اس کی فوجوں کو شکست فاش دی۔ جالوت کو حضرت داؤد علیہ السلام نے واصل جہنم کیا۔

عقائد

وجود باری تعالیٰ:

ایک یورپین تحقیق کے مطابق کالج میں پڑھنے والے 34 فیصد طلبہ منکر خدا ہو جاتے ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ طلبہ کو قدرت کے قوانین تو بتائے جاتے ہیں لیکن ان قوانین کو ہی خالق قرار دے دیا جاتا ہے، ان قوانین کے خالق سے جان بوجھ کر مذہب سے چھڑانے کے لیے غفلت برتی جاتی ہے تاکہ کہیں مذہب اور خالق کے احکام کو ماننا نہ پڑے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِي تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنفَعُ النَّاسَ وَمَا أَنزَلَ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مِن مَّاءٍ فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيهَا مِن كُلِّ دَابَّةٍ وَتَصْرِيفِ الرِّيَاحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ﴾ (سورۃ البقرۃ:164)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے آسمان، زمین کی تخلیق اور ان کے محیر العقول نظام، دن رات کے بدلنے کے نظام، کشتی اور سمندر کے نظام، بارش، حیوانات، ہوا اور بادل اور دیگر امور قدرت میں غور کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ جب ایک چھوٹی سی چیز بغیر بنانے والے کے نہیں بن سکتی تو اتنا عظیم نظام کیسے بغیر چلانے والی ہستی کے چل سکتا ہے؟؟؟

www.suffahpk.com

علامہ سید محمود آلوسی بغدادی اس آیت کے تحت ایک حدیث نقل فرماتے ہیں: ویل لمن قرأھا ولم یتفکر فیھا (روح المعانی 33/2) یعنی ہلاکت ہو اس شخص کے لیے جس نے اس آیت کو پڑھا اور پھر اس میں غور نہیں کیا۔

توحید باری تعالیٰ:

والٰھکم الٰہ واحد لا الٰہ الا ھو الرحمٰن الرحیم اس آیت کی فضیلت یہ وارد ہوئی ہے کہ اس میں اسم اعظم کا کچھ حصہ موجود ہے۔

یہ آیت اور اس کے بعد کی آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ ہی عبادت کے لائق ہیں، اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ اللہ ہر چیز پر قادر ہیں، اس کی قدرت اور علم ہر چیز کو شامل ہے اس لیے عبادت ایسی عظیم اور قادر مطلق ہستی کی کرنی چاہیے، لیکن مشرکین کی حالت یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بجائے اپنے معبودان باطلہ سے محبت کرتے ہیں اور شدید محبت کرتے ہیں حالانکہ قیامت کے دن یہ اپنے ماننے والوں سے بیزاری اور براءت کا اظہار کریں گے۔ مشرکین جن چیزوں کی عبادت کرتے ہیں وہ بے حیثیت چیزیں ہیں وہ ایسے ہیں کہ نہ دیکھ سکتے ہیں نہ سن سکتے ہیں نہ بول سکتے ہیں، ایسی چیزیں کیا خاک مدد کریں گی!!!

مشرک کے پاس اپنے شرک کے لیے سوائے اندھی تقلید کے کوئی دلیل نہیں ہوتی۔ حالانکہ تقلید تو اہل علم و تقویٰ کی کرنی چاہیے، جاہل آباء واجداد کی نہیں۔

عقیدہ رسالت:

نبی کریم ﷺ لکھنا پڑھنا نہیں جانتے تھے اس کے باوجود آپ کا قرآن جیسی عظیم کتاب اور اس میں موجود بالکل درست تاریخی واقعات پیش کرنا اور نہایت موزوں اور نپے تلے احکام وقوانین سامنے لانا؛ یہ سب آپ ﷺ کی رسالت کے دلائل ہیں۔

www.suffahpk.com

سات جنم کا عقیدہ:

سات جنم کا عقیدہ ٹھیک نہیں، انسان کا دنیا میں ایک ہی جنم ہے۔ دوسری مرتبہ پیدائش آخرت میں ہوگی۔ وَقَالَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا لَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّاَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوْا مِنَّا

بدعت دین کا حصہ نہیں:

لیس البر بان تاتوا البیوت من ظھورھا جس چیز کو اسلام نے ضروری قرار نہیں دیا، اس کو ضروری سمجھنا جائز نہیں۔ جس چیز کو اسلام نے عبادت قرار نہیں دیا، اس کو اپنی طرف سے عبادت سمجھنا جائز نہیں۔ غیر دین کو دین سمجھنا یعنی کہ بدعت اختیار کرنا زمانہ جہالت کا دستور اور مشرک اقوام کا طریقہ ہے۔

سنت قرآن سے منسوخ ہو سکتی ہے:

سنت سے ثابت احکام، قرآن کے ذریعے منسوخ ہو سکتے ہیں۔ اس لیے کہ احل لکم لیلۃ الصیام الرفث اس آیت میں رات کے اوقات میں بیوی سے ہم بستری کو حلال کہا گیا ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ چیز حرام تھی، لیکن قرآن میں اس کا ذکر موجود نہیں گویا کہ سنت سے ثابت حکم کو اللہ نے قرآن کے ذریعے سے حلال کیا۔ (احکام القرآن جلد1 صفحہ319)

عقیدہ حاضر ناظر کی تردید:

بعض کم فہم لوگوں نے ویکون الرسول علیھم شھیدا میں شھید سے مراد "گواہ" لیا ہے اور پھر اسی پر اپنے باطل اور خلاف اجماع عقیدے "عقیدۂ حاضر ناظر" کی عمارت کھڑی کرلی ہے، حالانکہ گواہ سے مراد یہ ہرگز نہیں کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم حاضر ناظر ہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم قیامت کے دن اس وقت گواہ بنیں گے جب امت محمدیہ انبیائے سابقین کے حق میں گواہی دے گی اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اپنی امت کی اس گواہی پر گواہی دیں گے اور ان کی تصدیق فرمائیں گے۔

www.siratlalipk.com

شاہ عبدالعزیز دہلوی رحمہ اللہ کی جس عبارت سے یہ حضرات استدلال کرتے ہیں وہ ادراج اور تحریف ہے، یعنی شاہ صاحب نے وہ عبارت نہیں لکھی بلکہ کسی نے اضافہ کر دیا ہے جس کی دلیل شاہ صاحب کی آگے والی عبارت ہے جس میں شاہ صاحب اسی معنی کی نفی کرتے ہیں۔

اہل علم کے لیے ہدایات

1۔ فضول سوال نہیں کرنا چاہیے۔

2۔ اگر کسی صاحبِ علم سے غیر ضروری سوال کیا جائے تو مصلحت سمجھتے ہوئے اس کو چاہیے کہ وہ سائل کو ایسا جواب دے جس میں اس کا فائدہ ہو۔ {يَسْـَٔلُونَكَ عَنِ الْأَهِلَّةِ قُلْ هِيَ مَوَاقِيتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ}[البقرة:189]

3۔ ہر کام کو اس کے مہذب طریقے سے کرنا چاہیے۔ علم یا کوئی فن سیکھنا ہو یا کوئی عبادت کرنی ہو تو اس کے قواعد وضوابط کے مطابق ادا کرنا چاہیے۔ {وَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا}[البقرة:189]

نماز سے متعلق ہدایات واحکام

تحویل قبلہ، اعتراضات کا جواب:

اللہ تعالیٰ نے پہلے بیت اللہ کو قبلہ مقرر فرمایا پھر آپ ﷺ کی مدینہ منورہ تشریف آوری کے بعد 16، 17 ماہ کے لیے بیت المقدس کو قبلہ قرار دیا گیا، اس کے بعد نبی پاک ﷺ کی شدید خواہش اور دعاؤں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے دوبارہ کعبہ کو قبلہ بنانے کا حکم دیا۔ {قَدْ نَرَىٰ تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ}[البقرة:144]

اور تاکید سے فرمایا کہ سفر ہو یا حضر، حرم مکی میں ہوں یا اس سے باہر، دنیا کے کسی بھی حصے میں ہوں، ہر حالت میں قبلہ بیت اللہ شریف ہے۔

www.suffahpk.com

پھر یہ پیشین گوئی بھی فرمائی کہ قبلہ کی تبدیلی کے حکم پر مخالفین کی طرف سے بڑا شور مچے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اس حکم پر یہود اور مشرکین نے پے در پے اعتراضات کیے {مَا وَلَّاهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِي كَانُوا عَلَيْهَا} [البقرۃ:142]

اللہ نے جواب میں فرمایا: {قُلْ لِلَّهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ} [البقرۃ:142] "مشرق و مغرب سب کا مالک اللہ ہی ہے۔" {فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللَّهِ} [البقرۃ:115] وہ ہر سمت میں موجود ہے ہر جگہ موجود ہے اس لیے اس کی مرضی... وہ اپنی حکمت سے جب چاہے جس رخ کو قبلہ و کعبہ قرار دے۔

دوسرا یہ کہ اصل چیز اللہ کی اطاعت ہے، قبلہ تو محض ایک سمت ہے۔ عبادت اس سمت کی نہیں بلکہ اللہ کی مطلوب ہے۔ تقدس اللہ کے حکم کو حاصل ہے کسی سمت کو نہیں۔

تیسری بات یہ کہ جس طرح عیسائیوں کا قبلہ الگ ہے، یہودیوں کا قبلہ الگ ہے تو اگر مسلمانوں کا قبلہ الگ ہو تو اس میں کون سی حیرانی کی بات ہے؟ {وَلِكُلٍّ وِجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ} [البقرۃ:148]

چوتھا یہ کہ صحت ایمان و عقیدہ، نماز، روزہ، زکوۃ، انفاق فی سبیل اللہ اور صبر و شکر وغیرہ یہ چیزیں اصل عبادات ہیں۔ یہ کسی بھی مذہب میں کبھی ختم نہیں ہوئیں۔ مخالفین کو چاہیے کہ وہ ان پر زیادہ توجہ رکھیں۔ قبلہ میں کیا رکھا ہے؟ وہ تو محض ایک جہت اور سمت ہے صرف ایک وسیلہ ہے۔ عقل مند انسان ہمیشہ مقاصد پر نظر رکھتا ہے {لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلَكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ} [البقرۃ:177]

تحویل قبلہ کی حکمتیں:

اس کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ نے اس حکم کی حکمتیں بھی آشکار کی ہیں۔ فرمایا کہ بیت اللہ افضل ہے بیت المقدس سے، بیت اللہ کو قبلہ بنا کر اللہ تعالیٰ امت محمدیہ کا کمال ظاہر کرنا چاہتے ہیں۔ {وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا} [البقرۃ:143]

www.suffahpk.com

دوسرا یہ کہ قبلہ کی تبدیلی دراصل اللہ تعالی کی طرف سے تمھارا امتحان ہے کہ تم کسی سمت میں تقدس سمجھتے ہو یا اللہ کے حکم میں تقدس سمجھتے ہو؟ اللہ تعالی دیکھنا چاہتے ہیں کہ کون اللہ کی اطاعت کرتا ہے اور کون بد عقلی اور ضد کا مظاہرہ کرتے ہوئے مخالفت کرتا ہے؟ {وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنتَ عَلَيْهَا إِلَّا لِنَعْلَمَ مَن يَتَّبِعُ الرَّسُولَ مِمَّن يَنقَلِبُ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ وَإِن كَانَتْ لَكَبِيرَةً إِلَّا عَلَى الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ} [البقرۃ:143]

اللہ کی مدد لینے کا نسخہ:

اللہ کی مدد کے حصول کے لیے صبر اور نماز بہترین نسخہ ہے۔ کوئی بھی پریشانی ہو خلوص دل کے ساتھ نماز پڑھ کر اللہ تعالی سے مانگیں، اللہ تعالی پر یقین رکھیں وہ ضرور حاجت پوری کریں گے۔ {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ} [البقرۃ:153]

اہمیت صلوۃ:

تمام نمازیں اہتمام سے پڑھنی چاہییں۔ خصوصا عصر کی نماز کا زیادہ اہتمام ہونا چاہیے۔ {حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَىٰ} [البقرۃ:238]

نماز میں قیام فرض ہے۔ نماز خشوع خضوع والی ہونی چاہیے۔ {وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ} [البقرۃ:238]
کسی حالت میں معاف نہیں، جنگ کی حالت میں بھی امکانی حد تک نماز کا اہتمام کرنا چاہیے، کھڑے کھڑے یا سواری پر اشارے سے نماز پڑھ سکتے ہوں تو اشارے سے نماز پڑھیں {فَإِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا أَوْ رُكْبَانًا} [البقرۃ:239] ہاں! اگر اشاروں سے بھی نماز نہ پڑھ پائیں اتنے سخت حالات ہوں تو نماز مؤخر کر سکتے ہیں۔

صدقات سے متعلق ہدایات و احکام

1۔ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا حکم ایک امتحان ہے جو اس امتحان میں کامیاب ہوتا ہے اللہ تعالی اسے خوب برکتیں عطا فرماتے ہیں۔ فیضعفه اضعافا کثیرة

www.suffahpk.com

2۔ زکوۃ اور صدقہ وخیرات محض اللہ کی محبت اور اس کی رضا کے حصول کے لیے کرنا چاہیے۔ {وَآتَى الْمَالَ عَلَىٰ حُبِّهِ} [البقرۃ:177]

3۔ زکوۃ اور صدقہ وخیرات کے زیادہ حق دار قریبی رشتہ دار، یتیم، مسکین، مسافر، ضرورت مند سائل اور قیدی ہیں اور ان میں بھی والدین اگر ضرورت مند ہوں تو نفلی صدقات کے اولین حق دار والدین ہی ہیں۔ {وَآتَى الْمَالَ عَلَىٰ حُبِّهِ ذَوِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ وَالسَّائِلِينَ وَفِي الرِّقَابِ} [البقرۃ:177] {يَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنفِقُونَ قُلْ مَا أَنفَقْتُم مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ} [البقرۃ:215]

4۔ صدقہ وخیرات اپنے گھر بار بیوی بچوں کی ضروریات کو دیکھ کر کرنا چاہیے، اتنا صدقہ وخیرات کہ گھر کے لیے کچھ نہ رہے مناسب نہیں۔ {وَيَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنفِقُونَ قُلِ الْعَفْوَ} [البقرۃ:219]

5۔ صدقہ وخیرات سے اسلام اور اسلامی فوجوں کو تقویت ملتی ہے اگر اللہ کی راہ میں خصوصاً جہاد کے لیے خرچ نہیں کرو گے تو مسلمان دفاعی طور پر کمزور ہو جائیں گے جو مسلمانوں کے لیے نہایت خطرناک بات ثابت ہو سکتی ہے۔ {وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ} [البقرۃ:195]

روزے سے متعلق احکام

- رمضان کے مہینے کے روزے رکھنا فرض ہے۔ {كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ} [البقرۃ:183]
- روزے پچھلی امتوں پر بھی فرض رہے۔ {كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ} [البقرۃ:183]
- رمضان میں رات کو کھانا پینا بالکل جائز ہے {وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ} [البقرۃ:187]
- روزہ نام ہے کھانے، پینے اور ہمبستری سے بچنے کا۔ {أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ} [البقرۃ:187]
- روزے کی ابتداء صبح صادق سے ہوتی ہے نہ کہ صبح کاذب سے۔ {حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ} [البقرۃ:187]
- روزہ صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک ہے۔ {ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ} [البقرۃ:187]

www.sufiahpk.com

أَيَّامًا مَعْدُودَاتٍ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ (184) شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَى مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ [البقرۃ 184،185]

ان آیات سے روزے کے حوالے سے نہایت اہم احکام ان آیات سے نکلتے ہیں:

1۔ ایسا مریض جس کو روزے سے ناقابلِ برداشت تکلیف کا یا مرض بڑھ جانے کا قوی اندیشہ ہو یا جو شخص ۴۸ میل یا اس سے زیادہ سفر پر نکلا ہو اس کے لیے روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے لیکن بعد میں قضا لازم ہے۔ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ

2۔ اگر حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کو روزہ رکھنے کی وجہ سے اپنی یا اپنے بچے کو نقصان پہنچنے کا خطرہ ہو تو وہ روزہ چھوڑ سکتی ہے، بعد میں صرف قضا کرے گی، کفارہ نہیں ہوگا۔ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ

3۔ ایسا مریض جس کو فاقہ کی امید نہ ہو، یا ایسا بوڑھا شخص جس کو افاقہ کی امید نہ ہو، ایسے لوگوں سے بھی روزہ ساقط ہو جاتا ہے، البتہ قضا کے بجائے ہر روزہ کے لیے صدقۂ فطر کے برابر فدیہ دینا ضروری ہو جاتا ہے۔ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ

4۔ فدیے کی مقدار یہ ہے کہ ایک مسکین دو وقت کا کھانا کھا سکے۔ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ

5۔ اگر مریض کا حالتِ مرض اور مسافر کا حالتِ سفر میں ہی انتقال ہو جائے، تو اس روزہ کی قضا ان پر لازم نہیں ہوگی، اس لیے کہ ان کو قضا کرنے کی مہلت نہیں ملی۔ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ

www.suffahpk.com

6۔مریض کو تندرستی کے بعد اور مسافر کو مقیم ہونے کے بعد اتنے دنوں کی مہلت ملے جس میں وہ روزہ قضا کر سکتا ہو، تو ان پر روزہ کی قضا لازم ہو جاتی ہے اور اگر کچھ دنوں کی مہلت ملی اور کچھ کی نہ ملی، تو جتنے دن کی مہلت ملی ان کی قضا واجب ہے۔فَعِدَّةٌ مِّنۡ أَيَّامٍ أُخَرَ

7۔انسان کسی بھی ملک میں ہو اگر وہاں رمضان چل رہا ہے تو روزہ رکھنا ہوگا۔فَمَن شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ

8۔رمضان المبارک میں راتوں کے اوقات میں اپنی بیوی سے ہم بستری جائز ہے۔{أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ}[البقرۃ:187]

9۔عید الفطر میں تکبیر تشریق کہنی چاہیے اور خطبہ عید میں بھی تکبیر تشریق کہنی چاہیے، اور نماز عید ادا کرنی چاہیے۔{وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ}[البقرۃ:185]

اعتکاف سے متعلق ہدایات

1۔اعتکاف کی حالت میں بیوی سے ہمبستری جائز نہیں، اگر ہمبستری کر لی تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔{وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ}[البقرۃ:187]

2۔اعتکاف ہر قسم کی مساجد میں جائز ہے اس لیے کہ فِي الْمَسَاجِدِ کا لفظ عام ہے۔

۳۔وَأَنتُمْ عَاكِفُونَ کے لفظ سے معلوم ہوا کہ معتکف اپنے اعتکاف سے نہ نکلے۔ہاں! شرعی اور طبعی ضرورت سے نکل سکتا ہے۔بلا ضرورت مسجد سے باہر نکل گیا تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔

حج سے متعلق احکام و ہدایات

1۔صاحبِ استطاعت پر حج کرنا فرض ہے۔{وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا}[آل عمران:97]

www.suffahpk.com

2۔ عمرہ سنّت مؤکدہ ہے، لیکن شروع کردینے سے فرض ہوجاتا ہے۔ {وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ} [البقرۃ:196]

3۔ حج کی فرضیت کے لیے مخصوص ایام مقرر ہیں۔ شوال، ذی القعد، ذی الحج کے دس دن۔ جبکہ ادائی حج ذی الحج کے صرف پانچ سے چھ دنوں میں ہوتی ہے۔ {الْحَجُّ أَشْهُرٌ مَعْلُومَاتٌ فَمَنْ فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ} [البقرۃ:197]

4۔ {فَمَنْ فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ} [البقرۃ:197] احرام باندھنے کی وجہ سے یہ چیزیں حرام ہوجاتی ہیں:

1۔ فحش باتیں کرنا، نہ اپنی بیوی سے جائز ہے اور نہ کسی اور کے سامنے۔ 2۔ احرام کی حالت میں فحش باتیں کرنا حرام ہے تو ہم بستری کرنا بدرجہ اولیٰ حرام ہوا۔

3۔ جنایاتِ حج سے بچے ورنہ گناہ گار ہوگا اور کفارہ بھی واجب ہوسکتا ہے۔ 4۔ احرام کی حالت میں کسی کے ساتھ جھگڑا کرنا بھی حرام ہے

5۔ احرام کے بعد حج کا پہلا بڑا رکن وقوفِ عرفہ ہے۔ {ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ} [البقرۃ:199]

6۔ وقوفِ مزدلفہ بھی مناسکِ حج میں سے ہے۔ {فَإِذَا أَفَضْتُمْ مِنْ عَرَفَاتٍ فَاذْكُرُوا اللَّهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ}

7۔ وقوفِ مزدلفہ کے دوران، نمازوں کو جمع کرنا واجب ہے۔ {وَاذْكُرُوهُ كَمَا هَدَاكُمْ} [البقرۃ:198]

8۔ حج و عمرے میں صفا مروہ کی سعی واجب ہے۔ {إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا} [البقرۃ:158]

9۔ سعی کی ابتداء صفا سے کرنا واجب ہے۔ (ایضا)

10۔ دورانِ حج تجارتی لین دین اور کاروبار کرنا جائز ہے۔ {لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ} [البقرۃ:198] لیکن دورانِ حج اصل مقصد حج ہونا چاہیے، کسی کو کاروبار کرنا ہو تو وہ اس کاروبار کی نیت ضمنی

www.suffahpk.com

طور پر کرے۔ لہٰذا اگر اصل نیت کاروبار کی ہے یا حج اور کاروبار دونوں کی نیت مساوی ہو تو یہ اخلاص کے خلاف ہے، اس سے ثواب میں کمی ہو جاتی ہے۔

12۔ ایک شخص نے احرام باندھ لیا اور احرام کے بعد کسی بھی وجہ سے معذور ہو گیا مثلاً سخت بیمار ہو گیا، دشمن نے قید کر لیا بد امنی کی وجہ سے مجبور ہو گیا، ان سب صورتوں میں احرام سے نکلنے کا طریقہ یہ ہے کہ یہ شخص حرم میں جانور ذبح کروائے، جیسے ہی جانور ذبح ہونے کا علم ہو یا غالب گمان ہو جائے کہ جانور ذبح ہو گیا ہو گا تو حلق یا قصر کروا کر احرام سے نکل جائے۔ البتہ اس پر قضا لازم ہو گی۔ {فَإِنْ أُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ وَلَا تَحْلِقُوا رُءُوسَكُمْ حَتَّىٰ يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ} [البقرۃ:196]

13۔ احرام کے ممنوعات میں سے کوئی کام عذر کی وجہ سے کرنا پڑ جائے تو فدیہ کے طور پر تین کاموں میں سے کوئی ایک کام کرنا ہو گا: تین روزے رکھے۔ چھ محتاجوں کو صدقہ فطر یعنی پونے دو کلو گندم یا اس کی قیمت دے دے یا ایک بکری ذبح کرے۔

اگر بکری ذبح کر رہا ہے تو حرم میں کرنا ضروری ہے، جبکہ روزے اور صدقہ کے لیے کوئی جگہ متعیّن نہیں اپنے وطن جا کر بھی روزہ صدقہ ادا کر سکتا ہے۔ {فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ} [البقرۃ:196]

14۔ تمتع اور قران میں بکری قربان کرنا واجب ہے۔ یہ اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے کہ انسان ایک ہی سفر میں دونوں کی سعادت حاصل کرے۔ اسی وجہ سے تمتع اور قران ان مسلمانوں کے لیے ہے جو حدود میقات سے باہر رہتے ہوں، جو عازمین حج میقات کے اندر رہتے ہیں ان کے لیے تمتع اور قران جائز نہیں۔ {ذَٰلِكَ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ أَهْلُهُ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ} [البقرۃ:196]

15۔ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ ایک مسلمان ایک ہی سفر میں حج اور عمرہ دونوں کی سعادت حاصل کرتا ہے، لیکن اس کے پاس اتنی استطاعت نہیں ہوتی کہ وہ بکری ذبح کرے تو اس کا حل یہ ہے کہ وہ قربانی

www.suffahpk.com

کے فدیہ کے طور پر دس روزے رکھے جس میں سے تین دن ایام حج میں ہی روزے رکھے جبکہ بقیہ سات روزے حج سے فارغ ہونے کے بعد جہاں چاہے رکھے۔{فَإِذَا أَمِنتُمْ فَمَن تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فَمَن لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعْتُمْ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ذَٰلِكَ}[البقرۃ:196]

16۔ دوران حج کثرت سے استغفار کرتے رہنا چاہیے۔{وَاسْتَغْفِرُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ}[البقرۃ:199]

17۔ دورانِ حج مقدس مقامات میں دنیاوی باتیں اور بے سود قصے کہانیاں سنانے کے بجائے اللہ کا ذکر کرنا چاہیے۔{فَاذْكُرُوا اللَّهَ كَذِكْرِكُمْ آبَاءَكُمْ أَوْ أَشَدَّ ذِكْرًا}[البقرۃ:200]

18۔ اللہ سے صرف دنیا نہیں مانگنی چاہیے، بلکہ دنیا اور آخرت دونوں مانگنی چاہیے۔{أُولَٰئِكَ لَهُمْ نَصِيبٌ مِّمَّا كَسَبُوا}[البقرۃ:202]

19۔ مناسکِ حج میں اس دعا کا تذکرہ ہے:{رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ}[البقرۃ:201] معلوم ہوا اس دعا کی بڑی اہمیت ہے۔ ایک حاجی کو چاہیے کہ حج کے دوران اس دعا کو کثرت سے پڑھے۔

گھریلو زندگی کے لیے ہدایات:

نکاح:

نکاح مسلمان سے کرنا چاہیے۔ مسلمان عورت کے لیے کسی بھی کافر یا مشرک سے نکاح درست نہیں۔ جبکہ مسلمان مرد کے لیے کافروں میں سے صرف اہل کتاب عورت سے نکاح درست ہے باقی کسی مشرک کافر عورت سے نکاح درست نہیں۔{وَلَا تَنكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتَّىٰ يُؤْمِنَّ وَلَأَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّن مُّشْرِكَةٍ وَلَوْ أَعْجَبَتْكُمْ وَلَا تُنكِحُوا الْمُشْرِكِينَ حَتَّىٰ يُؤْمِنُوا وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّن مُّشْرِكٍ}[البقرۃ:221]

www.suffahpk.com

رہن سہن:

1۔میاں بیوی میں بہت محبت ہونی چاہیے۔{هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ}[البقرۃ:187]

2۔میاں بیوی کو ایک دوسرے کے راز دوسروں کو نہیں بتانے چاہییں۔(ایضا)

3۔صدقہ وخیرات اور ہدایا کے زیادہ حق دار قریبی رشتہ دار ہیں۔(مرسابقا)

4۔اپنے گھر والوں کے فائدے کے لیے وصیت لکھ لینی چاہیے۔ایسا کرنا مستحب ہے؛تاکہ بعد میں ان کے درمیان تنازع نہ ہو۔{كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ إِن تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ}[البقرۃ:180]

5۔یتیم بچے آپ کی کفالت میں آئیں تو ان کے ساتھ ہمدردی سے پیش آنا چاہیے اور ان کے مال کے ساتھ مصلحت اور خیر خواہی والا معاملہ کرنا چاہیے۔وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْيَتَامَىٰ قُلْ إِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ وَإِن تُخَالِطُوهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ}[البقرۃ:220]

جنسی تعلقات:

1۔حالت حیض میں بیوی سے جنسی تعلق قائم کرنا درست نہیں، جب تک پاک نہ ہو جائے۔{وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ وَلَا تَقْرَبُوهُنَّ حَتَّىٰ يَطْهُرْنَ[البقرۃ:222]

2۔جنسی تعلق آگے والی شرمگاہ میں درست ہے چاہے طریقہ کوئی سا بھی ہو۔پچھلی شرمگاہ میں جماع درست نہیں۔فَإِذَا تَطَهَّرْنَ فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ}[البقرۃ:222]{نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ}[البقرۃ:223]

www.suffahpk.com

اولاد کا حصول:

1۔بیوی سے ہم بستری کا مقصد جیسے پاک دامنی کا حصول ہے وہاں اولاد کی طلب بھی ایک مقصد ہونا چاہیے۔{فَالْآنَ بَاشِرُوهُنَّ وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ}[البقرۃ:187]{نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ}[البقرۃ:223]

2۔حمل ضائع کروانا بغیر عذر کے جائز نہیں، بیوی سے ہم بستری اولاد طلب کرنے کی نیت سے کرنا باعث ثواب ہے۔(ایضا)

ایلاء:

اگر بیوی سے قسم کھا کر یہ کہہ دیا کہ میں تیرے قریب نہیں آوں گا تو اگر چار ماہ تک قریب نہیں گیا تو ایک طلاق بائن ہو جائے گی، اگر قریب چلا گیا تو قسم کا کفارہ ادا کرنا ہوگا اور نکاح کا تعلق قائم رہے گا۔{لِلَّذِينَ يُؤْلُونَ مِنْ نِسَائِهِمْ تَرَبُّصُ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ فَإِنْ فَاءُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ (226) وَإِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَإِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ}[البقرۃ:226،227]

طلاق:

1۔صاف لفظوں میں طلاق ایک یا دو دی ہوں تو رجوع ہو سکتا ہے لیکن تیسری طلاق کے بعد رجوع نہیں ہو سکتا جب تک درست طریقے سے حلالہ نہ ہو جائے۔{الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ}[البقرۃ:229]{فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ}[البقرۃ:230]

2۔طلاق کو مذاق نہ بنایا جائے، بات بات پر طلاق کی دھمکیاں دینا، تین طلاقیں ایک ساتھ دینا یا کئی طلاقیں دینا یہ سب طلاق کے ساتھ کھلواڑ کرنا ہے۔{وَلَا تَتَّخِذُوا آيَاتِ اللَّهِ هُزُوًا}[البقرۃ:231]

www.suffahpk.com

3۔طلاق کے بعد عورت دوبارہ اسی شوہر سے نکاح کرنا چاہے تو لڑکی کے گھر والوں کو اس میں رکاوٹ نہیں بننی چاہیے۔{وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ إِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوفِ}[البقرة:232]

خلع:

اگر میاں بیوی میں نباہ بہت مشکل ہوجائے اور مرد طلاق بھی نہ دے تو عورت مال کے عوض خلع کی پیشکش کر سکتی ہے۔اگر شوہر نے پیشکش قبول کرلی تو طلاق بائن پڑ جائے گی اور عدت گزار کر بیوی آزاد ہوجائے گی{وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَأْخُذُوا مِمَّا آتَيْتُمُوهُنَّ شَيْئًا إِلَّا أَنْ يَخَافَا أَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيمَا افْتَدَتْ بِهِ}

مہر:

ویسے تو عورت کو نکاح کے بعد اس کا طے شدہ مہر دینا ہوتا ہے، مہر طے نہ ہو تب بھی اس عورت کا خاندانی مہر دینا ہوتا ہے لیکن اگر کسی وجہ سے رخصتی سے پہلے ہی طلاق دینی پڑ جائے تو مہر کی دو صورتیں ہیں:

1۔اگر مہر طے ہوا تھا تو آدھا مہر دینا واجب ہوگا۔

2۔اگر مہر طے نہیں ہوا تھا تو کپڑوں کا جوڑا دینا ہوگا اس کو متعہ کہا گیا ہے۔

یہ جوڑا(متعہ) مرد کی حیثیت کے مطابق دینا ہوگا۔البتہ اگر مرد خوشی سے مکمل مہر دے دے تو اچھی بات ہے، اسی طرح اگر عورت بالکل کچھ بھی نہ لے تو یہ بھی درست ہے لیکن مرد کے لیے بہتر ہے کہ وہ بہتر طریقہ اپنائے اور مکمل مہر دے۔

{لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ مَا لَمْ تَمَسُّوهُنَّ أَوْ تَفْرِضُوا لَهُنَّ فَرِيضَةً وَمَتِّعُوهُنَّ عَلَى الْمُوسِعِ قَدَرُهُ وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهُ مَتَاعًا بِالْمَعْرُوفِ حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِينَ (236) وَإِنْ

www.suffahpk.com

طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِن قَبْلِ أَن تَمَسُّوهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ إِلَّا أَن يَعْفُونَ أَوْ يَعْفُوَ الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ وَأَن تَعْفُوا أَقْرَبُ لِلتَّقْوَى﴾ [البقرة: 236، 237]

عدت:

مطلقہ عورت پر عدت گزارنا فرض ہے۔﴿وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ﴾ [البقرۃ:228]

پھر مطلقہ کی عدت کتنی ہوگی؟ اس کی مختلف صورتیں بیان کی گئی ہیں:

1-اگر حمل نہ ہو اور حیض بند نہ ہوا ہو تو عدت کی مدت تین حیض گزرنا ہے۔ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ [البقرۃ:228]

2-اگر حمل سے ہو تو عدت وضع حمل ہے۔﴿وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَن يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ﴾ [الطلاق:4]

3-زیادہ عمر ہونے کی وجہ سے حیض آنا بند ہو گیا ہو تو اس کی عدت تین ماہ ہیں۔﴿وَاللَّائِي يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيضِ مِن نِّسَائِكُمْ إِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ﴾ [الطلاق:4]

4-یہاں تک بیان کی گئی تفصیل طلاق کی عدت کے بارے میں ہے۔اگر شوہر کا انتقال ہو جائے تو اس کی عدت کی تفصیل الگ ہے وہ یہ کہ اگر بیوی حمل سے نہ ہو تو عدت چار ماہ دس دن ہے ﴿وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا يَتَرَبَّصْنَ بِأَنفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا﴾ [البقرۃ:234] اور اگر حمل سے ہو تو عدت وضع حمل ہے۔﴿وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَن يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ﴾ [الطلاق:4]

دوران عدت عورت سے نکاح کرنا تو دور کی بات ہے نکاح کا پیغام دینا بھی درست نہیں۔البتہ اشاروں اشاروں میں پیغام پہنچا دینا درست ہے۔﴿وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُم بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ أَوْ أَكْنَنتُمْ فِي أَنفُسِكُمْ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ سَتَذْكُرُونَهُنَّ وَلَٰكِن لَّا تُوَاعِدُوهُنَّ سِرًّا إِلَّا أَن تَقُولُوا قَوْلًا مَّعْرُوفًا وَلَا تَعْزِمُوا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتَّىٰ يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ﴾ [البقرۃ:235]

www.suffahpk.com

رضاعت:

بچوں کو دودھ پلانے کی زیادہ سے زیادہ مدت دو سال ہے۔ دو سال سے زیادہ رضاعت جائز نہیں۔ دو سال سے کم میں دودھ چھڑانا مناسب سمجھیں تو چھڑا سکتے ہیں۔{وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ}[البقرۃ:233]

نان نفقہ:

بچے اور اس کی ماں کے اخراجات کی ذمہ داری باپ پر ہے۔ نکاح قائم ہو تو بیوی کا خرچہ نکاح کی وجہ سے شوہر پر واجب ہے اور نکاح ختم ہو چکا ہو تو عدت کا خرچ شوہر پر واجب ہوگا اور اس کے بعد ماں بچے کو دودھ پلانے کی وجہ سے اپنی جائز اجرت کا مطالبہ کر سکتی ہے جو صرف دودھ پلانے کی مدت تک ملے گی۔ دو سال بعد باپ پر صرف بچوں کا خرچ واجب ہوگا مطلقہ بیوی کا نہیں۔

قسم کے بارے میں ہدایات

1۔ قسم زیادہ نہیں کھانی چاہیے خصوصاً نیکی کے کاموں سے بچنے کے لیے قسم کھانا نہایت نامناسب ہے۔{وَلَا تَجْعَلُوا اللَّهَ عُرْضَةً لِأَيْمَانِكُمْ أَنْ تَبَرُّوا وَتَتَّقُوا وَتُصْلِحُوا بَيْنَ النَّاسِ}[البقرۃ:224]

2۔ قسم کی اقسام بیان کرتے ہوئے فرمایا گیا کہ لغو قسم پر کوئی پکڑ نہیں۔ اس قسم پر مواخذہ ہے جس میں قسم کھانے والے کا ارادہ شامل ہو جیسے جھوٹی قسم یا آئندہ کسی کام کو کرنے یا نہ کرنے کی قسم۔{لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ وَلَكِنْ يُؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوبُكُمْ}[البقرۃ:225]

لغو قسم سے مراد یہ ہے کہ ایک شخص نے گزشتہ کسی واقعے کو سچ سمجھتے ہوئے قسم کھالی حالانکہ وہ واقعہ اس طرح نہیں تھا جیسے وہ سمجھ رہا ہے جیسے: کل بارش نہیں ہوئی لیکن وہ یہ سمجھ رہا ہے کہ کل بارش ہوئی تھی اور اسی غلط فہمی کی بنیاد پر وہ قسم کھائے۔ اس پر کوئی گناہ نہیں ہے۔

www.suffahpk.com

جھوٹی قسم جو جان بوجھ کر گزشتہ یا موجودہ کسی واقعے کے بارے میں جھوٹی قسم کھائی جائے جیسے اسے اچھی طرح پتا ہے وہ کل نہیں آیا تھا پھر بھی قسم کھائے کہ میں آیا تھا۔ جھوٹی قسم کھانا کبیرہ گناہ ہے۔ منعقدہ قسم کا مطلب یہ ہے کہ ایک شخص آئندہ کسی کام کو کرنے یا نہ کرنے کی قسم اٹھالے مثلاً کہہ دے کہ اللہ کی قسم! میں آپ سب کی دعوت کروں گا یا اللہ کی قسم! میں آپ سے بات نہیں کروں گی۔ یہ قسم ٹوٹ جائے تو کفارہ دینا پڑتا ہے ،کفارہ صرف اسی قسم کا آتا ہے۔

مالی معاملات کے بارے میں ہدایات

1۔ کسی بھی ناحق طریقے سے کمایا ہوا مال حرام ہے اور اسکا کھانا بھی جائز نہیں۔ ناحق طریقے اور ناجائز کمائی میں سود، جوا، چوری، ڈاکہ، غصب، رشوت اور اسی طریقے سے وہ تمام ناجائز معاملات جو شریعت کی رو سے حرام ہیں وہ سب اس میں داخل ہیں۔ {وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوا بِهَا إِلَى الْحُكَّامِ لِتَأْكُلُوا فَرِيقًا مِنْ أَمْوَالِ النَّاسِ بِالْإِثْمِ} [البقرۃ:188]

2۔ ظالم حکمرانوں کے پاس جا کر مال داروں کی چغلی کھانا حرام ہے۔ (ایضا)

3۔ ناجائز کام کا کمیشن اور انعام بھی حرام ہے۔ (ایضا)

حلال غذا سے متعلق ہدایات

اس پارے میں اللہ تعالی نے رزق حلال کمانے اور حلال کھانے کا تاکیدی حکم دیا ہے اور ساتھ ہی مردار جانور، خنزیر اور غیر اللہ کے نام کے ذبیحہ کی حرمت نازل فرمائی ہے۔ {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَاشْكُرُوا لِلَّهِ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ (172) إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ} [البقرۃ:172،173]

www.suffahpk.com

الحمدللہ! آج کل علما حلال فوڈ کے شعبے پر بڑی محنتیں کر رہے ہیں، کیا جانور کی رگیں کاٹی جا رہی ہیں؟ کیا بسم اللہ پڑھ کر ذبح کیا جاتا ہے؟ کیا مصنوعات میں ای 120 ملا ہوا تو نہیں؟ حرام اجزا سے تو چیز نہیں بنی ہوئی؟ ملکی، غیر ملکی تمام مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ ان سب چیزوں کا خیال رکھا کریں! مستند اداروں سے سرٹیفائیڈ حلال ہی کو استعمال کریں۔

اضطرار اور مجبوری کے احکام

جو شخص بہت زیادہ بھوکا ہو، کھانے کی کوئی چیز موجود نہ ہو اور خطرہ ہو کہ بھوک سے مر جائے گا، اس کے لیے حرام چیز کھانا، چاہے وہ خنزیر کی شکل میں ہو یا خون یا شراب کی شکل میں ہو، دو شرطوں کے ساتھ جائز ہے:

1۔ لذت طلب کرتے ہوئے نہ کھائے۔

2۔ ضرورت سے زیادہ نہ کھائے۔

ایسا شخص نیک مسلمان ہو یا فاسق، عادل ہو یا باغی، سب کا یہی حکم ہے۔ ﴿فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ إِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ [البقرۃ:173،172]

اسی پر قیاس کرتے ہوئے فقہاء نے یہ ضابطہ مستنبط فرمایا ہے کہ کسی شخص کو کوئی ایسی بیماری لاحق ہو جس کی وجہ سے اسے جان کا خطرہ ہو تو جان بچانے کے لیے حرام اشیاء سے مرکب دوا کا استعمال تین شرائط کے ساتھ جائز ہے:

1۔ لذت حاصل کرنا مقصد نہ ہو۔

2۔ ضرورت سے زائد استعمال نہ کرے۔

3۔ دو یا دو سے زیادہ دین دار ڈاکٹر یہ نسخہ تجویز کریں۔

www.suffahpk.com

سیاست و حکمرانی سے متعلق ہدایات

1۔ حکمران امانت دار اور باصلاحیت ہونا چاہیے۔ {إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَاهُ عَلَيْكُمْ وَزَادَهُ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ} [البقرۃ:247]

2۔ حکمرانی صرف مال داروں کا حق نہیں، غریب طبقے میں کوئی حکمرانی کا اہل ہے تو اسے بھی یہ منصب عطا کیا جاسکتا ہے۔ {قَالُوا أَنَّى يَكُونُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ أَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِنَ الْمَالِ} [البقرۃ:247]

3۔ اسلامی حکومت کا ایک اہم فریضہ جہاد ہے۔ جہاد کا مقصد دین کی سربلندی اور کفر کی طاقت کو مغلوب اور ختم کرنا ہے۔ {وَلَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَفَسَدَتِ الْأَرْضُ} [البقرۃ:251]

4۔ جہاد فرض ہے۔ جہاد کی فرضیت کا منکر کافر ہے۔ وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ (البقرۃ: 195،190)

5۔ شہید کو مردہ نہ کہو، شہید زندہ ہوتا ہے۔ {وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَكِنْ لَا تَشْعُرُونَ} [البقرۃ:154]

6۔ جہادِ دفاعی جائز ہی نہیں بلکہ فرض ہے جس کے دلائل آئندہ پاروں میں آئیں گے۔ البتہ اس پارے میں صرف جہاد دفاعی کا ذکر ہے۔ وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ (البقرۃ:190، 195)

7۔ حرم شریف میں قتال میں پہل نہ کیا جائے بلکہ کسی اور طرح ان کو حرم سے نکلنے پر مجبور کیا جائے گا لیکن اگر کسی طریقے سے بھی وہ اپنی شرارت سے باز نہ آئیں تب قتال جائز ہے۔ وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ

8۔ اگر حرم میں کوئی آدمی دوسرے کو قتل کرنے لگے تو اس کی مدافعت میں دہشت گرد کو قتل کرنا جائز ہے۔

www.suffahpk.com

حدود و قصاص

1۔ قتلِ عمد کی سزا قصاص ہے۔{یَآاَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الْقِصَاصُ}[البقرۃ:178]

2۔ آزاد آزاد کو قتل کرے یا غلام آزاد کو قتل کرے یا آزاد غلام کو قتل کرے، عورت عورت کو قتل کرے یا مرد عورت کو قتل کرے یا عورت مرد کو قتل کرے، کافر ذمی کو قتل کرے یا ذمی کافر مسلمان کو قتل کرے یا کئی لوگ مل کر ایک شخص کو، ان سب صورتوں میں قصاص جاری ہوگا۔(ایضا)

3۔ دو صورتوں میں قصاص ساقط ہوجاتا ہے:

1۔ مقتول کے ورثاء میں سے کوئی ایک بھی قاتل کو معاف کردے۔

2۔ مقتول کے ورثاء قاتل سے کسی قدر مال پر صلح کرلیں، اس صورت میں بھی قصاص معاف ہوکر مال واجب ہوجاتا ہے۔(ایضا)

4۔ قصاص لینے کا حق اگرچہ مقتول کے ورثاء کو ہے، لیکن باجماع امت ورثاء کے لیے خود یہ حق وصول کرنا جائز نہیں، بلکہ ضروری ہے کہ حقِ قصاص لینے کے لیے اسلامی حکومت کی طرف رجوع کریں۔

5۔ ایسا کرنا ہرگز جائز نہیں کہ قاتل سے صلح کرلی جائے، اس سے مال لے لیا جائے اور دوسری طرف اس پر وار کرکے اس کو قتل کردیا جائے۔(ایضا)

6۔ حدود و قصاص کا حکم بظاہر کتنا ہی وحشیانہ معلوم ہو، لیکن اگر یہ سزا جاری ہونے لگے تو معاشرے میں امن قائم ہوکر جرم کا خاتمہ ہوجائے گا۔ مجرم کو جرم سے سزا کے خوف سے ہی روکا جاسکتا ہے۔{وَلَکُمْ فِی الْقِصَاصِ حَیٰوۃٌ}[البقرۃ:179]

7۔ ایک شخص دوسرے کی کوئی چیز جان بوجھ کر چھین لے، یا چوری کرلے، یا غصب کرلے تو وہ چیز واپس کرنا لازم ہے، اگر وہ ہلاک ہوجائے تو دوسرے شخص کے لیے اس کا عوض لینا جائز ہے۔(ایضا)

www.suffahpk.com

8۔اگرایک انسان دوسرے انسان کے کسی عضو کو تلف کردے تواسکا بھی یہ ہی حکم ہے کہ جہاں پر مماثلت ممکن ہو تووہاں قصاص ہے اور جہاں مثل ممکن نہیں وہاں دیت دی جائے۔(ایضا)

9۔بدلہ لیناجائز ہے لیکن اگرایک شخص دوسرے کوگالی دے تواس کابدلہ گالی دینانہیں،بلکہ عدالت میں جاکراس پر سزاجاری کروانااس کابدلہ ہے۔{فَمَنِ اعْتَدَىٰ عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدَىٰ عَلَيْكُمْ}[البقرۃ:194]

حلال و حرام

جس چیز میں مفاسد زیادہ فائدے کم ہو،اس سے دور رہنا چاہیے۔{يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَإِثْمُهُمَا أَكْبَرُ مِن نَّفْعِهِمَا}[البقرۃ:219]یہ شریعت کابہت بڑااصول ہے اس سے بہت سارے مسائل اخذ ہوسکتے ہیں۔

جواکھیلنابھی اسی لیے حرام ہے۔شراب کم پیے یازیادہ دونوں صورتیں حرام ہیں۔اپنامال،اولادیابیوی کو داؤ پر لگانے کی ہر صورت حرام ہے۔

متفرقات

1۔حکمرانِ وقت ناجائز فیصلہ کرلے تواس کاکوئی اعتبار نہیں۔{تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ فَلَا تَعْتَدُوهَا وَمَن يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ}[البقرۃ:229]

2۔عیدین،رمضان،حج،نمازیں،بلوغت اور تمام شرعی عبادات میں چاند کی تاریخ معتبر ہے۔{يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَهِلَّةِ قُلْ هِيَ مَوَاقِيتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ}[البقرۃ: 189]اسی لیے چاند دیکھنے کااہتمام کرنااور چاند کی تاریخ کی حفاظت رکھنا،یہ امت مسلمہ پر فرضِ کفایہ ہے۔اس سے غفلت باعث مؤاخذہ ہے۔

www.suffahpk.com

3۔اس پارے کے شروع میں امت محمدیہ کی چند خصوصیات، اعتدال پرستی اور محشر میں گواہی کے مقام کا بھی ذکر فرمایا گیا ہے۔اسی سے یہ قانون اخذ کیا گیا ہے کہ امت کا اجماع ماخذ شریعت میں سے ہے۔{وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا}[البقرۃ:143]

4۔اللہ ہمیشہ سے اہل حق کو آزماتے رہے ہیں، اللہ اپنے نیک بندوں کو اتنا آزماتے ہیں کہ وہ سوال کر بیٹھتے ہیں کہ اللہ کی مدد کب آئے گی؟لیکن سوال کا منشاء گستاخی نہیں ہوتا بلکہ یہ ہوتا ہے کہ اللہ نے مدد کا وعدہ تو کیا ہے، لیکن مدد کب اور کس جگہ آئے گی، اس کی تعیین نہیں فرمائی۔حالت اضطراب میں ان الفاظ کا مطلب یہ ہے کہ اللہ جلد از جلد مدد بھیجے، حالت اضطراب میں ایسی دعا کرنا توکل اور ایمان کے خلاف نہیں۔{أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَأْتِكُمْ مَثَلُ الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ مَسَّتْهُمُ الْبَأْسَاءُ وَالضَّرَّاءُ وَزُلْزِلُوا حَتَّى يَقُولَ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ مَتَى نَصْرُ اللَّهِ أَلَا إِنَّ نَصْرَ اللَّهِ قَرِيبٌ}[البقرۃ:214]

5۔سخت آزمائشوں کی حالت میں مؤمن کی زبان سے بے ساختہ ان الفاظ کا نکل جانا جبکہ الفاظ صریح گستاخی پر مشتمل نہ ہو تو ایمان کے خلاف نہیں۔

6۔کسی مشکل اور مصیبت کے وقت اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ پڑھنا چاہیے۔

7۔اہل علم پر علم دین کا اظہار اور اشاعت واجب ہے۔{إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَى مِنْ بَعْدِ مَا بَيَّنَّاهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتَابِ أُولَئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللَّهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللَّاعِنُونَ}[البقرۃ:159] البتہ جہاں پر کسی دینی مصلحت کی وجہ سے یا بہت بڑے فتنے اور فساد کا دروازہ بند کرنے کے لیے علم کی بات چھپائی جائے تو یہ گناہ نہیں بلکہ باعث ثواب ہے۔(بیان القرآن، تھانوی)

8۔جس شخص کا حالتِ کفر میں انتقال ہو جائے اس کے لیے رحمت کی دعا کرنا جائز نہیں۔{إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَمَاتُوا وَهُمْ كُفَّارٌ أُولَئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ}[البقرۃ:161]

www.suffahpk.com

9۔ہر حکم کی مصلحت سمجھ میں آنا انسان کی استطاعت اور طاقت میں نہیں۔ {وَعَسَىٰ أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ وَعَسَىٰ أَنْ تُحِبُّوا شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَكُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ} [البقرة: 216]

ہوم ورک

آیت نمبر کا حوالہ دیتے ہوئے مختصر جواب دیں!

1	ہلاکت ہو اس شخص کے لیے جس نے اس آیت کو پڑھا اور اس میں غور وفکر نہ کیا۔یہ وعید کس آیت کے بارے میں ہے؟	
2	ایک روزہ کا فدیہ ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہے، یہ حکم کس آیت میں ہے؟	
3	چاند دیکھنے کا اہتمام کرنا کیا ہے؟ سنت یا فرض، فرض عین یا فرض کفایہ؟	
4	بیوی کے ساتھ رہن سہن سے متعلق آیات کون سی ہیں؟	
5	اخنس بن شریق کی دہشت گردی کا وقعہ کن آیات میں بیان ہوا ہے؟	
6	لغو قسم پر گناہ یا کفارہ آتا ہے؟	
7	بچوں کو دودھ پلانے کی مدت کتنے سال ہے؟	
8	الصلوۃ الوسطی سے کون سی نماز مراد ہے؟	
9	جنگ کی حالت میں نماز پڑھنے کے احکام کس آیت میں بیان ہوئے ہیں؟	
10	جالوت کو کس نے واصل جہنم کیا تھا؟	

www.suffahpk.com

تلک الرسل

تیسرے پارے کا وہ حصہ جو سورہ بقرہ میں شامل ہے، اس میں چند عقائد و احکام، تین واقعات اور چار مثالیں ذکر کی گئی ہیں، دو آیات فضائل والی بھی اس میں موجود ہیں۔

شروع کی آیات میں کہا گیا ہے کہ انبیائے کرام کے درمیان آپس میں فرق مراتب ہیں {تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ} [البقرة: 253] لیکن اس بات کو اس طرح بیان نہیں کرنا چاہیے جس سے کسی نبی کی شان میں تحقیر لازم آئے۔

آیۃ الکرسی کے فضائل

1۔ جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھے گا جنت اور اس کے بیچ موت کے علاوہ کوئی چیز حائل نہیں۔

2۔ رات کو سوتے وقت آیۃ الکرسی پڑھ لینے سے اس کے اور اس کے ہمسایوں کے گھروں کی حفاظت رہتی ہے۔

مفہوم:

آیۃ الکرسی کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے ہیں، ہمیشہ رہیں گے، اسی نے کائنات اور اس کے قوانین کو تھاما ہوا ہے، نہ اسے نیند آتی ہے نہ اونگھ، اسے ماضی حال مستقبل تمام زمانوں کی تمام باتوں کا کلی علم ذاتی حاصل ہے۔ اس کی اجازت کے بغیر اس کے سامنے کوئی چوں بھی نہیں کر سکتا۔ مخلوق کی صفات سے وہ پاک ہے۔ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ ایسی عظیم ہستی کو چھوڑ کر بے حقیقت معبودان باطلہ کی پرستش میں مشغول ہیں۔

www.suffahpk.com

زبردستی مسلمان بنانا:

زبردستی کسی کو اسلام میں داخل نہیں کیا جاسکتا {لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ} البقرۃ:256 البتہ جب ایک آدمی خوشی سے اسلام قبول کرلے تو اب اسے اسلام کی تمام باتوں پر عمل کرنا ہوگا، اسلامی حکومت اس پر زبردستی بھی کرسکتی ہے۔(آیت 256)

شخصیات، واقعات

1۔۔۔بادشاہ نمرود خود کو خدا کہتا تھا۔ ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ میرا خدا زندگی اور موت کا مالک ہے۔ نمرود نے جواب میں ایک بے قصور شخص کو قتل کروادیا اور موت کی سزا پانے والے مجرم کو رہا کردیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب دیکھا کہ یہ خر دماغ اور بد عقل ہے تو ایسی دلیل دی کہ وہ ہکا بکا رہ گیا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ میرا خدا وہ ہے جو سورج کو مشرق سے طلوع کرتا ہے اگر تو خدا ہے تو سورج کو مغرب سے طلوع کرکے دکھا۔ نمرود غصے میں آگیا اور آپ کو آگ میں ڈالنے کا حکم جاری کردیا۔{أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِي حَاجَّ إِبْرَاهِيمَ فِي رَبِّهِ أَنْ آتَاهُ اللَّهُ الْمُلْكَ} البقرۃ:258

2۔۔۔ایک شخصیت (بعض روایات کے مطابق حضرت عزیر علیہ السلام) کے سامنے قیامت کی مثال واضح کرنے کے لیے اللہ تعالی نے ان کو 100 سال تک موت دی پھر دوبارہ زندہ کرکے ان کے سامنے گدھے کے ڈھانچے پر دوبارہ گوشت پوست چڑھا کر زندہ کھڑا کردیا۔ یہ صوفیائے کرام کی اصطلاح میں "طے زمان" کہلاتا ہے {أَوْ كَالَّذِي مَرَّ عَلَى قَرْيَةٍ وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلَى عُرُوشِهَا} البقرۃ:259

3۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام قیامت کی کیفیت سمجھنا چاہتے تھے، اللہ تعالی نے حکم دیا کہ چار پرندے لو، انہیں خوب مانوس کرلو پھر انہیں ذبح کرکے ان کے الگ الگ ٹکڑے مختلف پہاڑوں پر رکھ دو، انہوں نے ایسا ہی کیا، پرندوں کو ذبح کرکے ان کو اپنی طرف کو بلایا تو ہر پرندے کے اعضا درست جگہ پر جاکر مل

www.suffahpk.com

گئے اور پہلے کی طرح مکمل پرندے بن کر پاس آ گئے۔ {وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَىٰ قَالَ أَوَلَمْ تُؤْمِن قَالَ بَلَىٰ وَلَٰكِن لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِي قَالَ فَخُذْ أَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ} [البقرۃ:260]

صدقات

1۔۔۔ زکوۃ جس طرح مال تجارت کی ہے اسی طرح زراعت کی بھی زکوۃ ہے۔ {وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُم مِّنَ الْأَرْضِ} [البقرۃ:267]

2۔۔۔ صدقہ چھپا کر دینا افضل ہے البتہ جہاں سب کے سامنے دینے میں مصلحت ہو تو وہاں سب کے سامنے دینا بہتر ہے۔ {إِن تُبْدُوا الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِيَ وَإِن تُخْفُوهَا وَتُؤْتُوهَا الْفُقَرَاءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ} [البقرۃ:271]

3۔۔۔ صدقات وزکوۃ کے زیادہ مستحق وہ لوگ ہیں جو علم کے حصول یا تبلیغ دین کی وجہ سے بالکل کاروبار نہیں کر سکتے۔ اسی طرح سفید پوش غربا بھی صدقات کے زیادہ حق دار ہیں۔ {لِلْفُقَرَاءِ الَّذِينَ أُحْصِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا يَسْتَطِيعُونَ ضَرْبًا فِي الْأَرْضِ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ أَغْنِيَاءَ مِنَ التَّعَفُّفِ تَعْرِفُهُم بِسِيمَاهُمْ لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِلْحَافًا} [البقرۃ:273]

4۔۔۔ اخلاص کے ساتھ دیا گیا ایک روپیہ اللہ تعالی کے ہاں ستر روپے خرچ کرنے کے برابر ثواب رکھتا ہے جیسے گندم کا ایک دانہ زمین میں ڈالا جائے تو اس سے ایک خوشہ نکلتا ہے جس میں سات بالیں ہوتی ہیں اور ہر بال میں 100 دانے ہوتے ہیں۔ کیونکہ وہ دانہ صلاحیت مند ہوتا ہے۔ {مَّثَلُ الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِي كُلِّ سُنبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ} [البقرۃ:261]

5۔ اخلاص ایسی چیز ہے جو اعمال کو قبولیت کے درجے پر لے جاتی ہے، جیسے زمین زرخیز ہو تو بیج ڈالنے کے بعد بارش ہوتے ہی پودے نکلنا شروع ہو جاتے ہیں اور فصل کھڑی ہو جاتی ہے۔ {وَمَثَلُ الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ وَتَثْبِيتًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍ بِرَبْوَةٍ أَصَابَهَا وَابِلٌ فَآتَتْ أُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ فَإِن لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ} [البقرۃ:265]

www.suffahpk.com

6۔۔۔اس کے مقابلے میں ریاکاری کی نیت سے دیا گیا صدقہ بے کار اور بے فائدہ جاتا ہے جیسے کسی سخت چٹان پر زراعت کی کوشش کی جائے تو یہ کوشش بے ثمر ہوگی۔یہی مثال اخلاص سے عاری صدقے کی ہے۔﴿فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَأَصَابَهُ وَابِلٌ فَتَرَكَهُ صَلْدًا﴾[البقرۃ:264]

7۔۔۔صدقہ دینے والا سمجھتا ہے کہ میرا یہ صدقہ مجھے بہت کام آئے گا،میری آخرت تیار ہو رہی ہے لیکن وہ آخر میں ریاکاری کر بیٹھتا ہے یا وہ کافر ہوتا ہے جس سے تمام تر اجر و ثواب ضائع ہو جاتا ہے چنانچہ جب دھوکے کی آنکھ بند ہوتی ہے تو اسے کچھ بھی نظر نہیں آتا۔

جیسے ایک شخص زندگی بھر زراعت کرتا ہے اور باغات اور نہریں بنا دیتا ہے اور یہ توقع رکھتا ہے کہ یہ سب میرے بڑھاپے اور ضرورت کے وقت کا سہارا بنیں گے لیکن اچانک رات کو آگ کا بگولا نمودار ہوتا ہے اور سب کچھ راکھ کر دیتا ہے۔﴿أَيَوَدُّ أَحَدُكُمْ أَنْ تَكُونَ لَهُ جَنَّةٌ مِنْ نَخِيلٍ وَأَعْنَابٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ لَهُ فِيهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ وَأَصَابَهُ الْكِبَرُ وَلَهُ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَاءُ فَأَصَابَهَا إِعْصَارٌ فِيهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ﴾[البقرۃ:266]

8۔صدقہ زکوۃ نکالتے ہوئے بہتر طریقہ یہ ہے کہ اچھا مال دیا جائے۔ایسا مال جسے خود پسند نہ کرتے ہوں وہ اللہ کی راہ میں دینا مناسب نہیں۔﴿وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ وَلَسْتُمْ بِآخِذِيهِ إِلَّا أَنْ تُغْمِضُوا فِيهِ﴾[البقرۃ:267]

9۔زکوۃ و صدقات سے دل کا تزکیہ ہوتا ہے اور مال میں برکت پیدا ہوتی ہے اس لیے خوش دلی سے صدقہ و زکوۃ دینی چاہیے،شیطان کی کوشش ہوتی ہے کہ وہ انسان کو کنجوسی اور طرح طرح کے وسوسوں کی طرف لے جائے،لیکن مؤمن کو اللہ تعالی کے وعدوں پر یقین رکھنا چاہیے۔

10۔اس کے مقابلے میں سود ایسی چیز ہے کہ دیکھنے میں مال بڑھتا ہے لیکن در حقیقت اس سے بے برکتی اور مال میں نحوست پیدا ہو جاتی ہے،سود خور کے ساتھ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا اعلان جنگ ہے۔بسا اوقات سود خور یا اس کی اولاد کی ذہنی کیفیت درست نہیں رہ پاتی،قیامت میں بھی وہ مخبوط الحواس شخص کی طرح اٹھے گا۔

www.suffahpk.com

سود کو کاروبار پر قیاس کرنا قطعاً درست نہیں، کیونکہ کاروبار میں نفع کسی چیز کو بیچ کر کمایا جاتا ہے یا کسی چیز کا کرایہ لیا جاتا ہے جبکہ سود میں کوئی چیز نہ تو بیچی جاتی ہے نہ کرایہ پر دی جاتی ہے۔ پیسہ پر نفع سود ہے اور اس کو کرایہ پر دینا بھی درست نہیں۔ ﴿اَلَّذِیْنَ یَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا یَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا یَقُوْمُ الَّذِیْ یَتَخَبَّطُهُ الشَّیْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْۤا اِنَّمَا الْبَیْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا وَ اَحَلَّ اللّٰهُ الْبَیْعَ وَ حَرَّمَ الرِّبٰوا... یَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَ یُرْبِی الصَّدَقٰتِ وَ اللّٰهُ لَا یُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِیْمٍ... فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ﴾ [البقرۃ: 275-279]

مالی معاملات:

1۔ جب بھی کوئی ادھار معاملہ ہو تو لکھت پڑھت بھی ہونی چاہیے اور گواہ بھی مقرر کر لینے چاہییں، تاکہ بوقت ضرورت کام آسکے۔ ﴿اِذَا تَدَایَنْتُمْ بِدَیْنٍ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ﴾ [البقرۃ: 282] عصر حاضر میں اکثر دھوکے اسی وجہ سے ہوتے ہیں کہ مسلمان نہ لکھت پڑھت کا اہتمام کرتے ہیں نہ کسی کو معاملہ کا گواہ بناتے ہیں۔

2۔ رائٹر یا کمپوزر کے لیے لکھنے کی اجرت لینا جائز ہے اور یہ اجرت مدیون کے ذمہ ہوگی۔ ﴿وَلْیُمْلِلِ الَّذِیْ عَلَیْهِ الْحَقُّ﴾ [البقرۃ: 282]

3۔ گواہ بناتے ہوئے اس کا خیال رہے کہ دو مردوں یا ایک مرد اور دو عورتوں کو گواہ بنایا جائے جن سے دونوں فریق مطمئن ہوں۔ گواہوں کی بھی یہ ذمہ داری ہے کہ جب بھی ان کو گواہی دینے کے لیے بلایا جائے تو وہ گواہی چھپائیں نہیں بلکہ آکر گواہی دیں۔ ﴿وَ اسْتَشْهِدُوْا شَهِیْدَیْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ فَاِنْ لَّمْ یَكُوْنَا رَجُلَیْنِ فَرَجُلٌ وَّ امْرَاَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰىهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحْدٰىهُمَا الْاُخْرٰى﴾ [البقرۃ: 282]

4۔ مالی معاملات میں فراڈ سے بچنے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ رہن کے طور کوئی چیز رکھوالی جائے تاکہ دھوکا سامنے آنے کی صورت میں اس کو بیچ کر اپنا نقصان لیا جاسکے۔ ﴿وَ اِنْ كُنْتُمْ عَلٰى سَفَرٍ وَّ لَمْ تَجِدُوْا كَاتِبًا فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ﴾ [البقرۃ: 283] اس کام کے لیے ریکارڈنگ، کفالت یا خیار شرط کے آپشن بھی استعمال کیے جاسکتے ہیں۔

www.suffahpk.com

جن پر پکڑ نہیں :

غیر اختیاری طور پر جو وساوس دل میں آئیں ان پر پکڑ نہیں، ان وساوس کو دل میں جمادینا اور اس کے مطابق غلط کام کرنا اس پر پکڑ ہے۔اسی طرح بھول یا خطا پر پکڑ نہیں۔ {لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا} البقرۃ:286]تاہم کچھ چیزیں اس سے مستثنیٰ ہیں،جیسے قسم،طلاق وغیرہ

فضائل

1۔جس گھر میں سورہ بقرہ کی آخری دو آیات تین رات پڑھی جائیں تو ایسا نہیں ہو سکتا کہ شیطان اس کے قریب آسکے۔رواہ البغوی۔

2۔جو شخص عشاء کی نماز کے بعد سورہ بقرہ کی آخری دو آیات پڑھ لے گا تہجد کی نماز کی جگہ یہ اس کے لیے کافی ہوں گی۔اخرجہ ابن عدی فی الکامل

3۔یہ آیات مردہ کی تدفین کے وقت قبر کی پائنتی کی طرف بیٹھ کر پڑھی جاتی ہیں؛کیونکہ اس میں ایمانیات کا بھی ذکر ہے اور دعائے مغفرت بھی ہے۔

دعائیں

1۔{سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ} [البقرۃ: 32]

ترجمہ:اے ہمارے پروردگار! آپ نے یہ سب کچھ بے مقصد پیدا نہیں کیا۔آپ (ایسے فضول کام سے) پاک ہیں، پس ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا لیجیے۔

1-{أَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ} [البقرۃ: 67]

ترجمہ:میں اس بات سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں نادانوں میں شامل ہوں۔

2-{رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ (البقرۃ127)

www.suffahpk.com

ترجمہ:اے ہمارے پروردگار! ہم سے (یہ خدمت) قبول فرمالے۔بے شک تو اور صرف تو ہی، ہر ایک کی سننے والا، ہر ایک کو جاننے والا ہے۔

4۔رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُسْلِمَةً لَكَ وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ (البقرۃ128)

ترجمہ:اے ہمارے پروردگار! ہم دونوں کو اپنا مکمل فرمانبردار بنالے اور ہماری نسل سے بھی ایسی امت پیدا کر جو تیری پوری تابع دار ہو اور ہم کو ہماری عبادتوں کے طریقے سکھا دے اور ہماری توبہ قبول فرمالے۔بے شک تو اور صرف تو ہی معاف کردینے کا خوگر (اور) بڑی رحمت کا مالک ہے۔

5۔{رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ} [البقرۃ: 201]

ترجمہ:اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی، اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اپنے اعمال کی کمائی کا حصہ (ثواب کی صورت میں) ملے گا، اور اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔

6۔{رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ} [البقرۃ: 250]

ترجمہ:اے ہمارے پروردگار صبر و استقلال کی صفت ہم پر انڈیل دے، ہمیں ثابت قدمی بخش دے، اور ہمیں اس کافر قوم کے مقابلے میں فتح و نصرت عطا فرمادے۔

7۔سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ۔[البقرۃ: 285]

ترجمہ:ہم نے (اللہ اور رسول کے احکام کو توجہ سے) سن لیا ہے، اور ہم خوشی سے (ان کی) تعمیل کرتے ہیں۔اے ہمارے پروردگار! ہم آپ کی مغفرت کے طلب گار ہیں، اور آپ ہی کی طرف ہمیں لوٹ کر جانا ہے۔

8۔رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا أَنْتَ مَوْلَانَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ} [البقرۃ: 286]

www.suffahpk.com

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار اگر ہم سے کوئی بھول چوک ہو جائے تو ہماری گرفت نہ فرمایئے۔ اور اے ہمارے پروردگار ہم پر اس طرح کا بوجھ نہ ڈالیے جیسا آپ نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا۔ اور اے ہمارے پروردگار ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈالیے جسے اٹھانے کی ہم میں طاقت نہ ہو، اور ہماری خطاؤں سے درگزر فرمایئے، ہمیں بخش دیجیے اور ہم پر رحم فرمایئے۔ آپ ہی ہمارے حامی و ناصر ہیں، اس لیے کافر لوگوں کے مقابلے میں ہمیں نصرت عطا فرمایئے۔ آمین

www.suffahpk.com

سورۃ آل عمران

اعداد و شمار

مصحف کی ترتیب کے لحاظ سے تیسری اور نزول کی ترتیب کے لحاظ سے 89ویں سورت ہے۔اس سورت میں 20رکوع،200آیات ہیں۔سورت 3503کلمات اور 14605 حروف پر مشتمل ہے۔

زمانہ نزول اور نام

یہ مدنی سورت ہے۔اس کے متعدّد نام ہیں:طیبہ،امان،کنز،مجادلۃ،استغفار وغیرہ

تفسیر الألوسی=روح المعانی(71/2)

«وهی مائتا آية» أخرج ابن الضريس والنحاس والبيهقی من طرق عن ابن عباس رضی الله تعالى عنهما أنها نزلت بالمدينة واسمها فی التوراة- كما روى سعيد بن منصور-طيبة وفی صحيح مسلم تسميتها والبقرة الزهراوين- وتسمى الأمان والكنز والمعنية والمجادلة وسورة الاستغفار

وجہ تسمیہ

عمران حضرت مریمؑ کے والد کا نام ہے،اور آل عمران کا مطلب ہے عمران کا خاندان۔اس سورت کی آیات ۳۳تا ۳۷میں اس خاندان کا ذکر آیا ہے،اس لیے اس سورت کا نام آل عمران ہے۔

فضائل

حضرت ابوامامہ فرماتے ہیں کہ رسول پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:

www.suffahpk.com

"سورۃ آل عمران سورہ بقرۃ اور سورہ طٰہٰ میں اللہ کا ایسا اسم اعظم ہے کہ اگر وہ نام لے کر دعا کی جائے تو اللہ تعالیٰ وہ دعا قبول فرماتے ہیں اور کچھ مانگا جائے تو عطا فرماتے ہیں۔ حضرت ابو امامہ کے شاگرد قاسم فرماتے ہیں کہ میں نے تلاش کیا تو تینوں سورتوں میں الحیّ القیوم کو مشترک پایا۔" (تفسیر مظہری)

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: "جو شخص سورۃ آل عمران کا آخری حصہ رات کو تلاوت کرلے تو اس کے لیے قیام شب کا ثواب لکھا جائے گا۔" (رواہ الدارمی)

مرکزی موضوع

اللہ کا خلیفہ کس طرح اسلام کو خارجی اور داخلی طور پر مضبوط کر سکتا ہے؟ شروع کی 120 آیات میں ایک تو باطل نظریات کارد کیا گیا ہے تاکہ مسلمان ان سے دور رہیں دوسرا دعوت و تبلیغ اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی ترغیب دے کر اسلام کو دنیا بھر میں پھیلانے کا منصوبہ بتایا گیا ہے۔ ان عوامل سے اسلام خارجی طور پر مستحکم ہو جائے گا۔

آیت 121 سے آخر تک داخلی استحکام کا طریقہ بتایا گیا ہے کہ غزوہ بدر اور احد سے سبق حاصل کیے جائیں اس سے مسلمان داخلی طور پر مضبوط ہوں گے اور داخلی کمزوریوں سے بچے رہیں گے۔

عیسائیت

مسیحی عقائد کی تردید

اس سورت کی ابتدائی تراسی آیات گویا آدھی سورت نجران کے عیسائیوں کے بارے میں نازل ہوئی جو ۹ھ میں اپنے عیسائی عقائد اور اسلام کے بارے میں مناظرہ کرنے آئے تھے۔ قرآن کریم نے نہایت مضبوط دلائل کے ساتھ ان کے عقائد کی تردید فرمائی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی درست پوزیشن واضح کیا۔

www.suffahpk.com

سورت میں پہلے اللہ تعالیٰ کے اسم اعظم کا ذکر فرما کر توحید کا ذکر ہو اللہ لا الہ الا ھو والحی القیوم کہ اللہ ایک ہے تین نہیں۔ اس سے عیسائیوں کے عقیدہ تثلیث کی تردید ہوئی۔

اس کے بعد انسان کی تخلیق کا ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ جس طرح چاہے ماں کے پیٹ میں تمھاری صورت بنادے اس طرح اس میں واضح اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی پیدا کیے گئے، حضرت بی بی مریم آپ کی والدہ ہیں تو پیدا ہونے والا کیسے خدا ہو سکتے ہیں؟ معبود وہ ہوتا ہے جو ہمیشہ سے ہو ہمیشہ رہے۔ وہ مخلوق کی صفات سے پیدا ہونے، مرنے سے، کھانے پینے سے پاک ہوتا ہے۔

اسی طرح اکثر عیسائی عقیدہ کفارہ کے مطابق اس کے قائل ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سولی دی گئی تو مرنے والا خدا کیسے ہو سکتا ہے؟ خدا تو وہ ہوتا ہے جو ہمیشہ سے زندہ ہو اور ہمیشہ زندہ رہنے والا ہو۔

دنیا میں عموماً انسان ماں باپ کے ملاپ سے پیدا ہوتے ہیں، صرف حضرت عیسی بغیر باپ کے صرف ماں سے پیدا ہوئے ہیں اگر بغیر باپ کے پیدا ہونے سے انسان خدائی کے مرتبے پر فائز ہو جاتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ حضرت آدم علیہ السلام اس بات کے زیادہ حق دار ہوئے کہ انہیں خدا کہا جائے؛ کیونکہ وہ تو بغیر ماں باپ کے پیدا کیے گئے۔ العیاذ باللہ

عیسائیوں کی گمراہی کی بنیادی وجہ

پھر عیسائیوں کی گمراہی کی اصل وجہ بتائی گئی ہے کہ وہ متشابہات سے دھوکا کھا گئے ہیں۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے محکم و متشابہ آیتوں کی وضاحت فرمائی ہے کہ دراصل آسمانی کتابوں کی آیات دو طرح کی ہوتی ہیں: ایک محکم دوسری متشابہ۔

محکم ان آیات کو کہا جاتا ہے جن کے معنی بالکل صاف اور بے غبار ہوں، اس میں کسی قسم کی پیچیدگی ہو نہ وہ منسوخ ہوں۔ یہی آیات در حقیقت "ام الکتاب" ہوتی ہیں۔ عقائد و احکام اور حلال و حرام کا ماخذ یہی آیات ہوتی ہیں۔

www.suffahpk.com

دوسری قسم ہے متشابہ۔ متشابہ ان آیات کو کہاجاتا ہے جن کے معنی یا توسرے سے معلوم ہی نہیں ہوتے، جیسے حروف مقطعات۔ یا الفاظ کے معنی معلوم ہوتے ہیں لیکن مصداق کیا ہے اس میں متعدّد احتمالات کی گنجائش ہوتی ہے۔ کچھ احتمالات ایسے بھی ہوتے ہیں جو محکم کے خلاف ہونے کی وجہ سے فاسد اور باطل ہوتے ہیں۔

اصول یہ ہے کہ متشابہ کو محکم کی روشنی میں ہی سمجھنا چاہیے، بذات خود متشابہات کو ہی ماخذ نہیں بنانا چاہیے۔

لیکن عیسائیوں سے یہاں غلطی ہوگئی۔ حضرت عیسی علیہ السلام سے متعلق دو قسم کی آیات تھیں:

1۔ محکم آیات سے صاف واضح ہوتا ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام اللہ کے بندے ہیں اور حضرت آدم علیہ السلام کی طرح ایک انسان ہی ہیں۔ جس طرح اللہ تعالی نے حضرت آدم علیہ السلام کو مٹی سے بغیر ماں باپ کے پیدا کیا، مٹی کا پتلا بنا کر "کن" کہا تو حضرت آدم علیہ السلام میں روح پڑگئی، اسی طرح حضرت عیسی علیہ السلام کو بغیر باپ کے پیدا کیا، اللہ تعالی نے "کن" فرمایا تو بی بی مریم کے شکم مبارک میں حضرت عیسی علیہ السلام کی افزائش شروع ہوگئی۔

2۔ دوسری طرف متشابہ آیات ہیں جس میں حضرت عیسی علیہ السلام کو "روح اللہ" اور "کلمۃ اللہ" کہا گیا ہے۔

عیسائی طبقہ متشابہ آیات سے استدلال کرتا ہے اور کہتا ہے کہ قرآن نے حضرت عیسی علیہ السلام کو اپنی روح اور اپنا کلمہ کہا ہے اس کا مطلب یہ بنا کہ عیسی خدا ہیں۔ حالانکہ روح اللہ اور کلمۃ اللہ کا یہ مصداق اخذ کرنا محکمات کے خلاف ہے۔ محکمات سے واضح ہوچکا ہے کہ ایسا کہنا شرک ہے۔ عیسی علیہ السلام خدا ہیں نہ اس کے بیٹے، بلکہ انسانوں میں سے ایک انسان ہیں۔ کلمۃ اللہ اور روح منہ کے ایسے معنی لیے جائیں گے تو محکمات کے

www.suffahpk.com

مطابق ہوا اور وہ یہ کہ کلمۃ اللہ سے مراد کلمہ "کن" کہنا ہے اور روح منہ اس لیے کہا گیا کہ جبرئیل امین جن کا لقب روح ہے ان کی وساطت سے یہ کام انجام دیا گیا۔

یہودیت

- اس سورت میں مختلف مقامات پر یہودیوں کی ان بیماریوں کا تذکرہ ہوا ہے:
- یہودی محض تعصب اور حسد کی وجہ سے حق کا انکار کر بیٹھتے ہیں۔{وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ إِلَّا مِن بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ}
- یہودی اللہ تعالیٰ اور انبیائے کرام کے گستاخ ہوتے ہیں۔{إِنَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَيَقْتُلُونَ النَّبِيِّينَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَيَقْتُلُونَ الَّذِينَ يَأْمُرُونَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ}[آل عمران:21]
- یہودی انبیائے کرام اور علماء وصالحین کے قاتل ہوتے ہیں۔(ایضا)
- حق کے ساتھ باطل کی ملاوٹ کرتے ہیں۔{لِمَ تَلْبِسُونَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُونَ الْحَقَّ وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ}[آل عمران:71]
- حق کو چھپاتے ہیں۔(ایضا)
- اسلام سے برگشتہ کرنے کے لیے مسلمانوں کا روپ دھارتے ہیں۔{وَقَالَت طَّائِفَةٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ آمِنُوا بِالَّذِي أُنزِلَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَجْهَ النَّهَارِ وَاكْفُرُوا آخِرَهُ}[آل عمران:72]
- طرح طرح کی سازشیں کرتے ہیں۔(ایضا)
- ان میں نسلی تعصب پایا جاتا ہے۔{أَن يُؤْتَىٰ أَحَدٌ مِّثْلَ مَا أُوتِيتُمْ أَوْ يُحَاجُّوكُمْ عِندَ رَبِّكُمْ قُلْ إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللَّهِ}[آل عمران:73]

www.suffahpk.com

- امانت میں خیانت کرتے ہیں۔ایک دینار بھی اگر ان کے پاس رکھوایا جائے تو اس کو وصول کرنے کے لیے بھی سر پر کھڑا رہنا پڑتا ہے۔{وَمِنْهُمْ مَنْ إِنْ تَأْمَنْهُ بِدِينَارٍ لَا يُؤَدِّهِ إِلَيْكَ إِلَّا مَا دُمْتَ عَلَيْهِ قَائِمًا ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا لَيْسَ عَلَيْنَا فِي الْأُمِّيِّينَ سَبِيلٌ}[آل عمران:75]
- بے سند اور بے بنیاد دعوے کرتے ہیں۔{لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ إِلَّا أَيَّامًا مَعْدُودَاتٍ}[آل عمران:24]{لَيْسَ عَلَيْنَا فِي الْأُمِّيِّينَ سَبِيلٌ}
- تاہم سارے یہودی ایسے نہیں، اکثریت ایسی ہے۔کچھ یہودی معتدل اور منصف مزاج بھی ہیں جو ایمان لے آتے ہیں۔قرآن ایسوں کی تعریف کرتا ہے۔(آیت 113)

انسانی نفسیات

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے اندر دو طرح کی قوتیں ودیعت کی ہیں۔ایک طرف صنفی کشش، سونا، چاندی، مال و اولاد، جاہ و خدم کی محبتیں رکھی ہیں تو دوسری طرف ایمان و اطاعت کی صلاحیتیں پیدا کی ہیں۔دونوں قوتیں دیے جانے کے بعد انسان سے کہا گیا ہے کہ وہ ٹکراؤ کے موقع پر ایمان و اطاعت کو ہر چیز کی مقابلے میں مقدم رکھیں۔اطاعت کے مقابلے میں جس نے دنیا اور اس کی نعمتوں کو ٹھکرایا وہی در حقیقت جنت کی نعمتوں کا حق دار ہے۔{زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْبَنِينَ وَالْقَنَاطِيرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْأَنْعَامِ وَالْحَرْثِ}[آل عمران:14]

اختلافات ختم کرنے کے اصول

اس سورت میں مناظرے کے چند آداب اور فرقہ بندیوں کے خاتمے کا ایک زریں اصول بتایا گیا ہے کہ مشترکات اور متفقہ امور پر زیادہ توجہ دی جائے۔اختلافی بحثوں کو زیادہ اچھالا نہ جائے۔اس سے اختلافات

www.suffahpk.com

بڑھنے کے امکانات کم رہ جاتے ہیں۔ ﴿قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِّن دُونِ اللَّهِ﴾ [آل عمران:64]

اگر آج ہم بھی یہی اصول اپنالیں تو بڑھتے ہوئے اختلافات کم ہوجائیں گے۔ مخالف بات نہ مانے تو بعض حالات میں مباہلہ کا طریقہ بتایا گیا اور بعض حالات میں ان سے اعراض کرنے کا کہا گیا ہے۔

احکام

کفار سے تعلقات

اس سورت میں یہ تلقین کی گئی ہے کہ کفار سے قلبی دوستی نہ رکھی جائے، ہاں ہمدردی، حسن سلوک، مہمان نوازی اور کاروباری تعلقات جائز ہیں اسی طرح ان کے شر سے بچنے کے لیے بامر مجبوری، دوستی کا اظہار بھی جائز ہے۔ کفار کو اپنا رازداں بنانے اور انہیں بڑے عہدے دینے سے منع کیا گیا اور قیامت تک کے لیے یہ اصول بتادیا کہ کبھی بھی یہود ونصاریٰ مسلمانوں کا بھلا نہیں سوچ سکتے۔ وہ سامنے کچھ ظاہر کرتے ہیں اور در پردہ کچھ اور کرتے ہیں۔

﴿لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِن دُونِ الْمُؤْمِنِينَ وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللَّهِ فِي شَيْءٍ إِلَّا أَن تَتَّقُوا مِنْهُمْ تُقَاةً﴾

آج مسلم امت نے عمومی طور پر اس حکم خداوندی کو پس پشت ڈال رکھا ہے جس کا خمیازہ سبھی کو بھگتنا پڑ رہا ہے۔ مجبوری ہو تو ظاہری دوست یاری سمجھ آتی ہے لیکن یہاں تو بغیر مجبوری کے بھی ہر کوئی ان کی طرف لپک رہا ہے۔ انہی کے گن گائے جا رہے ہیں ان کی تہذیب پر فخر کیا جا رہا ہے۔ یہ بڑی افسوس ناک صورت حال ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے حال پر رحم فرمائے، آمین!

www.suffahpk.com

مباہلہ

آیت فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ وَأَنْفُسَنَا وَأَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَعْنَتَ اللَّهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ﴾ آل عمران 61﴿ کو مفسرین آیت مباہلہ کہتے ہیں، کیونکہ اس میں مباہلہ کا ذکر آیا ہے۔ایک دوسرے پر بددعا کرنا تاکہ جو باطل پر ہے اس پر اللہ کا غضب نازل ہو اور جو حق پر ہے اسے پہچانا جائے، اس طرح حق و باطل کی تشخیص کی جائے، مباہلہ کہلاتا ہے۔

قرآن کی اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ مباہلہ صرف قطعی عقائد میں ہوتا ہے۔ فروعی مسائل میں مباہلہ نہیں کر سکتے۔ یہ صرف اسلام کی حقانیت کے لیے ہو سکتا ہے۔

مباہلہ الگ ہے مناظرہ الگ۔ مناظرہ مستقل ایک فن ہے۔ مناظرے میں دلائل دیے جاتے ہیں، مباحثہ ہوتا ہے جبکہ مباہلہ میں ایسا نہیں ہوتا۔

اس سورت میں کچھ احکام تو وہ ہیں جن کا ذکر پہلے ہوا۔ اس کے علاوہ مختلف آیات میں جو احکام وارد ہوئے ہیں ان کا خلاصہ یوں ہے:

1۔ ماں بھی اپنے بچوں کا نام رکھ سکتی ہے اور بچے کا نام پہلے دن رکھنا بھی جائز ہے۔ جیسے: حضرت مریم علیہا السلام کا نام ان کی والدہ حنہ نے رکھا اور پہلے ہی دن رکھا۔﴿وَإِنِّي سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ﴾ آل عمران:36﴿

2۔ منت اور نذر ماننا جائز ہے۔﴿رَبِّ إِنِّي نَذَرْتُ لَكَ مَا فِي بَطْنِي مُحَرَّرًا﴾ آل عمران:35﴿

3۔ کرامات اولیا برحق ہیں۔﴿كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا قَالَ يَا مَرْيَمُ أَنَّى لَكِ هَذَا قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ﴾ آل عمران:37﴿

4۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمانوں پر اٹھا لیے گئے ہیں۔ جو شخص اس عقیدے کا قائل نہ ہو وہ فاسق اور گمراہ ہے۔﴿إِذْ قَالَ اللَّهُ يَا عِيسَى إِنِّي مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ إِلَيَّ﴾ آل عمران:55﴿

www.suffahpk.com

5۔ مرتد بھی کافر کی طرح ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔ مرتد حالت ارتداد میں جتنی بھی توبہ کرتا رہے جب تک اسلام نہیں لائے گا اس کی کوئی توبہ قبول نہیں۔ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ ثُمَّ ازْدَادُوا كُفْرًا لَّن تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الضَّالُّونَ (آل عمران:90)

6۔ جس شخص کا حالت کفر میں انتقال ہو جائے اس کی کسی بھی طرح بخشش ممکن نہیں۔ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَمَاتُوا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَن يُقْبَلَ مِنْ أَحَدِهِم مِّلْءُ الْأَرْضِ ذَهَبًا وَلَوِ افْتَدَىٰ بِهِ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ وَمَا لَهُم مِّن نَّاصِرِينَ (آل عمران:91)

نصائح و عبر

اس سورت میں یہ نصائح کی گئیں ہیں:

1۔ ایک مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ تمام انبیاء ورسل اور تمام آسمانی کتابوں سے احترام اور عقیدت کا تعلق رکھے۔

2۔ جو آیات واحادیث ایسی ہیں جن کے معنی تک انسانی عقلوں کی رسائی نہیں ان کی کھوج میں نہیں لگنا چاہیے نہ زیادہ ان کا تذکرہ کرنا چاہیے!

3۔ ایک مسلمان کو ہمیشہ ہدایت پر استقامت کی دعا مانگتے رہنی چاہیے!

4۔ اللہ جل شانہ کی محبت حاصل کرنے کا نسخہ اطاعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں پوشیدہ ہے۔ (آیت 31)

شخصیات، واقعات

مجموعی طور پر ان واقعات کا ذکر ہے:

1۔ حضرت مریم علیہا السلام کی والدہ حضرت حنہ کی نذر کا ذکر کہ میری یہ اولاد بیت المقدس کے لیے وقف ہوگی۔ إِذْ قَالَتِ امْرَأَتُ عِمْرَانَ رَبِّ إِنِّي نَذَرْتُ لَكَ مَا فِي بَطْنِي مُحَرَّرًا (آل عمران:35)

www.suffahpk.com

2۔ حضرت زکریا علیہ السلام نے کس طرح حضرت مریم کی کفالت کی اور انہوں نے حضرت مریم کی کیا کیا کرامات دیکھیں؟ {وَمَا كُنتَ لَدَيْهِمْ إِذْ يُلْقُونَ أَقْلَامَهُمْ أَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ} [آل عمران:44]

3۔ حضرت زکریا علیہ السلام کے ہاں بڑھاپے کی حالت میں حضرت یحییٰ علیہ السلام کی ولادت کہ یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کا کرشمہ تھا۔ {فَنَادَتْهُ الْمَلَائِكَةُ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي الْمِحْرَابِ أَنَّ اللَّهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيَىٰ مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللَّهِ وَسَيِّدًا وَحَصُورًا وَنَبِيًّا مِّنَ الصَّالِحِينَ} [آل عمران:39]

4۔ حضرت مریم علیہا السلام کو عجیب وغریب طریقے سے حمل ٹھہرنے اور اس سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت کا واقعہ {إِذْ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ يَا مَرْيَمُ إِنَّ اللَّهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ اسْمُهُ الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ} [آل عمران:45]

5۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات اور پیشین گوئیوں اور آپ کے آسمانوں پر زندہ اٹھائے جانے کا تذکرہ۔ {وَيُعَلِّمُهُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرَاةَ وَالْإِنجِيلَ (48) وَرَسُولًا إِلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنِّي قَدْ جِئْتُكُم بِآيَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ أَنِّي أَخْلُقُ لَكُم مِّنَ الطِّينِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ فَأَنفُخُ فِيهِ فَيَكُونُ طَيْرًا بِإِذْنِ اللَّهِ وَأُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ وَأُحْيِي الْمَوْتَىٰ بِإِذْنِ اللَّهِ وَأُنَبِّئُكُم بِمَا تَأْكُلُونَ وَمَا تَدَّخِرُونَ فِي بُيُوتِكُمْ} [آل عمران:4948]

6۔ نجران کے عیسائیوں کو مباہلہ کی دعوت کیسے دی گئی؟ {فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ وَأَنفُسَنَا وَأَنفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَل لَّعْنَتَ اللَّهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ} [آل عمران:61]

7۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک، ہر نبی اور رسول سے نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد وحمایت کا عہد ومیثاق لیا گیا۔ {وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُم مِّن كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنصُرُنَّهُ} [آل عمران:81]

www.suffahpk.com

ہوم ورک

آیت نمبر بتاتے ہوئے مختصر جواب دیں!

1	ہر فرض نماز کے بعد پڑھ لینے سے جنت ملتی ہے، وہ کون سی آیت ہے؟	
2	کس کے ساتھ اللہ تعالی اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا اعلان جنگ ہے؟	
3	وساوس جو خود سے آئیں، کیا ان پر پکڑ ہے؟	
4	وہ کون سی آیات ہیں جو رات کو پڑھ لی جائیں تو تہجد کے قائم مقام ہیں؟	
5	مسلمانوں کے داخلی استحکام کا طریقہ کن آیات میں بتایا گیا ہے؟	
6	اختلافات ختم کرنے کا کیا اصول ہے؟	
7	کیا قرآن نے کبھی کسی یہودی کی تعریف کی ہے؟	
8	اللہ تعالی کی محبت حاصل کرنے کا کیا طریقہ ہے؟	
9	حضرت مریم کی والدہ کا کیا نام تھا؟	
10	تمام نبیوں سے انبیا کی تصدیق وحمایت کا وعدہ کس آیت میں لیا گیا ہے؟	

www.suffahpk.com

لن تنالوا

جیسا کہ بتایا گیا کہ سورہ آل عمران کے شروع کی 120 آیات کا خلاصہ دو باتیں ہیں:

1۔ باطل نظریات کا تعاقب؛ تاکہ مسلمان ان سے دور رہیں۔

2۔ دعوت و تبلیغ اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی ترغیب: تاکہ اسلام دنیا بھر میں پھیل جائے۔

چوتھے پارے کی شروع کی آیات انہی دو موضوعات پر مبنی ہیں۔ شروع میں اپنی محبوب چیزیں اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی ترغیب دی گئی؛ تاکہ دلوں کا تزکیہ ہو اور اسلام کی اشاعت ہو۔ ﴿لَن تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّىٰ تُنفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ﴾ [آل عمران: 92] اس کے فوراً بعد یہودیوں کے باطل نظریات کا تعاقب کیا گیا اور پھر اگلے رکوع میں دعوت و تبلیغ کی اہمیت و ضرورت پر زور دیا گیا ہے۔ اس کے بعد آیت 121 سے سورت کا اگلا موضوع شروع ہوتا ہے۔ ان آیات میں مسلمانوں کو داخلی استحکام کا طریقہ بتایا گیا ہے۔ یہ کہا گیا ہے کہ مسلمان کو غزوہ بدر اور احد سے سبق حاصل کرنا چاہیے اور وہ سبق یہی ہے کہ میدان جنگ میں ہمیشہ ثابت قدمی، تقویٰ، اتحاد اور تنظیم کا مظاہرہ کریں۔ جہاد سے دوری، اطاعت امیر سے روگردانی، کم ہمتی، بزدلی، تفرقہ بازی اور گروہ بندی ایسی چیزیں ہیں جو مسلمانوں کو شکست و ریخت سے دوچار کر سکتی ہیں۔ ساتھ ساتھ منافقین کے شکوک و شبہات کے جواب دیے گئے ہیں اور بخل کی وعیدیں بیان کر کے انہیں اس سے دور رہنے کی تلقین کی گئی ہے۔

www.suffahpk.com

اقسام جہاد

(باعتبار دفاع واقدام)

	نام	تعریف	حکم
1	جہاد اقدامی	اسلامی حکومت خود سے اقدام کرکے حملہ کرے	فرض کفایہ
2	جہاد دفاعی	دشمن مسلمانوں یا کسی اسلامی ملک پر حملہ کردے	دشمن کو جواب دینے کے لیے جتنے لوگ کافی ہوں ان پر جہاد فرض عین ہو جائے گا، اگر ملک کی فوج کافی نہ ہو تو عام لوگوں میں سے جو لڑ سکتے ہوں ان پر بھی فرض ہو جائے گا علی ہذا

(باعتبار طریقہ وشمولیت)

نمبر شمار	نام	تعریف	حکم
1	جہاد بالنفس	محاذ پر عملی جہاد میں حصہ لینا	کبھی فرض کفایہ کبھی فرض عین
2	جہاد بالمال	فنڈنگ کرنا	حسب حیثیت حصہ ملانا ضروری ہے
3	جہاد بالقلم	جہادی لٹریچر مرتب کرنا	لکھنے کی صلاحیت ہو تو ضرور لکھے
4	جہاد باللسان	جہاد کی ترغیب زبان سے دینا	حسب استعداد ترغیب دے

www.suffahpk.com

جہاد کا طریقہ کار:

1۔ پہلے اسلام کی دعوت دینی چاہیے۔ اگر دعوت پہلے نہ پہنچی ہو تو دعوت دینا واجب ہے ورنہ مستحب۔

2۔ نہ مانیں تو جزیے کی پیشکش کریں۔

3۔ نہ مانیں تب حملہ کریں۔ صرف مقاتلین سے لڑیں، عورتوں، بچوں، معذوروں اور بوڑھوں پر ہاتھ نہ اٹھائیں۔ عہد نہ توڑیں، مثلہ نہ کریں۔ مال غنیمت میں خیانت نہ کریں۔ میدان جنگ سے نہ بھاگیں۔ امیر کی اطاعت کریں۔

غزوات

مدنی زندگی میں بڑے معرکوں میں پہلا بڑا معرکہ غزوہ بدر ہے۔ جس میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو غیر معمولی فتح عطا فرمائی اور کفار قریش کے بڑے بڑے سردار مارے گئے۔ اس شکست کا بدلہ لینے کے لیے اگلے سال انہوں نے مدینہ منورہ پر حملہ کیا اور غزوۂ احد پیش آیا جس میں مسلمانوں کو عارضی پسپائی بھی اختیار کرنی پڑی۔ ان دونوں غزوات کا ذکر اس سورت میں آیا ہے اور ان سے فتح و شکست کے اسباب اور ان سے متعلق مسائل پر قیمتی ہدایات عطا فرمائی گئی ہیں۔

بدر

یادگار اور مشہورِ زمانہ معرکہ ہے۔ منگل 17 رمضان 2 ہجری کو پیش آیا۔ ابوسفیان کے تجارتی قافلے کا تعاقب مقصود تھا لیکن وہ نکل گیا اور قریش کا بڑا لشکر ابوجہل کی سربراہی میں مقابلے کے لیے آگیا۔ صحابہ کرام کی تعداد 313 تھی جبکہ کفار کی تعداد 1000۔ اس معرکۂ حق وباطل میں 14 مسلمان شہید ہوئے جبکہ کفار کو بھاری نقصان اٹھانا پڑا۔ ان کے 70 سردار مارے گئے جس میں ابوجہل اور امیہ بن خلف بھی شامل ہیں اور ستر قید ہوئے جنہیں بعد میں فدیہ لے کر چھوڑ دیا گیا۔ {وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ بِبَدْرٍ وَأَنتُمْ أَذِلَّةٌ}[ال عمران:123]

www.suffahpk.com

احد:

ہفتہ 2شوال 3ہجری کو پیش آیا۔خواب کے ذریعے اس حادثے کا اشارہ دے دیا گیا تھا۔دراصل کفار مکہ نے بدر کی شکست کا بدلہ لینے کی مکمل تیاری کی تھی،حالات کے مطابق مدینے میں رہ کر لڑنا مفید تھا لیکن بعض نوجوان صحابہ کرام کی پرزور خواہش پر باہر نکلنا پڑا۔شروع میں فتح ہوئی {وَإِذْ غَدَوْتَ مِنْ أَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِينَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ} [آل عمران: 121] لیکن پھر امیر کی نافرمانی ہوئی۔نبی پاک صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کو صدمہ پہنچا۔پھر شہادت کا رتبہ بھی دینا تھا،مومن اور منافق کو الگ کرنا بھی مقصد تھا اس لیے شکست ہوئی۔{إِنْ يَمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِثْلُهُ وَتِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ} [آل عمران:140]

اس جنگ میں کفار کی تعداد 3000 تھی جن میں سے 30 واصل جہنم ہوئے جبکہ مسلمانوں کی تعداد شروع میں 1000 تھی،بعد میں رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی اپنے سپاہی لے کر الگ ہو گیا تو 700 کی تعداد رہ گئی۔جن میں 70 شہید ہوئے۔حضرت حمزہ، مصعب بن عمیر، انس بن نضر، حضرت حذیفہ بن یمان کے والد یمان، اور حضرت جابر کے والد عبداللہ بھی شہید ہوئے۔

اس جنگ میں خواتین بھی مردوں کے شانہ بشانہ شریک جہاد رہیں۔پانی بھر بھر کر لاتیں اور زخمیوں کو پلاتیں۔ان میں سے حضرت فاطمہ، حضرت عائشہ، ام سلیم اور ام سلیط کا بخاری میں ذکر آیا ہے۔

ولقد عفا اللہ عنہم کا جملہ نص صریح ہے کہ اللہ تعالی نے اس جنگ میں پیش آنے والی بھگدڑ کو نص قطعی سے معاف کر دیا ہے لہذا اسے لے کر صحابہ کرام کے خلاف ہرزہ سرائی بالکل بھی قبول نہیں کی جائے گی۔

اذ ھمت طائفتان سے مراد بنو سلمہ اور بنو حارثہ ہیں۔

www.suffahpk.com

حمراء الاسد:

شوال 3 ہجری میں پیش آیا۔ یہ احد ہی کا تتمہ ہے۔ میدان احد کی جیت کے بعد قریش جب مدینہ سے آگے نکلے تو خیال آیا کہ کام ناتمام کیا ہے، رہی سہی کسر پوری کر دینی چاہیے، دوبارہ حملے کا ارادہ بنا، حضور ﷺ کو اطلاع ہوئی تو فوراً لشکر کشی کا حکم فرمائی، فرمایا: احد کے شرکا ہی شریک ہوں، حمراء الاسد تک پہنچے تو قریش کو آپ کے آنے کی اطلاع ملی، ان پر رعب طاری ہو گیا اور وہیں سے مکہ چل دیے۔ {الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ مِن بَعْدِ مَا أَصَابَهُمُ الْقَرْحُ}

یہودیت

اس پارے میں مختلف مقامات پر چند سابقہ امراض کے ساتھ یہودیوں کی ان بیماریوں کا بھی تذکرہ ہوا ہے:

1۔ یہودی مسلمانوں کو غلط انفارمیشن دیتے ہیں اور مس گائیڈ کرتے ہیں۔ {لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَفْرَحُونَ بِمَا أَتَوا وَّيُحِبُّونَ أَن يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا}

2۔ مسلمانوں کو اپنے قول و فعل سے ایذائیں دیتے رہتے ہیں۔ {لَن يَضُرُّوكُمْ إِلَّا أَذًى وَإِن يُقَاتِلُوكُمْ يُوَلُّوكُمُ الْأَدْبَارَ ثُمَّ لَا يُنصَرُونَ} [آل عمران: 111] {وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِن قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا أَذًى كَثِيرًا} [آل عمران: 186]

3۔ رشوت لے کر غلط مسئلہ بتاتے ہیں۔ {فَنَبَذُوهُ وَرَاءَ ظُهُورِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا} [آل عمران: 187]

4۔ ان کے کفر و نافرمانی کی وجہ سے ان پر ذلت و رسوائی کی مہر تا ابد لگا دی گئی ہے۔ یہ اس ذلت سے اسی وقت بچ سکتے ہیں کہ دو باتوں میں سے کسی ایک بات کو مان لیں یا تو اسلام قبول کر لیں یا پھر لوگوں میں سے

www.suffahpk.com

اپنے مضبوط حلیف پیدا کرلیں۔ ﴿ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ أَيْنَ مَا ثُقِفُوا إِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللَّهِ وَحَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ وَبَاءُوا بِغَضَبٍ مِّنَ اللَّهِ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ﴾ [آل عمران: 112]

5۔ سامنے کچھ کہتے ہیں، پیٹھ پیچھے کچھ کرتے ہیں۔ مسلمانوں کو کبھی پسند نہیں کرتے۔ مسلمانوں کو تکلیف پہنچنے سے انہیں راحت ملتی ہے۔ مسلمانوں کو تکلیف پہنچانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتے۔ ﴿لَا يَأْلُونَكُمْ خَبَالًا وَدُّوا مَا عَنِتُّمْ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَاءُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ وَمَا تُخْفِي صُدُورُهُمْ أَكْبَرُ... هَا أَنتُمْ أُولَاءِ تُحِبُّونَهُمْ وَلَا يُحِبُّونَكُمْ وَتُؤْمِنُونَ بِالْكِتَابِ كُلِّهِ وَإِذَا لَقُوكُمْ قَالُوا آمَنَّا وَإِذَا خَلَوْا عَضُّوا عَلَيْكُمُ الْأَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ قُلْ مُوتُوا بِغَيْظِكُمْ... إِن تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ وَإِن تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَفْرَحُوا بِهَا﴾ [آل عمران: 118-120]

منافقین

اس سورت میں منافقوں کی یہ علامات ذکر کی گئیں ہیں:

1۔ حق راہ کو چھوڑ کر فرقہ بندیاں پیدا کرتے ہیں۔

2۔ جہاد اور دینی معاملات میں مختلف شکوک و شبہات کا اظہار کرتے اور پروپیگنڈا اور میں مصروف رہتے ہیں۔

نصائح وعبر

اس سورت میں یہ نصائح کی گئیں ہیں:

1۔ مسلمان کو اسباب و وسائل اختیار کرکے بھروسہ اللہ پر کرنا چاہیے! صرف وسائل پر بھروسہ درست نہیں۔ ﴿فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِينَ﴾ [آل عمران: 159]

2۔ زیادہ ثواب اس وقت ہوتا ہے جب زیادہ محبوب چیز اللہ کی راہ میں خرچ کی جائے۔ (کما مر سابقا)

www.siratulhuda.com

3۔دنیا تو صرف ایک سفر ہے اصل زندگی آخرت کی ہے۔انسان کو آخرت کی زندگی کی تیاری کرنی چاہیے اور اپنی موت اور قبر کو ہر وقت سامنے رکھنا چاہیے! {وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ} [آل عمران:185]

4۔مشکلات و مصائب ہر دور میں آئے ہیں۔مسلمانوں کو ان سے گھبرانا نہیں چاہیے! سچے اور جھوٹے اور مخلص اور مفاد پرست میں امتیاز انہیں سے ہوتا ہے۔اس لیے ان سے گھبرانے کی بجائے ہمت و استقلال اور صبر کا مظاہرہ کرنا چاہیے! {أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللَّهُ الَّذِينَ جَاهَدُوا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصَّابِرِينَ} [آل عمران:142]

5۔جنتی لوگوں کی صفات بیان کی گئی ہیں کہ ان کے اندر خدا خوفی ہوتی ہے اور اسی وجہ سے وہ خوشی ہو یا غمی ہر حال میں اپنی حیثیت کے مطابق اللہ کی راہ میں خرچ کرتے رہتے ہیں، اپنا غصہ جائز موقع پر استعمال کرتے ہیں۔بدلہ لینے کی طاقت ہونے کے باوجود معاف کر دیتے ہیں۔کبھی کوئی گناہ ہو جائے تو اس پر اصرار نہیں کرتے بلکہ توبہ تائب ہو جاتے ہیں۔ أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِينَ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ، وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ وَمَنْ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا اللَّهُ وَلَمْ يُصِرُّوا عَلَى مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ}

مسلمان تین وجوہ سے گمراہ نہیں ہو سکتے:

مسلمان اس وقت گمراہ نہیں ہو سکتے جب تک ان کے اندر یہ چیزیں موجود رہیں: قرآن و حدیث، اہل حق علمائے کرام، درس و تدریس اور تبلیغ دین۔

{وَلَكِنْ كُونُوا رَبَّانِيِّينَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُونَ الْكِتَابَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُونَ} [آل عمران: 79]

{كَيْفَ تَكْفُرُونَ وَأَنْتُمْ تُتْلَى عَلَيْكُمْ آيَاتُ اللَّهِ وَفِيكُمْ رَسُولُهُ وَمَنْ يَعْتَصِمْ بِاللَّهِ فَقَدْ هُدِيَ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ} [آل عمران: 101]

www.suffahpk.com

شخصیات، واقعات

مجموعی طور پر اس سورت میں ان واقعات کا ذکر ہے:

1۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کو عرق النساء کی بیماری تھی۔ انہوں نے منت مان لی کہ اگر یہ بیماری ٹھیک ہوگئی تو اپنی مرغوب غذا کو ترک کردوں گا۔ ﴿إِلَّا مَا حَرَّمَ إِسْرَائِيلُ عَلَىٰ نَفْسِهِ مِن قَبْلِ أَن تُنَزَّلَ التَّوْرَاةُ﴾ [آل عمران:93]

2۔ اوس و خزرج کا باہمی بھائی چارہ یہودیوں کو پسند نہ تھا، انہوں نے ان کی پرانی دشمنیاں بھڑکانے کی کوششیں کیں، اس پر آیات نازل ہوئیں۔ ﴿قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لِمَ تَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ مَنْ آمَنَ تَبْغُونَهَا عِوَجًا وَأَنتُمْ شُهَدَاءُ﴾ [آل عمران:99]

3۔ بعض مشرک سرداروں کو بددعا دینے کا واقعہ۔ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ [آل عمران:128]

4۔ غزوہ بدر کا منظر نامہ، صحابہ کرام کی مورچہ بندی، فرشتوں کے نزول اور غیبی مدد و نصرت کا ذکر۔

5۔ غزوہ احد کی منظر کشی کہ احد میں کافروں نے اپنی شکست کا بدلہ لیا نیز اس شکست کے اسباب پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔

6۔ غزوہ احد کے فوراً بعد غزوہ حمراء الاسد کا تذکرہ۔

7۔ غزوہ بدر میں غنیمت کے مال سے ایک سرخ چادر گم ہوگئی۔ بعض منافقوں نے اس چوری کا الزام نبی کریم ﷺ پر لگایا۔ اس کا جواب ﴿وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَن يَغُلَّ﴾ [آل عمران:161]

8۔ یہودی علماء کے پاس کسی مسئلہ کی تحقیق کے لیے نبی کریم ﷺ نے چند صحابہ کرام کو روانہ فرمایا۔ یہودی علماء نے غلط انفارمیشن دی۔ اس کا واقعہ۔

www.suffahpk.com

احکام

اس پارے میں جو آیات سورہ آل عمران کی ہیں، ان سے جو احکام اخذ ہوتے ہیں ان کا خلاصہ یہ ہے:

1۔ اونٹ، اونٹ کا دودھ اور تمام پاکیزہ جانور حلال ہیں۔ {كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِّبَنِي إِسْرَائِيلَ إِلَّا مَا حَرَّمَ إِسْرَائِيلُ عَلَىٰ نَفْسِهِ}[آل عمران:93]

2۔ بیت اللہ شریف کئی وجوہ سے بیت المقدس سے افضل ہے اس لیے بہترین امت کا قبلہ بھی بہترین رکھا گیا ہے۔ {إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَهُدًى لِّلْعَالَمِينَ (96) فِيهِ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ مَّقَامُ إِبْرَاهِيمَ وَمَن دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا}[آل عمران:97،96]

3۔ جس مسلمان مرد یا عورت کے پاس اپنی ضرورتوں کے علاوہ حج کوٹے کے برابر مال ہو اس پر حج کرنا فرض ہے اور حج کی فرضیت کا منکر کافر ہے۔ {وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا وَمَن كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ}[آل عمران:97]

4۔ قرآن وسنت اور صراط مستقیم کے علاوہ دوسرے راستے اختیار کرنا اور دین میں نظریاتی تفرقہ بازی پیدا کرنا ممنوع اور شدید گمراہی ہے یہ زمانہ جاہلیت کی یادگار ہے۔ گروہ بندی ایک دیمک ہے جو قوموں کو اندر سے کھوکھلا کر دیتی ہے۔ {وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا}[آل عمران:103]

5۔ ہر شخص اپنے ماتحتوں کو نیکی کا حکم اور برائی سے منع کرنے کا پابند ہے۔ امت محمدیہ میں ہر زمانے اور ہر محلے میں ایک جماعت ایسی ہونا ضروری ہے جو امر بالمعرف اور نہی عن المنکر کا فریضہ انجام دیتی رہے۔ تبلیغ کا طریقہ کار بھی بتایا گیا کہ تبلیغ کے لیے نرمی کو اپنا ہتھیار بناؤ ورنہ لوگ آپ سے دور بھاگیں گے۔ {وَلْتَكُن مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ}[آل عمران:104] {كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ}[آل عمران:110]

www.suffahpk.com

6۔ ربا القرض حرام ہے۔ مثلاً: ہزار روپے قرض دے کر واپس ہزار روپے سے زیادہ لینا جبکہ یہ زیادتی مشروط ہو حرام ہے۔ ﴿یَاأَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَأْکُلُوا الرِّبٰا أَضْعَافًا مُّضَاعَفَةً﴾[آل عمران: 130]

7۔ امیر، اپنے ذمہ دار اور حکومت اطاعت جائز کاموں میں واجب ہے۔ اطاعتِ امیر سے نکل جانا بڑی تباہی اور ہلاکت کا باعث ہے۔ ﴿حَتّٰی إِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ فِی الْأَمْرِ وَعَصَیْتُمْ مِّنْ بَعْدِ مَا أَرَاکُمْ مَّا تُحِبُّوْنَ﴾ [آل عمران: 152]

8۔ شہادت کی تمنا جائز ہے، لیکن لڑائی میں بزدلی دکھانا جائز نہیں۔ ﴿وَلَقَدْ کُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَلْقَوْهُ فَقَدْ رَأَیْتُمُوْهُ وَأَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ﴾

9۔ تمام اہم سرکاری و غیر سرکاری امور میں مشاورت سے کام لینا چاہیے! لیکن امیر اگر امانت و دیانت اور تقویٰ کے اعلیٰ پیمانے پر ہو تو اکثریتی رائے پر عمل کرنے کا پابند نہیں۔ ﴿وَشَاوِرْهُمْ فِی الْأَمْرِ﴾[آل عمران: 159]

10۔ مال غنیمت، وقف اور سرکاری اموال میں معمولی سے معمولی خیانت بھی جائز نہیں۔ ﴿وَمَنْ یَّغْلُلْ یَأْتِ بِمَا غَلَّ یَوْمَ الْقِیَامَةِ﴾[آل عمران: 161]

11۔ شہید زندہ ہوتا ہے۔ شہید کو مردہ نہیں کہنا چاہیے!

12۔ اللہ جل شانہ کا علم ذاتی، کلی اور ہر ہر چیز کو محیط ہے جبکہ انبیائے کرام کو جو غیبی علوم دیے جاتے ہیں وہ وحی کے ذریعے ہوتے ہیں اور ہر ہر چیز کو محیط نہیں ہوتے، محدود ہوتے ہیں۔ غیر محدود نہیں ہوتے۔ ﴿وَمَا کَانَ اللّٰهُ لِیُطْلِعَکُمْ عَلَی الْغَیْبِ وَلٰکِنَّ اللّٰهَ یَجْتَبِیْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ یَّشَاءُ﴾[آل عمران: 179]

13۔ اسلامی ممالک کی سرحدوں کی حفاظت ضروری امر ہے۔ ﴿یَاأَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا﴾[آل عمران: 200]

suffahpk.com

14۔منافق اگرچہ دل سے کافر ہوتا ہے لیکن کیونکہ وہ زبان سے اسلام ظاہر کرتا ہے اس لیے اس پر مسلمانوں والے احکام ہی جاری ہوں گے۔انہیں قتل نہیں کیا جائے گا۔بلکہ ان کے اشکالات دور کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

15۔یہودیوں اور کسی بھی کافر کو کلیدی عہدے دینا جائز نہیں۔يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا بِطَانَةً مِّن دُونِكُمْ [آل عمران:118]

دعائیں

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنتَ الْوَهَّابُ [آل عمران:8]

ترجمہ:اے ہمارے رب تو نے ہمیں جو ہدایت عطا فرمائی ہے اس کے بعد ہمارے دلوں میں ٹیڑھ پیدا نہ ہونے دے، اور خاص اپنے پاس سے ہمیں رحمت عطا فرما۔بیشک تیری اور صرف تیری ذات وہ ہے جو بے انتہا بخشش کی خوگر ہے۔

رَبَّنَا إِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيعَادَ [آل عمران:9]

ترجمہ:ہمارے پروردگار تو تمام انسانوں کو ایک ایسے دن جمع کرنے والا ہے جس کے آنے میں کوئی شک نہیں۔بیشک اللہ اپنے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔

رَبِّ هَبْ لِي مِن لَّدُنكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ [آل عمران:38]

ترجمہ:یارب مجھے خاص اپنے پاس سے پاکیزہ اولاد عطا فرمادے۔بیشک تو دعا کا سننے والا ہے۔

رَبَّنَا إِنَّنَا آمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ [آل عمران:16]

ترجمہ:یہ وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ:اے ہمارے پروردگار ہم آپ پر ایمان لے آئے ہیں،اب ہمارے گناہوں کو بخش دیجیے،اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا لیجیے۔

رَبَّنَا آمَنَّا بِمَا أَنزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُولَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ [آل عمران:53]

www.suffahpk.com

ترجمہ: اے ہمارے رب! آپ نے جو کچھ نازل کیا ہے ہم اُس پر ایمان لائے ہیں اور ہم نے رسول کی اتباع کی ہے، لہذا ہمیں ان لوگوں میں لکھ لیجیے جو (حق کی) گواہی دینے والے ہیں۔

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَإِسْرَافَنَا فِي أَمْرِنَا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ [آل عمران: 147]

ترجمہ: ہمارے پروردگار! ہمارے گناہوں کو بھی اور ہم سے اپنے کاموں میں جو زیادتی ہوئی ہو اس کو بھی معاف فرمادے، ہمیں ثابت قدمی بخش دے، اور کافر لوگوں کے مقابلے میں ہمیں فتح عطا فرمادے۔

رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَذَا بَاطِلًا سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ، رَبَّنَا إِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ أَخْزَيْتَهُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ ، رَبَّنَا إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِي لِلْإِيمَانِ أَنْ آمِنُوا بِرَبِّكُمْ فَآمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْأَبْرَارِ ، رَبَّنَا وَآتِنَا مَا وَعَدْتَنَا عَلَى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ [آل عمران: 191-194]

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار! آپ نے یہ سب کچھ بے مقصد پیدا نہیں کیا۔ آپ (ایسے فضول کام سے) پاک ہیں، پس ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا لیجیے۔ اے ہمارے رب! آپ جس کسی کو دوزخ میں داخل کردیں، اسے آپ نے یقیناً رسوا ہی کردیا، اور ظالموں کو کسی قسم کے مددگار نصیب نہ ہوں گے۔ اے ہمارے پروردگار! ہم نے ایک منادی کو سنا جو ایمان کی طرف پکار رہا تھا کہ اپنے پروردگار پر ایمان لاؤ، چنانچہ ہم ایمان لے آئے۔ لہذا اے ہمارے پروردگار! ہماری خاطر ہمارے گناہ بخش دیجیے، ہماری برائیوں کو ہم سے مٹا دیجیے، اور ہمیں نیک لوگوں میں شامل کر کے اپنے پاس بلائیے۔ اور اے ہمارے پروردگار! ہمیں وہ کچھ بھی عطا فرمائیے جس کا وعدہ آپ نے اپنے پیغمبروں کے ذریعے ہم سے کیا ہے، اور ہمیں قیامت کے دن رسوا نہ کیجیے۔ یقیناً آپ وعدے کی کبھی خلاف ورزی نہیں کیا کرتے۔

www.suffahpk.com

ہوم ورک

مختصر جواب دیجیے!

1	عملی طور پر جہاد میں حصہ لیا جائے، اس کو کیا کہتے ہیں؟	
2	چوتھے پارے میں کون سے تین غزوات کا تذکرہ ہے؟	
3	حضرت یعقوب علیہ السلام کو کون سی بیماری ہوئی تھی؟	
4	مسلمان کتنی وجوہات کی وجہ سے گمراہ نہیں ہو سکتے؟	
5	یہودیوں کو کلیدی عہدے دینا جائز نہیں۔ یہ کس آیت سے مستنبط ہے؟	
6	سو روپے دے کر ایک سو ایک روپے مانگے، یہ کیا کہلائے گا؟	
7	شہید کو مردہ نہیں کہنا چاہیے۔ یہ بات کون سی آیت میں آئی ہے؟	
8	دعائیہ آیات کے آیت نمبر بتائیے!	
9	جنگ احد کس سن میں پیش آئی؟	
10	جنگ بدر میں کتنے مسلمان شہید ہوئے؟	

www.suffahpk.com

سورۃ النساء

اعداد و شمار:

مصحف کی ترتیب کے لحاظ سے چوتھی اور نزول کی ترتیب کے لحاظ سے 92 نمبر پر نازل ہونے والی سورت ہے۔ اس سورت میں 24 رکوع، 176 آیات، کلمات کی تعداد 3712 جبکہ حروف کی تعداد 15937 ہے۔ سن 4، 3 اور 5 ہجری میں نازل ہوئی۔

زمانہ نزول:

یہ مدنی سورت ہے۔ اکثر آیات مدنی ہیں۔

تفسیر الألوسی = روح المعانی (389/2)

مدنية على الصحيح وزعم النحاس أنها مكية مستندا إلى أن قوله تعالى: إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ [النساء: 58] الآية نزلت بمكة اتفاقا في شأن مفتاح الكعبة وتعقبه العلامة السيوطي بأن ذلك مستند واه لأنه لا يلزم من نزول آية أو آيات بمكة من سورة طويلة نزل معظمها بالمدينة أن تكون مكية خصوصا أن الأرجح أن ما نزل بعد الهجرة مدني ومن راجع أسباب نزول آياتها عرف الرد عليه ومما يرد عليه أيضا ما أخرجه البخاري عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت: ما نزلت سورة البقرة والنساء إلا وأنا عنده صلى الله تعالى عليه وسلم وبناؤه عليها صلى الله تعالى عليه وسلم كان بعد الهجرة اتفاقا وقيل: إنها نزلت عند الهجرة

وجہ تسمیہ:

اس سورۃ کو سورۃ النساء اس لیے کہا گیا ہے کہ اس میں خصوصیت اور کثرت سے عورتوں سے متعلق احکام کا ذکر ہے۔

www.suffahpk.com

مرکزی موضوع

کمزوروں پر رحم اور ان کے ساتھ عدل وانصاف سے پیش آنا اس سورت کا مرکزی موضوع ہے۔

خلاصہ مضامین

چنانچہ سورت میں اکثر مضامین واحکام خواتین اور کمزوروں سے ہی متعلق بیان ہوئے ہیں۔ سورت کے شروع میں تقوی کا حکم دیا گیا ہے۔ يَاأَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً{النساء:1} کیونکہ تقوی دلوں میں ہوگا تبھی ان تمام احکام پر عمل آسان ہوگا۔

ان احکام کی مختصر فہرست یہ ہے:

1۔ یتیموں کا مال بے دریغ استعمال کیا جاتا تھا یا اپنا گھٹیا مال ان کے مال میں رکھ کر ان کا اعلی مال اپنے پاس رکھ لیا جاتا تھا اس سے روکا گیا، اسے سخت گناہ اور پیٹ میں آگ کے انگارے بھرنے کی مانند قرار دیا گیا۔ {وَآتُوا الْيَتَامَى أَمْوَالَهُمْ وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيثَ بِالطَّيِّبِ وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَهُمْ إِلَى أَمْوَالِكُمْ}[النساء:2]

2۔ زمانہ جاہلیت میں ایک مرد کئی کئی شادیاں کرتا تھا جس کی وجہ سے وہ سب کے حقوق ادا نہیں کرپاتا تھا شریعت نے شادی کی غیر محدود اجازت کو چار تک محدود کر دیا اور مرد کو پابند کیا گیا کہ وہ بیویوں میں برابری کرے۔ {فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنَى وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ}[النساء:3]

3۔ مال میراث ہڑپ کرلینے کی نیت سے یتیم بچیوں اور بیواؤں کا نکاح کہیں نہیں کرنے دیا جاتا تھا، اس سے منع کیا گیا۔ {يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَرِثُوا النِّسَاءَ كَرْهًا}[النساء:19]

4۔ انہیں مہر نہیں دیا جاتا تھا، اس لیے خوش دلی کے ساتھ مہر دینے کی تاکید کی گئی۔ {وَآتُوا النِّسَاءَ صَدُقَاتِهِنَّ نِحْلَةً}[النساء:4]

www.suffahpk.com

5۔کسی بیوی سے جان چھڑانی ہوتی اور پیسا بھی ہتھیانا ہوتا تو اس پر غلط الزامات لگائے جاتے ہیں تاکہ وہ خود مال دے کر خلع لے لے، اس پر سخت نکیر فرمائی گئی۔{وَإِنْ أَرَدْتُمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَكَانَ زَوْجٍ وَآتَيْتُمْ إِحْدَاهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَأْخُذُوا مِنْهُ شَيْئًا أَتَأْخُذُونَهُ بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُبِينًا}[النساء:20]{وَلَا تَعْضُلُوهُنَّ لِتَذْهَبُوا بِبَعْضِ مَا آتَيْتُمُوهُنَّ إِلَّا أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ}[النساء:19]

6۔عورتوں اور بچوں کے لیے میراث کا حکم جاری کیا گیا۔یتیم بچوں بچیوں کے حقوق بیان کیے گئے ہیں،ان کے مال کی حفاظت کرنے کا حکم دیا گیا اور ان کے ساتھ کسی بھی طرح کی ناانصافی سے منع کیا گیا۔{وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ وَمَا يُتْلَى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ فِي يَتَامَى النِّسَاءِ اللَّاتِي لَا تُؤْتُونَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْوِلْدَانِ وَأَنْ تَقُومُوا لِلْيَتَامَى بِالْقِسْطِ}[النساء:127]

7۔سفہاء یعنی معاشرے کے وہ افراد جو فطری طور پر ناسمجھ ہوتے ہیں ان کے احکام بیان ہوئے ہیں کہ جب تک وہ ناسمجھ ہیں ان کی ضروریات کا خیال رکھو،اس مال سے ان پر خرچ کرو لیکن ان کے حوالے نہ کرو بلکہ سرپرست ان کا مال حفاظت سے اور ان کی مصلحت کے مطابق اپنے پاس رکھے۔جب اس کے اندر سمجھ بوجھ پیدا ہو جائے اور اسے تجارت کے طور طریقوں اور مال کی اہمیت کا اندازہ ہو جائے تب اس کو اس کا مال حوالہ کیا جائے۔{وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَاءَ أَمْوَالَكُمُ الَّتِي جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ قِيَامًا}[النساء:5]{فَإِنْ آنَسْتُمْ مِنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوا إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ}[النساء:6]

8۔اس سے خود مال و دولت کی اسلام میں اہمیت معلوم ہوتی ہے کہ اسلام اسے قیام اور استحکام کا باعث قرار دیتا ہے۔(ایضاً)

9۔میراث کے احکام بیان کیے گئے ہیں تاکہ کوئی کسی کا حق نہ چھین سکے۔{لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ}[النساء:7]

www.suffahpk.com

10۔ساتھ میں ترغیب دی گئی کہ میراث میں کسی غریب رشتہ دار کا حق نہیں بنتا اور وہ تقسیم میراث کے موقع پر وہ یا کوئی اور ضرورت مند حاضر ہو جائے تو اسے خوش کرنے کے لیے تھوڑا بہت دے دیا کرو۔{وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُو الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينُ فَارْزُقُوهُمْ مِنْهُ وَقُولُوا لَهُمْ قَوْلًا مَعْرُوفًا}[النساء:8]

11۔عورت صنف نازک ہے اور کمزور ہے اسی لیے بیوی کے نخرے برداشت کرنے کی ترغیب دی گئی اور کہا گیا کہ ممکن ہے تمھارے لیے انہی کے اندر خیر و برکت ہو۔{وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ فَإِنْ كَرِهْتُمُوهُنَّ فَعَسَى أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَيَجْعَلَ اللَّهُ فِيهِ خَيْرًا كَثِيرًا}[النساء:19]

12۔عورتوں یا مردوں سے بے حیائی کا کام ہو جائے تو اس کی سزائیں کی گئی۔{وَاللَّاتِي يَأْتِينَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِسَائِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوا عَلَيْهِنَّ أَرْبَعَةً}[النساء: 15]{وَاللَّذَانِ يَأْتِيَانِهَا مِنْكُمْ فَآذُوهُمَا}[النساء: 16]

13۔گناہ کے بعد انسان کی روحانیت کمزوری کا شکار ہو جاتی ہے اس کے بارے میں کہا گیا کہ توبہ کر لو ؛تاکہ قلبی کیفیت میں تسکین اور اطمینان پیدا ہو جائے۔{إِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللَّهِ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ السُّوءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوبُونَ مِنْ قَرِيبٍ}[النساء: 17]

14۔معاشرے کے وہ افراد جو مالی لحاظ سے کمزور ہیں اور نکاح کرنا چاہتے ہیں انہیں باندیوں کے ساتھ نکاح کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔{وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا أَنْ يَنْكِحَ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ فَمِنْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ مِنْ فَتَيَاتِكُمُ الْمُؤْمِنَاتِ}[النساء:25]

15۔معاملات میں رضامندی کو بنیادی عنصر قرار دیا گیا ہے تاکہ سود، قمار اور تمام غاصبانہ، ظالمانہ اور ناجائز معاملات کی حوصلہ شکنی کی جا سکے۔{إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِنْكُمْ}[النساء:29]

16۔مرد کی برتری واضح کرنے کے بعد عورتوں کی اصلاح کا طریقہ بتایا گیا ہے کہ پہلے سمجھاؤ پھر بستر الگ کر دو پھر ہلکی مار سے کام لو، بات نہ بنے تو خاندان کے بڑوں کو بیچ میں لا کر مسئلہ حل کیا جائے۔الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ بِمَا فَضَّلَ اللَّهُ بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَبِمَا أَنْفَقُوا مِنْ أَمْوَالِهِمْ فَالصَّالِحَاتُ قَانِتَاتٌ حَافِظَاتٌ

www.suffahpk.com

لِلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ وَاللَّاتِي تَخَافُونَ نُشُوزَهُنَّ فَعِظُوهُنَّ وَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوهُنَّ فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوا عَلَيْهِنَّ سَبِيلًا إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيرًا (34) وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوا حَكَمًا مِنْ أَهْلِهِ وَحَكَمًا مِنْ أَهْلِهَا إِنْ يُرِيدَا إِصْلَاحًا يُوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيمًا خَبِيرًا [النساء:3534]

17۔ والدین، رشتہ داروں، پڑوسیوں اور کمزوں کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا گیا ہے۔ {وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَبِذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبَى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ} [النساء:36]

18۔ سخاوت کی ترغیب دی گئی ہے اور بخل سے منع کیا گیا ہے تاکہ کمزوروں کی امداد زیادہ سے زیادہ ہو۔ {الَّذِينَ يَبْخَلُونَ وَيَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ}

19۔ نشہ ایک کمزور حالت ہے اس کے احکام بیان کیے گئے ہیں کہ اس حالت میں نماز درست نہیں۔ {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَى} [النساء:43]

20۔ پانی ختم ہو جائے یا پانی استعمال کرنے کی قدرت نہ ہو تو یہ مجبوری کی حالت ہے اس میں تیمم کی اجازت دی گئی ہے۔ {وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضَى أَوْ عَلَى سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ} [النساء:43]

21۔ جہاد کی ترغیب بھی یہی کہہ کر دی گئی ہے کہ کمزور مسلمان ظلم کی چکی میں پسے جا رہے ہیں پھر بھی تم جہاد میں کیوں نہیں نکلتے؟ {وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْ هَذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا وَاجْعَلْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ وَلِيًّا وَاجْعَلْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ نَصِيرًا} [النساء:75]

22۔ کمزوروں کی سفارش کرنے کا کہا گیا ہے جبکہ وہ اس نوکری یا کام کی صلاحیت رکھتے ہوں۔ {مَنْ يَشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَكُنْ لَهُ نَصِيبٌ مِنْهَا وَمَنْ يَشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَكُنْ لَهُ كِفْلٌ مِنْهَا} [النساء:85]

www.suffahpk.com

23۔ منافقین کمزور عقیدے اور بزدل قسم کے لوگ ہوتے ہیں ان کے احکام بیان کیے گئے ہیں۔

{فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِئَتَيْنِ} [النساء:88]

24۔ کہیں کوئی قتل ہوجائے تو اس کی اقسام اور احکام بتائے گئے ہیں تاکہ مقتول کی دادرسی ہوسکے۔ جان بوجھ کر قتل کیا ہے تو اس کی پانچ سزائیں بتائی گئی ہیں اور غلطی سے قتل ہوا ہے تو کفارہ اور دیت ادا کرنے کا کہا گیا ہے۔ {وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ أَنْ يَقْتُلَ مُؤْمِنًا إِلَّا خَطَأً وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَأً فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ وَدِيَةٌ مُسَلَّمَةٌ إِلَى أَهْلِهِ إِلَّا أَنْ يَصَّدَّقُوا} [النساء:92]

25۔ معذوروں کے بارے میں فرمایا گیا ہے کہ ان سے جہاد معاف ہے۔ {غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ} [النساء:95]

26۔ کمزور اور مظلوم مسلمانوں کو ترغیب دی گئی ہے کہ وہ کافر ملک کو چھوڑ کر اسلامی ملک میں آجائیں تاکہ ان پر کوئی ظلم نہ کرسکے۔ {قَالُوا أَلَمْ تَكُنْ أَرْضُ اللَّهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوا فِيهَا} [النساء:97]

27۔ سفر میں مشقتیں پیش آتی ہیں اس لیے سفر کی نماز کو آدھا کردیا گیا ہے۔ {وَإِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ}

28۔ خوف کی حالت میں نماز کا طریقہ بتایا گیا ہے۔ {فَلْتَقُمْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوا أَسْلِحَتَهُمْ} [النساء:102]

29۔ ایک بے قصور یہودی پر ایک منافق نے چوری کا الزام لگادیا تھا اس کا پول کھولا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ اسلامی مملکت میں کسی یہودی کے ساتھ بھی ناانصافی نہیں ہونی چاہیے۔ {إِنَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا أَرَاكَ اللَّهُ وَلَا تَكُنْ لِلْخَائِنِينَ خَصِيمًا} [النساء:105]

30۔ عدل وانصاف کا دامن کسی صورت نہ چھوڑو، حتیٰ کہ اگر اپنے خلاف، اپنے والدین اور قرابت دار کے خلاف ہی کیوں نہ جانا پڑے۔ {كُونُوا قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاءَ لِلَّهِ وَلَوْ عَلَى أَنْفُسِكُمْ أَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ} [النساء:135]

www.suffahpk.com

عقائد:

1۔اللہ تعالی شرک اور کفر کے گناہ کو معاف نہیں کریں گے،دیگر کبائر کو اپنی رحمت و مشیت سے چاہیں تو معاف کر سکتے ہیں۔{إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ}[النساء:116]

2۔بعض رسولوں کو ماننا بعض کو نہ ماننا کفر صریح ہے۔{إِنَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ وَيُرِيدُونَ أَنْ يُفَرِّقُوا بَيْنَ اللَّهِ وَرُسُلِهِ وَيَقُولُونَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَنَكْفُرُ بِبَعْضٍ وَيُرِيدُونَ أَنْ يَتَّخِذُوا بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا (150) أُولَئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ حَقًّا}[النساء:150،151]

3۔حضرت عیسی علیہ السلام نہ قتل ہوئے نہ انہیں سولی دی گئی بلکہ کسی اور کو ان کی شکل دی گئی اور اسے سولی دی گئی،عیسی علیہ السلام کو زندہ آسمانوں پر اٹھا لیا گیا۔قرب قیامت میں حضرت عیسی علیہ الصلوۃ السلام کا آپ ﷺ کے امتی اور خلیفہ کے طور پر نازل ہوں گے۔اور سب اہل کتاب ان پر ایمان لائیں گے۔{وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلَكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ وَإِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِيهِ لَفِي شَكٍّ مِنْهُ مَا لَهُمْ بِهِ مِنْ عِلْمٍ إِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ وَمَا قَتَلُوهُ يَقِينًا (157) بَلْ رَفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا (158) وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا}[النساء:157-159]

4۔مسلمانوں کو کفار و منافقین کی دوستی سے روکا گیا ہے مگر صرف بچاؤ کے لیے ظاہر داری کے طور پر ہو تو کوئی حرج نہیں۔{يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ}[النساء:144]

5۔غلو سے بچنے کی تاکید کی گئی؛کیونکہ غلو سے دین میں تحریف کا دروازہ کھل جاتا ہے۔تثلیث کا عقیدہ ہو یا حلول کا یہ سب غلو فی الدین ہے۔{يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ}[النساء:171]

www.suffahpk.com

احکامِ نماز

1-نشہ کی حالت میں نماز جائز نہیں۔

2-جنابت کی حالت میں نماز پڑھنا اور مسجد سے گزرنا جائز نہیں۔

3-حالتِ سفر قصر نماز پڑھنا ضروری ہے۔

4-حالتِ امن میں نمازوں کو ان کے وقت مقررہ پر ادا کرنا ضروری ہے۔

5-پانی نہ ہو تو تیمم کر سکتے ہیں۔

احکامِ میراث

{ يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ فَإِنْ كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ وَإِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ وَلِأَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ إِنْ كَانَ لَهُ وَلَدٌ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ وَلَدٌ وَوَرِثَهُ أَبَوَاهُ فَلِأُمِّهِ الثُّلُثُ فَإِنْ كَانَ لَهُ إِخْوَةٌ فَلِأُمِّهِ السُّدُسُ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِي بِهَا أَوْ دَيْنٍ } [النساء: 11] {وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُنَّ وَلَدٌ فَإِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِينَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكُمْ وَلَدٌ فَإِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوصُونَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ وَإِنْ كَانَ رَجُلٌ يُورَثُ كَلَالَةً أَوِ امْرَأَةٌ وَلَهُ أَخٌ أَوْ أُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا السُّدُسُ فَإِنْ كَانُوا أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ فَهُمْ شُرَكَاءُ فِي الثُّلُثِ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصَى بِهَا أَوْ دَيْنٍ} [النساء: 12]

www.suffahpk.com

للذکر مثل حظ الانثیین کا قاعدہ مدنظر رکھیں۔ یعنی بیٹی کے ساتھ بیٹا یا بہن کے ساتھ بھائی آجائے تو وہ عصبہ بنیں گے اور مذکر کو مونث کے مقابلے میں دوگنا ملے گا۔اس کے بعد یہ سمجھیں کہ شرعی ورثاء کے حصص جاننے سے پہلے شرعی حصص اور ان کی تعبیرات سمجھنا ضروری ہے:

	حصص	اردو	کسر	فی صد	حق دار
01	نصف	آدھا	1/2	50٪	شوہر، بیٹی، پوتی، بہن
02	ربع	چوتھائی	1/4	25٪	شوہر، بیوہ
03	ثمن	آٹھواں	1/8	12.5٪	بیوہ ایک ہو یا زیادہ
04	ثلثان	دو تہائی	2/3	66.67٪	بیٹیاں، پوتیاں، بہنیں
05	ثلث	تہائی	1/3	33.33٪	والدہ، ماں شریک
06	سدس	چھٹا	1/6	16.67٪	والد، والدہ، دادا، دادی، نانی، ماں شریک

احکام نکاح

1۔نکاح کے لیے مہر دینا ضروری ہے۔

2۔اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے باپ کی منکوحہ عورتوں کو ان کے بیٹوں پر ہمیشہ کے لیے حرام کر دیا اور ساتھ ساتھ ان عورتوں کا حکم بھی نازل فرمادیا جن سے ہمیشہ کے لیے یا وقتی طور پر نکاح حرام ہے۔تین قسم کے رشتے وہ ہیں جن سے ہمیشہ نکاح حرام ہے: خونی رشتے، رضاعی رشتے، سسرالی رشتے جبکہ دو رشتے ایسے ہیں جن سے وقتی

www.suffahpk.com

طور پر نکاح حرام ہے: دو محرم عورتوں کو بیک وقت نکاح میں رکھنا حرام ہے۔ دوسرا، ایک عورت کسی مرد کے نکاح میں ہے تو طلاق لے اور اس کی عدت گزارے بغیر کسی دوسرے مرد کے لیے اس سے نکاح جائز نہیں۔

{حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ وَعَمَّاتُكُمْ وَخَالَاتُكُمْ وَبَنَاتُ الْأَخِ وَبَنَاتُ الْأُخْتِ وَأُمَّهَاتُكُمُ اللَّاتِي أَرْضَعْنَكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ مِنَ الرَّضَاعَةِ وَأُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ وَرَبَائِبُكُمُ اللَّاتِي فِي حُجُورِكُمْ مِنْ نِسَائِكُمُ اللَّاتِي دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَإِنْ لَمْ تَكُونُوا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ وَحَلَائِلُ أَبْنَائِكُمُ الَّذِينَ مِنْ أَصْلَابِكُمْ وَأَنْ تَجْمَعُوا بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ}

[النساء: 23]

3۔ نکاح کا مقصد عفت اور پاکدامنی کا حصول ہونا چاہیے محض شہوت رانی نہیں اسی وجہ سے نکاح متعہ، گرل فرینڈ، بوائے فرینڈ اور زنا حرام ہے۔ {مُحْصَنَاتٍ غَيْرَ مُسَافِحَاتٍ وَلَا مُتَّخِذَاتِ أَخْدَانٍ}[النساء:25]

خون کے سات رشتے:

سات طرح کے قرابت داروں سے نکاح ہمیشہ کے لے حرام ہے:

1۔ والدین اوپر تک (یعنی ماں باپ، دادا، دادی، نانا نانی، پردادا پردادی، پرنانا پرنانی اوپر تک)

2۔ اولاد نیچے تک (بیٹا بیٹی، پوتا پوتی، نواسا نواسی نیچے تک)

3۔ بھائی بہن چاہے حقیقی ہوں یا علاتی (باپ شریک) یا اخیافی (ماں شریک)

4۔ پھوپھی، چچا چاہے حقیقی ہوں یا علاتی (باپ شریک) یا اخیافی (ماں شریک)

5۔ ماموں خالہ چاہے حقیقی ہوں یا علاتی (باپ شریک) یا اخیافی (ماں شریک)

6۔ بھانجے بھانجیاں چاہے حقیقی ہوں یا علاتی (باپ شریک) یا اخیافی (ماں شریک)

7۔ بھتیجے بھتیجیاں چاہے حقیقی ہوں یا علاتی (باپ شریک) یا اخیافی (ماں شریک)

www.suffahpk.com

رضاعت کے سات رشتے:

رضاعت سے بھی وہی سات رشتے حرام ہوتے ہیں جو نسبی قرابت سے حرام ہوتے ہیں:

1۔رضائی ماں باپ، دادادادی، نانانانی اوپر تک۔

2۔رضائی بیٹے بیٹیاں پوتے پوتیاں نواسے نواسیاں نیچے تک

3۔رضائی بھائی بہن 4۔رضائی پھوپھی رضائی چچا

5۔رضائی خالہ رضائی ماموں 6۔رضائی بھانجا بھانجی 7۔رضائی بھتیجا بھتیجی۔

سسرالی محارم:

سسرالی رشتے سے بھی دائمی حرمت آتی ہے۔

مرد کے لیے چار سسرالی محرمات یہ ہیں:

1۔سوتیلی ماں 2۔بہو 3۔ساس اور 4۔سوتیلی بیٹی۔

جبکہ عورت کے لیے چار سسرالی محرمات یہ ہیں:

1۔سوتیلا باپ 2۔داماد 3۔سسر اور 4۔سوتیلی اولاد۔

متفرق احکام

توبہ:

کبیرہ گناہوں سے بچنا ضروری ہے لیکن اگر کبیرہ گناہ سرزرد ہوجائے تو فوراً توبہ کرلی جائے۔البتہ موت کے وقت توبہ قبول نہیں۔

www.suffahpk.com

امانت:

کسی بھی طرح امانت میں خیانت جائز نہیں۔ شہادت اور ووٹ بھی امانت ہے۔ {إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ} [النساء:58]

اطاعت امیر:

اللہ اور رسول کی اطاعت کے ساتھ علماء وامیر کی اطاعت بھی ضروری ہے جبکہ وہ قرآن وسنت کے اندر رہتے ہوئے کوئی حکم دیں۔ قرآن اور احادیث سے اعراض کر کے کسی اور سے فیصلہ کرانا منع ہے۔ {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ} [النساء:59]

سلام اور دعا کا طریقہ:

سلام اور دعا دینے کا طریقہ یہ ہے کہ جواب بہتر طریقے سے دینا چاہیے۔ {وَإِذَا حُيِّيتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا} [النساء:86]

میڈیا کے اصول:

1۔ جہاد اور تمام معاملات میں سنی سنائی باتیں نقل کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ {وَإِذَا جَاءَهُمْ أَمْرٌ مِنَ الْأَمْنِ أَوِ الْخَوْفِ أَذَاعُوا بِهِ وَلَوْ رَدُّوهُ إِلَى الرَّسُولِ وَإِلَىٰ أُولِي الْأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِينَ يَسْتَنْبِطُونَهُ مِنْهُمْ} [النساء:83]

2۔ واقعہ کی تحقیق کے بغیر فیصلے کرنا جائز نہیں۔

3۔ برائی کا چرچا نہ کیا جائے مگر ظالم کے ظلم کو بیان کرنا جائز ہے۔ لَا يُحِبُّ اللَّهُ الْجَهْرَ بِالسُّوءِ مِنَ الْقَوْلِ إِلَّا مَنْ ظُلِمَ [النساء:148]

www.suffahpk.com

تغییر خلق اللہ:

تغییر خلق اللہ حرام ہے جیسے دانتوں کو باریک کروانا، بھنویں بنوانا، سرجری کروانا، جسم گدوانا، البتہ عیب زائل کرنا درست ہے۔ وَلَأُضِلَّنَّهُمْ وَلَأُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ آذَانَ الْأَنْعَامِ وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللَّهِ [النساء:119]

یہودیت

اس سورت میں بھی یہودیوں کا تذکرہ ہوا ہے:

1۔ حق کے مقابلے میں گمراہی کا چناؤ کرتے ہیں۔ {يَشْتَرُونَ الضَّلَالَةَ}[النساء:44]

2۔ خود تو گمراہ ہیں ہی، مسلمانوں کو بھی گمراہ کرنا چاہتے ہیں۔ {وَيُرِيدُونَ أَنْ تَضِلُّوا السَّبِيلَ}[النساء:44]

3۔ تحریف کے عادی ہیں۔ {يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَنْ مَوَاضِعِهِ}[النساء:46]

4۔ احکام الٰہیہ کو سن کو اس کی نافرمانی کرنا ان کی فطرت میں داخل ہے۔ {وَيَقُولُونَ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا}[النساء:46]

5۔ مبہم اور گول مول الفاظ استعمال کرنے کے عادی ہیں، جس کا ظاہری مطلب اچھا نکلتا ہو لیکن درپردہ گھناؤنے معنی لیے جاسکتے ہوں۔ {وَاسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ وَرَاعِنَا لَيًّا بِأَلْسِنَتِهِمْ}[النساء:46]

6۔ مسلمانوں کی دشمنی میں شرکیہ مذاہب کی تعریف کرنے سے بھی گریز نہیں کرتے۔ {أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبًا مِنَ الْكِتَابِ يُؤْمِنُونَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوتِ وَيَقُولُونَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا هَؤُلَاءِ أَهْدَى مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا سَبِيلًا}[النساء:51]

7۔ حسد اور تعصب اور بخل بہت زیادہ ہے۔ {أَمْ لَهُمْ نَصِيبٌ مِنَ الْمُلْكِ فَإِذًا لَا يُؤْتُونَ النَّاسَ نَقِيرًا (53) أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَى مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ}

www.suffahpk.com

8۔بڑے بڑے دعوی کرتے رہتے ہیں۔{يَسْأَلُكَ أَهْلُ الْكِتَابِ أَنْ تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ كِتَابًا مِنَ السَّمَاءِ فَقَدْ سَأَلُوا مُوسَى أَكْبَرَ مِنْ ذَلِكَ}[النساء:153]

9۔اللہ رسول کے گستاخ ہوتے ہیں۔{فَقَالُوا أَرِنَا اللَّهَ جَهْرَةً فَأَخَذَتْهُمُ الصَّاعِقَةُ بِظُلْمِهِمْ}[النساء: 153]{وَبِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ عَلَى مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيمًا}

10۔حضرت عیسی علیہ السلام اور ان کی والدہ بی بی مریم سے عقیدت نہیں رکھتے بلکہ ان پر تبرابازی کرتے ہیں اور خود کو حضرت عیسی علیہ السلام کا قاتل باور کراتے ہیں۔حالانکہ حضرت عیسی علیہ السلام کو اللہ تعالی نے زندہ آسمانوں پر اٹھالیا تھا۔{وَقَوْلِهِمْ إِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيحَ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُولَ اللَّهِ وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلَكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ وَإِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِيهِ لَفِي شَكٍّ مِنْهُ مَا لَهُمْ بِهِ مِنْ عِلْمٍ إِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ وَمَا قَتَلُوهُ يَقِينًا (157) بَلْ رَفَعَهُ اللَّهُ}[النساء:158،157]

11۔انہیں سود اور حرام خوری سے منع کیا گیا تھا لیکن یہ اس سے باز نہیں آتے۔{وَأَخْذِهِمُ الرِّبَا وَقَدْ نُهُوا عَنْهُ وَأَكْلِهِمْ أَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ}[النساء:161]

12۔ان کے انہی تمام جرائم کی وجہ سے ان پر اللہ تعالی نے بعض پاکیزہ اور حلال چیزیں جو گزشتہ شریعتوں میں حلال تھیں، ان کے لیے حرام کردی گئیں۔{فَبِظُلْمٍ مِنَ الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبَاتٍ أُحِلَّتْ لَهُمْ}[النساء:160]

منافقین

اس سورت میں منافقین کا بھی تذکرہ ہوا ہے:

1۔منافق مفاد پرست ہوتا ہے۔اگر اسے نظر آ رہا ہو کہ قرآن وسنت سے فیصلہ لیا گیا تو اس کے خلاف آئے گا اور کسی اور مذہب میں اس کے حق میں فیصلہ آسکتا ہے تو وہ مسلمانوں کو چھوڑ کر غیروں سے فیصلہ کرانے سے بھی نہیں ہچکچائے گا۔{يُرِيدُونَ أَنْ يَتَحَاكَمُوا إِلَى الطَّاغُوتِ}[النساء:60]

www.suffahpk.com

2۔ان کا پول کھل جاتا ہے تو طرح طرح کے بہانے بناتے ہیں۔{فَكَيْفَ إِذَا أَصَابَتْهُمْ مُصِيبَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ ثُمَّ جَاءُوكَ يَحْلِفُونَ بِاللَّهِ إِنْ أَرَدْنَا إِلَّا إِحْسَانًا وَتَوْفِيقًا}[النساء:62]

3۔بزدلی کی وجہ سے جہاد سے دور بھاگتے ہیں۔{إِذَا فَرِيقٌ مِنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْيَةِ اللَّهِ أَوْ أَشَدَّ خَشْيَةً}[النساء:77]

4۔رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے سامنے اطاعت کا اظہار کرتے ہیں اور اپنی راتوں اور تنہائیوں میں اس کے خلاف باتیں کرتے ہیں۔{وَيَقُولُونَ طَاعَةٌ فَإِذَا بَرَزُوا مِنْ عِنْدِكَ بَيَّتَ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ غَيْرَ الَّذِي تَقُولُ}[النساء:81]{وَهُوَ مَعَهُمْ إِذْ يُبَيِّتُونَ مَا لَا يَرْضَى مِنَ الْقَوْلِ}[النساء:108]{لَا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِنْ نَجْوَاهُمْ}[النساء:114]

5۔قرآن وسنت میں تدبر سے کام نہیں لیتے۔{أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ}[النساء: 82]

6۔بلا تحقیق باتوں کو پھیلاتے ہیں۔{وَإِذَا جَاءَهُمْ أَمْرٌ مِنَ الْأَمْنِ أَوِ الْخَوْفِ أَذَاعُوا بِهِ}[النساء:83]

7۔جہاں موقع ملے مسلمانوں کے خلاف محاذ آرائی سے حتی کہ اسلحہ اٹھانے سے بھی گریز نہیں کرتے۔{كُلَّ مَا رُدُّوا إِلَى الْفِتْنَةِ أُرْكِسُوا فِيهَا}

8۔جرم کرکے اس کا الزام بے گناہ پر لگا دیتے ہیں۔وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِينَ يَخْتَانُونَ أَنْفُسَهُمْ [النساء:107]

9۔اللہ تعالی سے نہیں ڈرتے، مخلوق سے بہت ڈرتے ہیں۔{يَسْتَخْفُونَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُونَ مِنَ اللَّهِ}[النساء:108]

10۔کافروں سے دوستیاں لگاتے ہیں۔{ بَشِّرِ الْمُنَافِقِينَ بِأَنَّ لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا الَّذِينَ يَتَّخِذُونَ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ}[النساء:139،138]

11۔نمازوں میں سستی اور غفلت برتتے ہیں اور ریاکار ہوتے ہیں۔{وَإِذَا قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ قَامُوا كُسَالَى يُرَاءُونَ النَّاسَ}[النساء: 142]

www.suffahpk.com

12۔ذکرواذکار نہیں کرتے۔ {وَلَا يَذْكُرُونَ اللّٰهَ إِلَّا قَلِيلًا} [النساء:142]

13۔شکوک وشبہات اور تردد میں مبتلا رہتے ہیں۔ {مُذَبْذَبِينَ بَيْنَ ذٰلِكَ لَا إِلٰى هٰؤُلَاءِ وَلَا إِلٰى هٰؤُلَاءِ} [النساء:143]

دعائیں

رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا وَاجْعَلْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ وَلِيًّا وَاجْعَلْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ نَصِيرًا [النساء: 75]

اے ہمارے پروردگار! ہمیں اس بستی سے نکال لایئے جس کے باشندے ظلم توڑ رہے ہیں، اور ہمارے لیے اپنی طرف سے کوئی حامی پیدا کردیجیے، اور ہمارے لیے اپنی طرف سے کوئی مددگار کھڑا کردیجیے۔

www.suffahpk.com

ہوم ورک

1۔ سورہ نساء میں عورت (بیوی) کی اصلاح کے ________ طریقے بتائے گئے ہیں۔

- بارہ
- چار
- آٹھ

2۔ اگر کسی کی ایک سے زیادہ بیویاں ہوں تو میراث میں:

۱) ہر ایک کو آٹھواں حصہ ملے گا

۲) سب آٹھویں حصے میں شریک ہوں گی

۳) ہر ایک کو تہائی حصہ ملے گا۔

3۔ سلام کرنا سنت ہے اور اس کا جواب دینا:

- میں پہل کرنے سے افضل ہے۔
- واجب ہے
- سنت مؤکدہ ہے۔

4۔ تیمم میں نیت کرنا ________ ہے۔

- سنت موکدہ
- فرض
- نفل

5۔ ایک سے زائد بیویاں ہوں تو نان نفقے میں برابری ضروری ہے البتہ ______ میں ضروری نہیں۔

- شب باشی
- تحفے تحائف
- قلبی محبت

6۔ اگر شوہر کی اولاد ہو تو میراث میں بیوی کو ________ حصہ ملے گا۔

www.suffahpk.com

- تہائی
- چھٹا
- آٹھواں

7۔ غیر شادی شدہ مرد و عورت زنا کریں تو اب حکم یہ ہے کہ :

- دونوں کو 80 کوڑے لگائے جائیں۔
- دونوں کو 100 کوڑے لگائے جائیں۔
- مرد کو 100 اور عورت کو 80 کوڑے لگائے جائیں۔

8۔ قتل خطاء کا کفارہ ________ ہے:

- دیت اور مسلسل دو ماہ کے روزے
- قاتل کو بدلے میں مارنا
- دونوں میں سے کوئی نہیں

9۔ جنابت کی حالت میں نماز پڑھنا اور ________ جائز نہیں۔

- کھانا پینا
- بچے کو دودھ پلانا
- مسجد سے گزرنا

10۔ وراثت میں میت کی تدفین کے بعد سب سے پہلے ________ ادا کیا جائے گا۔

۱) وصیت

۲) قرض

۳) وارثوں کے حصے

www.suffahpk.com

سورۃ المائدۃ

اعداد و شمار:

مصحف کی ترتیب کے لحاظ سے 5ویں اور نزول کی ترتیب کے لحاظ سے 112ویں سورت ہے۔ اس سورت میں 16 رکوع اور 120 آیات ہیں۔ کلمات کی تعداد 2837 اور حروف کی تعداد 11892 ہے۔

تاریخ نزول اور نام

سورہ مائدہ مدنی سورت ہے۔ مدنی سورتوں میں سب سے آخری سورت ہے۔ اکثر حصہ حجۃ الوداع کے موقع پر نازل ہوا، کچھ حصہ صلح حدیبیہ سے واپسی کے وقت اور کچھ حصہ فتح مکہ کے سال نازل ہوا۔ اس کا ایک نام سورۃ العقود اور سورۃ المنقذہ بھی ہے۔

تفسیر الألوسی = روح المعانی (221/3)

وتسمى أيضا العقود والمنقذة قال ابن الفرس: لأنها تنقذ صاحبها من ملائكة العذاب وهي مدنية في قول ابن عباس ومجاهد وقتادة وقال أبو جعفر بن بشر والشعبي: إنها مدنية إلا قوله تعالى: الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ المائدة 3 فإنه نزل بمكة وأخرج أبو عبيد عن محمد القرظي قال: «نزلت سورة المائدة على رسول الله صلّى الله عليه وسلّم في حجة الوداع فيما بين مكة والمدينة وهو على ناقته فانصدعت كتفها فنزل عنها رسول الله صلّى الله عليه وسلّم وذلك من ثقل الوحي»

وأخرج غير واحد عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت: المائدة آخر سورة نزلت وأخرج أحمد والترمذي عن ابن عمر أن آخر سورة المائدة والفتح وقد تقدم آنفا عن البراء أن آخر سورة نزلت براءة ولعل كلا ذكر ما عنده وليس في ذلك شيء مرفوع إلى النبي صلّى الله عليه وسلّم نعم. أخرج أبو

www.suffahpk.com

عبید بن ضمرة بن حبیب وعطیة بن قیس قالا: «قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: المائدة من آخر القرآن تنزيلا فأحلوا حلالها وحرموا حرامها»

وهو غير واف بالمقصود لمكان «من» واستدل قوم بهذا الخبر على أنه لم ينسخ من هذه السورة شيء وممن صرح بعدم النسخ عمرو بن شرحبيل والحسن رضي الله تعالى عنهما، كما أخرج ذلك عنهما أبو داود وأخرج عن الشعبي أنه لم ينسخ منها إلا قوله تعالى يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُحِلُّوا شَعَآئِرَ اللَّهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْيَ وَلَا الْقَلَآئِدَ المائدة:2، وأخرج ابن عباس رضي الله تعالى عنهما أنه قال: نسخ من هذه السورة آيتان آية القلائد وقوله سبحانه: فَإِنْ جَآءُوكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ أَوْ أَعْرِضْ عَنْهُمْ المائدة:42، وادعى بعضهم أن فيها تسع آيات منسوخات وسيأتي الكلام على ذلك إن شاء الله تعالى

وجہ تسمیہ:

اس سورۃ کو مائدۃ اس لیے کہا گیا کہ اس میں اس دسترخوان کا ذکر ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کی دعا کی برکت سے ان کی قوم کے لیے نازل ہوا۔ رَبَّنَآ أَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُونُ لَنَا عِيدًا لِّأَوَّلِنَا وَآخِرِنَا وَآيَةً مِّنْكَ [المائدۃ:114]

بعض روایات کے مطابق اس دسترخوان میں مچھلی تھی جس میں ہر قسم کا مزہ تھا اور جو کی روٹیاں تھیں، بعض روایت کے مطابق جنت کے پھل اور ایک روایت کے مطابق گوشت اور روٹی تھی۔

فضائل:

1۔ آسمانوں میں اس سورۃ کو منقذہ کہا جاتا ہے کیونکہ یہ اپنے پڑھنے والے کو عذاب کے فرشتوں سے بچاتی ہے۔ (تفسیر روح المعانی)

www.suffahpk.com

2۔رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: المائدۃ من اخر القرآن تنزیلا فاحلوا حلالھا وحرموا حرامھا

"سورہ مائدہ ان سورتوں میں سے ہے جو نزول قرآن کے آخر دور میں نازل ہوئیں اس میں جو چیز حلال کی گئی اس کو ہمیشہ کے لیے حلال اور جو چیز حرام کی گئی اس کو ہمیشہ کے لیے حرام سمجھو" (روح المعانی)

3۔۔۔یہ سبع طوال یعنی قرآن کریم کی سات طویل سورتوں میں سے ایک ہے۔ سات طویل سورتوں کے نام یہ ہیں: سورہ بقرہ، سورہ آل عمران، سورہ نساء، سورہ مائدہ، سورہ انعام، سورہ اعراف اور سورہ توبہ۔

4۔۔۔ حضرت عبداللہ بن عمر سے منقول ہے کہ سورۃ مائدۃ کے نزول کے وقت آپ اپنی اونٹنی پر سوار تھے، اونٹنی اس کے بوجھ کو برداشت نہیں کرپا رہی تھی تو آپ ﷺ اونٹنی سے نیچے تشریف لے آئے۔

مرکزی موضوع

اس سورت کا مرکزی موضوع اللہ سے کیے گئے عہدوں کی پاسداری ہے۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُودِ [المائدۃ:1]

خلاصہ مضامین

اس سورت میں ہر طرح کے احکام موجود ہیں، ساتھ میں یہود ونصاریٰ کے علمائے سوء اور جعلی پیروں کو بے نقاب کیا گیا۔ یہودیوں کی گستاخیوں سے پردہ اٹھایا گیا اور صراحت سے بتایا گیا کہ اہل کتاب ہونا نجات کے لیے کافی نہیں بلکہ نبی اخر الزمان اور قرآن پر ایمان لانا ضروری ہے۔

حضرت عیسیٰ اور حضرت مریم علیہما السلام کی شان عبدیت، ان کی اصل تعلیمات اور ان کی منقبت و فضیلت بیان کی گئی ہے۔ شرک کی مختلف اقسام پر رد کیا گیا ہے۔ آخر میں قیامت کے کچھ احوال بھی ذکر کیے گئے ہیں۔

www.suffahpk.com

عقائد

1۔عقیدہ تثلیث بھی کفر ہے اور عقیدہ حلول بھی۔غیر اللہ کے نام کا ذبیحہ شرک فعلی بھی ہے اور حرام بھی۔{لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ ثَالِثُ ثَلَاثَةٍ وَمَا مِنْ إِلَٰهٍ إِلَّا إِلَٰهٌ وَاحِدٌ}[المائدۃ:73،72]

2۔اسلام میں مزید کوئی اضافہ جائز نہیں۔حجۃ الوداع کے موقع پر اسلام پورا ہو چکا اس لیے اب کسی بدعت سیئہ کی گنجائش باقی نہیں رہی۔{الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي}[المائدۃ:3]

3۔مرتد کے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں۔{وَمَنْ يَكْفُرْ بِالْإِيمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ}[المائدۃ:5]

4۔شعائر اللہ جیسے انبیائے کرام، زائرین بیت اللہ، مسجد، قرآن، قربانی کے جانور، علما غرض ہر ایسی چیز جس کی نسبت اللہ کی طرف ہوتی ہے ان کی تعظیم کرنی چاہیے۔{يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُحِلُّوا شَعَائِرَ اللَّهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْيَ وَلَا الْقَلَائِدَ وَلَا آمِّينَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ}[المائدۃ:2]

5۔وسیلہ بروزن فعیلۃ بمعنی قربت و عبادت، یعنی اپنے نیک اعمال کے ذریعہ اللہ تعالی کا قرب تلاش کرو۔باقی کسی نبی یا بزرگ کے وسیلہ سے دعا مانگنا بھی جائز ہے۔{يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ}[المائدۃ:35]

6۔اہل کتاب کی نقالی اور ان کی دوستی سے منع کیا گیا ہے کیونکہ ان کے ملاپ سے عقائد خراب ہو سکتے ہیں اور اسلامی تشخص پر زد پڑتی ہے۔{يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَىٰ أَوْلِيَاءَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ}[المائدۃ:51]

7۔فال لینے سے منع کیا گیا ہے۔{وَأَنْ تَسْتَقْسِمُوا بِالْأَزْلَامِ}[المائدۃ:3]

8۔تحریف یعنی احکام شریعت کو بدلنا سنگین جرم ہے۔{يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَنْ مَوَاضِعِهِ}[المائدۃ:13]

www.suffahpk.com

7۔ دین میں غلو منع ہے۔ غلو کا مطلب ہے معقول حدود سے آگے بڑھنا جیسے مسیحیوں نے حضرت مسیح علیہ السلام کی شان میں حدود سے تجاوز کیا اور انہیں خدا کہہ دیا۔ {یَاأَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ} [المائدۃ:77]

8۔ نور قرآن کریم کی بھی صفت ہے اور آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی بھی، تاہم آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اپنی ذات کے لحاظ سے بشر اور انسان ہی ہیں۔ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی کئی صفات اس سورت میں بیان ہوئی ہیں۔ {قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ يَهْدِي بِهِ اللَّهُ} [المائدۃ:16،15] {يَاأَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ جَاءَكُمْ رَسُولُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلَى فَتْرَةٍ مِنَ الرُّسُلِ} [المائدۃ:19]

9۔ کافر اور مشرک ہمیشہ جہنم میں رہیں گے، کبھی اس سے نکل نہیں پائیں گے۔ {يُرِيدُونَ أَنْ يَخْرُجُوا مِنَ النَّارِ وَمَا هُمْ بِخَارِجِينَ مِنْهَا وَلَهُمْ عَذَابٌ مُقِيمٌ} [المائدۃ:37]

10۔ وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ [المائدۃ:44] وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ} [المائدۃ:45] اور اس مضمون کی دیگر آیات کا یہ مطلب نہیں کہ جو شخص اسلام کے علاوہ کسی اور قانون سے فیصلہ کرے یا کروائے وہ کافر ہے بلکہ صحابہ اور سلف کی تشریحات کے مطابق یہ کفر دون کفر کی قبیل سے ہے۔ انبیاء وغیرہ کے انکار کی طرح کا کفر نہیں بلکہ اس سے کم درجہ کا کفر یعنی ناشکری اور سخت گناہ کی قبیل سے ہے۔ اس کی مثال ایسے ہی جیسے نماز کی فرضیت کو مانتے ہوئے بھی مسلمان نماز چھوڑ بیٹھتا ہے اسی طرح مسلمان اسلامی قانون کو حق مانتے ہوئے بھی بسا اوقات دوسرے قانون کے مطابق فیصلہ کرتا کراتا ہے۔

11۔ یہی حکم تشبہ بالکفار کا ہے۔ تشبہ بالکفار یعنی اغیار اور فساق کی نقالی منع ہے {يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى أَوْلِيَاءَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ} [المائدۃ:51] لیکن اگر کوئی اس کے باوجود بھی نقالی کرتا ہے تو سخت گناہ ہے لیکن وہ کافر نہ ہوگا بلکہ ناشکری کہلائے گی۔

www.suffahpk.com

12۔ اللہ تعالی کی طرف ہاتھوں وغیرہ کی جو نسبت يَدَاهُ مَبْسُوطَتَانِ [المائدة:64] میں کی گئی ہے، یہ سب متشابہات میں سے ہے۔

13۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے کوئی بھی وحی اور اللہ کا کوئی بھی پیغام نہیں چھپایا۔ {وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ} [المائدة:67]

14۔ جن کی تقلید کی جائے وہ اگر نیک اور اہل علم میں سے ہوں تو وہ تقلید جائز ہے، وہ تقلید ناجائز ہے جو جاہل کی ہو یا نصوص کے خلاف ہو۔ {قَالُوا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا أَوَلَوْ كَانَ آبَاؤُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ شَيْئًا وَلَا يَهْتَدُونَ} [المائدة:104]

15۔ قیامت اور اس دن سوال و جواب برحق ہے۔ {يَوْمَ يَجْمَعُ اللَّهُ الرُّسُلَ فَيَقُولُ مَاذَا أُجِبْتُمْ قَالُوا لَا عِلْمَ لَنَا إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ} [المائدة:109]

اصول شریعت

1۔ اضطراری حالت کے احکام عام حالات سے الگ ہیں۔ {فَمَنِ اضْطُرَّ فِي مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِإِثْمٍ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ} [المائدة:3]

2۔ اسلام حرج کو دور کرتا ہے۔ {مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ حَرَجٍ} [المائدة:6]

3۔ دین، جان، مال اور عزت کی حفاظت مقاصد شریعت میں سے ہے۔ {يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ مِنْ بَعْدِ مَوَاضِعِهِ} [المائدة:41] {مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا} [المائدة:32] {وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا} [المائدة:38]

4۔ حلال حرام کے اصول اپنی طرف سے مقرر کرنا درست نہیں۔ {مَا جَعَلَ اللَّهُ مِنْ بَحِيرَةٍ وَلَا سَائِبَةٍ وَلَا وَصِيلَةٍ وَلَا حَامٍ وَلَكِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ} [المائدة:103]

www.suffahpk.com

5۔چیزوں کو اس کی معقول حدود میں رکھنا چاہیے، افراط تفریط نہیں کرنی چاہیے۔{يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ}[المائدۃ:77]

دعوت

1۔امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا فرض ہے۔{كَانُوا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَن مُّنكَرٍ فَعَلُوهُ}[المائدۃ:79]

2۔پہلی امتوں نے دعوت کے کام کو چھوڑا اس کی وجہ سے ان پر عذاب آیا۔{لُعِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَىٰ لِسَانِ دَاوُودَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۚ ذَٰلِكَ بِمَا عَصَوا وَّكَانُوا يَعْتَدُونَ كَانُوا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَن مُّنكَرٍ فَعَلُوهُ}[المائدۃ:79،78]

3۔ پیشین گوئی کی گئی ہے مسلمانوں کے سخت حریف دو ہیں: پہلے نمبر پر یہودی دوسرے نمبر پر مشرکین۔عیسائی ان کے مقابلے میں نرم ثابت ہوں گے۔{لَتَجِدَنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِينَ آمَنُوا الْيَهُودَ وَالَّذِينَ أَشْرَكُوا ۖ وَلَتَجِدَنَّ أَقْرَبَهُم مَّوَدَّةً لِّلَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ قَالُوا إِنَّا نَصَارَىٰ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيسِينَ وَرُهْبَانًا وَأَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ}[المائدۃ:82]

طہارت

1۔وضو کے چار فرائض ہیں: چہرہ دھونا، دونوں ہاتھ کہنیوں تک دھونا، دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھونا اور سر کا مسح کرنا۔{يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ}[المائدۃ:6]

2۔سفر، مرض اور جن صورتوں میں پانی کے استعمال پر قدرت نہ ہو وہاں تیمم کیا جائے۔{وَإِن كُنتُم مَّرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِّنكُم مِّنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا}[المائدۃ:6]

www.suffahpk.com

3۔تیمم کے تین فرائض ہیں:نیت کرنا،پہلی ضرب سے چہرہ پر ہاتھ پھیرنا،دوسری ضرب سے ہاتھوں پر مسح کرنا۔فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ مِنْهُ{المائدۃ:6]

4۔غسل جنابت لاحق ہوجائے تو اس سے پاکی کا طریقہ یہ ہے کہ خوب اچھی طرح پاکی حاصل کی جائے{وَإِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا}[المائدۃ:6]یعنی جہاں جہاں تک پانی پہنچانا ممکن ہو وہاں وہاں پانی پہنچایا جائے، اسی سے غسل کے تین فرائض مستنبط ہوتے ہیں:کلی کرنا،ناک میں پانی ڈالنا اور تمام بدن پر جہاں جہاں پانی پہنچا سکتے ہوں پانی پہنچانا۔

تدفین

تدفین کا طریقہ یہ ہے کہ زمین کھود کر مردے کو اس کے اندر لٹایا جائے۔فَبَعَثَ اللَّهُ غُرَابًا يَبْحَثُ فِي الْأَرْضِ [المائدۃ:31]

نکاح

1۔نکاح کا مقصد پاک دامنی کا حصول ہے۔{وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ إِذَا آتَيْتُمُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ مُحْصِنِينَ غَيْرَ مُسَافِحِينَ وَلَا مُتَّخِذِي أَخْدَانٍ}[المائدۃ:5]

2۔نکاح میں مہر دینا ضروری ہے۔(ایضا)

3۔اہل کتاب عورتوں سے نکاح فی نفسہ جائز ہے۔(ایضا)

معاملات

1۔ہر قسم کے جائز معاہدے پورے کرنا چاہییں،چاہے وہ مالی معاملات سے متعلق ہوں یا نکاح یا عام معاشرت سے متعلق،بلکہ یہود و نصاری سے توریت انجیل میں جو معاہدے لیے گئے ہیں ان کی ذمہ داری ہے کہ وہ انہیں پورے کریں۔{يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُودِ}[المائدۃ:1]

www.suffahpk.com

2۔ شراب پینا، اس کا کاروبار کرنا اور اس کا کوئی بھی استعمال حرام ہے۔ {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ} [المائدۃ:90]

3۔ میسر یعنی جوا حرام ہے۔ (ایضا)

4۔ بت پرستی اور اس کے اسباب حرام ہیں۔ (ایضا)

5۔ گناہ کا سبب بننا بھی گناہ ہے اور نیکی کا سبب بننا بھی نیکی ہے۔ لہذا وہ تمام کاروباری معاملات جن میں گناہ کی صراحت ہو یا گناہ کی نیت ہو یا ان کا استعمال گناہ ہی میں ہوتا ہو، ناجائز ہیں۔ {وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ} [المائدۃ:2]

سیاست

کفار کے ساتھ بھی انصاف سے پیش آنا چاہیے۔ وہ کفار جو مسلم ملک کے رہائشی نہ ہوں وہ اگر مسلم قوانین کے تحت فیصلہ کرانا چاہیں تو حاکم کو اختیار چاہے تو ان مقدمہ سنے چاہے تو نہ سنے۔

البتہ مسلم ملک کے ذمی باشندوں کا کیس اسلامی عدالت سنے گی اور ان کے خاص مذہبی معاملات میں انہی کے مذہب کے مطابق فیصلہ دے گی۔ ہاں! عام ملکی قوانین میں وہ مسلم قوانین کے پابند ہوں گے۔ {فَإِن جَاءُوكَ فَاحْكُم بَيْنَهُمْ أَوْ أَعْرِضْ عَنْهُمْ} [المائدۃ:42] {وَلْيَحْكُمْ أَهْلُ الْإِنجِيلِ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فِيهِ} [المائدۃ:47] {وَأَنِ احْكُم بَيْنَهُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ} [المائدۃ:49]

فقہ الحلال

1۔ پاکیزہ چیزیں حلال ہیں، ناپاک اور خبیث چیزیں حلال نہیں کی گئیں۔ قُلْ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ

2۔ ذبیحہ اور شکار حلال ہونے کی بنیادی شرط یہ ہے کہ بسم اللہ پڑھی گئی ہو {فَكُلُوا مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ} [المائدۃ:4]

www.suffahpk.com

3۔ مردار یعنی ہر وہ حلال جانور جو طبعی موت مر گیا ہو، حرام ہے۔ اسی طرح جس جانور کو گلا گھونٹ کر مارا گیا ہو یا غلیل یا بھاری چیز سے مارا گیا ہو یا اونچائی سے گر کر مر گیا ہو یا سینگ کی ضرب سے مر گیا ہو یا کسی حملہ آور جانور نے زخمی کر دیا ہو اور اسی سے وہ مر گیا ہو تو ان تمام صورتوں میں حلال جانور حرام ہو جاتا ہے البتہ زندگی کی رمق موجود ہو اور جان نکلنے سے پہلے پہلے بسم اللہ پڑھ کر ذبح کر دیا گیا ہو تو حلال ہے۔ {حُرِّمَتۡ عَلَيۡكُمُ الۡمَيۡتَةُ وَالدَّمُ وَلَحۡمُ الۡخِنۡزِيۡرِ وَمَاۤ اُهِلَّ لِغَيۡرِ اللّٰهِ بِهٖ وَالۡمُنۡخَنِقَةُ وَالۡمَوۡقُوۡذَةُ وَالۡمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيۡحَةُ وَمَاۤ اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَكَّيۡتُمۡ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَاَنۡ تَسۡتَقۡسِمُوۡا بِالۡاَزۡلَامِ}

4۔ بہتا ہوا خون حرام ہے۔ (ایضا)

5۔ خنزیر حرام اور نجس ہے۔ (ایضا)

6۔ غیر اللہ کے نام ذبح کیے گئے جانور حرام ہیں۔ (ایضا)

7۔ شکاری کتوں کے ذریعے شکار کیے ہوئے جانور چند شرائط کے ساتھ حلال ہیں، وہ شرائط یہ ہیں:

- شکاری جانور سدھایا ہوا ہو۔
- اس نے شکار کا خون نکالا ہو۔
- بسم اللہ پڑھ کر بھیجا گیا ہو۔
- شکاری جانور نے خود اس میں سے نہ کھایا ہو۔ {وَمَا عَلَّمۡتُمۡ مِّنَ الۡجَوَارِحِ مُكَلِّبِيۡنَ تُعَلِّمُوۡنَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ فَكُلُوۡا مِمَّاۤ اَمۡسَكۡنَ عَلَيۡكُمۡ وَاذۡكُرُوا اسۡمَ اللّٰهِ عَلَيۡهِ} [المائدۃ:4]

8۔ اہل کتاب کا ذبیحہ حلال ہے جبکہ وہ اپنے دین پر صحیح معنی میں قائم ہوں۔ {وَطَعَامُ الَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمۡ وَطَعَامُكُمۡ حِلٌّ لَّهُمۡ} [المائدۃ:5]

9۔ حالت احرام میں زمینی شکار حرام جبکہ سمندری شکار جائز ہے۔ {اُحِلَّ لَكُمۡ صَيۡدُ الۡبَحۡرِ وَطَعَامُهٗ مَتَاعًا لَّكُمۡ وَلِلسَّيَّارَةِ ۚ وَحُرِّمَ عَلَيۡكُمۡ صَيۡدُ الۡبَرِّ مَا دُمۡتُمۡ حُرُمًا} [المائدۃ:96]

www.suffahpk.com

10- حرم کا شکار قتل کے جرمانے میں اس کی قیمت واجب ہوگی جس کا تخمینہ دو عادل لگائیں گے۔ جب دو عادل قیمت لگادیں تو اس کے بعد قاتل کو تین اختیارات میں سے کسی کا چناؤ کرنا ہوگا: دم، مساکین کو کھانا کھلانا اور روزے رکھنا۔ {فَجَزَاءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنكُمْ هَدْيًا بَالِغَ الْكَعْبَةِ أَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسَاكِينَ أَوْ عَدْلُ ذَٰلِكَ صِيَامًا} [المائدۃ:95]

11۔ مویشی، گائے، بکری، اونٹ حلال ہیں اور جو ان کے مشابہ ہیں وہ بھی حلال ہیں۔ {أُحِلَّتْ لَكُم بَهِيمَةُ الْأَنْعَامِ} [المائدۃ:1]

12۔ بحیرہ، سائبہ، وصیلہ وغیرہ یعنی وہ تمام جانور جو بتوں کے نام پر چڑھائے جاتے ہیں اور ان کو بتوں کا سمجھ کر حرام سمجھا جاتا ہے، اسلام میں اس کا کوئی تصور نہیں۔ ایسا کرنے سے وہ حرام نہیں ہوتے بلکہ حلال ہی رہتے ہیں اور مالک کی ملکیت میں رہتے ہیں۔ {مَا جَعَلَ اللَّهُ مِن بَحِيرَةٍ وَلَا سَائِبَةٍ وَلَا وَصِيلَةٍ وَلَا حَامٍ وَلَٰكِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ} [المائدۃ:103]

13- حالت احرام میں شکاری جانور کو مارنا جائز نہیں لیکن جو جانور شکاری نہیں بلکہ پالتو ہیں جیسے بکرا، گائے، مرغی وغیرہ ان کو ذبح کر کے کھانے میں کوئی حرج نہیں۔ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا} [المائدۃ:96]

سزائیں

1۔ ایک انسان کا قتل ساری انسانیت کے قتل کے مترادف ہے۔ {مَن قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا} [المائدۃ:32]

2۔ ڈاکوؤں، باغیوں اور دہشت گردوں کی سزائیں بیان کی گئی ہیں کہ اگر انہوں نے صرف لوگوں کو ڈرایا ہو، قتل بھی نہ کیا ہو اور مال بھی نہ لوٹا ہو تو قید ان کی سزا ہے۔ اگر صرف مال لوٹا ہے تو دائیں ہاتھ اور الٹا پاؤں کاٹا جائے گا۔ اگر صرف قتل کیا ہے تو انہیں بھی قتل کیا جائے گا اور اگر مال بھی لوٹا ہے قتل بھی کیا ہے تو قتل کر کے

www.suffahpk.com

انہیں سولی پر لٹا کر نشان عبرت بنایا جائے گا۔{إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَنْ يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ مِنْ خِلَافٍ أَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْأَرْضِ}[المائدۃ:33]

3۔ مجرم نے صرف چوری کی ہے تو ثابت ہو جانے کے بعد اس کا دایاں ہاتھ کاٹا جائے گا۔{وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا}[المائدۃ:38]

4۔ رجم کی سزا برحق ہے اور یہ سزا توریت میں بھی موجود تھی۔ اسلام میں بھی برقرار ہے۔{وَكَيْفَ يُحَكِّمُونَكَ وَعِنْدَهُمُ التَّوْرَاةُ فِيهَا حُكْمُ اللَّهِ}[المائدۃ:43]

5۔ جس مجرم سے اس کے جرم کے موافق بدلہ لینا ممکن ہو وہاں اس سے قصاص لیا جائے گا۔ چنانچہ جان کے بدلے جان، آنکھ کے بدلے آنکھ، ناک کے بدلے ناک، کان کے بدلے کان، دانت کے بدلے دانت ۔{وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيهَا أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْأَنْفَ بِالْأَنْفِ وَالْأُذُنَ بِالْأُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ}[المائدۃ:45]

6۔ قسم توڑنے کا کفارہ بیان کیا گیا ہے کہ دس محتاجوں کو دو وقت کا کھانا کھلایا جائے یا ایک ایک جوڑا کپڑے کا دیا جائے یا غلام آزاد کیا جائے، اگر یہ تینوں باتیں ممکن نہ ہوں تو تین روزے مسلسل رکھے جائیں۔{فَكَفَّارَتُهُ إِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَاكِينَ مِنْ أَوْسَطِ مَا تُطْعِمُونَ أَهْلِيكُمْ أَوْ كِسْوَتُهُمْ أَوْ تَحْرِيرُ رَقَبَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ ذَلِكَ كَفَّارَةُ أَيْمَانِكُمْ إِذَا حَلَفْتُمْ}[المائدۃ:89]

وصیت

سفر ہو یا اقامت انسان کی موت کا کوئی بھروسہ نہیں اس لیے دو گواہوں کے سامنے اپنی وصیت تحریر کر لینی چاہیے{يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِينَ الْوَصِيَّةِ اثْنَانِ ذَوَا عَدْلٍ مِنْكُمْ}[المائدۃ:106]

www.suffahpk.com

اخلاق

انسان کو شکر گزاری کا وصف اپنے اندر پیدا کرنا چاہیے۔ حسد، بغض، تکبر و سرکشی کا انجام ہمیشہ برا ہوتا ہے۔ان باطنی گناہوں سے بچنا چاہیے۔ ہابیل اور قابیل کے قصے سے یہی نصیحت ملتی ہے۔

شخصیات، واقعات

1۔ بنی اسرائیل کو قوم عمالقہ سے جہاد کا حکم ہوا تو انہوں نے اپنی سرکشی و تکبر جس کی بناء پر جہاد سے منع کر دیا جس کی پاداش میں ان کو وادی تیہ میں قید کر دیا گیا جہاں وہ 40 سال قید رہے۔{يٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْأَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِي كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ}[المائدۃ:21]

2۔ قابیل ہابیل کی منگیتر سے نکاح کرنا چاہتا تھا، فیصلے کی صورت یہ مقرر ہوئی کہ اللہ کے دربار میں نذرانہ پیش کیا جائے جس کا نذرانہ اللہ تعالی قبول فرمالے اس کی شادی اس لڑکی سے ہوگی، ہابیل کا نذرانہ عمدہ تھا وہ قبول ہو گیا، قابیل کا نذرانہ عمدہ نہ تھا سو قبول نہ ہوا، اس پر قابیل کے دل میں ہابیل کے لیے حسد اور دشمنی پیدا ہوگئی۔ اور اسی حسد کی آگ میں اس نے ہابیل کو قتل کر دیا۔{وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ ابْنَيْ آدَمَ بِالْحَقِّ}[المائدۃ:27]

3۔ یہودیوں کے شرفاء میں سے شادی شدہ مرد و عورت نے زنا کیا جس کے فیصلے کے لیے یہودی نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہوئے، نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے "توریت کے حکم "رجم" کے مطابق انھیں سنگسار کرنے کا حکم دیا، یہی حکم اسلام کے لیے بھی ہے۔{يَقُولُونَ إِنْ أُوتِيتُمْ هٰذَا فَخُذُوهُ وَإِنْ لَمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوا}[المائدۃ:41]

4۔ یہود اور کفار حضرت بلال حبشی کی اذان کا مذاق اڑایا کرتے تھے اس کی سخت الفاظ میں مذمت کی گئی ہے۔{وَإِذَا نَادَيْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ اتَّخَذُوهَا هُزُوًا وَلَعِبًا}[المائدۃ:58]

5۔ نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی رسالت کو نہ ماننے کی وجہ سے اللہ تعالی نے یہودیوں کی خوش حالی سلب کر لی تھی اس پر انہوں نے اللہ جل شانہ کی شان میں گستاخی کی:{وَقَالَتِ الْيَهُودُ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُولَةٌ غُلَّتْ أَيْدِيهِمْ وَلُعِنُوا بِمَا

www.suffahpk.com

قَالُوا بَلْ يَدَاهُ مَبْسُوطَتَانِ يُنفِقُ كَيْفَ يَشَاءُ} [المائدۃ:64] اس کا جواب دیا گیا کہ اللہ تعالیٰ بخیل نہیں، بلکہ یہ تمھارے اعمال کی سزا ہے اور اسلام کی فتوحات مزید تمھارے حسد میں اضافے کا باعث بنیں گی۔

6۔ حبشہ سے آیا ہوا ایک عیسائی وفد قرآن سن کر آبدیدہ ہو گیا اور مسلمان ہو گیا واذا سمعوا کی ابتدائی آیات میں ان کی تعریف کی گئی ہے۔{وَإِذَا سَمِعُوا مَا أُنزِلَ إِلَى الرَّسُولِ تَرَىٰ أَعْيُنَهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوا مِنَ الْحَقِّ} [المائدۃ:83]

7۔ شراب کے حرام ہونے سے پہلے جن مسلمانوں نے شراب پی کیا وہ گناہ ہیں؟ اس کا جواب دیا گیا کہ نہیں وہ گناہ گار نہیں، لیکن آئندہ جو پیے گا وہ گناہ گار ہو گا۔{لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا إِذَا مَا اتَّقَوا} [المائدۃ:93]

8۔ بعض مسلمانوں نے نادانی میں نبی کریم ﷺ سے کچھ فضول سوالات کیے خواہ مخواہ کی تحقیقات میں پڑے جس کا شریعت نے مکلف نہیں بنایا اس کی مذمت کی گئی۔{يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِن تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ} [المائدۃ:101]

9۔ ایک مسلمان تاجر حالت سفر میں انتقال کر گئے۔ انتقال سے پہلے انہوں نے اپنے دو عیسائی ساتھیوں کو اپنے مال کے بارے میں تحریری وصیت لکھ کر دی، عیسائی ساتھیوں نے خیانت سے کام لیا اور ایک قیمتی پیالہ چرا لیا، اس کی تحقیق اور حل۔{تَحْبِسُونَهُمَا مِن بَعْدِ الصَّلَاةِ فَيُقْسِمَانِ بِاللَّهِ إِنِ ارْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِي بِهِ ثَمَنًا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ وَلَا نَكْتُمُ شَهَادَةَ اللَّهِ إِنَّا إِذًا لَّمِنَ الْآثِمِينَ} [المائدۃ:106]

10۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعا کی برکت سے بنی اسرائیل پر مائدہ کا نزول ہوا لیکن جب ان لوگوں نے نعمت کی ناقدری کی تو اللہ نے ان کی صورتیں مسخ کر دی۔{قَالَ اللَّهُ إِنِّي مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ فَمَن يَكْفُرْ بَعْدُ مِنكُمْ فَإِنِّي أُعَذِّبُهُ عَذَابًا لَّا أُعَذِّبُهُ أَحَدًا مِّنَ الْعَالَمِينَ} [المائدۃ:115]

www.suffahpk.com

قرآنی دعائیں:

{رَبَّنَا آمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ. وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَمَا جَاءَنَا مِنَ الْحَقِّ وَنَطْمَعُ أَنْ يُدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصَّالِحِينَ} (المائدة: 83)

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار! ہم ایمان لے آئے ہیں، لہذا گواہی دینے والوں کے ساتھ ہمارا نام بھی لکھ لیجیے۔ اور ہم اللہ پر اور جو حق ہمارے پاس آگیا ہے اس پر آخر کیوں ایمان نہ لائیں، اور پھر یہ توقع بھی رکھیں کہ ہمارا رب ہمیں نیک لوگوں میں شمار کرے گا؟

www.suffahpk.com

ہوم ورک

1۔ قرب قیامت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام آپ ﷺ کے ________ بن کر آئیں گے۔

- امتی
- خلیفہ
- دونوں درست ہیں

2۔ قسم کی تین قسموں میں سے ________ کا کفارہ سوائے توبہ استغفار کے کچھ نہیں۔

- یمین لغو
- یمین غموس
- یمین منعقدہ

3۔ بنی اسرائیل پر حضرت عیسیٰ کے دور میں مائدہ نازل ہوا جس میں ________ تھا

- گوشت اور حلوہ
- مچھلی اور جو کی روٹی
- سبزیاں اور بٹیر

4۔ ذبیحہ اور شکار کے حلال ہونے کی بنیادی شرط یہ ہے:

- تیز دھاری دار چیز استعمال ہو
- شکاری یا ذبح کرنے والا مسلمان ہو
- بسم اللہ پڑھی گئی ہو

5۔ اگر ڈاکو اور دہشت گرد مال نہ لوٹیں صرف ڈرائیں دھمکائیں تو انھیں بطور سزا:

- رجم کیا جائے
- قید کر دیا جائے
- ہاتھ پاؤں کاٹے جائیں

6۔ بنی اسرائیل پر من وسلویٰ ________ کے مقام پر نازل ہوا۔

www.suffahpk.com

▪اہرام مصر کے پاس

▪بیت المقدس کے قریب

▪وادی تیہ میں

7۔ قابیل نے اپنے بھائی ہابیل کا قتل:

•شہرت وریا کی وجہ سے کیا

•حسد کی وجہ سے کیا

•بخل کی وجہ سے کیا

8۔عیسائیوں کا عقیدہ کہ حضرت عیسیٰ ہی اللہ ہیں اس عقیدے کو ______ کہتے ہیں۔

•عقیدہ حلول

•عقیدہ تثلیث

•عقیدہ کفارہ

9۔قصاص اسی صورت میں لیا جائے گا جب:

▪جب قاتل پیسے دینے پر رضامند نہ ہو۔

▪جب قاتل کے گھر والے کمزور ہوں۔

▪جب مجرم سے اس کے جرم کے موافق بدلہ لینا ممکن ہو۔

10۔اگر شادی مرد و عورت زنا بالرضا کے مرتکب ہوں تو اسلام میں اُس کی سزا:

▪ان کی شادی کروا دینا ہے

•دونوں کو رجم کرنا ہے

•ہاتھ کاٹنا ہے

www.sulfahpk.com

سورۃ الانعام

اعداد و شمار:

سورۃ الانعام مکی سورت ہے۔ لوح محفوظ اور مصحف عثمانی کی ترتیب پر اس کا نمبر چھٹا ہے جبکہ نزول اس کا پچپن وے نمبر پر ہوا۔ بیس رکوع اور ایک سو پینسٹھ آیات پر مشتمل ہے۔ الفاظ کی تعداد 3055 ہے جبکہ حروف کی تعداد 12418 ہے۔

زمانہ نزول:

مکی سورت ہے تاہم اس کی بعض آیات مدنی ہیں۔

تفسیر الألوسی = روح المعانی (72/4)

وأخرج النحاس فی ناسخه عن الحبر أنها مكية إلا ثلاث آيات منها فإنها نزلت بالمدينة قُلْ تَعالَوْا أَتْلُ [الأنعام: 151] إلى تمام الآيات الثلاث، وأخرج ابن راهويه فی مسنده وغيره عن شهر بن حوشب أنها مكية إلا آيتين أتل تَعالَوْا أَتْلُ [الأنعام: 151] والتی بعدها، وأخرج أبو الشيخ أيضا عن الكلبی وسفيان قالا: نزلت سورة الأنعام كلها بمكة إلا آيتين نزلتا بالمدينة فی رجل من اليهود وهو الذی قال: ما أَنْزَلَ اللَّهُ عَلى بَشَرٍ مِنْ شَيْءٍ [الأنعام: 91] الآية. وأخرج ابن المنذر عن أبی جحيفة نزلت سورة الأنعام كلها بمكة إلا وَلَوْ أَنَّنا نَزَّلْنا إِلَيْهِمُ الْمَلائِكَةَ [الأنعام: 111] فإنها مدنية، وقال غير واحد: كلها مكية إلا ست آيات وَما قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ [الأنعام: 91] إلى تمام ثلاث آيات قُلْ تَعالَوْا أَتْلُ إلى آخر الثلاث.

www.suffahpk.com

نام کی وجہ:

عربی زبان میں "انعام" چوپایوں (مویشیوں) کو کہتے ہیں۔ عرب کے مشرکین، مویشیوں کے بارے میں بہت سے غلط عقیدے رکھتے تھے، مثلاً: ان کو بتوں کے نام پر وقف کر کے ان کا کھانا حرام سمجھتے تھے۔ چونکہ اس سورت میں ان بے بنیاد عقائد کی تردید کی گئی ہے اس لیے اس کا نام سورۃ الانعام رکھا گیا ہے۔ (مستفاد: آسان ترجمہ قرآن: ۱/۳۸۰)

فضائل:

1۔۔۔ متعدّد روایات میں یہ مضمون آیا ہے کہ سورۂ انعام مکہ معظمہ میں رات کے وقت مکمل ایک ہی دفعہ نازل ہوئی اور اس شان کے ساتھ نازل ہوئی کہ ستر ہزار فرشتے اس کے جلو میں (ہم رکاب ہوکر) تسبیح پڑھتے ہوئے آئے، بعض روایات میں ہے کہ فرشتوں کی اتنی کثیر تعداد ساتھ تھی کہ سارا افق اس سے بھر گیا۔ بعض روایات میں ہے کہ جب یہ جب یہ سورت نازل ہوئی تو آپ ﷺ «سُبحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ سُبحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ» کہا اور سجدہ ریز ہو گئے۔

تفسير البغوي إحياء التراث (107/2)

نَزَلَتْ بِمَكَّةَ جُمْلَةً لَيْلًا مَعَهَا سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ قَدْ سَدُّوا مَا بَيْنَ الْخَافِقَيْنِ لَهُمْ زَجَلٌ بِالتَّسْبِيحِ وَالتَّحْمِيدِ وَالتَّمْجِيدِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَخَرَّ سَاجِدًا» وَرُوِيَ مَرْفُوعًا: «مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْأَنْعَامِ يُصَلِّي عَلَيْهِ أُولَئِكَ السَّبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ لَيْلَهُ وَنَهَارَهُ».

تفسير ابن كثير ت سلامة (238/3)

وَقَالَ السُّدِّيُّ عَنْ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: نَزَلَتْ سُورَةُ الْأَنْعَامِ يُشَيِّعُهَا سَبْعُونَ أَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَرُوِيَ نَحْوُهُ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَقَالَ الْحَاكِمُ فِي

www.suffahpk.com

مُسْتَدْرَكِهِ: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ، وَأَبُو الْفَضْلِ الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوبَ الْعَدْلُ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْعَبْدِيُّ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّدِّيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ سُورَةُ الْأَنْعَامِ سَبَّحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: "لَقَدْ شَيَّعَ هَذِهِ السُّورَةَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مَا سَدَّ الْأُفُقَ". ثُمَّ قَالَ: صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ

وَقَالَ أَبُو بَكْرِ بْنُ مَرْدُويَه: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ دُرُسْتُويَه الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ طَلْحَةَ الرَّقَاشِيُّ عَنْ نَافِعِ بْنِ مَالِكٍ أَبِي سُهَيْلٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "نَزَلَتْ سُورَةُ الْأَنْعَامِ مَعَهَا مَوْكِبٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ سَدَّ مَا بَيْنَ الْخَافِقَيْنِ لَهُمْ زَجَلٌ بِالتَّسْبِيحِ وَالْأَرْضُ بِهِمْ تَرْتَجُّ" وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ، سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ"

ثُمَّ رَوَى ابْنُ مَرْدُويَه عَنِ الطَّبَرَانِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَائِلَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَطِيَّةَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: "نَزَلَتْ عَلَيَّ سُورَةُ الْأَنْعَامِ جُمْلَةً وَاحِدَةً وَشَيَّعَهَا سَبْعُونَ أَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ لَهُمْ زَجَلٌ بِالتَّسْبِيحِ وَالتَّحْمِيدِ"

حافظ ابن کثیر، حافظ بغوی اور امام حاکم وغیرہ نے ان احادیث پر ردو قدح نہیں فرمایا، تاہم علامہ آلوسی فرماتے ہیں:

وغالبها في هذا المطلب ضعيف وبعضها موضوع كما لا يخفى على من نقر عنها ولعل الأخبار بنزول هذه السورة جملة أيضا كذلك (روح المعاني: 72/4)

www.suffahpk.com

پھر علامہ آلوسی نے ابن الصلاح کے حوالے سے نقل کیا ہے:

تفسیر الألوسی = روح المعانی (73/4)

ویؤید ما أشرنا إلیہ من ضعف الأخبار بالنزول جملة ما قالہ ابن الصلاح

فی فتاویہ الحدیث الوارد فی أنہا نزلت جملة رویناہ من طریق أبی بن کعب ولم نر لہ

سندا صحیحا وقد روی ما یخالفہ انتہی

مزید یہ کہ سورت کی متعدّد آیات مدنی بھی ہیں، جس سے ثابت ہوتا ہے کہ سورہ انعام کے ایک ساتھ

نازل ہونے والی روایت کمزور ہے۔

2۔۔۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سورۂ انعام قرآن کریم کی افضل و اعلیٰ سورتوں میں سے ہے۔ ایک روایت میں آپ نے اسے قرآن کریم کا مغز قرار دیا۔ «الْأَنْعَامُ مِنْ نَوَاجِبِ الْقُرْآنِ» (إسنادہ جید إلى عمر رضی اللہ عنہ وھو موقوف علیہ، سنن الدارمی (4/ 2141)

2۔ تورات کے شروع میں سورہ انعام کی طرح کے مضامین ہیں اور آخر میں سورہ ہود کے مشابہ مضامین ہیں۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبَاحٍ قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبًا قَالَ: فَاتِحَةُ التَّوْرَاةِ الْأَنْعَامُ، وَخَاتِمَتُهَا هُودٌ (سنن الدارمی: 2141/4)

3۔ بعض روایات میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہے کہ یہ سورت جس مریض پر پڑھی جائے اللہ تعالیٰ اس کو شفا دیتے ہیں۔ (سندہ ضعیف)

مرکزی موضوع

یہ سورت باطل کا تعاقب کرتی اور شرکیہ نظریات پر اتمام حجت کرتی ہے، یہی اس کا مرکزی موضوع ہے۔

www.suffahpk.com

خلاصہ مضامین

یہ سورت اسلام کے ابتدائی دور میں نازل ہوئی، اندازہ ہے کہ چار یا پانچ نبوی میں اس کا نزول ہوا ہے۔ اس لیے اس سورت میں اسلام کے بنیادی عقائد یعنی توحید، رسالت اور آخرت کو مختلف دلائل سے ثابت کیا گیا ہے۔ ان عقائد پر جو اعتراضات کفار کی طرف سے اٹھائے جاتے تھے ان کا جواب دیا گیا ہے۔ اس دور میں مسلمانوں پر طرح طرح کے مظالم ڈھائے جاتے تھے اس لیے ان کو تسلی بھی دی گئی ہے۔ کفار مکہ اپنے مشرکانہ عقائد کے نتیجے میں جن بے ہودہ رسوم اور بے بنیاد خیالات میں مبتلا تھے ان کی تردید فرمائی گئی ہے۔

دلائل توحید

1۔ اللہ تعالیٰ نے انسان پر ہزارہا نعمتیں کی ہیں، اس کے احسانات ان گنت ہیں، ہر پل وہ انسان کی پرورش کر رہا ہے، سو جب نعمتیں، احسانات اللہ کے ہیں تو انسان کو عبادت بھی اسی کی کرنی چاہیے، مدد اسی سے مانگنی چاہیے! یہ کیا بات کہ کھائیں اللہ کا اور عبادت غیر اللہ کی! اس دلیل کو آپ توحید کی دلیل ربوبیت کہہ سکتے ہیں۔

2۔ دوسری دلیل، دلیل قدرت ہے۔ آسمانوں، سیاروں، ستاروں اور ان کے علاوہ دوسری ہزارہا مخلوقات کی تخلیق اور ان کا قیام، پہاڑ سے اونٹنی کی پیدائش، بحر و بر، فضا و خلا کے قوانین، کروڑوں انسان اور ان کے بدلتے ہوئے چہرے، ان کے رنگ، زبانیں اور قبائل یہ سب اللہ تعالیٰ کی قدرت کا مظہر ہیں، ایسی ذات کی عبادت کی بجائے لوگ بتوں کی، مخلوقات کی اور بندگان خدا کی عبادت میں لگے رہتے ہیں، یہ کتنی بڑی جہالت کی بات ہے؟ جو ذات اتنی بڑی قدرت کی مالک ہے وہ کیا اپنے بندوں کی فریاد نہیں سن پاتے! ان کی مدد نہیں کر سکتے! (کیوں نہیں، بالکل کر سکتے ہیں)

3۔ توحید کی تیسری دلیل خود انسانی فطرت ہے۔ معصوم بچے روتے ہوئے اللہ، اللہ کہتے ہوئے روتے ہیں۔ انسان سخت مشکلات میں، زلزلوں، طوفانوں میں.... سمندری موجوں کے تلاطم کے وقت جب

www.suffahpk.com

وہ موت کو اپنے سامنے پاتا ہے، اس وقت ایک اللہ ہی کو پکارتا ہے، سو جب مشکلات میں ایک اللہ کی مدد کے قائل ہو تو عام زندگی میں غیروں کی پرستش کیوں؟

4۔ چوتھی دلیل نظم کائنات کی دلیل ہے۔ یہ آسمان و زمین صدیوں سے اپنی جگہ قائم ہیں، یہ خود اللہ کے یکتا و تنہا معبود ہونے کی دلیل ہے، کیونکہ بالفرض اگر اللہ کے سوا اور بھی خدا ہوتے تو ان خداؤں میں نظام کائنات پر حکمرانی کے لیے رسہ کشی ہوتی، لڑائیاں ہوتیں، ان کے بھی کئی گروپس ہوتے، زمینی خدا سب مل کر آسمانی خدا کی حکومت سے بغاوت کر دیتے۔ اور دنیا جانتی ہے کہ جب لڑائیاں ہوتی ہیں تو نظام درہم برہم ہو جایا کرتا ہے، یہاں بھی ان لڑائیوں کی وجہ سے نظم کائنات درہم برہم ہو جاتا! لیکن نظام کائنات اپنی آب و تاب کے ساتھ قائم ہے۔ معلوم ہوا کہ ایک اللہ کے علاوہ اور خداؤں کا سرے سے وجود ہی نہیں۔

5۔ انسانی روایات، قدیم تہذیب و تاریخ اور آسمانی کتابوں سے پتا چلتا ہے کہ ایک آسمانی خدا کا تصور ہر دور، ہر مذہب اور ہر تہذیب میں رہا۔ لیکن مختلف عوامل اور جہالتوں کی وجہ سے لوگوں نے بعد میں اور چیزوں کو مشکل کشا، حاجت روا سمجھنا شروع کر دیا۔ آدم اور ان کی اولاد توحید پر چلتے رہے، ان کے بعد کی نسلوں میں شیطان نے شرک پیدا کیا اور ودّ، سواع، یغوث، یعوق اور نسر کو خدا بنا بیٹھے جس پر نوح علیہ السلام آئے، انھوں نے شرک کا ابطال کیا اور توحید کی دعوت دی، پھر یہ سلسلہ چلتا رہا۔ غرض دنیا میں اصل مذہب توحید پرستی کا تھا لیکن حوادث زمانہ بعد والی نسلوں میں شرک پیدا کرتے رہے، یہ سلسلہ ہر دور میں جاری رہا، شیطان انسان کو صراط مستقیم سے بھٹکاتا رہا۔ سو انسان کو اپنی اصل کی طرف لوٹنا چاہیے اور شرک کی جہالتوں سے باز آنا چاہیے!

6۔ جن عظیم شخصیات کو لوگوں نے اپنی طرف سے خدائی اختیارات تفویض کر رکھے ہیں خود ان کی حالت یہ رہی کہ وہ اپنی سب مشکلات اللہ کے سامنے پیش کرتے تھے اور اللہ ہی ان آزمائشوں سے ان کو نکالتا تھا تو جب مقدس ہستیاں خود اللہ کی محتاج ہیں تو وہ دوسروں کی حاجتیں کیسے دور کر سکتے ہیں؟ وان یمسسك الله بضر فلا کاشف له الا هو

www.suffahpk.com

7۔بتان دنیامیں سے کوئی ایسانہیں جوذرہ برابر بھی نفع ونقصان کے مالک ہوں بلکہ وہ توخود محتاج ہیں۔ لوگ اپنے ہی ہاتھوں سے ان کوتراشتے ہیں اور جب چاہیں ان کوتوڑ سکتے ہیں۔کوئی کچھ بھی کردے ان کوکچھ دِکھنے یاسنائی دینے والانہیں۔ایسے گونگے بہرے،محتاج اور فناہوجانے والے،خداکیسے ہوسکتے ہیں؟اندعوامن دون اللہمالاینفعناولایضرنا

8۔جوہستیاں خودزوال پذیرہوں۔کسی بڑی ہستی کے مزدور ہوں۔وقت مقرر پرآتے ہوں اور وقت مقرر پرڈوب جاتے ہوں وہ خداکیسے ہوسکتے ہیں۔چاند،سورج،ستارے اور سب ہی مقدس ہستیاں وقت مقرر پرآتے ہیں اور پھرچلے جاتے ہیں۔ہمیشہ کے لیے کوئی بھی چیزدنیامیں نہیں ہے توپھر یہ سب خداکیسے ہوسکتے ہیں؟فلماجن علیہ اللیل رأ کوکباًالخ

9۔لوگوں کے دلوں میں بتوں کاخوف بٹھادیاگیاہے اس لیے وہ ان سے ڈرتے اور پوجتے ہیں۔ حالانکہ عبادت کے لیے آسمانی سنداوروحی کی دلیل چاہیے۔اور ظاہر ہے کہ بت پرستی کے دلائل انسانوں کے تراشے ہوئے محض وہم وخیال اور رسم ورواج ہیں۔وکیف اخاف مااشرکتم الخ

10۔دنیاکاکوئی مذہب اللہ تعالیٰ کے لیے بیوی تجویزنہیں کرتا۔سوال یہ پیداہوتاہے کہ جب شرک پرست کسی مقدس ہستی کے حوالے سے یہ دعوی کرتے ہیں کہ وہ خداکے بیٹے یابیٹیاں ہیں تواولاد کے لیے بیوی چاہیے تووہ کس کومعاذاللہ! اللہ تعالیٰ کی بیوی قرار دینے کی جسارت کریں گے ؟معلوم ہواکہ اللہ تعالیٰ کی اولاد سرے سے ہے ہی نہیں۔انی تکون لہ ولدولم تکن لہ صاحبۃ

دلائل رسالت

دنیامیں کچھ کافرایسے بھی ہیں جووجود خداوندی کے قائل ہیں،توحید کے بھی قائل ہوجاتے ہیں،لیکن اس کے قائل نہیں ہوتے کہ اللہ تعالیٰ رسولوں کوبھیجتے ہیں یابھیجتے ہیں توانسانوں میں سے بھیجتے ہیں۔وہ سمجھتے ہیں کہ انسان کیسے رسول ہوسکتے ہیں؟جوسب کی طرح کھائے پیے۔شادیاں کرے۔ضرورت کی چیزیں

www.suffahpk.com

خریدنے کے لیے بازاروں میں جائے وہ رسول نہیں ہوسکتے۔ سورۃ الانعام میں عقیدۂ رسالت اور اس حوالے سے مزید سوالات کے تسلی بخش جواب موجود ہیں۔ کچھ دلائل رسالت کے ثبوت پر ہیں کچھ دلائل اس بات کے ہیں کہ انسانوں میں سے ہی رسول ہونا کیوں ضروری ہے۔ جبکہ کچھ دلائل نبی کریم ﷺ کی رسالت کے ہیں اور شبہات کا جواب ہے۔

1۔ انسان کے جسمانی اور مادی فائدوں کے لیے جب اللہ تعالیٰ نے وسائل واسباب کا اس قدر وسیع جال بچھا دیا ہے تو کیا انسان کی روحانیت کے لیے اللہ تعالیٰ نے کوئی نظم قائم نہیں فرمایا ہوگا؟ حالانکہ اصل مطلوب ہی روحانیت اور تعلق مع اللہ ہے اس لیے اس کا اہتمام تو ظاہری وسائل سے زیادہ ہونا چاہیے۔ سورہ انعام کی ابتدائی آیات اور اس کے علاوہ بھی قرآن کریم کے کئی مقامات سے یہ دلیل اخذ کی گئی ہے۔

2۔ ماضی میں ایسی کئی قومیں گزری ہیں جنہوں نے انبیائے کرام کو جھٹلایا یا ان کا مذاق اڑایا جس کی پاداش میں انہیں نشانِ عبرت بنا دیا گیا۔ یہ بھی اس بات کی دلیل ہے کہ نبوت ورسالت برحق ہے۔ ولقد استہزئ برسل من قبلك الخ ولقد كذبت رسل من قبلك الخ ولقد ارسلنا الى امم من قبلك فاخذناهم بالباساء والضراء الخ

3۔ نبوت ورسالت کی ایک دلیل وہ عطائی علوم، وہ پاکیزہ اور مقدس تعلیمات اور وہ واضح دلائل ہیں جو انبیائے کرام کو دیے گئے۔ انبیائے کرام کا اخلاق، ان کی سچائی، امانت داری، طہارت وصفائی، عدالت وحق گوئی، ساری قوم کے مقابلے میں تن تنہا عزم ویقین کے ساتھ بغیر خوف وخطر کے حق کی دعوت دینا، مناظروں و مباحثوں میں مخالفین پر اعلیٰ عقلی دلائل سے غالب آنا، دعوت وتبلیغ پر کسی طرح کی اجرت ومحنت نہ مانگنا، غیب کی سچی خبریں بتانا، وحی آنا، بغیر مخفی یا ظاہری اسباب کے خارق عادت واقعات کا ظہور پذیر ہونا، یہ سب نبوت و رسالت کے دلائل ہیں۔ جادوگر اور کاہنوں کے علوم میں اور انبیائے کرام کے علوم میں آسمان زمین کا فرق ہے۔ کاہن اور جادوگر پاکیزگی، راست گوئی، بلند اخلاق سے کوسوں دور ہوتے ہیں، وہ نبوت اور پیغمبری کا دعویٰ بھی نہیں

www.suffahpk.com

کرتے بلکہ خود کو جادوگر یا کاہن ہی کہلواتے ہیں۔نیز ان کے جادو کے پیچھے مخفی اسباب کا دخل ہوتا ہے جبکہ معجزہ بغیر کسی سبب مخفی کے وجود پذیر ہوتا ہے۔اولئك الذين هدى الله فبهدهم اقتده الخ قل تعالوا اتل ما حرم الخ

4۔اللہ تعالیٰ موجود ہیں اور اس نے انسانوں کو ایک مقصد کے تحت پیدا کیا ہے لیکن وہ مقصد کیا ہے؟یہ ایسی بات ہے جو ہم خود اللہ تعالیٰ سے معلوم نہیں کر سکتے۔اللہ تعالیٰ کو ہم دیکھ نہیں سکتے،کیونکہ ہماری گناہ گار آنکھوں میں وہ طاقت نہیں کہ اس دنیا میں جیتے جاگتے اس کا دیدار کر سکیں۔ہمارے آلودہ اعضا میں وہ قوت کہاں کہ ہم خود سے اللہ تعالیٰ سے اس کا پیغام حاصل کر سکیں۔اس لیے اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے نبوت کا سلسلہ جاری فرمایا کہ یہ میرے محبوب اور مقدس بندے ہیں گناہوں کی آلودگی سے پاک ہستیاں ہیں ان کے اندر میں نے اپنا پیغام سننے سمجھنے کی مکمل صلاحیت ودیعت کر دی ہے۔ان کی مان کر چلنا ایسا ہے جیسا میری مان کر چلنا اور ان کی مان کر نہ چلنا ایسا ہے جیسے میری مان کر نہ چلنا۔وان هذا صراطی مستقیما فاتبعوه الخ قل تعالوا اتل ما حرم الخ

نبی کی تعریف

سورۃ الانعام سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ غیب کی اطلاعات دینا،دنیوی خزانوں کا مالک ہونا اور فرشتہ ہونا.. یہ امور نبوت کے معنی میں داخل نہیں،بلکہ نبی کا معنی ہے وحی اور پیغامات الٰہیہ کو من وعن انسانوں تک پہنچانے والا.قل لا اقول لکم عندی خزائن الله

پیغمبروں کا انسانوں میں سے ہونا کیوں ضروری ہے؟

یہ ایک سوال ہے جس کا سورہ انعام آیت نمبر ۸ اور ۹ میں جواب دیا گیا ہے۔فرمایا کہ انسانوں میں سے رسول نہ بھیجا جائے تو آپ خود بتائیں کہ کس مخلوق سے بھیجا جائے؟اگر کہو کہ جنات میں سے تو جنات،تو انسان کو نظر نہیں آتے اور جب نظر آتے ہیں تو یا تو اپنی اصلی صورت میں نظر آتے ہیں یا انسانی صورت میں۔اگر اپنی

www.suffahpk.com

اصلی صورت میں نظر آئیں توانسان ڈر کے مارے بے ہوش ہی ہوجائے اور اگر انسانی صورت میں نظر آئے تو وہی بات کہ انسانی صورت میں آنا ہی انسان کے لیے قابل برداشت ہوا تو کیوں نہ انسانوں میں سے ہی پیغمبر بھیجے جائیں۔ اور اگر کہو کہ پیغمبر کو نورانی مخلوق یعنی فرشتوں میں سے آنا چاہیے تو اس کے اندر بھی وہی سوال پیدا ہوں گے کہ فرشتہ اگر اپنی اصل شکل و جسامت میں ظاہر ہوں تو انسان برداشت نہ کر پائیں۔ مارے رعب و دہشت کے دم نکل جائے۔ (یہ تو صرف انبیائے کرام علیہم السلام کا ظرف ہوتا ہے کہ جو اصل صورت میں فرشتوں کی رویت کا تحمل کر سکتے ہیں۔ بلکہ انبیائے کرام میں سے بھی صرف جناب نبی کریم ﷺ کے بارے میں ثابت ہے کہ آپ نے فرشتہ کو اپنی اصل صورت میں دو سے تین مرتبہ دیکھا اور کسی نبی کی نسبت ایک مرتبہ بھی ثابت نہیں) اور اگر یوں کہو کہ فرشتے آئیں لیکن انسانی صورت میں تو بات جہاں سے چلی تھی وہیں پہنچ گئی اور مدعیٰ ثابت ہوگیا کہ پیغمبروں کا انسانوں کی جنس سے ہی آنا ضروری ہے۔ ﴿وَلَوْ جَعَلْنٰهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنٰهُ رَجُلًا وَّلَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ مَّا يَلْبِسُوْنَ﴾ [الأنعام:9]

"اور اگر بالفرض ہم رسول بنا کر بھیجتے کسی فرشتے کو تو وہ بھی آدمی ہی کی صورت میں ہوتا اور ان کو اسی شبہ میں ڈالتے جس میں اب پڑ رہے ہیں"۔

نبی کریم ﷺ کی رسالت کے دلائل

ویسے تو وہ سبھی دلائل جناب نبی کریم ﷺ کی نبوت کے دلائل ہیں جو گزشتہ سطور میں بیان ہوئے۔ لیکن وہ عمومی دلائل تھے چند خصوصی دلائل جو الگ سے آپ ﷺ کی رسالت کی حقانیت اور ثبوت کے طور پر اس سورت میں بیان ہوئے وہ یہ ہیں:

1۔ ایک شخص اپنی تحریر کردہ کتاب میں کبھی اپنے خلاف کوئی بات لکھنا گوارا نہیں کرتا۔ ہمیشہ وہ اپنے اوپر لگائے گئے الزامات کی نفی ہی کرتا ہے، لیکن قرآن کریم کو آپ دیکھیے کہ اس میں بعض اوقات انبیائے کرام بلکہ خود نبی کریم ﷺ کو (بشری تقاضے سے سرزد ہوجانے والی لغزشوں پر) تنبیہ کی جاتی ہے۔ (دیکھیے آیت نمبر

www.suffahpk.com

۵۳،۶۲،۶۴،۶۷،۱۰۷،۱۰۸ اس کے علاوہ سورہ عبس کی ابتداء اور جنگ بدر کے قیدیوں کے حوالے سے نازل ہونے والی آیات) یہ اس بات کی دلیل ہے کہ یہ قرآن، اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ کتاب اور نبی کریم ﷺ کی رسالت کا ثبوت ہے۔ اگر معاذ اللہ! یہ اپنی طرف سے لکھی گئی کتاب ہوتی تو اس میں کبھی خود اپنی ذات کو ہدف تنبیہ نہ بنایا گیا ہوتا۔

2۔ قرآن کریم، نبی کریم ﷺ کی رسالت کی زندہ جیتی جاگتی دلیل ہے۔ قرآن کریم گزشتہ انبیاء ورسل کے واقعات اور قدیم آسمانی کتابوں کے مضامین کو بالکل درست انداز میں بیان کرتا ہے۔ آسمانی کتابوں میں جو تحریفات کر دی گئیں ان کا پردہ چاک کرتا ہے۔ حالانکہ نبی کریم ﷺ نے کبھی لکھا پڑھا نہ کسی سے لکھنے پڑھنے کی تعلیم حاصل کی اور نہ ہی کبھی اس غرض سے اس دور کی تعلیم گاہوں کے اسفار کیے۔ (دیکھے آیت ۹۲،۱۴۶)

3۔ آپ ﷺ کی رسالت کی ایک بڑی دلیل، آپ کے افکار کا تضادات اور بداعتقادیوں سے پاک ہونا ہے۔ ایک شخص بہت وسیع تعلقات رکھتا ہو تو وہ جتنا بھی بڑا ماہر عالم دین یا فلاسفر ہو لیکن معاشرے کے تصورات وافکار کا اس پر اثر ضرور پڑتا ہے۔ لیکن نبی کریم ﷺ کی مقدس شخصیت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا یہ خصوصی کرم رہا کہ اس نے آپ کو وسیع تعلقات اور عوام میں گہرے رسوخ کے باوجود ہر لحظہ فکری غلطیوں اور اعتقادی تضادات سے آپ کو محفوظ رکھا۔ اور آپ کو صاف ستھرا، سادگی پسند، آسان اور خالص دین عطا فرمایا۔ وان تطع اکثر من فی الارض الخ (آیت نمبر ۱۱۶)

4۔ مدعی کا کام اپنے دعوی پر گواہ پیش کرنا ہوتا ہے۔ اگر وہ گواہ پیش کر دے تو مدعا علیہ ان گواہوں پر جرح تو کر سکتا ہے۔ جس کا جواب مدعی کے ذمہ ہوگا لیکن یہ نہیں کہہ سکتا کہ ان قائم کردہ گواہوں کے علاوہ مزید فلاں فلاں گواہ بھی پیش کیے جائیں! عدالت ایسی فضول فرمائشوں کی سماعت نہیں کرتی۔ اسی طرح نبی کریم نے جب دعوائے نبوت کیا تو اس کے لیے عقلی، الزامی اور معجزات غرض ہر طرح کے دلائل قائم فرمائے۔ اغیار ان دلائل پر رد و جرح کر سکتے ہیں (جس کا جواب علمائے اسلام نیا بتا ہر دور میں دیتے ہیں) لیکن من مانے دلائل کی

www.suffahpk.com

فرمائش نہیں کرسکتے۔ ان کی فرمائشوں پر عمل اس لیے نہیں کیا جاتا کہ اگر ان کی فرمائشوں پر عمل ہو بھی جائے تب بھی ایسے لوگ عموماً ایمان لانے والے نہیں ہوتے۔ (آیت:۱۰۹۔۱۱۱)

دلائل آخرت

سورۃ الانعام میں معاد یعنی آخرت اور وقوع قیامت کے پانچ دلائل بیان ہوئے ہیں:

1۔ اللہ جل شانہ نے ہر چیز کو جوڑے جوڑے پیدا فرمایا ہے۔ آسمان کی جوڑی زمین، اندھیرے کی جوڑی روشنی، زندگی کی جوڑی موت، مرد کی جوڑی عورت، وجود کی جوڑی عدم، اسلام کی جوڑی کفر، جاندار کی جوڑی بے جان، آزادی کی جوڑی غلامی، عروج کی جوڑی زوال، دن کی جوڑی رات، غرض یہ کہ جب ہر چیز جوڑے دار پیدا کی گئی ہے تو اس دنیا کی بھی ایک جوڑی ہے اور وہ آخرت! (دیکھیے آیت نمبر 1، 29، 95، 143)

2۔ انبیاء و رسل کی دعوت اور ان کے دعوائے قیامت کو جن جن قوموں نے نہیں مانا وہ دنیا میں ہی ہلاکت اور عذاب کا شکار ہوئیں۔ نبیوں کی دعوت کا اہم جزو قیامت سے ڈرانا اور اس کے وقوع کی خبر دینا ہے۔ قوموں پر عذاب اس عقیدے سے انکار کی وجہ سے آئے۔ یہ اس کی دلیل ہے کہ وقوع قیامت برحق ہے۔ ولقد استھزیٔ برسل من قبلک الخ (مزید دیکھے: آیت نمبر ۶، ۴۴، ۴۵)

3۔ آسمان و زمین اور کوئی بھی مخلوق اس دنیا میں موجود نہ تھی۔ اللہ تعالیٰ ان کو عدم سے وجود میں لائے۔ اس کے بعد سے اب تک تخلیق کا سلسلہ رواں دواں ہے۔ اللہ تعالیٰ غلہ اناج اور پھلوں کو عدم سے وجود میں لاتے ہیں۔ ایک بے جان انڈے سے زندہ چوزے کو اور زندہ مرغی سے بے جان انڈے کو پیدا فرماتے ہیں۔ ایک دن کے ختم ہونے کے بعد اگلے دن دوبارہ صبح پیدا فرماتے ہیں۔ اللہ رب العزت جب ان سب مخلوقات کو عدم سے وجود میں لاسکتے ہیں تو انسان کے مرنے کے بعد اسے دوبارہ زندہ کیوں نہیں کرسکتے؟ (دیکھیے: آیت ۱، ۲، ۹۹، ۹۵)

www.suffahpk.com

4۔اس دنیا میں نہ نیکی کرنے والے کو اس کی نیکی کا پورا پورا بدلہ ملتا ہے نہ گناہ گار کو اس کے گناہ کی پوری پوری سزا۔اس پر انسانی ضمیر اور فطرت آواز اٹھاتی ہے کہ کوئی ایسا سلسلہ ضرور ہونا چاہیے جس سے نیکو کار کو اس کی نیکیوں کا پورا پورا بدلہ ملے اور گناہ گار کو اس کے گناہوں کا انجام بد بھگتنا پڑے۔انسانی ضمیر کی اسی آواز کا جواب "عقیدہ آخرت" ہے۔

5۔عقل مند انسان ہمیشہ احتیاط پر عمل کرتا ہے۔وہ اہم امور کے لیے ایسی پیش بندی اور پلاننگ کرتا ہے جس میں خطرات کم سے کم ہوں۔قیامت کا انکار کرنے والے ذرا سوچیں کہ اگر ان کی سوچ اور آئیڈیا کے برخلاف قیامت کا وقوع ہو گیا تو یہ ان کے مستقبل کی زندگی کے لیے کس قدر بھیانک خطرہ ہوگا یقیناً یہ بڑے خطرے کا الارم ہے۔اس لیے احتیاط اور پیش بندی کا تقاضہ یہ ہے کہ عقیدہ آخرت پر ایمان لے آئیں ورنہ کہیں انجام برا نہ ہو۔

اصول شریعت

1۔اليقين لايزول بالشك کا قاعدہ آیت {وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُم بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِم مِّن شَيْءٍ وَمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِم مِّن شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُونَ مِنَ الظَّالِمِينَ} [الأنعام:52] سے ثابت ہوتا ہے۔

2۔سد ذرائع کا قاعدہ مستنبط کیا گیا ہے کہ جو عمل بذات خود جائز ہو لیکن اکثر و بیشتر گناہ کا سبب بنتا ہو تو اس سے منع کیا جائے گا۔{وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ فَيَسُبُّوا اللَّهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ} [الأنعام:108]

عقائد

1۔شرک سے ممانعت کی گئی ہے۔

2۔نبیوں اور آخرت پر ایمان لانا ضروری ہے۔

www.suffahpk.com

3۔علم غیب اللہ ہی کے پاس ہے۔{وَعِنْدَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَرَقَةٍ إِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِي ظُلُمَاتِ الْأَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَلَا يَابِسٍ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ}[الأنعام:59]

4۔اللہ کا مکمل احاطہ ممکن نہیں۔{لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ}

[الأنعام:103]

5۔احکام کے مخاطب انس وجن دونوں ہیں اس لیے جزاوسزا بھی دونوں کے لیے ہے۔{يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِنْكُمْ يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِي وَيُنْذِرُونَكُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَذَا}[الأنعام:130]

6۔قیامت برحق ہے اور قیامت کی ایک نشانی یہ ہے کہ سورج بجائے مشرق کے مغرب سے طلوع ہوگا اس کے بعد توبہ کا دروازہ بند ہوجائے گا۔{هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا أَنْ تَأْتِيَهُمُ الْمَلَائِكَةُ أَوْ يَأْتِيَ رَبُّكَ أَوْ يَأْتِيَ بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا}

[الأنعام:158]

7۔فرقہ واریت بری چیز ہے۔{إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا لَسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ}[الأنعام:159]

8۔ایک نیکی کا بدلہ دس نیکیاں ہیں جبکہ ایک گناہ کا بدلہ ایک ہی گناہ۔{مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَى إِلَّا مِثْلَهَا}

عدالت

ان الحکم الا للہ۔فیصلے اللہ ہی کے قانون کے مطابق ہونے چاہییں۔

فقہ الحلال

1۔مردار حلال نہیں،وہ جانور حلال ہے جس کو بسم اللہ پڑھ کر گلے سے ذبح کیا جائے۔{فَكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كُنْتُمْ بِآيَاتِهِ مُؤْمِنِينَ(118)}

www.suffahpk.com

2۔قصداً بسم اللہ پڑھے بغیر جانور ذبح کیا جائے تو وہ حرام ہے۔{وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَفِسْقٌ}[الأنعام:121]

3۔غیر اللہ کے نام ذبح کیے گئے جانور حرام ہیں۔(ایضا)

4۔بتوں کے نام پر چڑھائی گئی زندہ چیز حرام نہیں ہوتی۔{وَقَالُوا هَذِهِ أَنْعَامٌ وَحَرْثٌ حِجْرٌ لَا يَطْعَمُهَا إِلَّا مَنْ نَشَاءُ بِزَعْمِهِمْ وَأَنْعَامٌ حُرِّمَتْ ظُهُورُهَا وَأَنْعَامٌ لَا يَذْكُرُونَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا افْتِرَاءً عَلَيْهِ}[الأنعام:138]

5۔اسی طرح کسی جانور کو مرد کے لیے حلال کہنا اور خواتین کے لیے حرام کہنا اسلام میں ایسی کوئی تفریق نہیں۔{وَقَالُوا مَا فِي بُطُونِ هَذِهِ الْأَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِذُكُورِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلَى أَزْوَاجِنَا وَإِنْ يَكُنْ مَيْتَةً فَهُمْ فِيهِ شُرَكَاءُ}[الأنعام:139]

6۔بہت سے ان اصولوں کا اعادہ کیا گیا ہے جن کا تذکرہ سورۃ المائدہ میں گزر چکا ہے۔{قُلْ لَا أَجِدُ فِي مَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَى طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَيْتَةً أَوْ دَمًا مَسْفُوحًا أَوْ لَحْمَ خِنْزِيرٍ فَإِنَّهُ رِجْسٌ أَوْ فِسْقًا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَإِنَّ رَبَّكَ غَفُورٌ رَحِيمٌ}[الأنعام:145]

متفرق احکام

1۔گناہوں کی مجالس میں شرکت جائز نہیں۔{وَإِذَا رَأَيْتَ الَّذِينَ يَخُوضُونَ فِي آيَاتِنَا فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتَّى يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ}[الأنعام:68]

2۔مسلمان کا کام دعوت دینا ہے، منوانا اس کا کام نہیں۔{وَمَا عَلَى الَّذِينَ يَتَّقُونَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِنْ شَيْءٍ وَلَكِنْ ذِكْرَى لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ}[الأنعام:69]

3۔آسیب لگ جانا برحق ہے۔{كَالَّذِي اسْتَهْوَتْهُ الشَّيَاطِينُ فِي الْأَرْضِ حَيْرَانَ}[الأنعام:71]

4۔کھیتی کا عشر نکالنا واجب ہے۔{وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ}[الأنعام:141]

www.sufahpk.com

معاشرتی احکام

1-والدین کے ساتھ حسن سلوک کرو۔ 2-اولاد کو قتل کرنا، حمل ضائع کرانا

3-بے حیائی کے کاموں سے دور رہو! 4-قتل ناحق حرام ہے۔

5-یتیم کے مال کو اس کی مصلحت کے خلاف استعمال کرنا درست نہیں۔

6-ناپ تول میں کمی نہ کرو۔ 7-معاہدے پورے کرو!

8-عدل وانصاف سے کام لو! 9-فرقے نہ بناؤ!

10-صحبت بد سے بچو! 11-کمزوروں کو سلام میں پہل کرو!

12-اخلاص پیدا کرو!

{قُلْ تَعَالَوْا أَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ أَلَّا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ مِنْ إِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَإِيَّاهُمْ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ} [الأنعام: 151]

سائنسی حقائق

بلیک ہولز:

کائنات میں اندھیرے زیادہ ہیں۔ روشنیاں کم ہیں۔ اس سے کائنات میں موجود بلیک ہولز (Black Holes) کی تائید ہوتی ہے۔ {وَجَعَلَ الظُّلُمَاتِ وَالنُّورَ} [الأنعام: 1]

علم حیوانات:

جس طرح انسان، رات میں آرام و راحت حاصل کرتا ہے، اللہ تعالیٰ کی کچھ مخلوقات ایسی ہیں جو بجائے رات کے دن میں آرام و راحت حاصل کرتی ہیں۔ {وَلَهُ مَا سَكَنَ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ} [الأنعام: 13]

www.suffahpk.com

قوانین قدرت میں تبدیلی:

کائنات میں قدرت کے جو اصول کارفرما ہیں، ان میں عموماً تبدیلی نہیں ہوتی، لیکن اگر ان اصولوں کے تخلیق کرنے والی ذات یعنی خود اللہ تعالیٰ چاہیں تو ان کے خلاف ہوسکتا ہے۔{وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ}[الأنعام:34]

دلیل کی طاقت:

کسی فلسفے اور تھیوری کی صحت، عددی کثرت پر نہیں، دلیل کی قوت پر موقوف ہے۔{وَإِن تُطِعْ أَكْثَرَ مَن فِي الْأَرْضِ يُضِلُّوكَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ إِن يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ}[الأنعام:116]

خلا میں آکسیجن:

خلا کے اندر آکسیجن کی کمی ہے جس کی وجہ سے انسان کا وہاں دم گھٹتا ہے اور بغیر آکسیجن وہ وہاں زندہ نہیں رہ سکتا۔{فَمَن يُرِدِ اللَّهُ أَن يَهْدِيَهُ يَشْرَحْ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ وَمَن يُرِدْ أَن يُضِلَّهُ يَجْعَلْ صَدْرَهُ ضَيِّقًا حَرَجًا كَأَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَاءِ}[الأنعام:125]

دعائیں

إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ. لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ[الأنعام: 162، 163]

ترجمہ: بیشک میری نماز، میری عبادت اور میرا جینا مرنا سب کچھ اللہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں ہے، اسی بات کا مجھے حکم دیا گیا ہے، اور میں اس کے آگے سب سے پہلے سر جھکانے والا ہوں۔

www.suffahpk.com

ہوم ورک

مختصر جواب دیجیے!

1	حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سورۃ الانعام کے بارے میں کیا ورڈ استعمال کیے؟	
2	پیغمبروں کا انسان ہونا کیوں ضروری ہے؟ اس کا جواب کس آیت میں ہے؟	
3	نبی کی تعریف کس آیت سے واضح ہوتی ہے؟	
4	سد ذرائع کا قاعدہ کس آیت سے اخذ کیا گیا ہے؟	
5	غیر اللہ کے نام پر ذبح شدہ جانور حرام ہیں۔ یہ حکم کس آیت سے ماخوذ ہے؟	
6	عشر دینے کا حکم کس آیت میں دیا گیا ہے؟	
7	کچھ مخلوقات ایسی ہیں جو دن میں آرام کرتی ہیں، ان کا ذکر کس آیت میں ہے؟	
8	کسی نظریے کی صحت عددی اکثریت سے جانی جائے گی یا دلیل کی قوت سے؟	
9	خلا میں آکسیجن کی کمی ہے۔ یہ حقیقت کس آیت میں بیان کی گئی ہے؟	
10	آیت نمبر 151 سے کتنے احکام اخذ کیے گئے ہیں؟	

www.suffahpk.com

سورۃ الاعراف

اعدادو شمار:

سورۃ الاعراف کے اندر 206 آیتیں ہیں، 24 رکوع ہیں۔ 3325 کلمات اور 14310 حروف ہیں۔

زمانہ نزول:

مصحف عثمانی کی ترتیب کے لحاظ سے ساتویں جبکہ ترتیب نزولی کے اعتبار سے سورہ ص کے بعد 39 ویں نمبر پر نازل ہوئی۔ یہ مکی سورت ہے۔ علامہ آلوسی نے بعض اقوال نقل کیے ہیں جن کے مطابق دس آیات مدنی، باقی سب مکی ہیں۔ واسئلهم عن القرية آیت نمبر 163 سے آیت نمبر 172 مدنی آیات ہیں۔ اس سورت کی کوئی بھی آیت منسوخ نہیں ہے، تمام آیات محکم ہیں۔

تفسير الألوسي = روح المعاني (315/4)

وقيل: إلا موضعين الأول وَأُمْلِي لَهُمْ [الأعراف: 183] فإنه نسخ بآية السيف والثاني خُذِ الْعَفْوَ [الأعراف: 199] فإنه نسخ بها أيضا عند ابن زيد وادعى أيضا أن وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ [الأعراف: 199] كذلك وفيما ذكر نظر

اعراف کے معنی:

اعراف کے لفظی معنی بلندیوں کے ہیں۔ یہ اس جگہ کا نام ہے جو جنت اور دوزخ کے درمیان واقع ہے۔ جن لوگوں کے اچھے اور برے اعمال برابر ہوں گے ان کو کچھ عرصے کے لیے یہاں رکھا جائے گا، پھر ان کے ایمان کی وجہ سے آخر کار وہ بھی جنت میں داخل ہو جائیں گے؛ چونکہ اس سورت میں اعراف اور اس میں رکھے جانے والوں کا بیان تفصیل سے آیا ہے اس لیے اس کا نام سورۂ اعراف رکھا گیا ہے۔

www.suffahpk.com

مرکزی موضوع

حق اور باطل کے درمیان واضح اور دوٹوک موقف اختیار کرنے کی ضرورت اس سورت کا مرکزی موضوع ہے۔ آدم علیہ السلام اور انبیائے کرام جس مذہب کو لے کر دنیا میں آئے یعنی اسلام کا مذہب وہ حق ہے جبکہ شیطان کا موقف باطل ہے۔ دنیا میں آنے والے ہر انسان کو دوٹوک موقف اختیار کرنا ہے جو اس موقف کو واضح طور پر اختیار نہ کر سکے گا وہ اعرافی کہلائیں گے۔

موضوعات

اس سورت میں آنحضرت ﷺ کی رسالت اور آخرت کو ثابت کیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ توحید کے دلائل بھی بیان ہوئے ہیں۔ متعدد اخلاق و احکام ذکر کیے گئے ہیں۔ قیامت اور جنت و جہنم اور اعراف کے احوال بیان ہوئے ہیں۔ حلال حرام کے بنیادی اصول اور اہم نصائح اس سورت میں شامل ہیں۔ دس کے لگ بھگ واقعات بھی اس میں موجود ہیں۔

فضائل

1۔ حضرت عائشہ اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہما سے متعدد کتب حدیث میں یہ روایت منقول ہے کہ ایک بار مغرب کی دو رکعتوں میں نبی کریم ﷺ نے سورہ اعراف مکمل پڑھی۔ علامہ شوکانی رحمہ اللہ نے بھی اس روایت کو نقل کیا ہے۔ (در منثور:412/3 سورۃ الاعراف، اسنادہ صحیح)

2۔ نبی کریم ﷺ کی عادت مبارکہ تھی کہ خطبہ جمعہ میں اکثر و بیشتر سورہ اعراف کا آخری حصہ تلاوت کیا کرتے تھے۔ (در منثور:640/3، بحوالہ: بیہقی)

3۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا آدم علیہ السلام نے بھول کر جب ممنوع درخت کھا لیا تھا اور یاد آنے پر جن الفاظ سے اللہ تعالی کے سامنے ندامت کا اظہار کیا تھا اور اللہ رب العزت نے

www.suffahpk.com

ان کی توبہ قبول فرمائی تھی، وہ یہ کلمات تھے: {رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ}[الأعراف:23]

عقائد و نظریات

1۔ کائنات خود نہیں بنی، اللہ تعالیٰ نے اپنی طاقت سے آہستہ آہستہ اسے بنایا ہے۔ کائنات کے تمام قواعد قدرت اسی کے تخلیق کردہ ہیں۔ {إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَى عَلَى الْعَرْشِ}[الأعراف:54]

2۔ یہ نظریہ کہ انسان پہلے بندر یا کچھ اور تھا، ارتقائی مراحل طے کرتے ہوئے انسان بن گیا، بے بنیاد نظریہ ہے۔ انسان پہلے ہی دن سے انسان ہے۔ {وَلَقَدْ خَلَقْنَاكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنَاكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ لَمْ يَكُنْ مِنَ السَّاجِدِينَ}[الأعراف:11]

3۔ اللہ کی ہستی کا اقرار اور توحید ایسی چیزیں ہیں جو ازل ہی سے انسان کی فطرت میں ودیعت کر دی گئی ہیں۔ ماحول کا اثر نہ آئے تو انسان اس فطری قابلیت کی بنا پر ان کا قائل ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ {وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَأَشْهَدَهُمْ عَلَى أَنْفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَى شَهِدْنَا أَنْ تَقُولُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّا كُنَّا عَنْ هَذَا غَافِلِينَ}[الأعراف:172]

4۔ شرک، شرکیہ اعمال اور عقیدے کی خرابی قطعاً قابل برداشت نہیں۔ {وَلَمَّا رَجَعَ مُوسَى إِلَى قَوْمِهِ غَضْبَانَ أَسِفًا قَالَ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُونِي مِنْ بَعْدِي أَعَجِلْتُمْ أَمْرَ رَبِّكُمْ وَأَلْقَى الْأَلْوَاحَ وَأَخَذَ بِرَأْسِ أَخِيهِ يَجُرُّهُ إِلَيْهِ}[الأعراف:150]

5۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت صرف عرب کے لیے نہیں، ساری دنیا کے لیے ہے۔ {يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا}[الأعراف:158]

www.suffahpk.com

6۔اسلام اپنے احکامات میں فطرت، عرف اور آسانی کا بہت خیال رکھتا ہے۔{وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ}[الأعراف:157]{خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ}[الأعراف:199]

7۔عدل وانصاف اور امور میں اعتدال اللہ تعالی کا خاص حکم ہے جس کا ہر موقعے پر خیال رکھنا چاہیے۔{قُلْ أَمَرَ رَبِّي بِالْقِسْطِ}[الأعراف:29]

8۔شریعت کا کوئی حکم انسانی طاقت سے باہر نہیں ہے۔{لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا}[الأعراف:42]

9۔شریعت؛فلسفہ،انسانی فطرت، عقل اور رسوم ورواج سب سے مقدم ہے۔جو لوگ شریعت پر کسی اور چیز کو مقدم کرتے ہیں وہ صریح غلطی پر ہیں۔{وَإِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً قَالُوا وَجَدْنَا عَلَيْهَا آبَاءَنَا}[الأعراف:28]{اتَّبِعُوا مَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ}[الأعراف:3]

10۔عروج وزوال کا وقت مقرر ہے۔{وَلِكُلِّ أُمَّةٍ أَجَلٌ فَإِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ لَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ}[الأعراف:34]

11۔عالم دنیا کے اندر بیداری کی حالت میں کوئی انسان اس کا متحمل نہیں کہ وہ اللہ تعالی کو دیکھ سکے۔ہاں! اللہ تعالی اپنے پاک بندوں سے ہمکلام ہوسکتے ہیں۔{قَالَ رَبِّ أَرِنِي أَنْظُرْ إِلَيْكَ قَالَ لَنْ تَرَانِي وَلَكِنِ انْظُرْ إِلَى الْجَبَلِ فَإِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهُ فَسَوْفَ تَرَانِي}[الأعراف:143]

12۔اللہ ر سول کی طرف کوئی بات غلط منسوب کرنا بہت بڑا جرم ہے۔{فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَى عَلَى اللَّهِ كَذِبًا}[الأعراف:37]

13۔اللہ تعالی جس چیز کا حکم فرمادیں اس کی تعمیل فرض ہے اور جس سے منع فرمادیں اس سے بچنا لازم ہے۔{قَالَ مَا مَنَعَكَ أَلَّا تَسْجُدَ إِذْ أَمَرْتُكَ}

14۔شیاطین اور جنات نظر نہ آنے والی مخلوق ہیں۔ان کا وجود برحق ہے۔{إِنَّهُ يَرَاكُمْ هُوَ وَقَبِيلُهُ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ}[الأعراف:27]

www.suffahpk.com

15۔جادو حقیقت ہے۔اس کی ایک قسم نظر بندی ہے۔{سَحَرُوٓا أَعۡيُنَ ٱلنَّاسِ}[الأعراف:116]

16۔نحوست کوئی چیز نہیں،یہ انسان کے اعمال ہوتے ہیں جو اس پر نحوست بن کر گرتے ہیں۔{أَلَآ إِنَّمَا طَٰٓئِرُهُمۡ عِندَ ٱللَّهِ}[الأعراف:131]

17۔انبیائے کرام علیہم الصلوات والتسلیمات (گو اپنی قبور میں حیات ہیں،لیکن ان) کو غیب کے کلی علوم نہیں دیے جاتے،نہ انہیں حاجت روائی،مشکل کشائی کے مافوق الفطرت کوئی اختیارات ہوتے ہیں۔{قُلۡ إِنَّمَا عِلۡمُهَا عِندَ رَبِّيۖ لَا يُجَلِّيهَا لِوَقۡتِهَآ إِلَّا هُوَ}[الأعراف:187]{قُل لَّآ أَمۡلِكُ لِنَفۡسِي نَفۡعٗا وَلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَآءَ ٱللَّهُۚ وَلَوۡ كُنتُ أَعۡلَمُ ٱلۡغَيۡبَ لَٱسۡتَكۡثَرۡتُ مِنَ ٱلۡخَيۡرِ وَمَا مَسَّنِيَ ٱلسُّوٓءُ}[الأعراف:188]

18۔انتظامی امور بدعت نہیں،اصلاح و تربیت اور تعلیم کے لیے چالیس دن،تیس دن یا اور کوئی مناسب میعاد مقرر کرنا درست ہے جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لیے تیس اور پھر چالیس روز مقرر کیے گئے۔{وَوَٰعَدۡنَا مُوسَىٰ ثَلَٰثِينَ لَيۡلَةٗ وَأَتۡمَمۡنَٰهَا بِعَشۡرٖ فَتَمَّ مِيقَٰتُ رَبِّهِۦٓ أَرۡبَعِينَ لَيۡلَةٗ}[الأعراف:142]

19۔قیامت کے دن اعمال کا وزن ہونا برحق ہے۔{وَٱلۡوَزۡنُ يَوۡمَئِذٍ ٱلۡحَقُّ}[الأعراف:8]

20۔کفار ہمیشہ جہنم میں رہیں گے۔جنت میں کبھی بھی داخل نہیں ہوسکیں گے۔{وَلَا يَدۡخُلُونَ ٱلۡجَنَّةَ حَتَّىٰ يَلِجَ ٱلۡجَمَلُ فِي سَمِّ ٱلۡخِيَاطِ}

21۔شفاعت کا عقیدہ برحق ہے،لیکن کافروں کی سفارش نہ ہو سکے گی۔{فَهَل لَّنَا مِن شُفَعَآءَ فَيَشۡفَعُواْ لَنَآ}[الأعراف:53]

22۔ارتداد بہت بڑا جرم ہے۔باطل کو سچ کہنا اللہ پر بہتان باندھنا ہے۔{قَدِ ٱفۡتَرَيۡنَا عَلَى ٱللَّهِ كَذِبًا إِنۡ عُدۡنَا فِي مِلَّتِكُم بَعۡدَ إِذۡ نَجَّىٰنَا ٱللَّهُ مِنۡهَا}[الأعراف:89]

23۔انسان اپنی تقدیر اپنے اختیار سے بناتا ہے۔انسان تقدیر کو الزام دینا چھوڑ دے اور اچھی طرح سمجھ لے کہ وہ جو کچھ کر رہا ہے اس کا ذمہ دار خود ہے۔نیک عمل زیادہ کرے گا تو روز محشر اعمال کا پلڑا بھاری ہوگا اور

www.suffahpk.com

کامیاب قرار پائے گا۔ برے عمل زیادہ کرے گا تو اعمال کا پلڑا ہلکا رہ جائے گا اور ناکام قرار پائے گا۔ اس کامیابی اور ناکامی کے پیچھے اس کا اپنا ہاتھ ہوگا۔ {فَمَن ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (8) وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنفُسَهُم بِمَا كَانُوا بِآيَاتِنَا يَظْلِمُونَ} [الأعراف:98]

جنسیات

1۔ نکاح کے بغیر انسان قلبی راحت و سکون نہیں پا سکتا۔ {وَجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ إِلَيْهَا} [الأعراف:189]

2۔ حقوق زوجیت ادا کرنے کا فطری طریقہ یہ ہے کہ مرد اوپر ہو۔ {فَلَمَّا تَغَشَّاهَا} [الأعراف:189]

3۔ ہم جنس پرستی، خلاف فطرت اور انتہائی گھناؤنا عمل ہے۔ إِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّن دُونِ النِّسَاءِ [الأعراف:81]

4۔ ستر چھپانا انسانی فطرت کا حصہ ہے۔ ستر کا خیال نہ رکھنے سے فحاشی پھیلتی ہے جو بہت بڑا گناہ ہے۔ {وَطَفِقَا يَخْصِفَانِ عَلَيْهِمَا مِن وَرَقِ الْجَنَّةِ} [الأعراف: 22] {يَا بَنِي آدَمَ قَدْ أَنزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُوَارِي سَوْآتِكُمْ} [الأعراف:26] {قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ} [الأعراف:33]

5۔ ابلیس جب ملعون ٹھہرا تو اس نے انسان کے خلاف سب سے پہلی کاروائی یہ کی کہ انسان کو بے لباس کر کے ذلیل کیا۔ آج بھی وہ انسان کو بے لباس کر رہا ہے۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ آزادی کا حصہ ہے حالانکہ وہ خلاف فطرت کام کر کے ابلیس کی دشمنی کا شکار ہو رہے ہیں۔ ابلیس انسانوں کو برہنہ کر کے بہت زیادہ خوشی محسوس کرتا ہے۔ {إِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِينٌ} [الأعراف: 22] {لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطَانُ كَمَا أَخْرَجَ أَبَوَيْكُم مِّنَ الْجَنَّةِ يَنزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا}

www.suffahpk.com

موسیقی

کچھ آزاد خیال لوگوں کا کہنا ہے کہ آلات موسیقی کا استعمال جائز ہے۔ دلیل یہ دیتے ہیں کہ قرآن کریم نے اسے حرام نہیں کہا۔ سورہ اعراف آیت {قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ} [الأعراف: 33] سے ان کے اس خیال کی زبردست تردید ہوتی ہے۔

آیت میں اللہ تعالیٰ نے کھلی اور چھپی، دونوں طرح کی بے حیائی کو حرام قرار دیا ہے، کھلی بے حیائی کا مطلب: جس کا بے حیائی ہونا ظاہر ہو، ہر ایک اسے بے حیائی سمجھتا ہو۔ چھپی بے حیائی کا مطلب: ایسے کام کرنا جو بے حیائی کی طرف راغب کرنے والے ہوں۔

آلات موسیقی، موج مستی اور لہو ولعب کے لیے وضع کیے گئے ہیں۔ ان کی تاثیر بلکہ نحوست یہ ہے کہ دلوں میں مستی اور بے حیائی کے جذبات پروان چڑھاتے ہیں، مخرب اخلاق حرکات کی تحریک پیدا کرتے ہیں، اس طرح خود قرآن سے آلات موسیقی کا حرام ہونا ثابت ہوتا ہے۔

یہ تو ایک آیت ہے، قرآن کریم کی اور بھی متعدّد آیات سے آلات موسیقی کی قباحت معلوم ہوتی ہے۔ دیکھیے: سورہ لقمان، آیت 6، سورہ بنی اسرائیل، آیت 64، سورہ نجم، آیت 59۔61، اس کے علاوہ بتیس سے زائد احادیث ہیں جن سے ان کا حرام ہونا معلوم ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس سے محفوظ فرمائے۔ آمین

اخلاقیات اور آداب

1۔ وساوس کا علاج یہ ہے کہ انسان اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم پڑھے اور وساوس کی طرف دھیان نہ دے۔ {وَإِمَّا يَنزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ} [الأعراف: 200]

2۔ توبہ ندامت کے ساتھ ہو تو اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتے ہیں۔ {قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنفُسَنَا وَإِن لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ} [الأعراف: 23]

www.suffahpk.com

3۔دعا اور ذکر کا ادب یہ ہے کہ عاجزی کے ساتھ کیا جائے۔ہلکی آواز میں کیا جائے۔زیادہ چلائے نہیں۔{ادْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً} [الأعراف: 55] {وَاذْكُر رَّبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَخِيفَةً وَدُونَ الْجَهْرِ} [الأعراف:205]

4۔اللہ تعالی تواضع پسند کرتے ہیں۔انسان کی اہم کوشش یہ ہونی چاہیے کہ اپنے دل کو تکبر اور حسد سے پاک رکھے۔{فَمَا يَكُونُ لَكَ أَن تَتَكَبَّرَ فِيهَا فَاخْرُجْ إِنَّكَ مِنَ الصَّاغِرِينَ} [الأعراف:13] (مزید دیکھیے:آیت نمبر 36،40،48،75،146،133)

5۔ناشکری،نفسانی اور شیطانی عمل ہے۔{وَلَا تَجِدُ أَكْثَرَهُمْ شَاكِرِينَ} [الأعراف:17]

6۔اسراف اور حدود سے تجاوز ناپسندیدہ اور شیطانی امر ہے۔{وَلَا تُسْرِفُوا إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ} [الأعراف:31]

7۔لوگوں کو ڈرانا،ان کو ہراساں کرنا بدترین جرم ہے۔{وَلَا تَقْعُدُوا بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوعِدُونَ} [الأعراف: 86]

8۔اچھے برے لوگ ہر جگہ ہوتے ہیں۔اچھی بات،چاہے کسی کی بھی طرف سے آئے،اس کی قدر کرنی چاہیے۔وَمِن قَوْمِ مُوسَىٰ أُمَّةٌ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ [الأعراف:159]

9۔قرآن کریم پڑھا جا رہا ہو یا دین کی کوئی بات بتائی جا رہی ہو تو لوگوں پر فرض بنتا ہے کہ شور شرابا چھوڑ دیں اور خاموشی سے اور توجہ سے اسے سنیں۔{وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ} [الأعراف:204]

10۔قرآن کریم میں اللہ تعالی نے زوال پذیر،پست اور ناپسندیدہ قوموں کی جو صفات بیان کی ہیں ان میں سے ایک "بدعہدی" ہے۔{وَمَا وَجَدْنَا لِأَكْثَرِهِم مِّنْ عَهْدٍ وَإِن وَجَدْنَا أَكْثَرَهُمْ لَفَاسِقِينَ} [الأعراف:

www.suffahpk.com

102اگر آج مسلمانوں کو فاتح اور غالب قوم بننا ہے تو اسے صدق وامانت کی اعلی صفات پھر سے اپنانا ہوں گی اور خیانت، بدعہدی اور ناانصافی جیسی کافرانہ صفات سے خود کو بچانا ہوگا، تبھی کامیابی ہمارے قدم چومے گی۔

11۔آزمائشوں اور مصیبتوں سے پناہ مانگنی چاہیے، اللہ تعالی سے ہروقت عافیت کا سوال کرنا چاہیے لیکن جب آزمائشیں اور مشکل حالات سامنے آجائیں تو صبر واستقامت کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔{اسْتَعِينُوا بِاللَّهِ وَاصْبِرُوا}[الأعراف:128]

دعوت

1۔برائیوں سے روک ٹوک کرنا فرض ہے۔لوگ نہ مانیں تب بھی اس فریضے سے غفلت درست نہیں ہے۔{لِمَ تَعِظُونَ قَوْمًا اللَّهُ مُهْلِكُهُمْ أَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا قَالُوا مَعْذِرَةً إِلَى رَبِّكُمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ (164) فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ أَنْجَيْنَا الَّذِينَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوءِ وَأَخَذْنَا الَّذِينَ ظَلَمُوا بِعَذَابٍ بَئِيسٍ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ}

2۔داعی کا کام حق بات مناسب طریقے سے پہنچادینا ہے،لوگوں کے ذہن بنانا ہے،زبردستی منوانا اور حق کی تنفیذ حاکم کا کام ہے داعی کا نہیں۔اس لیے اگر ابلاغ کے بعد کوئی بات نہیں مانتا تو ایک داعی کے لیے اس میں پریشانی کی بات نہیں۔ہاں! حکومت کا کام ہے کہ وہ حق کو رواج دے اور طاقت کے زور پر اس کا نفاذ کرے۔{فَلَا يَكُنْ فِي صَدْرِكَ حَرَجٌ مِنْهُ لِتُنْذِرَ بِهِ وَذِكْرَى لِلْمُؤْمِنِينَ}[الأعراف:2]

جنگ وجہاد

مسلمانوں نے دنیا پر بارہ سو سال حکومت کی۔مسلمانوں کی فتوحات کے پیچھے کبھی بھی عددی اور مادی طاقت نہیں رہی، مسلمانوں نے ہمیشہ جذبہ ایمانی، اتحاد اور صبر وتقوی کی بنیاد پر میدان فتح کیے ہیں۔{وَأَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِينَ كَانُوا يُسْتَضْعَفُونَ}[الأعراف:137]

www.suffahpk.com

اگر آج مسلمان چاہتے ہیں کہ اپنی کھوئی ہوئی شان و شوکت واپس حاصل کریں تو انہیں دوبارہ اپنے اندر فاتح قوم کی صفات پیدا کرنا ہوں گی، پھر سے اتحاد، صبر واستقامت اور ایمانی حرارت کو زندہ کرنا ہوگا۔

سیاست

1۔اللہ تعالیٰ کے قانون اور فیصلے حکمت پر مبنی ہوتے ہیں۔اللہ تعالیٰ کے حکمت بھرے قوانین میں سے ایک یہ ہے کہ اس نے زمانے کی نبض اور وقت کے حالات کے مطابق معجزات دیے اور احکام میں بھی اس کا لحاظ رکھا۔سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے دور میں جادو کا زور تھا، اللہ تعالیٰ نے اس دور کی عوامی ذہنیت کے مطابق موسیٰ علیہ السلام کو عصا، ید بیضا کے معجزات عطا فرمائے۔(جیسا کہ سورہ اعراف میں بھی اس کا تذکرہ ہے)سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے دور میں طب کا غلغلہ تھا، اللہ تعالیٰ نے زمانے کے تقاضوں کے مطابق عیسیٰ علیہ السلام کو دست شفا عطا فرمایا۔

نبی کریم صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے زمانے میں فصاحت وبلاغت کا چرچا تھا، اللہ تعالیٰ نے آپ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو قرآن کریم عطا فرمایا جو فصاحت وبلاغت کی آخری حدوں کو پہنچی ہوئی کتاب ہے۔اس میں ہمارے لیے یہی سبق ہے کہ ہم بھی زمانے کی نبض پکڑ کر چلیں۔

2۔کسی بھی علاقے یا قوم کو نظم وضبط اور انتظامی مصالح کے پیش نظر تقسیم کرنا درست ہے جیسے بنی اسرائیل کو بارہ قبائل میں تقسیم کیا گیا۔(آیت:160)

متفرق

1۔اللہ تعالیٰ کے حکموں سے نکلنے کے لیے حیلہ جوئی اور دھوکہ دہی سے کام لینا سخت گناہ ہے۔بنی اسرائیل اس گناہ کی پاداش میں خنزیر اور بندر بنادیے گئے۔﴿وَاسْأَلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِي كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ إِذْ يَعْدُونَ فِي السَّبْتِ إِذْ تَأْتِيهِمْ حِيتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا وَيَوْمَ لَا يَسْبِتُونَ لَا تَأْتِيهِمْ﴾[الأعراف:163]

www.suffahpk.com

2۔علمائے سوء کی پہچان یہ ہے کہ وہ دولت و منصب اور سفلی خواہشات کی خاطر حق کی مخالفت پر کمر بستہ نظر آتے اور احکام خداوندی میں تحریفات و تلبیسات سے کام لیتے ہیں۔{فَخَلَفَ مِن بَعْدِهِمْ خَلْفٌ وَرِثُوا الْكِتَابَ يَأْخُذُونَ عَرَضَ هَٰذَا الْأَدْنَىٰ وَيَقُولُونَ سَيُغْفَرُ لَنَا وَإِن يَأْتِهِمْ عَرَضٌ مِّثْلُهُ يَأْخُذُوهُ}[الأعراف:169]{وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ الَّذِي آتَيْنَاهُ آيَاتِنَا فَانسَلَخَ مِنْهَا فَأَتْبَعَهُ الشَّيْطَانُ فَكَانَ مِنَ الْغَاوِينَ}[الأعراف:175]

3۔اللہ تعالیٰ پر ایسے نام یا صفت کا اطلاق درست نہیں جس سے اس کی تعظیم میں کمی آتی ہو۔اللہ کے ناموں کو سحر کے مواقع میں استعمال کرنا بھی درست نہیں۔{وَذَرُوا الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي أَسْمَائِهِ}[الأعراف:180]

4۔اسلام ہمیں دوسروں کی املاک کا احترام کرنا سکھاتا ہے۔دوسرے کی چیز پر ناحق دعوی،غاصبانہ قبضہ،ناپ تول میں کمی،اجتماعی اموال کو بے دردی سے خرچ کرنا،حکومتی املاک کو نقصان پہنچانا،دلی رضامندی کے بغیر کسی سے کوئی چیز لینا یہ سب باتیں احترام ملکیت کے خلاف ہیں،ایک مسلمان کو ان سے بچنا چاہیے،اسی سے ایک مہذب اور اعلی اقدار کا حامل معاشرہ وجود میں آتا ہے۔جس معاشرے میں ان کا خیال نہیں رکھا جاتا وہ غیر مہذب،غیر متمدن اور تیسری دنیا کے لوگ کہلاتے ہیں۔{فَأَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ}[الأعراف:85]

سائنسی حقائق

1۔انسان کی اصل انسان ہی ہے۔بندر،یا اور کوئی مخلوق نہیں۔ارتقاء انسان کے افکار میں ہوا ہے،خود حیات میں نہیں۔(دیکھیے تخلیق آدم کی آیات)

2۔دل انسان کی تمام اچھی بری صفات کا مرکز ہے۔قرآن کریم کے مطابق دل ہی وہ چیز ہے جس کے اندر عقل اور فقاہت پائی جاتی ہے۔دل ہی وہ چیز ہے جو گھٹن اور تنگی محسوس کرتا ہے،کینہ بھی دل ہی محسوس کرتا ہے۔سکون،ہمدردی،نرمی،ڈر و خوف،راز چھپانا،تکبر،رعب،ضد اور کجی،غصہ اور ضرورت یہ سب وہ صفات ہیں جن کا مرکز دل ہے۔دماغ کی حیثیت صرف ایک ملازم کی ہے جو چیزیں

www.suffahpk.com

دل تک بھیجتا ہے۔ فیصلہ تو دل ہی کرتا ہے۔ {فَلَا يَكُنْ فِي صَدْرِكَ حَرَجٌ} [الأعراف: 2] {وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ} [الأعراف: 43] {لَهُمْ قُلُوبٌ لَا يَفْقَهُونَ بِهَا}

3۔ ہم سے پہلے دنیا میں ایسی کئی تہذیبیں گزری ہیں جو اب دنیا میں موجود نہیں ہیں۔ ان پر ان کے گناہوں کی پاداش میں عذاب آیا اور ان کا وجود دنیا سے ختم ہو گیا۔ قوم نوح، عاد و ثمود، قوم لوط، قوم سبا، قوم تبع اور بہت سے پرانی تہذیبوں سے قرآن نے پردہ اٹھایا ہے جن پر اسی دنیا میں قہر الٰہی برسا۔ [الاعراف:4،5]

4۔ آج سائنس اتنی ترقی کر چکی ہے کہ زلزلے کی پیمائش کرلی جاتی ہے۔ گرمی سردی کی پیمائش کرلی جاتی ہے۔ بخار کو ناپا تولا جاتا ہے۔ حالانکہ یہ چیزیں ایسی ہیں جنہیں محسوس تو کیا جاسکتا ہے، لیکن دیکھا نہیں جاسکتا۔ قرآن کریم نے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ یہ ممکن ہے۔ قرآن کہتا ہے کہ انسان اچھے برے جو بھی عمل کرتا ہے اس کا ہمارے ہاں وزن ہوتا ہے۔ ہمارے ہاں اخلاص کا وزن ہے۔ نیتوں کا وزن ہوتا ہے۔ قیامت میں اعمال اور اخلاص ہی کے وزن پر انسانوں کی کامیابی اور ناکامی کا فیصلہ ہوگا۔ (الاعراف:8،9)

حفظان صحت کے راہ نما اصول

آیت نمبر 31 میں حفظان صحت کے حوالے سے ایک جامع کلام ارشاد ہوا ہے: کھاؤ پیو لیکن اسراف نہ کرو، بے شک اللہ تعالی اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتے"

فائدہ:

اسراف کا معنی ہے: "حد سے بڑھنا، اعتدال کے خلاف کام کرنا" کھانے پینے میں بے اعتدالی اور حد سے بڑھنے کی کئی صورتیں ہیں:

1- اتنا کھانا کہ پیٹ خراب ہو جائے۔ 2- اتنا کم کھانا کہ جسم کمزور ہو جائے۔

3- بے وقت کھانا کھانا۔ 4- کھانے کی طلب نہ ہو پھر بھی کھاتے رہنا۔

5- بد تمیزی اور بد تہذیبی سے کھانا۔ 6- مضر صحت اشیا کھانا

www.suffahpk.com

کلام خداوندی کی یہ نرالی شان ہے کہ "اسراف" کے مفہوم میں یہ سبھی صورتیں داخل ہوگئی ہیں۔اسی لیے اس آیت کے بارے میں اہل علم وفن کا کہنا ہے: جمع اللہ الطب کلہ فی نصف آیۃ کہ اللہ تعالی نے حفظان صحت کے سارے اصولوں کو اس ایک جملے میں سمو دیا ہے۔

شخصیات، واقعات

متعدد انبیاء کرام علیہم السلام کے واقعات بھی اس سورت میں تفصیل سے بیان ہوئے ہیں:

1۔ حضرت آدم علیہ السلام اور ابلیس کا واقعہ {ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ لَمْ يَكُنْ مِنَ السَّاجِدِينَ} [الأعراف:11]

2۔ حضرت نوح علیہ السلام کا واقعہ، ان کی قوم شرک میں مبتلا تھی، ساڑھے نو سو سال دعوت دینے کے باوجود ایمان نہ لائے۔ اللہ تعالی نے انہیں طوفان میں غرق کر دیا۔ {لَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَى قَوْمِهِ} [الأعراف:59]

3۔ حضرت ہود علیہ السلام کو قوم عاد کی طرف بھیجا گیا جو قد و قامت میں دنیا کی بقیہ اقوام کے مقابلے میں نمایاں حیثیت رکھتے تھے، یہ شرک اور دیگر جرائم میں ملوث تھے۔ حضرت ہود نے نہایت دردمندی سے انہیں سمجھایا لیکن یہ لوگ باز نہ آئے ان پر قحط سالی کا عذاب آیا اس پر بھی یہ لوگ باز نہ آئے تو آخر کار تند و تیز طوفانی ہواؤں سے جو آٹھ دن تک مسلسل جاری رہیں، انہیں ہلاک کیا گیا۔ {وَإِلَى عَادٍ أَخَاهُمْ هُودًا} [الأعراف:65]

4۔ حضرت صالح علیہ السلام کو قوم ثمود کی طرف بھیجا گیا، یہ عاد کی نسل کے باقی ماندہ لوگ تھے اس لیے طویل القامت تھے، حضرت ہود کے وصال کے بعد شرک اور دیگر برائیوں میں مبتلا ہو گئے۔ ان کا بھی نام و نشان مٹا دیا گیا۔ ان پر زلزلہ اور آسمانی چنگھاڑ آئی جس سے یہ ہلاک ہوئے۔ {وَإِلَى ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا} [الأعراف:73]

www.suffahpk.com

5۔ حضرت لوط علیہ السلام کو سدوم کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا۔ یہ لوگ ہم جنس پرستی کی خبیث عادت میں مبتلا تھے، انہوں نے اپنی قوم کو بہت سمجھایا لیکن قوم نہ یہ کہ اپنی ہٹ دھرمی پر قائم رہی بلکہ خود اپنے پیغمبر کو بھی اذیتیں پہنچائیں، اللہ تعالیٰ نے ان پر پتھروں کی بارش برسائی اور ان کی بستیوں کو آسمان تک لے کر زمین پر پٹخ دیا گیا۔ {وَلُوطًا إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ أَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُم بِهَا مِنْ أَحَدٍ مِّنَ الْعَالَمِينَ} [الأعراف:80]

6۔ حضرت شعیب علیہ السلام کو قوم مدین کی طرف بھیجا گیا، قوم نے نہ مانا تو شرک، ڈکیتی، ظالمانہ ٹیکس، ناپ تول میں کمی اور دیگر جرائم کی پاداش میں ہلاک کردی گئی۔ ان پر پہلے سخت گرمی پڑی جس سے یہ باہر نکل آئے پھر بادل آیا جس میں ٹھنڈی ہوا تھی وہ سب اس کے نیچے جمع ہو گئے اس کے بعد زلزلہ اور اس کے ساتھ سخت چنگھاڑ آئی جس سے یہ سب ہلاک ہو گئے۔ {وَإِلَىٰ مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا} [الأعراف:85]

7۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کا واقعہ نہایت تفصیلات کے ساتھ اس سورت میں بیان ہوا ہے، فرعون کے غرق ہونے سے پہلے مختلف چھوٹے چھوٹے عذاب آئے۔ طوفان، ٹڈی کا عذاب، جوؤں کا عذاب، مینڈکوں کا عذاب، خون کا عذاب، نہ ماننے کی وجہ سے غرق کر دیا گیا۔ {ثُمَّ بَعَثْنَا مِن بَعْدِهِم مُّوسَىٰ بِآيَاتِنَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ} [الأعراف:103]

8۔ عہد الست کا واقعہ کہ آدم علیہ السلام کی پیدائش کے بعد تمام بنی آدم کی ارواح کو جمع کیا گیا اور ان سے خدا کی خدائی پر ایمان لانے کا عہد کیا گیا۔ {وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِن بَنِي آدَمَ مِن ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ} [الأعراف:172]

9۔ بلعم بن باعوراء ایک ولی کامل انسان تھا، اسم اعظم جانتا تھا، عورت کی باتوں میں آکر مال کی لالچ میں موسیٰ علیہ السلام پر بددعا کرنی چاہی، وہ بددعا خود قوم عمالقہ کے خلاف نکلنے لگی اور زور لگانے کی بنا پر زبان باہر آگئی کتے کی طرح۔ {وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ الَّذِي آتَيْنَاهُ آيَاتِنَا فَانسَلَخَ مِنْهَا} [الأعراف:175]

10۔ آخر میں حضرت آدم علیہ السلام کی ایسی اولاد کا تذکرہ ہے جس کے بچے مرجاتے تھے اس نے شیطان کی باتوں میں آکر شرک کا راستہ اختیار کیا تھا۔ {فَلَمَّا آتَاهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهُ شُرَكَاءَ فِيمَا آتَاهُمَا} [الأعراف:190]

www.suffahpk.com

پہلی آیت سجدہ: سورۃ الاعراف کی آخری آیت مبارکہ کو قرآن کریم کی پہلی آیت سجدہ ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اسے آیت سجدہ شمار کیا ہے۔ اس کے آیت سجدہ ہونے پر امت کے علماء متفق ہیں۔ (تفسیر ابن کثیر: 538/3)

آیت سجدہ کے فضائل:

آیت سجدہ پر سجدہ کرنے کے متعدّد فضائل احادیث میں وارد ہوئے ہیں:

1. ایک سجدہ کرنے پر جنت میں ایک درجہ بلند کر دیا جاتا ہے۔
2. ایک گناہ معاف کیا جاتا ہے۔
3. بعض اوقات ایک درجہ بھی بلند کیا جاتا ہے اور ایک گناہ بھی معاف ہوتا ہے۔
4. شیطان روتا ہے اور حسرت سے کہتا ہے کہ افسوس! مجھے سجدے کا حکم ہوا تو میں نے سجدہ نہ کیا اور انسان کو سجدے کا حکم ہوتا ہے تو وہ سجدہ کر لیتا ہے۔ (مظہری، روح)

دعائیں

رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ [الأعراف: 23]

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار! ہم اپنی جانوں پر ظلم کر گزرے ہیں، اور اگر آپ نے ہمیں معاف نہ فرمایا اور ہم پر رحم نہ کیا تو یقیناً ہم نامراد لوگوں میں شامل ہو جائیں گے۔

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ [الأعراف: 47]

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار! ہمیں ان ظالم لوگوں کے ساتھ نہ رکھنا۔

رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَتَوَفَّنَا مُسْلِمِينَ [الأعراف: 126]

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار! ہم پر صبر کے پیمانے انڈیل دے، اور ہمیں اس حالت میں موت دے کہ ہم تیرے تابع دار ہوں۔

رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِأَخِي وَأَدْخِلْنَا فِي رَحْمَتِكَ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ [الأعراف: 151]

www.suffahpk.com

ترجمہ: میرے پروردگار! میری اور میرے بھائی کی مغفرت فرمادے، اور ہمیں اپنی رحمت میں داخل کردے۔ تو تمام رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔

أَنْتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَأَنْتَ خَيْرُ الْغَافِرِينَ وَاكْتُبْ لَنَا فِي هَٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ إِنَّا هُدْنَا إِلَيْكَ

ترجمہ: آپ ہی ہمارے رکھوالے ہیں۔ اس لیے ہمیں معاف کردیجیے، اور ہم پر رحم فرمایے۔ بیشک آپ سارے معاف کرنے والوں سے بہتر معاف کرنے والے ہیں۔ اور ہمارے لیے اس دنیا میں بھی بھلائی لکھ دیجیے اور آخرت میں بھی۔ ہم (اس غرض کے لیے) آپ ہی سے رجوع کرتے ہیں۔

ہوم ورک

1۔ اعراف کے لفظی معنی ______ ہیں۔

- گھاٹیاں
- میدانی ٹیلے
- بلندیاں

2۔ شریعت اور ______ میں کبھی تصادم نہیں ہوتا۔

- فطرت
- رسم ورواج
- تہذیب وتمدن

3۔ ______ ولی انسان تھا مگر مال کی لالچ میں موسی علیہ السلام پر بددعا کرنی چاہی۔

- سامری
- قارون
- بلعم بن باعوراء

4۔ موسی علیہ السلام کو اس وقت اللہ کا دیدار اس لیے نصیب نہیں ہوا کیونکہ وہ:

www.suffahpk.com

- کلیم اللہ تھے۔
- اس وقت پہاڑ پر تھے۔
- عالم دنیا میں تھے۔

5۔اصلاح تربیت اور تعلیم کے لیے مناسب میعاد مقرر کرنا بدعت نہیں بلکہ ________ میں شامل ہے۔

- شرعی احکام
- جدید تقاضوں
- انتظامی امور

6۔ڈارون کی تھیوری بہت بڑا جھوٹ ہے کیونکہ ارتقاء انسان کے ________ میں ہوا ہے حیات میں نہیں۔

- ارادوں
- تہذیب و تمدن
- افکار ✓

7- آیت سجدہ پر سجدہ کرنے سے کیا ہوتا ہے؟

- جنت میں ایک درجہ بلند کر دیا جاتا ہے۔
- ایک گناہ معاف کیا جاتا ہے۔
- شیطان روتا ہے۔
- تینوں باتیں درست ہیں۔

8-رسول اللہ ﷺ کی امت میں چونکہ ________ کا چرچا تھا لہذا آپ کو بطور معجزہ قرآن پاک عطا فرمایا گیا۔

- فصاحت و بلاغت
- خطاطی

www.suffahpk.com

▪ دونوں درست ہیں۔

9-سورۃ الاعراف مں تقریباً______واقعات بیان ہوئے ہیں۔

▪ آٹھ

▪ نو

▪ دس

10۔ابلیس نے ملعون ہونے کے بعد سب سے پہلی کروائی یہ کی کہ

▪ میاں بیوی میں لڑائی کروادی

▪ عقیدے پر ضرب لگائی

▪ انسان کو بے لباس کردیا

11-موسیقی دل میں ______کو پیدا کرتی ہے جیسے پانی کھیتی کو پیدا کرتا ہے۔

▪ تکبر

▪ نفاق

▪ ریاکاری

12-اللہ تعالی نے تمام انبیاء کو______کے مطابق معجزات دیے۔

▪ فرمائش

▪ رسم ورواج

▪ زمانے کے حالات

www.suffahpk.com

سورۃ الانفال

اعداد و شمار:

عدد سورت باعتبار مصحف	8
عدد سورت باعتبار نزول	88غزوہ بدر کے فوراً بعد
عدد پارہ	9اور10
تعداد آیات	75
الفاظ کی تعداد	1243
حروف کی تعداد	5299

وجہ تسمیہ:

انفال جمع ہے نفل، نفل کے معنی ہیں زیادتی۔اصطلاح میں نفل یا انفال مال غنیمت کو کہا جاتا ہے جو جہاد کے موقع پر کفار سے حاصل ہوتا ہے۔اس سورت میں مال غنیمت کی تقسیم کے اصول بتائے گئے ہیں اس لیے اس کا نام انفال رکھا گیا۔

مرکزی موضوع:

یہ سورت جہاد کے ترانوں میں سے ہے۔جہاد کے موقع پر اسے مجاہدین کے سامنے پڑھنا اور اسے سمجھانا مستحب ہے۔جہاد کے آداب، مال غنیمت کی تقسیم کے اصول اور جہاد میں فتح و نصرت کے قوانین اس سورت کا موضوع ہیں۔

www.suffahpk.com

خلاصہ مضامین

حضرت مفتی تقی عثمانی صاحب نے "آسان ترجمہ قرآن" کے اندر سورہ انفال کا جو خلاصہ تحریر فرمایا ہے اس کے چند اہم نکات کو اپنی ترتیب سے کچھ اضافات کے ساتھ نمبروار لکھا جارہا ہے:

1۔ یہ سورت تقریباً سن 2 ہجری کے آس پاس مدینہ منورہ میں نازل ہوئی ہے۔

2۔ اس کے بیشتر مضامین جنگ بدر اور اس کے واقعات اور مسائل سے متعلق ہیں، یہ جنگ اسلام اور کفر کے درمیان پہلے باقاعدہ معرکے کی حیثیت رکھتی ہے، جس میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح مبین عطا فرمائی اور قریش مکہ کو ذلت آمیز شکست سے دوچار کیا۔ سورت میں اللہ تعالیٰ نے جنگ بدر کے اندر اپنے انعامات یاد دلائے ہیں۔

3۔ سورت کے بہت سے مضامین جنگ بدر کے مختلف واقعات سے متعلق ہیں، اس لیے ان مضامین کو ٹھیک ٹھیک سمجھنے کے لیے اس جنگ کے بارے میں بنیادی معلومات جاننا ضروری ہے؛ تاکہ اس سے متعلق آیات کو ان کے صحیح پس منظر میں سمجھا جاسکے۔

اس کا مختصر پس منظر یہ ہے کہ کفار مسلمانوں کے ساتھ مسلسل حالت جنگ میں تھے۔ ایک دوسرے کو چیلنج دیے ہوئے تھے۔ دوسرا کفار مکہ ریاست مدینہ کی فاؤنڈریشن کو تسلیم نہیں کرتے تھے اور ریاست کی زمینی راستوں کو بغیر کسی ضابطہ کے استعمال کر رہے تھے اس لیے اس قافلے پر حملہ بالکل جائز اور عین اصول کے مطابق تھا۔

غزوۂ بدر منگل 17 رمضان 2 ہجری کو پیش آیا۔ ویسے ابوسفیان کے تجارتی قافلے کا تعاقب مقصود تھا لیکن وہ نکل گیا اور قریش کا بڑا لشکر ابوجہل کی سربراہی میں مقابلے کے لیے آگیا۔ صحابہ کرام کی تعداد 313 تھی جبکہ کفار کی تعداد 1000۔ اس معرکہ حق و باطل میں 14 مسلمان شہید ہوئے جبکہ کفار کو بھاری نقصان

www.suffahpk.com

اٹھانا پڑا۔ ان کے 70 سردار مارے گئے جس میں ابو جہل اور امیہ بن خلف بھی شامل ہیں اور ستر قید ہوئے جنہیں بعد میں فدیہ لے کر چھوڑا گیا۔

4۔ مسلمانوں نے جس جاں نثاری کے ساتھ یہ جنگ لڑی اس کی ہمت افزائی کے ساتھ بعض ان کمزوریوں کی بھی نشان دہی فرمائی گئی ہے جو اس جنگ میں سامنے آئیں۔

5۔ آئندہ کے لیے وہ ہدایات دی گئی ہیں جو ہمیشہ مسلمانوں کی کامیابی اور فتح و نصرت کا سبب بن سکتی ہیں۔

6۔ جہاد اور مال غنیمت کی تقسیم کے بہت سے احکام بیان ہوئے ہیں۔

7۔ چونکہ جنگ بدر اصل میں کفار مکہ کے ظلم وستم کے پس منظر میں پیش آئی تھی، اس لیے ان حالات کا بھی ذکر کیا گیا ہے جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ مکرمہ سے ہجرت کا حکم ہوا۔

8۔ جو مسلمان مکہ مکرمہ میں رہ گئے تھے ان کے لیے ضروری قرار دیا گیا ہے کہ وہ ہجرت کر کے مدینہ منورہ آجائیں۔ (کیونکہ آج کل ایسے حالات نہیں اس لیے ہجرت فرض بھی نہیں۔ مرتب)

9۔ ہجرت کے وجہ سے میراث کی تقسیم سے متعلق کچھ احکام عارضی طور پر نافذ کئے گئے تھے (گو کہ یہ احکام بعد میں کالعدم قرار دے دیے گئے۔)

10۔ سورت کے آخر میں میراث کے کچھ مستقل احکام دیے گئے ہیں۔

فتح و نصرت کے خدائی قوانین

مسلمان ان فارمولوں پر عمل کرلیں تو ان کو اللہ تعالی کی غیبی مدد و نصرت حاصل ہو سکتی ہے:

1۔ اپنے اندر تقوی یعنی خدا خوفی پیدا کرلیں۔ تقوی کی برکت سے اللہ تعالی تمہیں "فرقان" دے گا۔ تمھارے گناہوں کو دور کر دے گا اور تمہیں بخش دے گا۔" فرقان کیا ہے؟ فرقان ایک وسیع مفہوم کا حامل

www.suffahpk.com

لفظ ہے۔ حق وباطل میں فرق کرنے کی صلاحیت، شرح صدر، نور فراست، دل کا سکون، استقامت، اللہ کی مدد ونصرت، باطل پر دنیوی غلبہ، آخرت کی کامیابی؛ یہ سبھی فرقان کے مفہوم میں داخل ہے۔

انسان جب گناہوں سے بچتا اور اعمال کی پابندی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ یہ سارے انعامات اسے عطا فرماتے ہیں۔ یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن تَتَّقُوا اللَّهَ يَجْعَل لَّكُمْ فُرْقَانًا وَيُكَفِّرْ عَنكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ [الأنفال:29]

انسان کی فطرت میں مال اسباب، دھن دولت اور اولاد وازواج کی محبت ودیعت کر دی گئی ہے۔ مال واولاد کی یہ محبت کوئی بری چیز نہیں، بلکہ حدود کے اندر ہو تو بعض اوقات عبادت اور ثواب ہے۔ بس! جہاں ان محبتوں کا ٹکراؤ اللہ کے حکم کے ساتھ ہو تو وہاں انسان کو چوکنا رہنا چاہیے کہ یہی موقع اس کی آزمائش اور امتحان کا ہے۔ تقویٰ کا امتحان ایسے ہی موقع میں ہوتا ہے۔ ﴿وَاعْلَمُوا أَنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ وَأَنَّ اللَّهَ عِندَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ﴾ [الأنفال:28]

2۔ جہاں کسی فرد کے لیے نیک بننا ضروری ہے وہاں یہ بھی ضروری ہے کہ وہ معاشرے کو نیکی کی ترغیب دے اور برائی سے روکے۔ ایک شخص خود تو نیک ہے لیکن دوسروں کے دین وایمان کی کوئی فکر نہیں، یہ بہت بڑا جرم ہے۔ ﴿وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَّا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنكُمْ خَاصَّةً﴾ [الأنفال:25]

3۔ خیر خواہی کا جذبہ پیدا کریں۔ جو اپنے لیے چاہتے ہیں وہ اپنے مسلمان بھائی کے لیے بھی چاہیں، جو اپنے لیے ناپسند ہے وہی چیز اپنے مسلمان بھائی کے لیے بھی برا سمجھیں۔ ﴿وَأَصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِكُمْ﴾ [الأنفال:1]

4۔ اطاعت حاکم کی صفت پیدا کریں۔ امیر کی اطاعت سے نکلنا سنگین گناہ ہے۔ اس سے بڑے مفاسد جنم لیتے ہیں۔ گناہ میں امیر کی اطاعت جائز نہیں۔ ایسے مواقع پر اصلاح کی نیت سے اچھی نیت اور بہتر طریقے سے حاکم کو سمجھایا جائے۔ ﴿وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ﴾ [الأنفال:1]

www.suffahpk.com

5۔اسلام دشمن عناصر سے جہاد کرتے رہیں۔کفر مغلوب رہے گا تو اسلام غالب رہے گا۔{وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ}

6۔جہاد کی تیاریوں سے کبھی غفلت نہ برتیں۔ہر قسم کے حربی آلات اور جنگی مہارتیں پیدا کرنے کی جتنا ممکن ہو کوشش کی جائے۔{وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ وَمِنْ رِبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُونَ بِهِ عَدُوَّ اللَّهِ وَعَدُوَّكُمْ وَآخَرِينَ مِنْ دُونِهِمْ لَا تَعْلَمُونَهُمُ اللَّهُ يَعْلَمُهُمْ}[الأنفال:60]

7۔حکومت کو چاہیے کہ وہ اسلامی افواج کے اندر جذبہ جہاد پیدا کریں۔اسلام کی سربلندی کے لیے بہادری اور جذبہ جانثاری بیدار کرنے کی مکمل کوشش کرے۔{يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ}[الأنفال:65]

8۔میدان جہاد میں دشمن کا مقابلہ صبر واستقامت کے ساتھ اور ڈٹ کر کریں۔میدان جنگ سے بھاگنا کبیرہ گناہوں میں سے ہے البتہ جنگی چال کے طور پر بھاگنا یا دشمن کی تعداد دوگنا سے بھی زیادہ ہو تو عارضی پسپائی جائز ہے۔{يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوهُمُ الْأَدْبَارَ (15) وَمَنْ يُوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهُ إِلَّا مُتَحَرِّفًا لِقِتَالٍ أَوْ مُتَحَيِّزًا إِلَىٰ فِئَةٍ فَقَدْ بَاءَ بِغَضَبٍ مِنَ اللَّهِ وَمَأْوَاهُ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ}[الأنفال:15،16]{الْآنَ خَفَّفَ اللَّهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ أَنَّ فِيكُمْ ضَعْفًا فَإِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ مِائَةٌ صَابِرَةٌ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ وَإِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ أَلْفٌ يَغْلِبُوا أَلْفَيْنِ بِإِذْنِ اللَّهِ وَاللَّهُ مَعَ الصَّابِرِينَ}[الأنفال:66]

9۔میدان جہاد میں ذکر اللہ سے غافل نہ ہوں۔{يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا لَقِيتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوا وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ}[الأنفال:45]

10۔میدان جہاد میں ساتھیوں سے لڑنا جھگڑنا بالکل بھی نہ ہو،ورنہ اس کے بھیانک نقصانات ہوں گے۔{وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ وَاصْبِرُوا إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ}[الأنفال:46]

www.suffahpk.com

11۔ میدان کارزار میں بھروسہ اللہ ہی پر کرنا چاہیے، اپنے اسباب و وسائل چاہے کتنے ہی زیادہ بھی بھی وسائل کے گھمنڈ میں مبتلا نہیں ہونا چاہیے۔ {وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ خَرَجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَرِئَاءَ النَّاسِ} [الأنفال:47]

12۔ امانت کی صفت اپنے اندر پیدا کریں۔ مال غنیمت اور کسی بھی امانت میں خیانت نہ کریں۔ {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَخُونُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ وَتَخُونُوا أَمَانَاتِكُمْ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ} [الأنفال:27]

13۔ مال غنیمت مسلمانوں کے لیے حلال ہے البتہ اس کی تقسیم شرعی طریقے سے کریں۔ جس کا طریقہ یہ ہے کہ مال غنیمت میں سے پہلے بیس فی صد الگ کر دیا جائے جو اللہ، رسول اور محتاجوں کا حق ہے، انعامات کی ادائیگی بھی اسی میں سے کی جائے گی۔ اس کے بعد بقیہ اسّی فی صد مال فوجی جوانوں میں برابر تقسیم کر دیا جائے گا۔ پیدل کو ایک حصہ اور سوار کو دو حصے دیے جائیں گے۔ {وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ} [الأنفال: 41] {فَكُلُوا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلَالًا طَيِّبًا} [الأنفال:69]

14۔ اگر دشمن صلح کی پیشکش کرے اور صلح میں فائدہ نظر آرہا ہو تو صلح قبول کر لینی چاہیے البتہ جہاں نقصان ہو رہا ہو وہاں صلح نہیں کرنی چاہیے۔ {وَإِنْ جَنَحُوا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ} [الأنفال:61]

15۔ جنگی قیدیوں کے ساتھ کیا معاملہ برتا جائے؟ انہیں قید میں رکھا جائے، فدیہ لے کر آزاد کر دیا جائے، بغیر معاوضے کے آزاد کیا جائے یا اپنے مسلم قیدیوں کے ساتھ ان کا تبادلہ کیا جائے؟ یہ سب حالات اور مصالح پر موقوف ہے۔ {مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُونَ لَهُ أَسْرَى حَتَّى يُثْخِنَ فِي الْأَرْضِ} [الأنفال:67]

16۔ دنیا کے اندر عسکری غلبہ حاصل کرنے کی اساس اعلی صفات اور بلند اخلاق ہے۔ یہ صفات و اخلاق جس قوم کے اندر ہوں گے وہ غالب ہوگی اور جو قوم ان صفات سے دور ہوگی، مغلوب و مجبور ہوگی۔ یہ صفات دوسری قوموں نے اختیار کر لیں تو وہی دنیا کی حکمران بن گئیں۔ یقین جانیے! مسلمان نہ بدلتے تو اللہ کا فیصلہ

www.suffahpk.com

بھی نہ بدلتا، مسلمان بدل گئے اس لیے اللہ کا فیصلہ بھی بدل گیا۔ کاش! مسلمان پھر سے خود کو بدلنے کی کوشش کریں!!!{ذَلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِعْمَةً أَنْعَمَهَا عَلَى قَوْمٍ حَتَّى يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ}[الأنفال:53]

شخصیات، واقعات

1۔ قرآن کریم کے حوالے سے نضر بن حارث وغیرہ نے کمنٹ کیا کہ "اگر ہم چاہیں تو اس جیسا کلام لا سکتے ہیں، قرآن محض افسانوں ہی کی تو کتاب ہے!" (معاذ اللہ!) یعنی وہ قرآن کے ابدی حقائق، اس کے علوم ودلائل اور اس کے اعجاز میں غور کرنے کی بجائے، اسے صرف قصے کہانیوں کی کتاب کہتے تھے اور اس کے مقابلے میں عجمی بادشاہوں کی قصے کہانیاں لوگوں کو سنایا کرتے تھے۔{وَإِذَا تُتْلَى عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا قَالُوا قَدْ سَمِعْنَا لَوْ نَشَاءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هَذَا إِنْ هَذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ}[الأنفال:31]

2۔ ایک بار ابو جہل نے کہا: اگر یہ قرآن ہی وہ حق ہے جو آپ کی طرف سے آیا ہے تو اس کا انکار کے جرم میں اللہ تعالیٰ ہم پر آسمان سے پتھروں کی بارش یا اور کوئی عذاب کیوں نازل نہیں فرماتے؟ (انفال، آیت: 32) اس کے جواب میں فرمایا گیا کہ اللہ کا عذاب دو موقعوں پر نہیں آیا کرتا: ایک جب اللہ کے پیغمبر خود قوم کے اندر موجود ہوں، دوسرے جب وہاں کے لوگ استغفار کرتے ہوں۔{وَإِذْ قَالُوا اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ هَذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِنَ السَّمَاءِ أَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ أَلِيمٍ}[الأنفال:32]

قریش مکہ کے درمیان نبی کریم ﷺ کی ذات اقدس موجود تھی اس لیے وہ عذاب سے بچے ہوئے تھے...... لیکن پھر قریش نے اس مقدس ہستی کو اپنے سے دور کرنے کا منصوبہ بنایا۔

3۔ قریش مکہ نے یہ دعا بھی کر رکھی تھی کہ یا اللہ! ہمارا اور مسلمانوں کا فیصلہ کر دے، ہم میں سے جو حق پر ہو اسے غالب کر دے۔{إِنْ تَسْتَفْتِحُوا فَقَدْ جَاءَكُمُ الْفَتْحُ وَإِنْ تَنْتَهُوا فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ}[الأنفال:19]

4۔ جب کفار نے دیکھا کہ مسلمان تیزی سے بڑھ رہے ہیں اور ان کی کوئی تدبیر کامیاب نہیں جا رہی تو انہوں نے دار الندوہ (مجلس مشاورت) میں ایک گرینڈ اجلاس بلایا جس کا ایجنڈا تھا کہ حضرت محمد ﷺ اور اسلام

www.suffahpk.com

کے بڑھتے قدموں کو کس طرح روکا جائے؟تین رائے سامنے آئیں:قید، قتل اور جلاوطنی۔ قتل کے منصوبے اور اس کے طریقہ کار پر بھی اتفاق رائے ہو گیا،لیکن اللہ جل شانہ نے آپ ﷺ کو ان کی سازشوں کی مکمل اطلاع بذریعہ وحی کردی اور ہجرت کا حکم دے دیا۔اس حکم کے بعد آپ ﷺ نے عین اسی دن ہجرت فرمائی جس دن وہ اپنے منصوبے کو عملی جامہ پہنانے جا رہے تھے۔اس واقعے کا ذکر سورہ انفال آیت 30 میں کیا گیا ہے۔{وَإِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِيُثْبِتُوكَ أَوْ يَقْتُلُوكَ أَوْ يُخْرِجُوكَ وَيَمْكُرُونَ وَيَمْكُرُ اللَّهُ وَاللَّهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ} [الأنفال:30]

5۔جنگ بدر کے مختلف واقعات بھی اس میں مذکور ہیں۔جنگ سے پہلے کے احوال،آپ ﷺ کے خواب، دوران جنگ اللہ کی مدد و نصرت کے واقعات،شیطان جو سراقہ کی شکل میں آیا تھا اس کے بھاگنے کے احوال،جنگ کے بعد کے واقعات یہ سب اس میں موجود ہیں۔

ہوم ورک

مختصر جواب دیجیے!

1	اصطلاح میں نفل یا انفال کے کیا معنی ہیں؟	
2	کیا فتح مکہ کے بعد یا آج کے دور میں ہجرت فرض ہے؟	
3	کیا آخرت کی کامیابی "فرقان" کے مفہوم میں داخل ہے؟	
4	میدان جنگ سے بھاگنا صغیرہ گناہ ہے یا کبیرہ؟	
5	نضر بن حارث کا واقعہ کس آیت میں بیان ہوا ہے؟	

www.suffahpk.com

سورۃ التوبۃ

اعداد و شمار:

مصحف کی ترتیب کے لحاظ سے نویں اور نزول کی ترتیب کے لحاظ سے 114ویں سورت ہے۔اس سورت میں 16رکوع،129آیات،2506کلمات اور 10837حروف ہیں۔

تاریخ نزول:

آیت نمبر113کے علاوہ باقی مکمل سورت مدنی ہے۔بناء علی ما ورد أنها نزلت فی قوله صلّی الله علیه وسلّم لأبی طالب: «لأستغفرن لك ما لم أنه عنك» سن 9ہجری میں فتح مکہ کے بعد نازل ہوئی جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کا آخری دور ہے۔

وجہ تسمیہ اور نام

اس سورت کو سورۃ توبہ بھی کہا جاتا ہے اور اس کے علاوہ اس کے کئی نام ہیں: سورۃ براءۃ،سورۃ فاضحہ سورۃ العذاب،المقشقشہ،المنقرۃ،البحوث،المبعثرۃ،الحافرۃ،المثیرۃ،المخزیۃ،المنکلۃ،المشردۃ وغیرہ۔

تفسیر الألوسی=روح المعانی(235/5)

أخرج أبو عبيد وابن المنذر وغيرهما عن ابن جبير قال: قلت لابن عباس رضى الله تعالى عنهما سورة التوبة قال: التوبة هى الفاضحة ما زالت تنزل ومنهم ومنهم حتى ظننا أنه لا يبقى أحد منا إلا ذكر فيها، وسورة العذاب أخرج الحاكم فى مستدركه عن حذيفة قال: التى يسمون سورة التوبة هى سورة العذاب وأخرج أبو الشيخ عن ابن جبير قال: كان عمر بن الخطاب رضى الله تعالى عنه إذا ذكر له سورة براءة وقيل سورة التوبة قال: هى إلى العذاب أقرب ما أقلعت عن الناس حتى ما كادت تدع منهم أحدا.

www.suffahpk.com

والمقشقشة أخرج ابن مردويه وغيره عن زيد بن أسلم أن رجلا قال لعبد الله: سورة التوبة فقال ابن عمر: وأيتهن سورة التوبة فقال براءة فقال رضى الله تعالى عنه: وهل فعل بالناس الأفاعيل إلا هي ما كنا ندعوها إلا المقشقشة أي المبرئة ولعله أراد عن النفاق والمنقرة أخرج أبو الشيخ عن عبيد بن عمير قال: كانت براءة تسمى المنقرة نقرت عما في قلوب المشركين والبحوث بفتح الباء صيغة مبالغة من البحث بمعنى اسم الفاعل كما روى ذلك الحاكم عن المقداد والمبعثرة أخرج ابن المنذر عن محمد بن إسحاق قال: كانت براءة تسمى في زمان النبي صلّى الله عليه وسلّم وبعده المبعثرة لما كشفت من سرائر الناس وظن أنه تصحيف المنقرة من بعد الظن

وذكر ابن الفرس أنها تسمى الحافرة أيضا لأنها حفرت عن قلوب المنافقين وروى ذلك عن الحسن والمثيرة كما روى عن قتادة لأنها أثارت المخازي والقبائح والمدمدمة كما روى عن سفيان عن عيينة والمخزية والمنكلة والمشردة كما ذكر ذلك السخاوي وغيره وسورة براءة فقد أخرج سعيد بن منصور والبيهقي في الشعب وغيرهما عن أبي عطية الهمداني قال: كتب عمر بن الخطاب رضى الله تعالى عنه: تعلموا سورة براءة وعلموا نساءكم سورة النور

براءت اس لیے کہ اس کے شروع میں مشرکین اور ان سے کیے گئے سابقہ معاہدوں سے براءت اور لاتعلقی کا اعلان کیا گیا ہے اور توبہ اس لیے کہ اس میں بعض ان صحابہ کرام کی توبہ قبول ہونے کا ذکر ہے جنھوں نے تبوک کی مہم میں حصہ نہیں لیا تھا اور بعد میں اپنی اس غلطی پر توبہ کی تھی۔ اور فاضحہ اس لیے کہ ان سورت نے منافقین کے پول کھول کر انہیں رسوا کر دیا۔ بقیہ ناموں کی وجہ تسمیہ علامہ آلوسی کے درج بالا حوالے میں ملاحظہ فرمائیں۔

www.suffahpk.com

مرکزی موضوع

احکام جہاد اور منافقین کی رسوائی یہ دو چیزیں اس سورت کے مرکزی موضوع ہیں۔ منافقین کے حالات اور علامات اس میں کھول کھول کر بیان ہوئی ہیں۔

تعارف وخلاصہ مضامین

اپنے مضامین کے اعتبار سے یہ پچھلی سورت یعنی سورۂ انفال کا تکملہ ہے۔ غالباً اسی لیے عام سورتوں کے برخلاف اس سورت کے شروع میں بسم اللہ الرحمن الرحیم نہ نازل ہوئی نہ لکھی گئی۔ اس کی تلاوت کا قاعدہ بھی یہی ہے کہ جو شخص پیچھے سورۂ انفال سے تلاوت کرتا چلا آرہا ہو اسے یہاں بسم اللہ نہیں پڑھنی چاہیے۔ البتہ جو تلاوت کی شروعات ہی سورہ توبہ سے کرے تو راجح یہ ہے کہ وہ بسم اللہ پڑھ سکتا ہے۔ بعض لوگوں نے اس سورت کے شروع میں بسم اللہ کے بجائے کچھ اور جملے پڑھنے کے لیے بنا رکھے ہیں وہ بے بنیاد ہیں اوپر جو طریقہ لکھا گیا ہے وہی سلف صالحین کا طریقہ رہا ہے۔

سورہ انفال اور سورہ توبہ مضامین کے لحاظ سے تو ایک جیسی ہیں لیکن ان میں یہ فرق ضرور ہے کہ سورہ انفال غزوہ بدر کے بعد 2 ہجری میں نازل ہوئی تھی جبکہ سورہ توبہ فتح مکہ کے بعد 9 ہجری میں۔ اس طرح دونوں کے نزول میں چھ سے سات سال کا فاصلہ ہے۔

اسلام کے ظہور کے بعد عرب کے بہت سے قبائل اس انتظار میں تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کفار قریش کی جنگ کا انجام کیا ہوتا ہے۔ جب قریش نے حدیبیہ والا معاہدہ (دس سالہ جنگ بندی کا معاہدہ) توڑ دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ پر حملہ کیا اور کسی خاص خونریزی کے بغیر اسے فتح کر لیا اس موقع پر کفار کی کمر ٹوٹ چکی تھی، البتہ آخری تدبیر کے طور پر قبیلہ ہوازن کے کفار نے ایک بڑا لشکر مسلمانوں سے مقابلے کے لیے جمع کیا جس سے حنین کی وادی میں آخری بڑی جنگ ہوئی اس جنگ میں مسلمانوں کو شروع میں معمولی ہزیمت ہوئی لیکن بالآخر مسلمانوں کو اس میں بھی فتح ہوئی اس جنگ کے بعض واقعات بھی

www.suffahpk.com

اس سورت میں بیان ہوئے ہیں۔اب عرب کے جو قبائل قریش کی وجہ سے اسلام قبول کرنے سے ڈرتے تھے یاان کی جنگوں کے آخری انجام کے منتظر تھے ان کے دل سے اسلام کے خلاف ہر رکاوٹ دور ہوگئی اور وہ جوق درجوق مدینہ منورہ آکر مسلمان ہوئے اوراس طرح جزیرہ عرب کے بیشتر علاقے پر اسلام کا پرچم لہرانے لگا۔

اس موقع پر اللہ تعالی کی طرف سے جزیرہ عرب کو اسلام اور مسلمانوں کا بنیادی مرکز قرار دے دیا گیا۔ اصل منشاء تو یہ تھا کہ پورے جزیرہ عرب میں کوئی بھی غیر مسلم مستقل باشندے کی حیثیت میں باقی نہ رہے جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ جزیرہ عرب میں دو دین باقی نہ رہنے پائیں۔(مؤطا امام مالک،کتاب الجامع و مسند احمد ج:۶ص:۲۷۵)۔

لیکن اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیے تدریج کا طریقہ اختیار کیا گیا،سب سے پہلا ہدف یہ مقرر فرمایا گیا کہ جزیرہ عرب کو بت پرستوں کی نجاست سے پاک کیا جائے،چنانچہ جو بچے کھچے بت پرست عرب میں رہ گئے تھے اور جنہوں نے بیس سال سے زیادہ مدت تک مسلمانوں کو وحشیانہ مظالم کا نشانہ بنایا تھا،عہد توڑے تھے،رشتے ناطوں تک کا خیال نہ رکھا تھا ان کو اس سورت کے شروع میں مختلف مدتوں کی مہلت دی گئی:

1۔بعض قبائل سے کوئی معاہدہ نہ تھا۔

2۔بعض سے غیر معینہ مدت کے لیے معاہدہ تھا۔

ان دونوں قسم کے قبائل کو چار ماہ کی مہلت دی گئی جس کی شرعات اس اعلان کے ان کے علم میں آنے کے بعد ہوگی۔

3۔تیسری قسم ان قبائل کی تھی جن سے معینہ مدت کے لیے معاہدہ تھا لیکن وہ عہد توڑتے رہتے تھے،جیسے قریش اور اس کے حلیف قبائل،ان کے لیے یہ حکم دیا گیا کہ محترم مہینے گزرنے کے فورا بعد ان پر لشکر

www.suffahpk.com

کشی کر سکتے ہیں جس میں اگر وہ اسلام قبول نہ کریں تو یا تو جزیرہ عرب چھوڑدیں ورنہ جنگ کا سامنا کرنے کے لیے تیار رہیں۔

4۔ چوتھی قسم کے قبائل وہ تھے جن سے معینہ مدت کے لیے صلح تھی اور وہ صلح کے پابند بھی تھے ان کے بارے میں کہا گیا کہ ان سے صلح کی مدت پوری کر کے ان پر لشکر کشی کریں۔

اس طرح مسجد حرام بت پرستی کی ہر نشانی سے پاک کرنے ہوجائے گا۔ یہ ہدف آپ ﷺ کی زندگی میں پورا ہو گیا۔

اس ہدف کے پورا ہونے کے بعد جزیرہ عرب کی مکمل صفائی کا دوسرا مرحلہ یہود و نصاری کو وہاں سے نکالنے کا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں یہ مرحلہ مکمل نہیں ہو سکا تھا، لیکن آپ نے اس کی وصیت فرمادی تھی جیسا کہ آیت نمبر:۲۹ میں اس کی طرف اشارہ بھی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس وصیت کو عملی جامہ پہنایا اور جزیرۃ العرب کو یہود و نصاری سے پاک کر دیا۔

اس سے پہلے روم کے بادشاہ نے مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی طاقت کو دیکھ کر ان پر حملہ کرنے کے لیے ایک بڑی فوج جمع کی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیش قدمی کر کے اس کے مقابلے کے لیے تبوک تک تشریف لے گئے اس سورت کا بہت بڑا حصہ اس مہم کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتا ہے۔ منافقین کی معاندانہ کاروائیاں مسلسل جاری تھیں اس سورت میں ان کی بد عنوانیوں اور خفیہ رازوں سے بھی پردہ اٹھایا گیا ہے۔ (مستفاد از آسان ترجمہ قرآن)

منافقین کی نشانیاں

پہلے یہ بات یاد رکھیں کہ آپ ﷺ کے زمانے میں منافقین تھے اور ہر زمانے میں منافق ہوتے ہیں لیکن منافقین کی جو نشانیاں یہاں بیان کی گئی ہیں وہ ہم کسی مسلمان پر فٹ کر کے اسے حقیقی منافق نہیں کہہ سکتے، رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں تو وحی سے تعین ہو گئی تھی کہ یہ منافق ہیں لیکن آپ ﷺ کے بعد

www.suffahpk.com

کسی کے بارے میں وحی نازل نہیں ہوگی اس لیے یہ تو کہا جاسکتا ہے کہ فلاں کے اندر منافقت کی نشانیاں پائی جاتی ہیں یا وہ عملی منافق ہے لیکن اس کی وجہ سے اسے حقیقی یا اعتقادی منافق کہنا جائز نہیں۔

دوسری بات یہ سمجھ لیں کہ غزوہ تبوک میں لوگوں کی یہ قسمیں سامنے آئی تھیں:

1۔ مہاجرین {وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُم بِإِحْسَانٍ رَّضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي تَحْتَهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا} [التوبة:100]

2۔ وہ انصار جو فوراً ساتھ ہو گئے۔ (ایضا)

3۔ وہ انصار جو شروع میں ڈگمگائے لیکن پھر اللہ کی رحمت ان کی طرف متوجہ ہوئی اور وہ ساتھ ہو گئے۔ {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَا لَكُمْ إِذَا قِيلَ لَكُمُ انفِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ اثَّاقَلْتُمْ إِلَى الْأَرْضِ} [التوبة:38]

ان تینوں قسموں کا ذکر اس آیت میں ایک ساتھ آیا ہے: {لَقَد تَّابَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنصَارِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ فِي سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِن بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيغُ قُلُوبُ فَرِيقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ} [التوبة:117]

4۔ وہ سات صحابہ جو سستی کی وجہ سے شریک نہ ہو سکے لیکن انہوں نے ندامت ہوتے ہی خود کو ستونوں سے باندھ دیا۔ واپسی پر اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرمائی۔ {وَآخَرُونَ اعْتَرَفُوا بِذُنُوبِهِمْ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا عَسَى اللَّهُ أَن يَتُوبَ عَلَيْهِمْ} [التوبة:102]

5۔ وہ تین صحابہ جو سستی کی وجہ سے نہ جا سکے لیکن ستونوں سے خود کو نہ باندھا بلکہ آپ ﷺ کی آمد کے منتظر رہے۔ ان کی توبہ پچاس دن بعد قبول ہوئی۔ {وَآخَرُونَ مُرْجَوْنَ لِأَمْرِ اللَّهِ إِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَإِمَّا يَتُوبُ عَلَيْهِمْ} [التوبة:106] {وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا} [التوبة:118]

6۔ ضعیف اور مریض یا خستہ حال مسلمان جن کے پاس جانے کی سواری نہ تھی جبکہ وہ دل سے جانے کے لیے مکمل تیار تھے۔ ظاہر ہے ان کا مواخذہ نہیں ہے۔ {لَّيْسَ عَلَى الضُّعَفَاءِ وَلَا عَلَى الْمَرْضَىٰ وَلَا عَلَى الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ مَا يُنفِقُونَ حَرَجٌ إِذَا نَصَحُوا لِلَّهِ وَرَسُولِهِ مَا عَلَى الْمُحْسِنِينَ مِن سَبِيلٍ} [التوبة:91]

www.suffahpk.com

7۔شہری منافق جو سستی کی وجہ سے نہ گئے اور بہانے بناکر رخصت مانگ لی اور اپنی نجی مجالس میں آپ ﷺ اور صحابہ کرام پر طرح طرح کے اعتراضات بھی کرتے رہے۔{لَوْ كَانَ عَرَضًا قَرِيبًا وَسَفَرًا قَاصِدًا لَاتَّبَعُوكَ وَلَكِنْ بَعُدَتْ عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ}[التوبة:42]{إِنَّمَا يَسْتَأْذِنُكَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَارْتَابَتْ قُلُوبُهُمْ فَهُمْ فِي رَيْبِهِمْ يَتَرَدَّدُونَ}[التوبة:45]

8۔دیہاتی منافقوں کی دو قسمیں بیان ہوئیں:ایک وہ جو سستی کی وجہ سے نہ گئے اور رخصت لے لی۔دوسری وہ قسم جنہوں نے رخصت لینا بھی گوارانہ کی۔{وَجَاءَ الْمُعَذِّرُونَ مِنَ الْأَعْرَابِ لِيُؤْذَنَ لَهُمْ وَقَعَدَ الَّذِينَ كَذَبُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ سَيُصِيبُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ}[التوبة:90]

9۔وہ شہری اور دیہاتی منافق، جن کے نفاق کو آپ ﷺ بھی نہ پہچان پائے۔{وَمِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِنَ الْأَعْرَابِ مُنَافِقُونَ وَمِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مَرَدُوا عَلَى النِّفَاقِ لَا تَعْلَمُهُمْ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ}[التوبة:101]

ان دونوں امور کو مدنظر رکھتے ہوئے اب منافقین کی نشانیاں ملاحظہ کریں:

1۔یہ کمزور عقیدے کے حامل، مختلف شکوک وشبہات کا شکار رہتے ہیں۔{فَهُمْ فِي رَيْبِهِمْ يَتَرَدَّدُونَ}[التوبة:45]

2۔مسلمانوں کے ڈر سے اسلام کا اظہار کرتے ہیں ورنہ حقیقت میں دل سے کافر ہی ہوتے ہیں۔ان کو بھاگنے کی محفوظ جگہ ملے تو کب کے بے دین ہوجائیں۔{لَوْ يَجِدُونَ مَلْجَأً أَوْ مَغَارَاتٍ أَوْ مُدَّخَلًا لَوَلَّوْا إِلَيْهِ وَهُمْ يَجْمَحُونَ}[التوبة:57]

3۔استطاعت اور قدرت کے باوجود جہاد سے جی چراتے ہیں۔عورتوں کے ساتھ بیٹھے رہنا انہیں پسند ہے۔{اسْتَأْذَنَكَ أُولُو الطَّوْلِ مِنْهُمْ وَقَالُوا ذَرْنَا نَكُنْ مَعَ الْقَاعِدِينَ}[التوبة:86]

4۔جہاد کی تیاری ہی نہیں کرتے۔اگر واقعی میں کوئی عذر ہوتا تو کم از کم جہاد کی تیاریوں میں تو حصہ لیتے۔{وَلَوْ أَرَادُوا الْخُرُوجَ لَأَعَدُّوا لَهُ عُدَّةً}

www.suffahpk.com

5۔ خرچ کرنے میں بخل سے کام لیتے ہیں۔ صدقات کو ٹیکس کی طرح بوجھ سمجھتے ہیں اور نہایت بے دلی سے صدقات دیتے ہیں۔ {وَلَا يُنفِقُونَ إِلَّا وَهُمْ كَارِهُونَ} [التوبة:54]

6۔ نمازوں میں سستی کرتے ہیں۔ {وَلَا يَأْتُونَ الصَّلَاةَ إِلَّا وَهُمْ كُسَالَىٰ} [التوبة:54]

7۔ یہ مطلب پرست ہوتے ہیں، اگر انہیں مال زیادہ دیا جائے تو خوش رہتے ہیں، مال نہ دیا جائے تو ناراض ہو جاتے ہیں۔ {فَإِنْ أُعْطُوا مِنْهَا رَضُوا وَإِن لَّمْ يُعْطَوْا مِنْهَا إِذَا هُمْ يَسْخَطُونَ} [التوبة:58]

8۔ رسول اللہ ﷺ اور مسلمانوں کو، ان کے لیڈرز کو بے وقوف اور خود کو عقل مند سمجھتے ہیں۔ {وَمِنْهُمُ الَّذِينَ يُؤْذُونَ النَّبِيَّ وَيَقُولُونَ هُوَ أُذُنٌ}

9۔ برائی پھیلاتے ہیں اور نیکیوں سے روکتے ہیں۔ {يَأْمُرُونَ بِالْمُنكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوفِ} [التوبة:67]

10۔ جب اسلامی فوجیں جہاد کے لیے نکلتی ہیں تو یہ مختلف طرح کے تبصرے کرتے ہیں کہ دیکھو طاقت تو ہے نہیں اور جہاد کے لیے نکلے ہیں، یہ اپنی موت کو دعوت دے رہے ہیں۔ اگر مسلمانوں کو شکست ہو تو یہ بڑی خوشیاں مناتے ہیں۔ {وَإِن تُصِبْكَ مُصِيبَةٌ يَقُولُوا قَدْ أَخَذْنَا أَمْرَنَا مِن قَبْلُ وَيَتَوَلَّوا وَّهُمْ فَرِحُونَ} [التوبة:50]

11۔ جب مسلمان فوجیں صحیح سلامت واپس آتی ہیں تو مختلف حیلے بہانے تراشتے ہیں۔ جھوٹی قسمیں کھا کر یقین دلانے کی کوشش کرتے ہیں۔ بعض نے تو یہ بہانہ بھی بنایا کہ ہمیں عیسائیوں کے ساتھ ہونے والی لڑائی میں ساتھ نہ لے جائیں اس لیے کہ رومی عورتیں بہت خوب صورت ہوتی ہیں ہمیں خوف ہے کہ کہیں ان کے فتنے میں مبتلا نہ ہو جائیں۔ {وَمِنْهُم مَّن يَقُولُ ائْذَن لِّي وَلَا تَفْتِنِّي} [التوبة:49]

12۔ دشمن کے آلہ کار بن جاتے ہیں اور قاتلانہ حملوں میں بھی ملوث ہوتے ہیں۔ {وَلَقَدْ قَالُوا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ وَهَمُّوا بِمَا لَمْ يَنَالُوا}

www.suffahpk.com

13۔ سفر قریب کا ہو اور مال غنیمت ملنے کے امکانات زیادہ ہوں تو جنگ میں شریک ہوتے ہیں، سفر دور کا ہو یا دشمن زیادہ طاقتور ہو تو شریک نہیں ہوتے۔ {لَوْ كَانَ عَرَضًا قَرِيبًا وَسَفَرًا قَاصِدًا لَّاتَّبَعُوكَ}[التوبۃ:42]

14۔ جہاد میں شریک ہوتے بھی ہیں تو وہاں بھی لڑائی جھگڑا کرتے اور فتنہ و فساد پھیلانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ {لَوْ خَرَجُوا فِيكُم مَّا زَادُوكُمْ إِلَّا خَبَالًا وَلَأَوْضَعُوا خِلَالَكُمْ يَبْغُونَكُمُ الْفِتْنَةَ}[التوبۃ:47]

15۔ انہیں کلام اللہ سے چڑ ہوتی تھی جب بھی کوئی نئی آیت نازل ہوتی تو کسی طرح نظریں بچا کر وہاں سے نکلنے کی کوشش کرتے۔ {وَإِذَا مَا أُنزِلَتْ سُورَةٌ نَّظَرَ بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ هَلْ يَرَاكُم مِّنْ أَحَدٍ ثُمَّ انصَرَفُوا}[التوبۃ:127]

16۔ مالدار مخلص مسلمان اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں تو انہیں ریاکاری کا طعنہ دیتے ہیں اور اگر غریب مسلمان خرچ کریں تو یہ طعنہ دیتے ہیں کہ گھر میں کھانے کو نہیں اور چلے خیرات کرنے۔ {الَّذِينَ يَلْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فِي الصَّدَقَاتِ وَالَّذِينَ لَا يَجِدُونَ إِلَّا جُهْدَهُمْ فَيَسْخَرُونَ مِنْهُمْ}

17۔ منافقین میں دیہات کے منافقین کا رویہ زیادہ سخت ہوتا ہے۔ {الْأَعْرَابُ أَشَدُّ كُفْرًا وَنِفَاقًا وَأَجْدَرُ أَلَّا يَعْلَمُوا حُدُودَ مَا أَنزَلَ اللَّهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ}

18۔ بعض ان منافقین کا بھی ذکر کیا گیا ہے جنہوں نے آپ ﷺ سے مال میں اضافے کی دعا یہ کہہ کر کروائی کہ اگر اللہ تعالی مجھے مال دار کر دیا تو میں صدقہ خیرات خوب کروں گا اور نیک بن جاؤں گا۔ لیکن جب اس کے حق میں نبی کریم ﷺ کی دعا قبول ہوئی تو اس نے صدقہ دینے سے انکار کر دیا۔ {وَمِنْهُم مَّنْ عَاهَدَ اللَّهَ لَئِنْ آتَانَا مِن فَضْلِهِ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُونَنَّ مِنَ الصَّالِحِينَ}[التوبۃ:75]

19۔ بعض ان منافقین کا بھی ذکر کیا گیا ہے جنہوں مسجد کے نام سے ایک جگہ بنائی تھی اس میں یہ اپنے مذموم مقاصد کے لیے مشورے کرتے تھے اور مسلمانوں کے خلاف ہتھیار چھپا رکھے تھے جسے موقع پر استعمال ہونا تھا۔ وحی کے ذریعے ان کا پول کھلا تو اس جگہ کو گرا دیا گیا۔ {وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَكُفْرًا

www.suffahpk.com

وَتَفْرِيقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ وَإِرْصَادًا لِمَنْ حَارَبَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ مِنْ قَبْلُ وَلَيَحْلِفُنَّ إِنْ أَرَدْنَا إِلَّا الْحُسْنَى وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ(107)لَا تَقُمْ فِيهِ أَبَدًا لَمَسْجِدٌ أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ أَحَقُّ أَنْ تَقُومَ فِيهِ فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِينَ(108)أَفَمَنْ أَسَّسَ بُنْيَانَهُ عَلَى تَقْوَى مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانٍ خَيْرٌ أَمْ مَنْ أَسَّسَ بُنْيَانَهُ عَلَى شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ(109)لَا يَزَالُ بُنْيَانُهُمُ الَّذِي بَنَوْا رِيبَةً فِي قُلُوبِهِمْ إِلَّا أَنْ تَقَطَّعَ قُلُوبُهُمْ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ}

شخصیات، واقعات

1۔غزوہ حنین کی منظر کشی کی گئی ہے کہ مسلمانوں کی نظر اللہ کے بجائے اسباب پر اٹھنے لگی تھیں اس لیے اللہ تعالی نے وسائل کی کثرت کے باوجود ہزیمت کا مزا چکھایا۔{لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ فِي مَوَاطِنَ كَثِيرَةٍ وَيَوْمَ حُنَيْنٍ إِذْ أَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْئًا}[التوبة:25]

2۔نسی کی رسم دو طرح سے تھی:ایک محرم کو صفر قرار دینا دوسرا ہر تین سال بعد ایک ماہ نسی کا بڑھا دینا تاکہ حج ہمیشہ گرمیوں میں آئے۔{إِنَّمَا النَّسِيءُ زِيَادَةٌ فِي الْكُفْرِ}[التوبة:37]

3۔غار ثور کے واقعے کی طرف اشارہ کہ اللہ تعالی نے وہاں بھی اپنے نبی اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی حفاظت کی،اللہ تعالی ہر دور میں اپنے دین کی حفاظت فرمائیں گے۔{إِلَّا تَنْصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللَّهُ إِذْ أَخْرَجَهُ الَّذِينَ كَفَرُوا ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَيْهِ وَأَيَّدَهُ بِجُنُودٍ لَمْ تَرَوْهَا}[التوبة:40]

4۔جد بن قیس کا جھوٹ کہ رومی عورتیں مجھے فتنے میں ڈال دیں گی۔{وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ ائْذَنْ لِي وَلَا تَفْتِنِّي أَلَا فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوا}[التوبة:49]

5۔بارہ منافقین نے آپ ﷺ کو گھات لگا کر قتل کرنے کا منصوبہ بنایا جو اللہ تعالی کے فضل و کرم سے ناکام ہوا۔{وَهَمُّوا بِمَا لَمْ يَنَالُوا}[التوبة:74]

www.suffahpk.com

6۔ ثعلبہ کا واقعہ کہ اللہ نے مال دیا تو خوب صدقہ کروں گا پھر جب اللہ تعالی نے اللہ کے نبی ﷺ کی دعا کی برکت سے اسے مال دار کر دیا تو زکوۃ کو ٹیکس کہنے لگا۔ وَمِنْهُمْ مَنْ عَاهَدَ اللَّهَ لَئِنْ آتَانَا مِنْ فَضْلِهِ [التوبة:75]

7۔ نبی کریم ﷺ نے رئیس المنافقین کا جنازہ پڑھا اور اپنی قمیص اس کے کفن کے لیے دی۔ اس پر تنبیہ فرمائی گئی۔ {وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ} [التوبة:84]

8۔ مسجد ضرار کا قصہ، ابو عامر راہب اسلام دشمن سرگرمیوں کا بانی۔ {وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مَسْجِدًا ضِرَارًا}

9۔ ابوطالب کی وفات کے بعد ان کے لیے دعائے مغفرت کرنا جائز نہ تھا۔ {مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَى} [التوبة:113]

عقائد

1۔ اللہ تعالی کے ساتھ کسی کو شریک کرنا جائز نہیں۔ اللہ تعالی کا کوئی بیٹا نہیں۔ اللہ تعالی کے لیے شریک یا بیٹے کا قائل ہونا شرک ہے۔ {وَقَالَتِ الْيَهُودُ عُزَيْرٌ ابْنُ اللَّهِ وَقَالَتِ النَّصَارَى الْمَسِيحُ ابْنُ اللَّهِ ذَلِكَ قَوْلُهُمْ بِأَفْوَاهِهِمْ يُضَاهِئُونَ قَوْلَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَبْلُ قَاتَلَهُمُ اللَّهُ أَنَّى يُؤْفَكُونَ} [التوبة:30]

2۔ شارع کی حیثیت اللہ رسول کو حاصل ہے، اللہ تعالی کے حکموں کے مقابلے میں علما اور پیروں کی بات کو مقدم رکھنا ان کو تشریع کا مقام دینا ہے اس لیے یہ بھی شرک ہے۔ علما اور مشائخ اللہ تعالی کے حکموں کے شارح ہیں، مستقل شارع نہیں۔ {اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ وَالْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ} [التوبة:31]

3۔ ایسی کوئی صورت جس سے حلال کا حرام بننا یا حرام کا حلال بننا لازم آئے قطعا درست نہیں۔ نسی کی رسم سے یہی ہوتا تھا کہ محترم مہینوں میں قتال لازم آتا تھا جو کہ حرام ہے۔ {يُحِلُّونَهُ عَامًا وَيُحَرِّمُونَهُ عَامًا لِيُوَاطِئُوا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ فَيُحِلُّوا مَا حَرَّمَ اللَّهُ} [التوبة:37]

4۔ اللہ رسول کی شان میں گستاخی کرنا یا ان کا مذاق اڑانا کفر ہے۔ {قُلْ أَبِاللَّهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ (65) لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ}

www.suffahpk.com

5۔منافق کی مغفرت نہیں ہوتی۔کسی کا استغفار بھی اسے کام نہیں آتا۔{اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِن تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَن يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ}

6۔نیک بننے کا طریقہ یہ ہے کہ انسان نیک لوگوں کی صحبت میں رہے۔نیک لوگ وہ ہیں جو قول وفعل کے سچے ہوں۔{يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ}[التوبة:119]

7۔صحابہ اور تابعین سے اللہ تعالی راضی ہیں۔{وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُم بِإِحْسَانٍ رَّضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ}

حج و عمرہ

1۔ہر حج حج اکبر ہے،اسے عمرے کے مقابلے میں اکبر کہتے ہیں۔کیونکہ عمرہ حج اصغر ہے۔{يَوْمَ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ}[التوبة:3]

2۔کفار بیت اللہ شریف حج کے لیے نہیں آسکتے البتہ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ ان کی نجاست اعتقادی ہے ،ظاہری نہیں اس لیے ان کو مسجد کی صفائی کے لیے ملازم رکھنا جائز ہے۔{إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هَذَا}[التوبة:28]

مساجد

1۔مسجد کی بنیاد تقوی،اللہ کی رضا اور نیک نیتی پر ہونی چاہیے۔ایک دوسرے کی ضد میں اور فاسد اغراض سے مسجد نہیں بنانی چاہیے۔{أَفَمَنْ أَسَّسَ بُنْيَانَهُ عَلَى تَقْوَى مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانٍ خَيْرٌ أَم مَّنْ أَسَّسَ بُنْيَانَهُ عَلَى شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ}[التوبة:109]

2۔کافر مسجد کا متولی نہیں بن سکتا۔مسلمان ہی مسجد کا متولی ہونا چاہیے۔{مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِينَ أَن يَعْمُرُوا مَسَاجِدَ اللَّهِ شَاهِدِينَ عَلَى أَنفُسِهِم بِالْكُفْرِ}[التوبة:17]

www.suffahpk.com

صدقات

1۔جو لوگ واجب صدقات نہیں دیتے ان کا مال ہی ان کے لیے باعث عذاب بنے گا اور مال ہی کو تپا کر انہیں اس سے عذاب دیا جائے گا۔{يَوْمَ يُحْمَى عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوَى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ هَذَا مَا كَنَزْتُمْ لِأَنْفُسِكُمْ فَذُوقُوا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُونَ}[التوبة:35]

2۔صدقات کے آٹھ مصارف ہیں:

	مصارف	مفہوم	شرط
1	فقیر	جس کے پاس وسائل ہوں لیکن وہ نصاب کی مقدار سے کم ہوں	جبکہ وہ ہاشمی نہ ہو اور زوجین، اولاد یا والدین میں سے بھی نہ ہو
2	مسکین	جس کے پاس کچھ بھی وسائل نہ ہوں	جبکہ ہاشمی نہ ہو اور زوجین، اولاد یا والدین میں سے بھی نہ ہو
3	عاملین زکوۃ	حکومت کی طرف سے مقرر کردہ وہ افراد جو زکوۃ اور عشر کی وصولی کا کام کرتے ہوں	جبکہ ہاشمی نہ ہو اور زوجین، اولاد یا والدین میں سے بھی نہ ہو
4	مؤلفۃ قلوب	نو مسلم جو مستحق بھی ہوں	جبکہ ہاشمی نہ ہو اور زوجین، اولاد یا والدین میں سے بھی نہ ہو
5	رقاب	بے گناہ قیدی یا غلام جو غلامی سے آزادی کے لیے رقم جمع کر رہا ہو	جبکہ ہاشمی نہ ہو اور زوجین، اولاد یا والدین میں سے بھی نہ ہو
6	غارمین	قرض میں پھنسے ہوئے افراد	جبکہ ہاشمی نہ ہو اور زوجین، اولاد یا والدین میں سے بھی نہ ہو
7	سبیل اللہ	مجاہد، حاجی، تبلیغی بھائی یا وہ طالب علم جو صاحب نصاب نہ ہوں	جبکہ ہاشمی نہ ہو اور زوجین، اولاد یا والدین میں سے بھی نہ ہو
8	ابن السبیل	مسافر جس کے پاس رقم ختم ہو گئی ہو	جبکہ ہاشمی نہ ہو اور زوجین، اولاد یا والدین میں سے بھی نہ ہو

www.suffahpk.com

{إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ}

3۔اسلامی حکمرانوں کو صدقات کی وصولی کر کے اسے اس کے مصارف میں خرچ کرنے کا حق حاصل ہے۔{خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا}[التوبۃ:103]

4۔زکوۃ وصدقات سے دلوں کی گندگی دور ہوتی ہے۔{خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا}[التوبۃ:103]

5۔صدقات وصول کرنے والے کو چاہیے کہ صدقہ دینے والے کے لیے دعائے رحمت کرے۔(ایضا)

6۔صدقات اگرچہ غریب کے ہاتھ میں دیے جاتے ہیں لیکن درحقیقت پہلے وہ اللہ کے ہاتھ میں جاتے ہیں۔{أَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَأْخُذُ الصَّدَقَاتِ}[التوبۃ:104]

جہاد

1۔جب بھی کوئی معاہدہ کسی کے ساتھ ہو اور اسے ختم کرنا مقصود ہو تو پہلے اسے بتادینا چاہیے کہ ہم معاہدہ ختم کر رہے ہیں، تاکہ لاعلمی میں اسے نقصان نہ پہنچے اور مسلمانوں کا امیج بھی متاثر نہ ہو۔(ابتدائی آیات)

2۔محترم مہینوں یعنی ذوالقعدہ، ذوالحجہ، محرم اور رجب میں قتل وقتال شروع میں جائز نہ تھا، بعد میں اس کی اجازت دے دی گئی۔{إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِنْدَ اللَّهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِي كِتَابِ اللَّهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ذَلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ فَلَا تَظْلِمُوا فِيهِنَّ أَنْفُسَكُمْ}[التوبۃ:36]

3۔جہاد فرض ہے۔{يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ}[التوبۃ:73]

4۔جہاد کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے قریب والے کافروں سے جہاد کیا جائے، جب وہ فتح ہو جائیں تو آگے بڑھا جائے۔{يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قَاتِلُوا الَّذِينَ يَلُونَكُمْ مِنَ الْكُفَّارِ}[التوبۃ:123]

www.suffahpk.com

5۔حاکم کی طرف سے جہاد میں نکلنے کا فرمان جس جس کے لیے جاری ہو جائے اس پر جہاد فرض عین ہو جاتا ہے۔يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَا لَكُمْ إِذَا قِيلَ لَكُمُ انْفِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ اثَّاقَلْتُمْ إِلَى الْأَرْضِ[التوبة:38]

6۔مریض اور معذوروں پر جہاد فرض نہیں۔{لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَاءِ وَلَا عَلَى الْمَرْضَى وَلَا عَلَى الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ مَا يُنْفِقُونَ حَرَجٌ إِذَا نَصَحُوا لِلَّهِ وَرَسُولِهِ مَا عَلَى الْمُحْسِنِينَ مِنْ سَبِيلٍ}[التوبة:91]

7۔مجاہد کو ہر بھوک پیاس، تھکاوٹ، ہر چھوٹے بڑے خرچے، غرض ہر قدم پر ثواب ملتا ہے۔مجاہد اپنے جان و مال کو اللہ کے ہاتھ بیچ دیتا ہے۔اللہ خریدار ہے اور بدلہ جنت ہے {ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ لَا يُصِيبُهُمْ ظَمَأٌ وَلَا نَصَبٌ وَلَا مَخْمَصَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَطَئُونَ مَوْطِئًا يَغِيظُ الْكُفَّارَ وَلَا يَنَالُونَ مِنْ عَدُوٍّ نَيْلًا إِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهِ عَمَلٌ صَالِحٌ إِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ (120) وَلَا يُنْفِقُونَ نَفَقَةً صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً وَلَا يَقْطَعُونَ وَادِيًا إِلَّا كُتِبَ لَهُمْ لِيَجْزِيَهُمُ اللَّهُ أَحْسَنَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ}[التوبة:1

8۔جہاد کا حکم جیسے مشرکین سے ہے ویسے ہی اہل کتاب کافروں سے بھی ہے۔ان پر پہلے اسلام پیش کیا جائے اگر اسلام قبول نہ کریں تو جزیہ کی پیشکش کی جائے اگر اس کو بھی رد کر دیں تو ان سے جہاد کیا جائے۔{وَلَا يَدِينُونَ دِينَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حَتَّى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُونَ} 9۔اگر کوئی کافر امان لے کر آئے تو اسے امن مل جاتا ہے اور اس وقت تک اس کا خون حلال نہیں ہوتا جب تک اسے واپس اس کے علاقے بھیج نہ دیا جائے۔{وَإِنْ أَحَدٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ اسْتَجَارَكَ فَأَجِرْهُ حَتَّى يَسْمَعَ كَلَامَ اللَّهِ ثُمَّ أَبْلِغْهُ مَأْمَنَهُ}[التوبة:6)

10۔اگر والدین یا خاندان میں سے کوئی کافر ہوں تو ان کے ساتھ حسن سلوک کرنا چاہیے لیکن دینی فرائض کے مقابلے میں ان کی بات ماننا جائز نہیں۔{يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا آبَاءَكُمْ وَإِخْوَانَكُمْ أَوْلِيَاءَ إِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْإِيمَانِ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ}[التوبة:23]

www.suffahpk.com

11۔اس امت کے کافروں کے لیے عذاب کی شکل جہاد ہے۔{قَاتِلُوهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللَّهُ بِأَيْدِيكُمْ}

[التوبة:14]

12۔جہاد فرض ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ سبھی لوگ جہاد میں نکل کھڑے ہوں، بلکہ شہر کی دیگر ضروریات کے لیے بھی لوگوں کو پیچھے رہ جانا ضروری ہے۔ علم دین کا حصول بھی ایک اہم دینی ضرورت ہے کچھ لوگوں کو اس کی تحصیل میں لگے رہنا چاہیے، تاکہ معاشرے کی یہ اہم ضرورت بھی پوری ہوتی رہے۔ وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنفِرُوا كَافَّةً فَلَوْلَا نَفَرَ مِن كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ [التوبة:122]

13۔جن لوگوں کا حالت کفر و شرک میں بغیر توبہ کیے انتقال ہو جائے، ان کے لیے دعائے مغفرت جائز نہیں چاہے وہ قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں۔ {مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَن يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَىٰ مِن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ} [التوبة:113]

www.suffahpk.com

ہوم ورک

1۔ سورہ توبہ کا نام ـــــــ بھی ہے کیونکہ اس میں منافقین کے پول کھول کر انہیں رسوا کیا گیا ہے۔

- سورۃ البراءت
- سورۃ الفاضحۃ
- سورۃ الاسراء

2۔ اگر تلاوت کی ابتدا سورہ توبہ سے کی جائے تو:

- صرف تعوذ پڑھنی چاہیے
- صرف بسم اللہ پڑھنی چاہیے
- دونوں پڑھنی چاہییں

3۔ وہ قبائل جن کے ساتھ معاہدہ تھا اور وہ صلح کے پابند بھی تھے انہیں ـــــــ تک مہلت دی گئی۔

- اشہر الحرام ختم ہونے
- چار مہینے مکمل ہونے
- معاہدے کی مدت پوری ہونے

4۔ وہ تین صحابی جو جنگ میں نہ جاسکے اور خود کو ستونوں سے بھی نہ باندھ دیا ان کی توبہ ـــــــ دن بعد قبول ہوئی۔

- اگیارہ دن
- پچاس دن
- ایک مہینے

5۔ سورہ توبہ میں ان صحابہ کی توبہ کا ذکر ہے جو ـــــــ میں پیچھے رہ گئے تھے۔

www.suffahpk.com

1۔ جنگ حنین

2۔ جنگ خیبر

3۔ جنگ تبوک

6۔ اے ایمان والو! جب تم کفار سے جنگ کرو پس پیٹھ پھیر کر نہ بھاگو مگر________وجہ سے

• بزدلی و خوف کی وجہ سے

• چال چلنے اور کمک لانے کی وجہ سے

• مال کے ضائع ہونے اور دہشت کے وجہ سے

7۔ زکوۃ کے آٹھ مصارف کو زکوۃ دینا اس وقت جائز ہے جب وہ:

• وہ مسلمان ہوں، کافر نہ ہوں

• ہاشمی نہ ہوں

• میاں بیوی بھی، ماں باپ یا اولاد میں سے نہ ہو

• تینوں باتیں درست ہیں

8۔ جس حج میں وقوف عرفہ جمعہ کے دن آئے تو وہ حج حج اکبر ہے، کیا یہ درست بات ہے؟

• جی ہاں! درست ہے

• درست نہیں، ہر حج، حج اکبر ہے۔ عمرہ حج اصغر ہے

www.suffahpk.com

سورہ یونس

اعدادوشمار:

سورہ یونس مصحف کی ترتیب کے لحاظ سے دسویں اور نزول کی ترتیب کے لحاظ سے 51ویں سورت ہے۔یہ سورت 11رکوع109آیات،1841کلمات اور7425حروف پر مشتمل ہے۔

زمانہ نزول:

یہ سورت مکہ مکرمہ کے آخری دور میں تقریباً سن 11نبوت میں نازل ہوئی۔بعض مفسرین نے اس کی تین آیتوں(آیت نمبر۴۰اور۹۴اور۹۵)کے بارے میں یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ وہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی تھیں،لیکن اس کا کوئی یقینی ثبوت موجود نہیں ہے۔

وجہ تسمیہ:

اس سورت میں واقعات تو متعدّد بیان ہوئے ہیں لیکن ان میں سے حضرت یونس علیہ السلام کے واقعے سے منسلک ایک خصوصیت کی وجہ سے اس کا نام یونس رکھا گیا ہے۔وہ خصوصیت یہ ہے کہ تباہ ہونے والی قوموں میں سے جب بھی کسی قوم پر عذاب کے آثار نمودار ہوئے تب بھی وہ ایمان نہ لائے،عذاب آچکنے کے بعد ایمان لائے لیکن اس وقت ایمان لانا معتبر نہیں،سوائے قوم یونس کے کہ جب ان پر عذاب کے آثار نمودار ہوئے تو انھوں نے توبہ کرلی اور اپنی گریہ وزاری کی وجہ سے اللہ کو راضی کرلیا،چنانچہ عذاب کے آثار جو نمودار ہونے لگے تھے وہ ختم ہو گئے۔

www.suffahpk.com

فضائل:

وہ سورتیں جن کے شروع میں الر یا المر ہے ان کی فضیلت حدیث میں یہ آئی ہے کہ یہ انجیل کے بدلے میں عطا ہوئی ہیں۔ (ابن مردویہ)

الدر المنثور فی التفسیر بلمأثور (339/4)

وَأخرج ابْن مرْدَوَيْه عَن أنس رَضِي الله عَنهُ سَمِعت رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم يَقُول: إِن الله أَعْطَانِي الرائيات إِلَى الطواسين مَكَان الْإِنْجِيل

مرکزی موضوع:

اس سورت کا مرکزی موضوع دعوت الی اللہ، مخالفین کو فہمائش اور تنبیہ کرنا ہے۔

خلاصہ مضامین

مکہ مکرمہ میں سب سے اہم مسئلہ اسلام کے بنیادی عقائد کو ثابت کرنا تھا اس لیے اکثر مکی سورتوں میں بنیادی زور توحید، رسالت اور آخرت کے مضامین پر دیا گیا ہے، اس سورت کے بھی مرکزی موضوعات یہی ہیں۔

دلائل کا انداز وہی ہے جو سورہ انعام میں گزرا یعنی توحید کی دلیل ربوبیت، علم وقدرت کے دلائل، دلیل فطرت اور تاریخی دلائل اس میں موجود ہیں۔

قرآن کی حقانیت کے دلائل دیے گئے ہیں کہ اگر یہ انسان کی لکھی ہوئی کتاب ہے تو اس جیسی کتاب تم بنا کر کیوں نہیں لا سکتے؟ {أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ قُلْ فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِثْلِهِ وَادْعُوا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ} [يونس:38]

www.suffahpk.com

قرآن کی صفات بیان کی گئی ہیں کہ قرآن نصیحت و موعظت اور دلوں کی بیماریوں کے لیے شفا ہے۔اس پر تو دنیا کو بجائے اعتراض کے خوشیاں منانی چاہیے کہ اللہ تعالی نے کیسی عظیم کتاب انسانیت کے لیے نازل فرمائی۔{يَاأَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَتْكُمْ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَشِفَاءٌ لِمَا فِي الصُّدُورِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ (57) قُلْ بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَلِكَ فَلْيَفْرَحُوا هُوَ خَيْرٌ مِمَّا يَجْمَعُونَ}[یونس:58،57]

اس کے ساتھ اسلام پر مشرکینِ عرب کے اعتراضات کے جواب دیے گئے ہیں اور ان کے غلط طرزِ عمل کی مذمت کی گئی ہے اور انہیں تنبیہ کی گئی ہے کہ اگر انہوں نے اپنی ضد جاری رکھی تو دنیا اور آخرت دونوں میں ان پر اللہ تعالی کی طرف سے عذاب آسکتا ہے۔

اسی سلسلہ میں پچھلے انبیائے کرام میں سے حضرت موسی علیہ السلام کی مخالفت کے نتیجے میں فرعون کے غرق ہونے کا واقعہ تفصیل کے ساتھ اور حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت یونس علیہ السلام کے واقعات اختصار کے ساتھ بیان فرمائے گئے ہیں یعنی کل تین واقعات بیان ہوئے ہیں۔ان میں کافروں کے لیے تو یہ سبق ہے کہ انہوں نے پیغمبر کی مخالفت میں جو رویہ اختیار کیا ہوا ہے اس کے نتیجے میں ان کا انجام بھی ایسا ہی ہو سکتا ہے۔اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کے لیے یہ تسلی کا سامان بھی ہے کہ ان ساری مخالفتوں کے باوجود آخری انجام ان شاء اللہ انہی کے حق میں ہوگا۔

سورت میں اولیاء اللہ کی صفات بھی بیان کی گئی ہیں کہ وہ کامل ایمان اور متقی صفت شخصیات ہوتے ہیں، دنیا میں بھی خوابوں کے ذریعے انہیں بشارتیں دیدی جاتی ہیں اور آخرت میں بھی انہیں کوئی خوف و غم لاحق نہ ہوگا۔{أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ (62) الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ (63) لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ}[یونس:62-64]

www.suffahpk.com

مشرکین کے اعتراضات اور ان کے جواب

1۔ مشرکین مکہ ایک انسان کے نبی بنائے جانے پر حیران تھے اور اسے خواہ مخواہ جادوگری کا الزام دے رہے تھے۔ {أَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا أَنْ أَوْحَيْنَا إِلَىٰ رَجُلٍ مِنْهُمْ أَنْ أَنْذِرِ النَّاسَ وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا أَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ قَالَ الْكَافِرُونَ إِنَّ هَٰذَا لَسَاحِرٌ مُبِينٌ} [یونس:2]

جواب یہ دیا گیا کہ جس رب نے اس کائنات کو پیدا کیا، اس کے نظام اور اس کے قوانین وضع کیے کیا وہ انسان کی روحانی تربیت کے نظام کو خالی چھوڑ دیتا؟ ہرگز نہیں، اور انسانوں کی روحانی تربیت انسانوں ہی کے ذریعے ممکن ہے، کیونکہ انسان اس سے سیکھتا ہے جو اس کے سامنے ہو جسے دیکھ دیکھ کر وہ سیکھتا رہے۔ دوسرا یہ کوئی پہلی بار نہیں ہوا، بلکہ ہر دور میں نبی اور رسول انسانوں ہی میں سے بھیجے گئے ہیں۔

تیسری بات یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ جو بات پیش کر رہے ہیں اس میں کوئی چیز بھی نہ تو عجیب ہے اور نہ سحر و کہانت سے تعلق رکھتی ہے۔ وہ تو جن حقیقتوں سے تم کو آگاہ کر رہے ہیں ان کے حق ہونے میں کوئی شک وشبہ نہیں۔ ان کی دعوت یہ ہے کہ جو خدا اس کائنات کا خالق ہے اور اس کا انتظام چلا رہا ہے صرف وہی تمھارا مالک و آقا ہے اور تنہا اسی کا یہ حق ہے کہ تم اس کی بندگی کرو۔ دوسرے یہ کہ موجودہ دنیوی زندگی کے بعد زندگی کا ایک اور دور آنے والا ہے جس میں تم دوبارہ پیدا کیے جاؤ گے، اپنی موجودہ زندگی کے پورے کارنامے کا حساب دو گے۔

2۔ ان کفار کا ایک اعتراض یہ تھا کہ اگر ہم غلط ہیں تو ہم پر عذاب کیوں نہیں آجاتا؟ {وَلَوْ يُعَجِّلُ اللَّهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهُمْ بِالْخَيْرِ لَقُضِيَ إِلَيْهِمْ أَجَلُهُمْ فَنَذَرُ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ} [یونس:11]

اس کا جواب سورہ یونس اور دیگر مختلف موقعوں میں یہ دیا گیا ہے کہ اللہ تعالی پہلے مہلت دیتے ہیں تاکہ بندہ اللہ تعالی کے دلائل میں سوچ و بچار کر سکے۔ اگر اللہ تعالی فوراً عذاب دے دے تو اس میں تمھارا ہی

www.suffahpk.com

نقصان ہے۔دوسرا یہ کہ اس کے ہاں ہر چیز کا وقت مقرر ہے، تمھارے کہنے سے عذاب نہیں آئے گا بلکہ اس کا جووقت اللہ کے علم میں ہے اس کے مطابق آئے گا، تم سے پہلے بھی بہت سی قوموں نے ایسے اعتراضات کیے تھے لیکن جب عذاب آیا تو کوئی ان کو بچا نہ سکا۔

3۔ان کا ایک اعتراض قرآن پر تھا کہ اس میں بتوں کے خلاف باتیں ہیں، شرک کے خلاف اور مشرکانہ رسوم ورواج کے خلاف باتیں ہیں جس سے قوم میں انتشار پھیلتا ہے لہذا اس کی ان آیات کو حذف کردینا چاہیے یا بدل دینا چاہیے۔ {قَالَ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا ائْتِ بِقُرْآنٍ غَيْرِ هَٰذَا أَوْ بَدِّلْهُ قُلْ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أُبَدِّلَهُ مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِي إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ}[یونس:15]

ان کو یہ جواب دیا گیا کہ یہ قرآن میری لکھی ہوئی کتاب اور اسلام میرا خود ساختہ مذہب نہیں ہے جس کو میں لوگوں کی خواہشات اور پسند ناپسند کی بنیاد پر خود سے بدلتا پھروں، بلکہ یہ تو اللہ کا کلام ہے، اسلام اللہ کا نظام ہے، اس میں تحریف وتبدیلی درحقیقت منصب نبوت کے ساتھ خیانت ہوگی اور خود میرے بے داغ اور صاف شفاف کردار پر جھوٹ اور خیانت کا بدنما داغ لگ جائے گا۔

عقائد

1۔بتوں یا بندگان خدا کی پوجا پاٹ اس نیت سے کرنا کہ یہ ہماری اللہ کی بارگاہ میں سفارش کریں گے، شرک ہے۔ {وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُولُونَ هَٰؤُلَاءِ شُفَعَاؤُنَا عِنْدَ اللَّهِ}[یونس:18]

2۔شفاعت برحق ہے لیکن اللہ تعالی کی اجازت کے بغیر آخرت میں کوئی کسی کے لیے شفاعت نہیں کرسکے گا۔ {مَا مِنْ شَفِيعٍ إِلَّا مِنْ بَعْدِ إِذْنِهِ}

3۔اللہ تعالی بندوں پر ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کرتے۔ {إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْئًا}[یونس:44]

4۔جب عذاب سر پر آجائے یا نزع کی کیفیت شروع ہوجائے تو اس حالت میں ایمان یا توبہ معتبر نہیں۔البتہ عذاب کی صرف علامات نمودار ہوں یا مرض الوفات کی کیفیت ہو تو اس میں ایمان اور توبہ قبول

www.suffahpk.com

ہے۔{آلْآنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِينَ}[یونس:91] {فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ آمَنَتْ فَنَفَعَهَا إِيمَانُهَا إِلَّا قَوْمَ يُونُسَ لَمَّا آمَنُوا كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا}[یونس:98]

5۔انبیائے کرام اور اولیائے عظام مختار کل یا مشکل کشا حاجت روا نہیں ہوتے۔{قُلْ لَا أَمْلِكُ لِنَفْسِي ضَرًّا وَلَا نَفْعًا}[یونس:49]

6۔انبیائے کرام کے معجزات کا سحر اور جادو سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہوتا۔{فَلَمَّا أَلْقَوْا قَالَ مُوسَىٰ مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ إِنَّ اللَّهَ سَيُبْطِلُهُ إِنَّ اللَّهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِينَ}[یونس:81]

7۔عقائد کے معاملے میں وحی کے پختہ دلائل ضروری ہیں، قیاس، تخمینے اور گمان کا عقائد کے باب میں کوئی اعتبار نہیں۔{وَمَا يَتَّبِعُ أَكْثَرُهُمْ إِلَّا ظَنًّا إِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِي مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا}[یونس:36]

فلکیات

1۔سورج اور چاند دونوں کے اپنے اپنے حساب ہیں اور دونوں ہی کے فائدے ہیں۔ایسا نہیں ہے کہ صرف چاند کے حساب کے فائدے ہیں اور سورج کی تقویم بے فائدہ ہے۔{هُوَ الَّذِي جَعَلَ الشَّمْسَ ضِيَاءً وَالْقَمَرَ نُورًا وَقَدَّرَهُ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوا عَدَدَ السِّنِينَ وَالْحِسَابَ}[یونس:5]

2۔سورج اور تمام ستاروں کی روشنی ذاتی ہوتی ہے جبکہ چاند اور سیاروں کی روشنی مستفاد ہوتی ہے۔(ایضا)

3۔تخلیق کائنات اور کائنات کے اسرار و رموز کے بارے میں جستجو اور تحقیق کرنا نہ صرف درست بلکہ قابل تحسین بات ہے۔قرآن بار بار اس کی تاکید کرتا ہے کہ قدرت کے ان نظاروں میں غور کرو اور اللہ تک اس کے ذریعے رسائی حاصل کرو!{إِنَّ فِي اخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا خَلَقَ اللَّهُ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَتَّقُونَ}[یونس:6] {قُلْ مَنْ يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَمَّنْ يَمْلِكُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَمَنْ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُدَبِّرُ الْأَمْرَ فَسَيَقُولُونَ اللَّهُ فَقُلْ أَفَلَا تَتَّقُونَ}[یونس:31]

www.suffahpk.com

متفرق

1۔گھروں میں نماز پڑھنا جائز ہے۔ خصوصاجبکہ ضرورت بھی ہو۔{وَأَوْحَيْنَا إِلَى مُوسَى وَأَخِيهِ أَن تَبَوَّآ لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوتًا وَاجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ قِبْلَةً}

2۔اجتماعی دعا کی یہ صورت کہ ایک دعا کروائے دوسرے آمین آمین کہیں جائز ہے۔{قَالَ قَدْ أُجِيبَت دَّعْوَتُكُمَا}[یونس:89]

3۔کلام کی ابتدا اسلام سے کرنی چاہیے۔{وَتَحِيَّتُهُمْ فِيهَا سَلَامٌ}[یونس:10]

شخصیات، واقعات

1۔حضرت نوح علیہ السلام کا واقعہ ،ان کی قوم شرک میں مبتلا تھی۔ حضرت نوح علیہ السلام نے ساڑھے نوسو سال انتہائی مؤثر انداز میں دعوت دی لیکن قوم ایمان نہ لائی۔ آخر کار اللہ تعالیٰ نے انہیں طوفان میں غرق کردیا۔{وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ نُوحٍ}[یونس:71]

2۔حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کا واقعہ کچھ تفصیل کے ساتھ اس سورت میں بیان ہوا ہے۔جادوگروں کے ساتھ مقابلہ کے احوال بیان ہوئے ہیں۔بنی اسرائیل کی مظلومیت لیکن ساتھ ساتھ ان کی حماقتوں کا بھی ذکر ہے۔ بالآخر جب فرعون نہ مانا تو غرق کردیا گیا۔{ثُمَّ بَعَثْنَا مِن بَعْدِهِم مُّوسَى وَهَارُونَ}[یونس:75]

3۔حضرت یونس علیہ السلام کا واقعہ، حضرت یونس علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے موصل کے ایک علاقہ نینوا کے باشندوں کی ہدایت کے لیے رسول بنا کر بھیجا تھا۔ان کی تعداد ایک لاکھ سے زائد تھی۔یہاں کے لوگ کفر و شرک میں مبتلا تھے۔انہوں نے ان کو دعوت دی وہ نہ مانے، حضرت یونس علیہ السلام یہ کہہ کر تشریف لے گئے کہ اب تم پر اللہ تعالیٰ کا عذاب آجائے گا،چنانچہ رات کو عذاب کے آثار نمودار ہونے لگے۔ان سے پہلے تباہ ہونے والی قوموں میں سے جب بھی کسی قوم پر عذاب کے آثار نمودار ہوئے تب بھی وہ ایمان نہ

www.suffahpk.com

لائے تھے، عذاب آچکنے کے بعد ایمان لائے تھے اس لیے اللہ تعالیٰ نے ان کا ایمان قبول نہ فرمایا، سوائے قوم یونس کے کہ جب ان پر عذاب کے آثار نمودار ہوئے تو انھوں نے اسی وقت توبہ کرلی اور اپنی گریہ وزاری کی وجہ سے اللہ کو راضی کرلیا، چنانچہ عذاب کے آثار جو نمودار ہونے لگے تھے وہ ختم ہوگئے۔{فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ آمَنَتْ فَنَفَعَهَا إِيمَانُهَا إِلَّا قَوْمَ يُونُسَ لَمَّا آمَنُوا كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا} یونس:98

ایک سوال کا جواب:

سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب اللہ کا عذاب آتا ہے تو ٹلتا نہیں تو پھر ان سے کیوں ٹلا؟

جواب یہ ہے کہ ایک ہے اللہ تعالیٰ کے عذاب کے آثار اور دوسرا ہے ان آثار کے بعد باقاعدہ عذاب آجانا۔ گزشتہ قوموں میں سے اکثریت پر اللہ کے عذاب آئے۔ انہوں نے عین عذاب کے وقت توبہ کی، اللہ نے کسی کی توبہ قبول نہیں کی حتیٰ کہ جب فرعون غرق ہوا تو اس نے بھی توبہ کی، اس کی بھی توبہ قبول نہیں ہوئی۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ عذاب کے آثار ان پر پہلے ہی آچکے تھے، بار بار تنبیہ کردی گئی تھی خون کی صورت میں، ٹڈیوں کی صورت میں، قحط سالی کی صورت میں، طوفان کی صورت میں اور بہت سارے عذاب کی صورت میں لیکن وہ مانتا نہیں تھا اور پھر جب اللہ تعالیٰ کا بڑا عذاب آیا تو اس کے بعد اس کی توبہ قبول نہیں ہوئی۔

جبکہ یونس علیہ السلام کی قوم پر بڑا عذاب نہیں آیا تھا بلکہ ابھی اس کے صرف آثار نمودار ہوئے تھے مثلاً: خطرناک قسم کے بادل آنا شروع ہوگئے تو اسی وقت انہوں نے توبہ کرلی تھی، اس لیے اللہ تعالیٰ نے ان سے عذاب ہٹا لیا۔

سائنسی حقائق

1۔ کائنات چھ دنوں میں بنی۔ موجودہ سائنس کہتی ہے کہ دنیا چھ مراحل سے گزر کر بنی۔{إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ}

2۔ سورج اور تمام ستاروں کی روشنی ذاتی ہوتی ہے جبکہ چاند اور سیاروں کی روشنی مستفاد ہوتی ہے۔ (آیت 5)

www.suffahpk.com

3۔ سمندری طوفان کی منظر کشی قرآن کا معجزہ ہے کیونکہ آپ ﷺ نے کبھی سمندری سفر نہیں کیا۔ {حَتَّىٰ إِذَا كُنتُمْ فِي الْفُلْكِ وَجَرَيْنَ بِهِم بِرِيحٍ طَيِّبَةٍ وَفَرِحُوا بِهَا جَاءَتْهَا رِيحٌ عَاصِفٌ وَجَاءَهُمُ الْمَوْجُ مِن كُلِّ مَكَانٍ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ أُحِيطَ بِهِمْ دَعَوُا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ لَئِنْ أَنجَيْتَنَا مِنْ هَٰذِهِ لَنَكُونَنَّ مِنَ الشَّاكِرِينَ}

4۔ ایٹم کے اندر بھی اجزا پائے جاتے ہیں۔ وَمَا يَعْزُبُ عَن رَّبِّكَ مِن مِّثْقَالِ ذَرَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَلَا أَصْغَرَ مِن ذَٰلِكَ وَلَا أَكْبَرَ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ

5۔ قرآن کہتا ہے کہ فرعون کی لاش بعد والوں کے لیے نشان عبرت بنے گی۔ {فَالْيَوْمَ نُنَجِّيكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُونَ لِمَنْ خَلْفَكَ آيَةً وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ عَنْ آيَاتِنَا لَغَافِلُونَ} [یونس:92] آج فرعون مرنفتاح کی لاش قاہرہ کے عجائب گھر میں نشان عبرت کے لیے محفوظ ہے۔

دعائیں:

{رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ، وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ} [یونس: 85، 86]

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار! ہمیں ان ظالم لوگوں کے ہاتھوں آزمائش میں نہ ڈالیے۔ اور اپنی رحمت سے ہمیں کافر قوم سے نجات دے دیجیے۔

www.suffahpk.com

ہوم ورک

1۔ ایمان اور توبہ اس وقت تک معتبر ہوتے ہیں جب تک:

- عذاب سر پر نہ آجائے
- نزع کی کیفیت شروع نہ ہو جائے۔
- دونوں درست ہیں۔

2۔ آج فرعون مرنفتاح کی لاش ________ میں رکھی ہوئی ہے۔

- ترکی کے شہر استنبول
- شام کے عجائب گھر
- قاہرہ کے عجائب گھر

3۔ رسول اللہ ﷺ نے کبھی ________ کا سفر نہیں کیا۔

- دور دراز
- سمندر
- طائف

4۔ عقائد کی بنیاد وحی کے پختہ دلائل پر ہوتی ہے لہذا کوئی بھی عقیدہ ______ سے ثابت نہیں ہوسکتا۔

- خبر واحد
- خبر متواتر
- آیات قرآنیہ

5۔ وہ سورتیں جن کے شروع میں الر یا المر ہے ان کی فضیلت یہ ہے:

- ان کو پڑھنے سے قیام اللیل کا ثواب ملتا ہے۔
- یہ سورتیں عرش کے خزانوں میں سے ہیں۔
- امت محمدیہ کو انجیل کے بدلے عطا ہوئی ہیں۔

www.suffahpk.com

6- یونس علیہ السلام کی قوم اس اعتبار سے واحد قوم ہے کہ

- اس نے اپنے نبی کی تکذیب نہیں کی
- عذاب کے آثار دیکھ کر ایمان لے آئے۔
- اپنے آباء واجداد کی اندھی تقلید نہ کرتے تھے۔
- تینوں آپشن درست ہیں۔

7- سورہ یونس آیت 89 قَالَ قَدْ أُجِيبَتْ دَّعْوَتُكُمَا سے علماء نے یہ مسئلہ نکالا ہے کہ

- تکلیف کے وقت دعا مانگنی چاہیے۔
- اجتماعی دعا جائز ہے۔
- دعا مومن کا ہتھیار ہے۔

8- آج سائنس صرف کائنات کے نظام پر بات کرتی ہے اس کے خالق پر نہیں اس لیے سائنسی تعلیمات ------- کا سبب بن رہی ہیں۔

- الحاد
- مادیت
- عالمگیریت

9- سورہ یونس میں ------ انبیاء کے واقعات مذکور ہیں۔

- ایک
- دو
- تین

10- اللہ کی نافرمان قوموں پر فوراً عذاب نہ آنے کی وجہ یہ تھی کہ

- انہیں اللہ تعالی کے دلائل میں تفکر کی مہلت دی جائے
- اللہ کے علم میں عذاب کا ایک وقت مقرر ہے۔
- دونوں درست ہیں

www.suffahpk.com

سورۃ ھود

اعداد و شمار:

سورہ ہود مصحف کی ترتیب کے لحاظ سے گیارھویں اور نزول کی ترتیب کے لحاظ سے 52ویں سورت ہے۔ یہ سورت 10 رکوع 123 آیات، 1947 کلمات اور 7633 حروف پر مشتمل ہے۔

زمانہ نزول:

یہ سورت بھی سورہ یونس کی طرح مکہ مکرمہ کے آخری دور میں تقریباً سن 11 نبوت میں نازل ہوئی۔ یہ سورت مکی ہے تاہم آیت نمبر 17، 12 اور 114 مدنی ہیں۔

تفسیر الألوسی = روح المعانی (189/6)

كما أخرج ذلك ابن النحاس في تاريخه وأبو الشيخ وابن مردويه من طرق عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما وابن مردويه عن عبد الله بن الزبير رضي الله تعالى عنهما ولم يستثنيا منها شيئا وإلى ذلك ذهب الجمهور واستثنى بعضهم منها ثلاث آيات فَلَعَلَّكَ تَارِكٌ [هود: 12] أَفَمَنْ كَانَ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّهِ [هود: 17] أَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ [هود: 114] وروى استثناء الثالثة عن قتادة قال الجلال السيوطي: ودليله ما صح من عدة طرق أنها نزلت بالمدينة في حق أبي اليسر

وجہ تسمیہ:

حضرت ہود علیہ السلام کے نام پر سورت کا نام رکھا گیا ہے۔ سورت کا یہ نام آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم سے اسی طرح منقول ہے۔

www.suffahpk.com

فضائل:

1۔ آپ ﷺ نے فرمایا: سورہ ہود کو جمعہ کے دن پڑھا کرو! (دارمی، مراسیل ابوداؤد)

2۔ نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا: آپ بوڑھے ہوتے جا رہے ہیں، اس کی کیا وجہ ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا: "مجھے سورہ ہود اور اس کی ہم مضمون سورتوں نے بوڑھا کر دیا ہے" (ترمذی، حاکم، بیہقی وغیرہ)

ان کے علاوہ وہ سورتیں جن کے شروع میں الر یا المر ہے ان کی فضیلت حدیث میں یہ آئی ہے کہ یہ انجیل کے بدلے میں عطا ہوئی ہیں۔ (کما عن ابن مردویہ)

ایک خواب

ایک بزرگ ہیں جن کا نام ہے ابو علی شتری، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کو خواب میں دیکھا تو میں نے پوچھا کہ یہ روایت کے سورہ ھود نے مجھے بوڑھا کر دیا کیا یہ صحیح روایت ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں یہ صحیح ہے۔ تو پھر میں نے دوسرا سوال کیا کہ اس سورت میں انبیاء کرام کے واقعات بیان ہوئے ہیں اور جو گزشتہ نافرمان امتیں ہیں ان کی ہلاکتوں کا ذکر ہے تو کیا اس نے آپ کو بوڑھا کر دیا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا نہیں۔ سورہ ہود کی آیت نمبر 112 میں آتا ہے استقامت اختیار کرو تو استقامت اتنی بھاری چیز ہے کہ اس نے مجھے بوڑھا کر دیا۔

علامہ آلوسی کی تحقیق

لیکن علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ نے روح المعانی میں اس خواب کو رد کر دیا ہے، فرماتے ہیں کہ ایک طرف حدیث ہے اور دوسری طرف یہ خواب ہے۔ جتنی بھی سورتیں ہیں جن کا صحیح حدیث میں ذکر ہے ان تمام سورتوں میں غور کریں تو سورہ ھود کے علاوہ کہیں بھی استقامت کا ذکر نہیں ہے، بلکہ ان تمام سورتوں میں

www.suffahpk.com

قیامت کا ذکر ہے اور گزشتہ انبیائے کرام کے واقعات اور جو نافرمان قومیں ہیں ان کی ہلاکت کا ذکر ہے۔ اس لیے صحیح حدیث سے معلوم ہوگیا تو ہم احادیث کے مقابلے میں ایک خواب کو زیادہ اہمیت نہیں دے سکتے۔

خلاصہ یہ ہے کہ جس چیز نے آپ ﷺ کو بوڑھا کر دیا وہ ہے قیامت کی فکر اور گزشتہ قوموں کی ہلاکت کو دیکھ کر اس کی فکر ہے کہ میری امت بھی کہیں ان امراض میں مبتلا ہو کر ہلاک نہ کر دی جائے۔

وورد في فضلها ما ورد: فقد أخرج الدارمي وأبو داود في مراسيله والبيهقي في شعب الإيمان وغيرهم عن كعب قال: «قال رسول الله صلّى الله عليه وسلم اقرؤوا هود يوم الجمعة» وأخرج الترمذي وحسنه وابن المنذر والحاكم وصححه والبيهقي في البعث والنشور من طريق عكرمة عن ابن عباس قال: «قال أبو بكر رضي الله تعالى عنه: يا رسول الله قد شبت قال: شيبتني هود والواقعة والمرسلات وعم يتساءلون وإذا الشمس كورت» وأخرج ابن عساكر من طريق يزيد الرقاشي عن أنس عن الصديق رضي الله تعالى عنه أنه قال: «يا رسول الله أسرع إليك الشيب قال: أجل شيبتني سورة هود وأخواتها الواقعة والقارعة والحاقة وإذا الشمس كورت وسأل سائل» وقد جاء في بعض الروايات أيضا أن عمر رضي الله تعالى عنه قال له عليه الصلاة والسلام: أسرع إليك الشيب يا رسول الله فأجابه بنحو ما ذكر إلا أنه ذكر من الأخوات الواقعة وعم وإذا الشمس كورت وفي رواية أخرى عن سعد بن أبي وقاص قال: قلت يا رسول الله لقد شبت فقال: شيبتني هود والواقعة إلى آخر ما في خبر عمر، وفي بعضها الاقتصار على «شيبتني هود وأخواتها» وفي بعض آخر بزيادة «وما فعل بالأمم من قبلي» وقد أخرج ذلك ابن عساكر عن جعفر بن محمد عن أبيه رضي الله تعالى عنهما مرفوعا «شيبتني هود وأخواتها من المفصل والواقعة».

وكل ذلك يدل على خطرها وعظم ما اشتملت عليه وأشارت إليه وهو الذي صار سببا لإسراع الشيب إليه صلّى الله عليه وسلم وفسر بعضهم بذكر يوم القيامة وقصص الأمم ويشهد له بعض الآثار.

www.suffahpk.com

وأخرج البیہقی فی شعب الإیمان عن أبی علی الشتری قال: رأیت النبی صلّی اللہ علیہ وسلم فی المنام. فقلت یا رسول اللہ روی عنک أنک قلت: ((شیبتنی ہود)) قال: نعم. فقلت: ما الذی شیبک منہا قصص الأنبیاء علیہم السلام وہلاک الأمم؟ قال: لا، ولکن قولہ تعالیٰ: فَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ [ہود: 112] وہذا ہو الذی اعتمد علیہ بعض السادۃ الصوفیۃ قدس اللہ تعالیٰ أسرارہم وبینہ بما بینہ

والحق أن الذی شیبہ صلّی اللہ علیہ وسلم ما تضمنتہ ہذہ السورۃ أعم من ہذا الأمر وغیرہ مما عظم أمرہ علی رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم بمقتضی علمہ الجلیل ومقامہ الرفیع وہذا ہو المنقدح لذہن السامع ولذلک لم یسألہ صلّی اللہ علیہ وسلم أصحابہ عما شیبہ منہا ومن أخواتہا بل اکتفوا بما یتبادر من أمثال ذلک الکلام.

ودعوی أن المتبادر لہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم ما خفی علی أبی علی فلذلک لم یسألوا علی تقدیر تسلیمہا یبقی أنہم لم یسألوا عما شیبہ علیہ الصلاۃ والسلام من الأخوات مع أنہ لیس فیہا إلا ذکر یوم القیامۃ وہلاک الأمم دون ذلک الأمر؟ وکونہم علموا أن المشیب فیہا ذلک وفی أخواتہا شیء آخر ہو ذکر یوم القیامۃ وہلاک الأمم یأباہ ما فی خبر أبی علی من نفیہ صلّی اللہ علیہ وسلم، وکون ما ذکر مشیبا مفہوما من سور تدون أخری لا یخفی حالہ وبالجملۃ لا ینبغی التعویل علی ہذہ الروایۃ وإن سلم أنہا صحت عن أبی علی واتہام الرائی بعدم الحفظ أو بعدم تحقیق المرئی أہون من القول بصحۃ الرؤیۃ والتکلف لتوجیہ ما فیہا وسیأتی فی آخر السورۃ إن شاء اللہ تعالیٰ تمام الکلام فی ہذا المقام فلیفہم. (تفسیر الألوسی روح المعانی: 189/6)

مرکزی موضوع:

سورہ یونس کی طرح اس کا موضوع بھی دعوت الی اللہ، مخالفین کو فہمائش اور تنبیہ کرنا ہے۔ البتہ اس سورت میں تنبیہ کا انداز پہلے سے سخت ہے۔

www.suffahpk.com

خلاصہ مضامین

اس سورت میں توحید، رسالت اور آخرت کی دعوت دی گئی ہے کہ اللہ وحدہ لاشریک کو ایک مانو، اس کے پیغمبر کی بات مانو، شرک سے باز آؤ اور اپنی دنیوی زندگی کا سارا نظام آخرت کی جواب دہی کے احساس پر قائم کرو۔ ساتھ میں تنبیہ بھی ہے۔ تنبیہ یہ ہے کہ عذاب کے آنے میں جو تاخیر ہو رہی ہے یہ دراصل ایک مہلت ہے جو اللہ اپنے فضل سے تمہیں عطا کر رہا ہے۔ اس مہلت کے اندر اگر تم نہ سنبھلے تو وہ عذاب آئے گا جو کسی کے ٹالے نہ ٹل سکے گا اور اہل ایمان کی مٹھی بھر جماعت کو چھوڑ کر تمھاری ساری قوم کو صفحۂ ہستی سے مٹا دے گا۔ {وَلَئِنْ أَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ إِلَىٰ أُمَّةٍ مَعْدُودَةٍ لَيَقُولُنَّ مَا يَحْبِسُهُ أَلَا يَوْمَ يَأْتِيهِمْ لَيْسَ مَصْرُوفًا عَنْهُمْ وَحَاقَ بِهِمْ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ} [هود: 8]

اس مضمون کو ادا کرنے کے لیے براہ راست خطاب کی بنسبت قوم نوح، عاد، ثمود، قوم لوط، اصحاب مدین اور قوم فرعون کے قصوں کو بطور ثبوت پیش کیا گیا ہے۔

بعض اہل علم نے اس کا خلاصہ یوں بیان کیا ہے کہ اس سورت میں چار باتیں ہیں:

1۔ توحید کہ اللہ کے علاوہ کسی کو نہ پکارو، اس کے دلائل یہ ہیں: {أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ إِنَّنِي لَكُمْ مِنْهُ نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ.. إِلَى اللَّهِ مَرْجِعُكُمْ} [هود: 2-4] {وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ إِنِّي لَكُمْ نَذِيرٌ مُبِينٌ (25) أَنْ لَا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ أَلِيمٍ} [هود: 26،25] {وَإِلَىٰ عَادٍ أَخَاهُمْ هُودًا قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُمْ مِنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ} [هود: 50] {وَإِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُمْ مِنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ} [هود: 61] {وَإِلَىٰ مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُمْ مِنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ}

2۔ اللہ تعالی کے سوا کوئی عالم الغیب نہیں۔ {أَلَا إِنَّهُمْ يَثْنُونَ صُدُورَهُمْ لِيَسْتَخْفُوا مِنْهُ أَلَا حِينَ يَسْتَغْشُونَ ثِيَابَهُمْ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ} [هود: 5] {وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا كُلٌّ فِي كِتَابٍ مُبِينٍ} [هود: 6] {وَلَا أَعْلَمُ الْغَيْبَ} [هود: 31] {فَلَمَّا رَأَىٰ أَيْدِيَهُمْ لَا تَصِلُ إِلَيْهِ نَكِرَهُمْ

www.suffahpk.com

وَأَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيفَةً قَالُوا لَا تَخَفْ إِنَّا أُرْسِلْنَا إِلَى قَوْمِ لُوطٍ}[ھود:70]{وَلَمَّا جَاءَتْ رُسُلُنَا لُوطًا سِيءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَقَالَ هَذَا يَوْمٌ عَصِيبٌ}[ھود:77]

3۔تیسری بات یہ بیان کی گئی ہے کہ دعوت کے اس کام میں آپ کو طرح طرح کی مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا، ان مشکلات کی وجہ سے تبلیغ میں کوتاہی نہ ہونے پائے۔{فَلَعَلَّكَ تَارِكٌ بَعْضَ مَا يُوحَى إِلَيْكَ وَضَائِقٌ بِهِ صَدْرُكَ أَنْ يَقُولُوا لَوْلَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ كَنْزٌ أَوْ جَاءَ مَعَهُ مَلَكٌ إِنَّمَا أَنْتَ نَذِيرٌ وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ وَكِيلٌ}[ھود: 12] {وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَى بِآيَاتِنَا وَسُلْطَانٍ مُبِينٍ (96) إِلَى فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ فَاتَّبَعُوا أَمْرَ فِرْعَوْنَ وَمَا أَمْرُ فِرْعَوْنَ بِرَشِيدٍ}[ھود:96،97]

4۔توحید ورسالت اور قیامت کے تمام دعوے بالکل درست اور واقعہ کے مطابق ہیں، لیکن مخالفین ضد اور عناد کی وجہ سے نہیں مانتے۔{أَفَمَنْ كَانَ عَلَى بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّهِ وَيَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِنْهُ وَمِنْ قَبْلِهِ كِتَابُ مُوسَى إِمَامًا وَرَحْمَةً أُولَئِكَ يُؤْمِنُونَ بِهِ وَمَنْ يَكْفُرْ بِهِ مِنَ الْأَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهُ فَلَا تَكُ فِي مِرْيَةٍ مِنْهُ إِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُونَ (17) وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَى عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أُولَئِكَ يُعْرَضُونَ عَلَى رَبِّهِمْ وَيَقُولُ الْأَشْهَادُ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى رَبِّهِمْ أَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ (18) الَّذِينَ يَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَيَبْغُونَهَا عِوَجًا وَهُمْ بِالْآخِرَةِ هُمْ كَافِرُونَ}[ھود:17-19]{فَلَا تَكُ فِي مِرْيَةٍ مِمَّا يَعْبُدُ هَؤُلَاءِ مَا يَعْبُدُونَ إِلَّا كَمَا يَعْبُدُ آبَاؤُهُمْ مِنْ قَبْلُ وَإِنَّا لَمُوَفُّوهُمْ نَصِيبَهُمْ غَيْرَ مَنْقُوصٍ}[ھود:109]

سورت میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ نبی کریم صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی نبوت کی ایک دلیل خود قرآن ہے۔قرآن ایک زندہ معجزہ ہے، قیامت تک کوئی اس جیسی کتاب نہیں لاسکتا۔{أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ قُلْ فَأْتُوا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِثْلِهِ مُفْتَرَيَاتٍ وَادْعُوا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ}[ھود:13]

دوسری دلیل سابقہ آسمانی کتابوں میں آپ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے اوصاف کا تذکرہ ہے۔{أَفَمَنْ كَانَ عَلَى بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّهِ وَيَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِنْهُ وَمِنْ قَبْلِهِ كِتَابُ مُوسَى إِمَامًا وَرَحْمَةً}[ھود:17]

www.suffahpk.com

تیسری دلیل امی ہونے کے باوجود آپ کا سابقہ تاریخی واقعات کو بالکل درست طریقے سے بیان کرنا ہے۔ ﴿تِلْكَ مِنْ أَنْبَاءِ الْغَيْبِ نُوحِيهَا إِلَيْكَ مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَا أَنْتَ وَلَا قَوْمُكَ مِنْ قَبْلِ هَذَا﴾ [هود:49]

قرآن کریم میں موجود جابجا قصص اور واقعات کی حکمت بھی اس سورت کے آخر میں بتائی گئی ہے کہ یہ جہاں ایک طرف نبی کریم ﷺ کی نبوت کی دلیل ہیں تو دوسری طرف اس سے مسلمانوں کو عبرت و نصیحت حاصل ہوتی ہے اور دلوں کو تسلی اور تقویت ملتی ہے کہ مخالفتوں کے باوجود بھی آخر کار انجام انہی کے حق میں ہوگا۔ ﴿وَكُلًّا نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنْبَاءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهِ فُؤَادَكَ﴾ [هود:120]

عقائد

1۔ خدائی اختیارات کا مالک ہونا، عالم الغیب ہونا، مشکل کشا حاجت روا ہونا، فرشتہ یا نورانی مخلوق ہونا نبی کی تعریف میں داخل نہیں، بلکہ نبی کا مطلب خدائی احکام کو بندوں تک ہو بہو پہنچانا ہے۔ ﴿وَلَا أَقُولُ لَكُمْ عِنْدِي خَزَائِنُ اللَّهِ وَلَا أَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَا أَقُولُ إِنِّي مَلَكٌ﴾ [هود:31]

2۔ انبیائے کرام گناہوں سے معصوم ہوتے ہیں، کسی اعتراض سے متاثر ہو کر رسول اپنا دعوت کا کام چھوڑ دیں گے یا کسی حکم خداوندی کو چھوڑ بیٹھیں گے، ایسا ہونا ممکن نہیں۔ ﴿فَلَعَلَّكَ تَارِكٌ بَعْضَ مَا يُوحَى إِلَيْكَ وَضَائِقٌ بِهِ صَدْرُكَ أَنْ يَقُولُوا لَوْلَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ كَنْزٌ أَوْ جَاءَ مَعَهُ مَلَكٌ﴾ [هود:12]

3۔ انسان گناہ جلوت میں کرے یا خلوت میں، پردوں اور چادروں کی آڑ میں کرے یا سب کے سامنے اللہ تعالی سے چھپ نہیں سکتا۔ اس لیے انسان کو چاہیے کہ گناہ کی زندگی سے باز آئے اور توبہ کرلے۔ ﴿أَلَا إِنَّهُمْ يَثْنُونَ صُدُورَهُمْ لِيَسْتَخْفُوا مِنْهُ أَلَا حِينَ يَسْتَغْشُونَ ثِيَابَهُمْ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ﴾ [هود:5]

4۔ دنیا میں اللہ تعالی کے دو نظام ہیں: ایک تشریعی اور ایک تکوینی۔ تشریعی نظام یہ ہے کہ ہر انسان کو شریعت کا مکلف بنایا گیا ہے اور تکوینی نظام یہ ہے کہ انسان اپنے اختیار سے شریعت پر نہیں چلتے اور جہنم کے

www.suffahpk.com

حق دار بنتے ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ چاہیں تو سب کو ہدایت پر لا سکتے ہیں۔ {وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَا يَزَالُونَ مُخْتَلِفِينَ (118) إِلَّا مَن رَّحِمَ رَبُّكَ وَلِذَٰلِكَ خَلَقَهُمْ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ} [ھود: 119،118]

5۔ کافروں کو ان کے نیک اعمال کا بدلہ دنیا میں ہی دے دیا جاتا ہے۔ {مَن كَانَ يُرِيدُ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا نُوَفِّ إِلَيْهِمْ أَعْمَالَهُمْ فِيهَا وَهُمْ فِيهَا لَا يُبْخَسُونَ}

6۔ کوئی جان دار اپنا رزق پورا کیے بغیر مر نہیں سکتا۔ ہر جاندار اور ہر بچہ اپنا رزق لے کر پیدا ہوتا ہے اس لیے رزق نہ ملنے کے خوف سے بچوں کو دنیا میں نہ آنے دینا غلط سوچ ہے۔ {وَمَا مِن دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا} [ھود: 6]

7۔ نیکیاں صغیرہ گناہوں کو دھو ڈالتی ہیں۔ {إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ} [ھود: 114]

8۔ غیر قوموں اور فاسقوں کی مشابہت اختیار نہیں کرنی چاہیے ورنہ اللہ کی نظر میں ظاہری حلیہ ایک جیسا ہونے کی وجہ سے دونوں عذاب کی لپیٹ میں آسکتے ہیں۔ {وَلَا تَرْكَنُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ اللَّهِ مِنْ أَوْلِيَاءَ ثُمَّ لَا تُنصَرُونَ} [ھود: 113]

دعوت:

1۔ دعوت و تبلیغ کرنا فرض ہے چاہے لوگ مانیں یا نہ مانیں۔ دعوت کے کام کو چھوڑنے سے عذاب آسکتا ہے جس سے صرف وہی بچ پائے گا جو دعوت کے کام سے وابستہ ہوں گے۔ {فَلَوْلَا كَانَ مِنَ الْقُرُونِ مِن قَبْلِكُمْ أُولُو بَقِيَّةٍ يَنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ فِي الْأَرْضِ إِلَّا قَلِيلًا مِّمَّنْ أَنجَيْنَا مِنْهُمْ} [ھود: 116]

2۔ جس قوم کی اکثریت نیک ہو وہاں عذاب نہیں آسکتا۔ {وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرَىٰ بِظُلْمٍ وَأَهْلُهَا مُصْلِحُونَ} [ھود: 117]

www.suffahpk.com

تجارت و ملازمت:

کاروبار کرتے ہوئے ناپ تول میں کمی کرنا،مارکیٹ کونقصان پہنچانا، ملازمت کے اوقات پورے نہ دینا، تجارت وملازمت کو خدائی اصولوں کے تابع نہ سمجھنا اور ان معاملات میں خود کو آزاد سمجھنا یہ سب خلاف شریعت باتیں ہیں۔ {وَلَا تَنقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ إِنِّي أَرَاكُم بِخَيْرٍ وَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيطٍ (84) وَيَا قَوْمِ أَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ بِالْقِسْطِ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ (85) بَقِيَّتُ اللَّهِ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ وَمَا أَنَا عَلَيْكُم بِحَفِيظٍ (86) قَالُوا يَا شُعَيْبُ أَصَلَاتُكَ تَأْمُرُكَ أَن نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ آبَاؤُنَا أَوْ أَن نَّفْعَلَ فِي أَمْوَالِنَا مَا نَشَاءُ} [هود:84-87]

عدالت:

سوچنے سمجھنے کے لیے تین دن کی مہلت مناسب مہلت ہے۔ اس کے بعد فیصلہ ہوجانا چاہیے۔ مرتد کو بھی اسی وجہ سے تین دن سوچنے کا موقع دیا جاتا ہے۔ {فَقَالَ تَمَتَّعُوا فِي دَارِكُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ} [هود:65]

اخلاقیات:

1۔ سواری پر سواری کی دعا یہ ہے: بِسْمِ اللَّهِ مَجْرَاهَا وَمُرْسَاهَا إِنَّ رَبِّي لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ

2۔ اوندھا سونا بری عادت ہے۔ عذاب یافتہ قوموں کے بارے میں اللہ نے فرمایا ہے کہ عذاب کے بعد وہ اوندھے پڑے ہوئے تھے۔ {فَأَصْبَحُوا فِي دِيَارِهِمْ جَاثِمِينَ} [هود:94]

3۔ مسلمان اور کافر آپس میں قومی اور وطنی بھائی ہوسکتے ہیں۔ {وَإِلَىٰ عَادٍ أَخَاهُمْ هُودًا} [هود:50] {وَإِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا} [هود:61] {وَإِلَىٰ مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا} [هود:84]

www.suffahpk.com

4۔ میزبانی کے آداب میں سے یہ ہیں کہ پہلے دعا سلام اور ہلکا پھلکا تعارف ہونا چاہیے، اس کے بعد جو کچھ میسر ہو اس سے اکرام کرنا چاہیے۔ بیچ میں حال احوال اور تفصیلی تعارف بھی ہو جائے۔ مہمان کو بھی چاہیے کہ وہ کھائے ضرور، ورنہ میزبان کو ناگواری ہوگی۔ {قَالُوا سَلَامًا قَالَ سَلَامٌ فَمَا لَبِثَ أَنْ جَاءَ بِعِجْلٍ حَنِيذٍ}[ھود:69]

سائنس:

اللہ تعالیٰ نے پہلے پانی کو پیدا کیا، پھر اس پر اپنا عرش قائم کیا پھر زمین وآسمان کی تخلیق فرمائی۔ {وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ}[ھود:7]

شخصیات، واقعات:

اس سورت میں حضرت نوح، حضرت ھود، حضرت صالح، حضرت ابراھیم، حضرت لوط، حضرت شعیب اور حضرت موسیٰ علیہم الصلوات والتسلیمات کے واقعات مذکور ہیں۔ جن کی تفصیل سورۃ الاعراف میں گزر چکی ہے۔

ہوم ورک

مختصر جواب دیجیے۔ آخری پانچ سوالوں میں آیت نمبر ضرور لکھیں۔

1	سورۃ ھود کو کس دن پڑھنے کی فضیلت حدیث میں آئی ہے؟	
2	سورہ ہود کا مرکزی موضوع دو لفظوں میں لکھیے۔	
3	نبی کی تعریف کس آیت سے مستنبط کی جاسکتی ہے؟	
4	تکوینی نظام کا ذکر کس آیت میں آیا ہے؟	
5	اغیار کی نقالی منع ہے۔ اس کا ذکر سورت کی کس آیت میں کیا گیا ہے؟	
6	آسمان زمین کی تخلیق سے پہلے کون سی چیزیں اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمادی تھیں۔	
7	سوچنے سمجھنے کے لیے کتنے دن کی مہلت مناسب مہلت ہے؟	

www.suffahpk.com

درست جواب کا انتخاب کیجیے!

1۔اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ(آیت 114)اس سے معلوم ہوا:

- صغیرہ گناہ عبادات سے معاف ہو جاتے ہیں
- کبیرہ گناہ عبادات سے معاف ہو جاتے ہیں
- دونوں درست ہیں

2-ابراھیم علیہ السلام فرشتوں کی مہمانی کے لیے فوراً سے ______ لے آئے۔

- ٹھنڈا مشروب
- شہد اور کھجور
- بھنا ہوا بچھڑا

3- وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرَىٰ بِظُلْمٍ وَأَهْلُهَا مُصْلِحُونَ (آیت 117)اس سے معلوم ہوا کہ عذاب اس وقت آتا ہے جب:

- قوم کے اکثر لوگ نافرمان ہوں
- نبی ان کو اللہ کا پیغام پہنچا چکے ہوں
- وہ معجزات اور دلائل دیکھ چکے ہوں

www.suffahpk.com

سورۃ یوسف

اعداد و شمار:

سورہ یوسف مصحف کی ترتیب کے لحاظ سے بارھویں اور نزول کی ترتیب کے لحاظ سے 53ویں سورت ہے۔یہ سورت 12رکوع 111آیات،1795کلمات اور7125حروف پر مشتمل ہے۔

زمانہ نزول:

یہ سورت بھی سابقہ دو سورتوں کی طرح مکہ مکرمہ کے آخری دور میں نازل ہوئی۔غالبا یہ وہ دور تھا جب قریش آپ ﷺ کے بارے میں مشورہ کر رہے تھے کہ آپ ﷺ کو قید کردیں،جلاوطن کردیں یا قتل کردیں؟

وجہ تسمیہ:

اس سورت میں صرف حضرت یوسف علیہ السلام کا واقعہ مکمل تفصیلات کے ساتھ یکجا بیان ہوا ہے اس لیے اس کا نام یوسف رکھا گیا ہے۔

فضائل

1۔اس کی ایک فضیلت وہی ہے جو سابقہ دو سورتوں کی بیان ہوئی۔تیسری فضیلت بعض بزرگوں سے منقول ہے کہ جو بھی غمگین اس سورت کو سنے گا وہ غم سے نجات پائے گا۔(ابن کثیر)

2۔اس سورت کو خود قرآن کریم نے احسن القصص قرار دیا ہے؛کیونکہ اس میں دل چسپی کے تمام سامان موجود ہیں۔

www.suffahpk.com

تفسیر ابن کثیر ت سلامۃ (365/4)

رَوَى الثَّعْلَبِيُّ وَغَيْرُهُ مِنْ طَرِيقِ سَلَّامِ بْنِ سُلَيْمٍ -وَيُقَالُ: سَلِيمٌ- الْمَدَائِنِيِّ وَهُوَ مَتْرُوكٌ عَنْ هَارُونَ بْنِ كَثِيرٍ -وَقَدْ نَصَّ عَلَى جَهَالَتِهِ أَبُو حَاتِمٍ- عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وسلم: "عَلِّمُوا أَرِقَّاءَكُمْ سُورَةَ يُوسُفَ، فَإِنَّهُ أَيُّمَا مُسْلِمٍ تَلَاهَا، أَوْ عَلَّمَهَا أَهْلَهُ أَوْ مَا مَلَكَتْ يَمِينُهُ هَوَّنَ اللَّهُ عَلَيْهِ سَكَرَاتِ الْمَوْتِ وَأَعْطَاهُ مِنَ الْقُوَّةِ أَلَّا يَحْسُدَ مُسْلِمًا"

وَهَذَا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ لَا يَصِحُّ لِضَعْفِ إِسْنَادِهِ بِالْكُلِّيَّةِ وَقَدْ سَاقَهُ لَهُ الْحَافِظُ ابْنُ عَسَاكِرَ مُتَابِعًا مِنْ طَرِيقِ الْقَاسِمِ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ هَارُونَ بْنِ كَثِيرٍ بِهِ، وَمِنْ طَرِيقِ شَبَابَةَ عَنْ مَخْلَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَاحِدِ الْبَصْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ -وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَهُوَ مُنْكَرٌ مِنْ سَائِرِ طُرُقِهِ.

مرکزی موضوع

اللہ کی ذات پر یقین اور اعتماد اس سورت کا مرکزی موضوع ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام اور حضرت یعقوب علیہ السلام نے اللہ کی ذات پر توکل کیا اللہ تعالی نے آخر کار خیر کا معاملہ فرمایا۔

خلاصہ مضامین

اس سورت کا خلاصہ دو باتیں ہیں:

1۔۔۔ایک تو یہ صحابہ کرام نے فرمائش کی تھی کہ کوئی مفصل واقعہ بیان کیا جائے دوسری طرف تسلی کا سامان کرنا بھی مقصود تھا، اس لیے یہ سورت نازل ہوئی۔

www.suffahpk.com

بعض روایات کے مطابق یہ سورت مشرکین مکہ کے سوال کا جواب ہے ۔﴿لَقَدْ كَانَ فِي يُوسُفَ وَإِخْوَتِهِ آيَاتٌ لِلسَّائِلِينَ﴾[یوسف:7] یہود نے مشرکین مکہ سے کہا تھا کہ تم حضرت محمد ﷺ سے یہ پوچھو کہ حضرت یعقوب علیہ السلام تو فلسطین کے باشندے تھے تو بنی اسرائیل مصر کیسے جا پہنچے؟

مشرکین اور یہود یہ سمجھ رہے تھے کہ آپ ﷺ پڑھے لکھے نہیں ہیں اس لیے آپ ﷺ کو اس کا جواب معلوم نہیں ہوگا اور اس طرح آپ کی حقیقت لوگوں پر واضح ہوجائے گی۔لیکن اللہ تعالی نے آپ ﷺ پر سورہ یوسف نازل فرمائی جس میں پورا قصہ بھی بیان ہوا اور بتایا گیا کہ کس طرح حضرت یوسف علیہ السلام کو ان کے بھائیوں نے مصر کے بیوپاری کے ہاتھ بیچ ڈالا اور وہ وہاں پہنچ کر بادشاہ کے مقرب بن گئے اور آخر میں خاندان بنی اسرائیل کو یہاں بلالیا۔اس طرح دشمنوں کا منہ بند ہوگیا اور آپ ﷺ کے نبی برحق ہونے کی ایک اور دلیل ان پر آشکار ہوگئی۔

تفسير الألوسى=روح المعانى (362/6)

روى عن سعد بن أبي وقاص أنه أنزل القرآن على رسول الله عليه الصلاة والسلام فتلاه على أصحابه زمانا فقالوا يا رسول الله لو قصصت علينا فنزلت

وقيل: هو تسلية الرسول صلى الله تعالى عليه وسلم عما يفعله به قومه بما فعلت إخوة يوسف عليه السلام به وقيل: إن اليهود سألوه صلى الله تعالى عليه وسلم أن يحدثهم بأمر يعقوب وولده وشأن يوسف وما انتهى إليه فنزلت وقيل: إن كفار مكة أمرتهم اليهود أن يسألوا رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم عن السبب الذي أحل بني إسرائيل بمصر فسألوه فنزلت

ويبعد القولين الأخيرين فيما زعموا ما أخرجه البيهقي في الدلائل من طريق الكلبي عن أبي صالح عن ابن عباس أن حبرا من اليهود دخل على رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فوافقه وهو يقرأ سورة يوسف فقال: يا محمد من علمكها؟ قال: الله علمنيها فعجب الحبر لما سمع منه فرجع إلى اليهود فقال لهم:

www.suffahpk.com

واللہ إن محمدا لیقرأ القرآن کما أنزل فی التوراۃ فانطلق بنفر منہم حتی دخلوا علیہ فعرفوہ بالصفۃ ونظروا إلی

خاتم النبوۃ بین کتفیہ فجعلوا یستمعون إلی قراءۃ سورۃ یوسف فتعجبوا وأسلموا عند ذلک وفی القلب من

صحۃ الخبر ما فیہ

2۔۔۔ اس سورت میں اس وقت کے مظلوم مسلمانوں کے لیے بڑی ڈھارس ہے کہ یوسف علیہ السلام نے جس طرح تکلیفوں کے دشوار گزار پہاڑ سر کیے لیکن بالآخر فتح اُنہی کا مقدر بنی اسی طرح مسلمان گو اس وقت تکالیف اور امتحانات سے گزر رہے ہیں لیکن بالآخر فتح مسلمانوں کا ہی مقدر ہوگی۔

اصول شریعت

1۔ یختار اھون الشرین، یعنی دو مصیبتیں جمع ہو جائیں تو اھون کو اختیار کرنا چاہیے۔ {رَبِّ السِّجْنُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا يَدْعُونَنِي إِلَيْهِ وَإِلَّا تَصْرِفْ عَنِّي كَيْدَهُنَّ أَصْبُ إِلَيْهِنَّ وَأَكُنْ مِنَ الْجَاهِلِينَ} [یوسف:33]

2۔ مشکل کا حل بتانا بھی علما کی ذمہ داری ہے، جیسے یوسف علیہ السلام نے قحط کا حل بھی بتایا۔ {قَالَ تَزْرَعُونَ سَبْعَ سِنِينَ دَأَبًا فَمَا حَصَدْتُمْ فَذَرُوهُ فِي سُنْبُلِهِ إِلَّا قَلِيلًا مِمَّا تَأْكُلُونَ} [یوسف:47]

عقائد

1۔ توحید اصل عقیدہ ہے لیکن اس کے باوجود دنیا کی اکثریت توحید پر قائم نہیں۔ {وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللَّهِ إِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُونَ} [یوسف:106]

2۔ انبیائے کرام انسانوں ہی میں سے آتے ہیں۔ {وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ إِلَّا رِجَالًا نُوحِي إِلَيْهِمْ مِنْ أَهْلِ الْقُرَى} [یوسف:109]

3۔ انبیائے کرام عالم الغیب نہیں ہوتے بلکہ جب اللہ کی مشیت ہوتی ہے تو ضرورت پڑنے پر غیب کی باتیں بتا دی جاتی ہیں، جیسے: حضرت یعقوب علیہ السلام، حضرت یوسف علیہ السلام کو تلاش نہ کر سکے نہ ہی

www.suffahpk.com

انہیں ان کی جائے اقامت کا علم ہوا جب تک اللہ کو منظور نہ ہوا۔ اسی طرح حضور ﷺ کو حضرت یوسف علیہ السلام کا واقعہ ضرورت پڑنے پر بتایا گیا پہلے معلوم نہ تھا۔ {وَإِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهِ لَمِنَ الْغَافِلِينَ} [یوسف:3] {وَجَاءُوا عَلَى قَمِيصِهِ بِدَمٍ كَذِبٍ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنْفُسُكُمْ أَمْرًا فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ} [یوسف:18] {ذَلِكَ مِنْ أَنْبَاءِ الْغَيْبِ نُوحِيهِ إِلَيْكَ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ إِذْ أَجْمَعُوا أَمْرَهُمْ وَهُمْ يَمْكُرُونَ} [یوسف:102]

4۔ انبیائے کرام معصوم ہوتے ہیں، گناہ کے تمام اسباب موجود ہونے کے باوجود وہ گناہ سے اپنی محنت و کوشش سے بچا لیتے ہیں، جیسے یوسف علیہ السلام نے دروازے کی طرف دوڑ کر گناہ سے بچنے کی کوشش کی۔ {وَرَاوَدَتْهُ الَّتِي هُوَ فِي بَيْتِهَا عَنْ نَفْسِهِ وَغَلَّقَتِ الْأَبْوَابَ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ قَالَ مَعَاذَ اللَّهِ إِنَّهُ رَبِّي أَحْسَنَ مَثْوَايَ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ (23) وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهِ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَا أَنْ رَأَى بُرْهَانَ رَبِّهِ كَذَلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوءَ وَالْفَحْشَاءَ إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِينَ} [یوسف:24،23]

5۔ نبوت بھرپور عمر میں ملتی ہے کم عمری میں نہیں۔ {وَلَمَّا بَلَغَ أَشُدَّهُ آتَيْنَاهُ حُكْمًا وَعِلْمًا} [یوسف:22]

6۔ نظر لگنا برحق ہے، نظر سے بچاؤ کی تدابیر اختیار کرنا درست ہے۔ لیکن اصل چیز اللہ کا حکم ہے، اسباب اختیار کیے لیکن اللہ کو منظور نہ ہوا تو کام نہیں بنے گا۔ {وَقَالَ يَا بَنِيَّ لَا تَدْخُلُوا مِنْ بَابٍ وَاحِدٍ وَادْخُلُوا مِنْ أَبْوَابٍ مُتَفَرِّقَةٍ وَمَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُونَ (67) وَلَمَّا دَخَلُوا مِنْ حَيْثُ أَمَرَهُمْ أَبُوهُمْ مَا كَانَ يُغْنِي عَنْهُمْ مِنَ اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا حَاجَةً فِي نَفْسِ يَعْقُوبَ قَضَاهَا} [یوسف:68،67]

7۔ اللہ کی رحمت سے مایوسی کفر ہے۔ {وَلَا تَيْأَسُوا مِنْ رَوْحِ اللَّهِ إِنَّهُ لَا يَيْأَسُ مِنْ رَوْحِ اللَّهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْكَافِرُونَ} [یوسف:87]

www.suffahpk.com

8۔ سجدۂ تعظیمی پہلی شریعتوں میں جائز تھا۔{وَرَفَعَ أَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ وَخَرُّوا لَهُ سُجَّدًا} [یوسف: 100] البتہ اس شریعت میں جائز نہیں۔

9۔ سید اور رب کا اطلاق غیر اللہ پر جائز ہے جیسے یوسف علیہ السلام کے آقا کو سید اور رب کہا گیا ہے۔{قَالَ مَعَاذَ اللَّهِ إِنَّهُ رَبِّي} [یوسف: 23] {وَأَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَى الْبَابِ} [یوسف: 25]

10۔ تشبیہ کے طور پر کسی انسان کو فرشتہ کہنا درست ہے۔{إِنْ هَذَا إِلَّا مَلَكٌ كَرِيمٌ} [یوسف: 31]

تعبیرِ خواب

1۔ سورج کی تعبیر باپ سے، چاند کی تعبیر ماں سے اور ستاروں کی تعبیر بھائیوں سے دی جاسکتی ہے۔{إِنِّي رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَأَيْتُهُمْ لِي سَاجِدِينَ} [یوسف: 4]

2۔ کسی کے سامنے سجدہ کرنے کی تعبیر اس کی سرداری کو تسلیم کر لینے سے دی جاسکتی ہے۔(ایضا)

3۔ اپنے عہدے سے معزول شخص خواب میں خود کو اسی عہدے پر بحال دیکھے اور قرائن اچھے ہوں تو ان شاء اللہ! وہ عہدے پر بحال ہو جائے گا لیکن قرائن برے ہوں تو خواب اچھا نہیں۔{قَالَ أَحَدُهُمَا إِنِّي أَرَانِي أَعْصِرُ خَمْرًا وَقَالَ الْآخَرُ إِنِّي أَرَانِي أَحْمِلُ فَوْقَ رَأْسِي خُبْزًا تَأْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ نَبِّئْنَا بِتَأْوِيلِهِ} [یوسف: 36] {يَا صَاحِبَيِ السِّجْنِ أَمَّا أَحَدُكُمَا فَيَسْقِي رَبَّهُ خَمْرًا وَأَمَّا الْآخَرُ فَيُصْلَبُ فَتَأْكُلُ الطَّيْرُ مِنْ رَأْسِهِ قُضِيَ الْأَمْرُ الَّذِي فِيهِ تَسْتَفْتِيَانِ} [یوسف: 41]

4۔ ایک موٹی گائے کا مطلب خوش حالی کا ایک سال، سات موٹی گایوں کا مطلب خوش حالی کے سات سال، دبلی گائے کا مطلب رزق کی تنگی، قحط سالی۔{إِنِّي أَرَى سَبْعَ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ يَأْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَسَبْعَ سُنْبُلَاتٍ خُضْرٍ وَأُخَرَ يَابِسَاتٍ} [یوسف: 43] {قَالَ تَزْرَعُونَ سَبْعَ سِنِينَ دَأَبًا} [یوسف: 47]

5۔ سبز لہلہاتے خوشوں کا مطلب مالی فراوانی اور خشک اور مریل خوشوں کا مطلب تنگی اور قحط۔(ایضا)

www.suffahpk.com

6۔خواب بدخواہوں کے سامنے بیان نہیں کرنا چاہیے۔{قَالَ يَٰبُنَيَّ لَا تَقۡصُصۡ رُءۡيَاكَ عَلَىٰٓ إِخۡوَتِكَ فَيَكِيدُواْ لَكَ كَيۡدًاۖ}[یوسف:5]

7۔تعبیر خواب بھی ایک طرح سے فتویٰ ہے۔{يَٰٓأَيُّهَا ٱلۡمَلَأُ أَفۡتُونِي فِي رُءۡيَٰيَ}[یوسف:43]

8۔خواب کی ایک قسم اضغاث احلام یعنی پریشان خیالات بھی ہے۔{قَالُوٓاْ أَضۡغَٰثُ أَحۡلَٰمٖۖ}[یوسف:44]

9۔تعبیر اصولوں کے مطابق ہو تو واقع ہوگی،اصولوں کے خلاف ہو تو واقع نہ ہوگی جیسے بادشاہ کے معبر خواب کو بے کار خواب کہہ رہے تھے جبکہ یوسف علیہ السلام خواب کو موزوں اور قابل تعبیر خواب بتا رہے تھے۔حضرت یوسف علیہ السلام کی بات درست تھی اس لیے وہی واقع ہوا۔

نماز:

قرآن عربی کلام ہے اس لیے عربی کے علاوہ کسی اور زبان میں تلاوت کرنے سے تلاوت ادا نہ ہوگی۔{إِنَّآ أَنزَلۡنَٰهُ قُرۡءَٰنًا عَرَبِيّٗا}[یوسف:2]

رموزِ دعوت

1۔داعی جس چیز کی دعوت دے رہا ہے اسے مکمل سمجھ کر اور مسائل کا علم حاصل کر کے دعوت دینی چاہیے۔{قُلۡ هَٰذِهِۦ سَبِيلِيٓ أَدۡعُوٓاْ إِلَى ٱللَّهِۚ عَلَىٰ بَصِيرَةٍ}[یوسف:108]

2۔داعی کو شرکیہ عقائد سے پاک ہونا چاہیے۔{وَمَآ أَنَا۠ مِنَ ٱلۡمُشۡرِكِينَ}(یوسف:108)

3۔دعوت کے کام میں تالیف جھیلنا پڑتی ہے۔یہی نبیوں کی سنت ہے۔{ٱقۡتُلُواْ يُوسُفَ أَوِ ٱطۡرَحُوهُ أَرۡضٗا يَخۡلُ لَكُمۡ وَجۡهُ أَبِيكُمۡ وَتَكُونُواْ مِنۢ بَعۡدِهِۦ قَوۡمٗا صَٰلِحِينَ (9) قَالَ قَآئِلٞ مِّنۡهُمۡ لَا تَقۡتُلُواْ يُوسُفَ وَأَلۡقُوهُ فِي غَيَٰبَتِ ٱلۡجُبِّ يَلۡتَقِطۡهُ بَعۡضُ ٱلسَّيَّارَةِ إِن كُنتُمۡ فَٰعِلِينَ}[یوسف:109]

www.suffahpk.com

4۔ مشکل سے مشکل حالات میں بھی دعوت کا کام نہیں چھوڑنا چاہیے، جیسے یوسف علیہ السلام قید میں بھی توحید کی دعوت دیتے نظر آتے ہیں۔ (آیت 38-40)

5۔ بعض اوقات مدد آنے میں اتنی تاخیر ہو جاتی ہے کہ داعی بالکل قبول حق سے مایوس ہو جاتا ہے اور قوم داعی سے بدظن ہو چکی ہوتی ہے اور وہ سمجھتی ہے کہ داعی نے ہم سے جھوٹ بولا۔ {حَتَّىٰ إِذَا اسْتَيْأَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوا جَاءَهُمْ نَصْرُنَا} [یوسف:110]

تجارت و ملازمت

1۔ گم شدہ چیز کو ڈھونڈ کر لانے والے کے لیے انعام مقرر کرنا جائز ہے۔ {وَلِمَن جَاءَ بِهِ حِمْلُ بَعِيرٍ وَأَنَا بِهِ زَعِيمٌ} [یوسف:72] اسے آج کل کی اصطلاح میں جعالہ کہا جاتا ہے۔

2۔ ضمانتی بننا درست ہے۔ (ایضا)

3۔ خرید و فروخت کی ایسی شرائط مقرر کرنا جائز ہے جو عقد کے مزاج کے خلاف نہ ہو، جیسے حضرت یوسف علیہ السلام نے یہ شرط رکھی کہ تم جو کہہ رہے ہو کہ ہمارا ایک اور بھائی بھی ہے تو اگر یہ سچ ہے تو اس کو اگلی بار لے کر آنا اگر اسے لے کر نہ آئے تو تم سے ہم معاملہ نہیں کریں گے کیونکہ تمھارا جھوٹ پکڑا جائے گا اور ہم جھوٹوں کے ساتھ معاملہ نہیں کرنا چاہتے۔ {فَإِن لَّمْ تَأْتُونِي بِهِ فَلَا كَيْلَ لَكُمْ عِندِي وَلَا تَقْرَبُونِ} [یوسف:60]

4۔ کسی کو بتائے بغیر اس کی طرف سے چیز کے پیسے ادا کر دینا درست ہے۔ {وَقَالَ لِفِتْيَانِهِ اجْعَلُوا بِضَاعَتَهُمْ فِي رِحَالِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَعْرِفُونَهَا} [یوسف:62]

5۔ آزاد کو بیچنا جائز نہیں، غلام کو بیچنا جائز ہے جبکہ قیمت اور مبیع میں جہالت نہ ہو۔ {وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُودَةٍ وَكَانُوا فِيهِ مِنَ الزَّاهِدِينَ} [یوسف:20]

6۔ ناپ تول میں کمی جائز نہیں۔ {أَلَا تَرَوْنَ أَنِّي أُوفِي الْكَيْلَ} [یوسف:59]

7۔ غلام کو یا کسی اور کے بچے کو پالنا اور منہ بولا بیٹا بنانا جائز ہے۔ {أَوْ نَتَّخِذَهُ وَلَدًا} [یوسف:21]

www.suffahpk.com

سیاست و حکومت

1۔اقتدار کی خواہش اس وقت جائز ہے جب نااہل حکومت پر مسلط ہوں اور خواہش مند کے اندر امانت دار ہونے کے ساتھ ساتھ باصلاحیت ہو، مسائل کو حل کرنے کی سمجھ بوجھ اس کے اندر ہو۔ {قَالَ اجْعَلْنِي عَلَىٰ خَزَائِنِ الْأَرْضِ ۖ إِنِّي حَفِيظٌ عَلِيمٌ} [یوسف:55]

2۔حکومتی امور میں مشاورت کے لیے کسی بھی ماہر کی خدمات لی جاسکتی ہیں۔ {وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُونِي بِهِ أَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِي ۖ فَلَمَّا كَلَّمَهُ قَالَ إِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِينٌ} [یوسف:54]

عدالت

1۔قرائن اور شک کی بنا پر کسی کو الزام لگا کر گرفتار کر لینا درست ہے۔ {ثُمَّ أَذَّنَ مُؤَذِّنٌ أَيَّتُهَا الْعِيرُ إِنَّكُمْ لَسَارِقُونَ} [یوسف:70]

2۔مجرم پر اس کے ملک کے قانون کے مطابق سزا جاری کرنا درست ہے۔ {قَالُوا جَزَاؤُهُ مَن وُجِدَ فِي رَحْلِهِ فَهُوَ جَزَاؤُهُ ۚ كَذَٰلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ}

اخلاقیات

1۔کسی اولاد سے قلبی محبت اس کی خوبیوں اور اعلیٰ صفات کی وجہ سے دوسری اولاد سے زیادہ ہونا فطری امور میں سے ہے اس لیے جائز ہے۔ {لَيُوسُفُ وَأَخُوهُ أَحَبُّ إِلَىٰ أَبِينَا مِنَّا وَنَحْنُ عُصْبَةٌ إِنَّ أَبَانَا لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ} [یوسف:8]

2۔باصلاحیت شخص کے دشمن اور حاسدین زیادہ ہوتے ہیں، جیسے یوسف علیہ السلام کے بھائی ان کے جانی دشمن بن گئے تھے۔

www.suffahpk.com

3۔مہمان یا بڑوں کے استقبال کے لیے شہر سے باہر آنا درست ہے۔{وَقَالَ ادْخُلُوا مِصْرَ إِن شَاءَ اللَّهُ آمِنِينَ}[یوسف:99]

4۔بچوں کے لیے کھیل کود اور تفریح جائز ہے، بلکہ صحت کے لیے مفید بھی ہے۔{أَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا يَرْتَعْ وَيَلْعَبْ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ}[یوسف:12]

5۔عورتوں کے مکر اور فتنے سے حفاظت کی دعا مانگتے رہنی چاہیے۔{قَالَ إِنَّهُ مِن كَيْدِكُنَّ إِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيمٌ}[یوسف:28]

6۔غصے کی شدت یا حیرت کی شدت کے موقع پر ہتھیار سامنے سے ہٹا لینے چاہییں ورنہ نقصان ہوسکتا ہے۔{فَلَمَّا رَأَيْنَهُ أَكْبَرْنَهُ وَقَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ}

7۔اہل علم و دین کو چاہیے کہ اپنی عزت خراب نہ ہونے دیں۔عزت خراب ہوگی تو بات میں اثر نہیں رہے گا۔{ارْجِعْ إِلَىٰ رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ اللَّاتِي قَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ}[یوسف:50]

8۔بوقت ضرورت حصول اعتماد کے لیے قسم لینا جائز ہے۔{قَالَ لَنْ أُرْسِلَهُ مَعَكُمْ حَتَّىٰ تُؤْتُونِ مَوْثِقًا مِّنَ اللَّهِ لَتَأْتُنَّنِي بِهِ إِلَّا أَن يُحَاطَ بِكُمْ فَلَمَّا آتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللَّهُ عَلَىٰ مَا نَقُولُ وَكِيلٌ}[یوسف:66]

9۔خاتمہ بالخیر کی دعا انبیائے کرام کی دعاؤں میں سے ہے۔رَبِّ قَدْ آتَيْتَنِي مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِي مِن تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ أَنتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ تَوَفَّنِي مُسْلِمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ[یوسف:101]

10۔نفس کی ایک قسم نفس امارہ ہے دوسری لوامہ تیسری مطمئنہ۔{إِنَّ النَّفْسَ لَأَمَّارَةٌ بِالسُّوءِ}[یوسف:53]

www.suffahpk.com

دعائیں

فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ أَنْتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ تَوَفَّنِي مُسْلِمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ

[یوسف: 101]

آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے! تو ہی دنیا اور آخرت میں میرا رکھوالا ہے۔ مجھے اس حالت میں دنیا سے اٹھانا کہ میں تیرا فرمانبردار ہوں، اور مجھے نیک لوگوں میں شامل کرنا۔

ہوم ورک

1- اللہ کی رحمت سے مایوسی ________ ہے۔

- گناہ
- خلاف توکل
- کفر

2۔ ________ نہ پچھلی شریعتوں میں جائز تھا نہ ہی شریعت اسلام میں جائز ہے۔

- سجدہ تعظیمی
- سجدہ شکر
- سجدہ عبادت

3۔ آج کل کی اصطلاح میں جعالہ کہتے ہیں:

- گمشدہ چیز ڈھونڈ کر لانے والے یا کوئی پھنسا ہوا کام کر دینے والے کو انعام دینا
- تحقیق کر کے حق بات معلوم کرنا
- مال تجارت کو جائز نفع پر بیچنا

4۔ سورہ یوسف میں اللہ تعالی نے امت محمدیہ کو ________ کی تعلیم دی ہے۔

- علم نباتات
- علم ریاضی

www.suffahpk.com

▪ علم تعبیر

8- خوابوں کی ایک قسم ________ ہے یہ پریشان خیالات ہوتے ہیں۔

▪ اضغاث احلام

▪ تنبیہ یا بشارت

▪ سچے خواب

9- "یختار اھون الشرین" ایک فقہی اصول ہے مراد یہ کہ جب:

▪ سفر کے دو راستے ہوں تو آسان راستہ اختیار کیا جائے۔

▪ دو مصیبتیں جمع ہوں تو ہلکی مصیبت اختیار کی جائے۔

▪ دو گھروں میں سے قریب والا گھر خرید ا جائے۔

10- وَقَالَ یٰبَنِیَّ لَا تَدْخُلُوْا مِنْۢ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ (آیت 67) سے معلوم ہوا:

▪ بڑی جماعت ہو تو ایک ہی راستہ اختیار نہ کرے

▪ سب گھر والے ایک ساتھ سفر پر نہ جائیں

▪ نظر سے بچاؤ کی تدابیر اختیار کرنا درست ہے۔

▪ تینوں باتیں درست ہیں۔

www.suffahpk.com

سورۃ الرعد

اعداد و شمار:

سورہ رعد مصحف کی ترتیب کے لحاظ سے تیرھویں سورت ہے۔ یہ سورت 6 رکوع 43 آیات 854 کلمات اور 3450 حروف پر مشتمل ہے۔

زمانہ نزول:

اس کے زمانہ نزول میں زبردست اختلاف ہے۔ بعض مفسرین اس کو مکی مانتے ہیں کیونکہ اس کے مضامین مکی سورتوں کی طرح ہیں، جبکہ بعض مفسرین نے اس کے مدنی ہونے پر اجماع کا دعوی کیا ہے۔

تفسیر الرازی =مفاتیح الغیب أو التفسیر الکبیر (524/18)

مَدَنِيَّةٌ وَآيَاتُهَا: 43 نزلت بعد سورة محمد سُورَةُ الرَّعْدِ أَرْبَعُونَ وَثَلَاثُ آيَاتٍ مَكِّيَّةٌ سِوَى قول تعالى: وَلَا يَزَالُ الَّذِينَ كَفَرُوا تُصِيبُهُمْ بِمَا صَنَعُوا قَارِعَةٌ [الرَّعْدِ: 31] وَقَوْلِهِ: وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ [الرَّعْدِ: 43] قَالَ الْأَصَمُّ هِيَ مَدَنِيَّةٌ بِالْإِجْمَاعِ سِوَى قَوْلِهِ تَعَالَى: وَلَوْ أَنَّ قُرْآنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ [الرَّعْدِ: 31]

علامہ آلوسی نے یہ تطبیق دی ہے کہ سورت مکی ہے تاہم کچھ آیات مدنی بھی ہیں۔ وہ آیات ہیں: آیت نمبر 8 سے آیت 13 تک جوارِبد بن قیس اور عامر بن طفیل کے حوالے سے نازل ہوئی تھیں۔ اسی طرح آیت نمبر 33 اور آیت نمبر 43 بھی مدنی ہیں۔

اللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ أُنْثَى [الرعد: 8] إلى قوله سبحانه: وَهُوَ شَدِيدُ الْمِحَالِ [الرعد: 13] نزل في قصة أربد بن قيس وعامر بن الطفيل حين قدما المدينة على رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الكلبي عن أبي صالح عن ابن عباس: إنهما مكية

www.suffahpk.com

إلا آيتين قوله: وَلَا يَزَالُ الَّذِينَ كَفَرُوا تُصِيبُهُم بِمَا صَنَعُوا، وقوله وَمَنْ عِندَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ. (تفسير الثعلبى: 267/5)

وجہ تسمیہ:

کائنات کی جو نشانیاں اس سورت میں بیان کی گئی ہیں ان میں بادلوں کی گرج چمک بھی ہے جس کا ذکر اس سورت کی آیت نمبر 13 میں آیا ہے {وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ} عربی میں گرج کو رعد کہا جاتا ہے، اسی پر اس سورت کا نام رکھا گیا ہے۔

جب بارش ہوتی ہے تو اس کے اندر دو طرح کے بادل ہوتے ہیں: ایک بادل وہ ہوتے ہیں جن کے اندر قوت ایجابیہ ہوتی ہے اور دوسرے وہ جن کے اندر قوت سالبہ ہوتی ہے۔ یعنی ایک کے اندر مثبت قوت ہوتی ہے اور ایک میں منفی قوت ہوتی ہے، جیسے کرنٹ پیدا کرنے کے لیے ایک لال تار ہوتی ہے اور ایک کالی تار، دونوں کے ملاپ سے بجلی بنتی ہے، اسی طرح بادل بھی دو طرح کے ہوتے ہیں: ایک مثبت قوت والا اور دوسرا منفی قوت والا، جب وہ دونوں ایک دوسرے کے آمنے سامنے آتے ہیں تو دونوں سے ایک طرح سے بجلی پیدا ہوتی ہے گرج بھی پیدا ہوتی ہے اور بارش بھی ہوتی ہے بعض اوقات صرف گرج ہوتی ہے بارش نہیں ہوتی بہرحال یہ بادلوں کی باہمی کشمکش کی وجہ سے ہوتی ہے کہ اللہ تعالی نے بادلوں میں ایسی صلاحیت رکھی ہے۔

عربی میں الرعد گرج کو کہا جاتا ہے اور حدیث کے مطابق رعد فرشتے کا نام ہے جب بارش ہوتی ہے تو بادلوں کو آگے پیچھے ہونے سے بچاتا ہے کیونکہ بادل بھی اللہ تعالی کی ایک مخلوق ہے۔ جس طرح بکریوں کو ایک آدمی چلا رہا ہو تو اس کے ہاتھ میں ڈنڈا ہوتا ہے جس سے وہ بکریوں کو سیدھا چلاتا ہے، اسی طرح بادلوں میں سے کچھ بادل ادھر ادھر جانے کی کوشش کرتے ہیں تو فرشتہ انہیں کوڑا مار کر سیدھا کرتا ہے، اور بادلوں کو اللہ تعالی کے حکم کے مطابق چلاتا ہے۔ الرعد اس فرشتے کو کہا گیا ہے۔

www.suffahpk.com

درحقیقت یہ دونوں ہی باتیں ٹھیک ہیں کہ رعد فرشتے کا نام بھی ہو اور بادلوں سے آنے والی کڑک کی آواز بھی۔

مرکزی موضوع:

حق طاقتور اور باطل کمزور ہوتا ہے۔ یہ اس سورت کا مرکزی موضوع ہے۔

اس بات کو دلائل اور مثالوں سے سورت میں سمجھایا گیا ہے۔ حق اور باطل کی چار مثالیں دی گئی ہیں:

1۔ گمراہی اندھاپن ہے۔ اس کے مقابلے میں حق پرست بصارت والا ہے۔ أَفَمَن يَعْلَمُ أَنَّمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ أَعْمَىٰ [الرعد:19] قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ [الرعد:16]

2۔ گمراہی اور باطل اندھیرے کی مانند ہے۔ اس کے مقابلے میں حق پرستی روشنی اور اجالے کی طرح ہے۔ أَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمَاتُ وَالنُّورُ

3۔ حق کی مثال سونے کی طرح ہے جو باقی رہتا ہے اور نفع مند ہے، جبکہ باطل کی مثال سونے کی جھاگ کی طرح ہے جو ختم ہو جاتی ہے۔ {أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَسَالَتْ أَوْدِيَةٌ بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا رَّابِيًا وَمِمَّا يُوقِدُونَ عَلَيْهِ فِي النَّارِ ابْتِغَاءَ حِلْيَةٍ أَوْ مَتَاعٍ زَبَدٌ مِّثْلُهُ كَذَٰلِكَ يَضْرِبُ اللَّهُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ فَأَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَاءً وَأَمَّا مَا يَنفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْأَرْضِ كَذَٰلِكَ يَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ} [الرعد:17]

4۔ حق کی مثال سیلاب کے پانی کے مانند ہے جو ہر جگہ چلا جاتا ہے اور مخلوق کو فائدہ پہنچاتا ہے، جبکہ باطل اور گمراہی کی مثال سیلاب کی جھاگ کی طرح ہے جو کسی کام کا نہیں۔ (ایضا)

سورت میں بت پرستی کی ایک مثال یہ بھی دی گئی ہے کہ ایک شخص پانی کی طرف ہاتھ پھیلائے رکھے اور یہ سمجھے کہ پانی مشکل کشا ہے خود بخود اس کے منہ میں چلا جائے گا۔ ظاہر ہے ایسا ہرگز بھی نہیں ہوگا۔ یہی مثال بت پرستی کی ہے کہ بت کچھ دے نہیں سکتا پھر بھی بت پرست اس کو مشکل کشا سمجھتے ہیں۔ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِهِ لَا يَسْتَجِيبُونَ لَهُم بِشَيْءٍ إِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ إِلَى الْمَاءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهِ [الرعد:14]

www.suffahpk.com

خلاصہ مضامین

اس سورت کا بنیادی موضوع اسلام کے بنیادی عقائد، توحید، رسالت اور آخرت کا اثبات اور ان پر عائد کیے جانے والے اعتراضات کا جواب ہے۔

سورہ یوسف میں اللہ تعالی نے فرمایا تھا: وَكَأَيِّن مِّنْ آيَةٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ يَمُرُّونَ عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُونَ} آسمانوں اور زمین میں اللہ تعالی کی قدرت کاملہ اور اس کی وحدانیت کی بہت سی نشانیاں پھیلی ہوئی ہیں لیکن کفار ان کی طرف دھیان دینے کے بجائے ان سے منہ موڑے ہوئے ہیں اب اس سورت میں کائنات کی ان نشانیوں کی کچھ تفصیل بیان فرمائی گئی ہے جو پکار پکار کر کہہ رہی ہیں کہ جس قادر مطلق نے اس کائنات کا یہ محیر العقول نظام بنایا ہے اسے اپنی خدائی قائم کرنے کے لیے کسی مددگار یا شریک کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر انصاف کے ساتھ غور کیا جائے تو اس کائنات کا ہر ذرہ اللہ تعالی کی توحید کی بھی گواہی دیتا ہے اور اس بات کی بھی کہ یہ سارا نظام اس نے بے مقصد پیدا نہیں کر دیا اس کا یقیناً کوئی مقصد ہے اور وہ یہ کہ اس دنیوی زندگی میں کیے ہوئے ہر کام کا کسی دن حساب ہو اور اس دن نیکیوں کا انعام اور برائیوں کی سزا دی جائے اس سے خود بخود آخرت کا عقیدہ ثابت ہوتا ہے۔

پھر نیکی اور برائی کا تعین کرنے کے لیے ضروری ہے کہ اللہ تعالی کی طرف سے واضح ہدایات بندوں کو دی جائیں۔ ان ہدایات کا ذریعہ اللہ تعالی کے پیغمبر ہیں جو وحی کے ذریعے اللہ تعالی کے احکام معلوم کر کے دنیا والوں تک پہنچاتے ہیں لہذا اسی سے رسالت کا عقیدہ بھی ثابت ہوتا ہے۔ اس طرح توحید رسالت اور قیامت ان تینوں عقائد میں باہمی ربط ثابت ہوتا ہے۔

اعتراضات کا جواب

1۔ مشرکین مکہ مختلف فرمائشی معجزات کا مطالبہ کرتے رہتے تھے، مثلاً: کہتے کہ مکہ کے پہاڑ ہٹا دیے جائیں، یہاں ندیاں نہریں نکل آئیں، پرانے بزرگوں کو زندہ کر دیا جائے، نبی کے ساتھ سونے کا گھر ہونا چاہیے، نبی

www.suffahpk.com

کے آگے پیچھے فرشتے نظر آنے چاہییں، آسمان میں ہماری نظروں کے سامنے چڑھیں وغیرہ، اس کا جواب دیا گیا کہ پہلے ہی بے شمار دلائل اور معجزات دکھائے جا چکے ہیں۔ اگر ان کے اندر حق کی سچی طلب ہوتی تو کب کے ایمان لے آئے ہوتے لیکن در حقیقت یہ ضد اور عناد میں مبتلا ہیں اس لیے محض وقت گزاری کے لیے ایسی فرمائشیں کرتے رہتے ہیں، اگر انہیں یہ معجزات دکھا دیے جائیں تب بھی یہ ایمان لانے والے نہیں ہیں۔

دوسرے یہ کہ فرمائشی معجزات کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا قانون یہ ہے کہ اس کے بعد بھی انکار کیا جائے تو اللہ تعالیٰ کا عذاب آنے میں تاخیر نہیں ہوتی جیسے قوم ثمود نے پہاڑ سے اونٹنی نکالنے کی فرمائش کی اور جب فرمائش پوری کر دی گئی تو ماننے سے انکار کر دیا جس پر فوراً عذاب آگیا۔ {وَلَوْ أَنَّ قُرْآنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ أَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْأَرْضُ أَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتَىٰ بَل لِّلَّهِ الْأَمْرُ جَمِيعًا أَفَلَمْ يَيْأَسِ الَّذِينَ آمَنُوا أَن لَّوْ يَشَاءُ اللَّهُ لَهَدَى النَّاسَ جَمِيعًا وَلَا يَزَالُ الَّذِينَ كَفَرُوا تُصِيبُهُم بِمَا صَنَعُوا قَارِعَةٌ أَوْ تَحُلُّ قَرِيبًا مِّن دَارِهِمْ حَتَّىٰ يَأْتِيَ وَعْدُ اللَّهِ} [الرعد:31]

2۔ ایک اعتراض یہ تھا کہ یہ کیسے نبی ہیں جن کی بیویاں بھی ہیں بچے بھی ہیں؟ تو اس کا جواب یہ دیا گیا کہ تمام نبیوں نے شادیاں کیں اور اولادیں ہوئیں، شادی اور اولاد منصب نبوت کے خلاف نہیں۔ {وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّن قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ أَزْوَاجًا وَذُرِّيَّةً} [الرعد:38]

تقدیر کی قسمیں

توحید، رسالت، قیامت کے عقائد کے ساتھ ساتھ تقدیر کی دو قسموں کی طرف بھی اشارہ دیا گیا ہے: تقدیر مبرم اور تقدیر معلق۔ {يَمْحُو اللَّهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ وَعِندَهُ أُمُّ الْكِتَابِ} [الرعد:39]

اخلاقیات و آداب

ذکر اللہ سے سکون قلب حاصل ہوتا ہے۔ {الَّذِينَ آمَنُوا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوبُهُم بِذِكْرِ اللَّهِ أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ} [الرعد:28]

www.suffahpk.com

عقل مندوں کی نشانیاں

آیت نمبر 19 تا 22 میں عقل مندوں کی 8 نشانیاں بتائی گئی ہیں کہ وہ:

1. اللہ سے ڈرتے ہیں۔
2. آخرت کے دن حساب کتاب سے ڈرتے ہیں۔
3. نماز کے پابند ہوتے ہیں۔
4. اللہ کی راہ میں موقع بموقع خرچ کرتے رہتے ہیں۔
5. وعدے کی پاسداری کرتے ہیں، وعدہ توڑتے نہیں۔
6. رشتے ناطے توڑتے نہیں، جوڑتے ہیں۔
7. برائی کا بدلہ اچھائی سے دیتے ہیں۔
8. مشکلات میں صبر و ہمت سے کام لیتے ہیں۔

اس کے مقابلے میں بدبختوں کی نشانیاں یہ بتائی گئی ہیں کہ وہ وعدے کے پکے نہیں ہوتے، معاہدے توڑتے رہتے ہیں، رشتے ناطوں کا پاس لحاظ نہیں رکھتے اور زمین میں دہشت گردی، فتنہ و فساد پھیلاتے ہیں۔ {وَالَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ أُولَئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ} الرعد:25

سائنس

1۔ آسمان کے ستون ایسے نہیں جو نظر آئیں اس کا مطلب یہ ہے کہ نظر نہ آنے والے ستون موجود ہیں، جسے اہل علم کشش ثقل سے تعبیر کرتے ہیں۔ {اللَّهُ الَّذِي رَفَعَ السَّمَاوَاتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا} الرعد:2

2۔ نباتات میں نر و مادہ جوڑے ہوتے ہیں۔ کسی زمانے میں سائنس کو یہ بات معلوم نہ تھی۔ موجودہ سائنس نے اب اسے دریافت کیا ہے۔ {وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ جَعَلَ فِيهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ} الرعد:3

www.suffahpk.com

3۔حمل کی مکمل معلومات کہ بچہ ایک ہے یا دو؟ بچہ مکمل پیدا ہوگا یا ناقص؟ یہ تمام تفصیلات بغیر کسی آلے کی مدد کے اللہ کے ہی علم میں ہے،انسان ان چیزوں کو آلات کی مدد سے پہچان پاتا ہے اور اس میں بھی غلطی کا امکان رہتا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کا علم یقینی اور قطعی ہے۔﴿اَللّٰہُ یَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ کُلُّ اُنْثٰی وَمَا تَغِیْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ﴾[الرعد:8]

یہ اصل میں اس سوال کا جواب ہے کہ آج کل تو ڈاکٹروں کو بھی علم ہو جاتا ہے کہ ایک ہے یا دو ،صحت مند ہے یا نہیں ،دل میں سوراخ ہے یا نہیں؟اس میں اللہ کی خصوصیت کیا رہی؟تو اس کا جواب یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا علم بغیر کسی مشین یا آلات کے ہے جبکہ ڈاکٹر آلات کے محتاج ہوتے ہیں اور مشین میں پھر بھی ان کو شبہ ہوتا ہے اور غلطی ہو سکتی ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کا علم اٹل ہے اور اس میں ذرہ برابر بھی کوئی غلطی نہیں ہو سکتی۔

4۔قرآن نے بادلوں کو ثقیل یعنی وزن دار کہا ہے۔آج سائنس اسی نتیجے پر پہنچی ہے کہ بادل بہت وزنی ہوتے ہیں۔بعض بادل تین لاکھ کلوگرام وزنی ہوتے ہیں،بعض اسے بھی زیادہ پانچ لاکھ کلوگرام وزن دار پائے گئے ہیں۔﴿وَیُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ﴾[الرعد:12]

ہوم ورک

مختصر جواب دیجیے!

1	سورۃ الرعد میں حق اور باطل کی کتنی مثالیں دی گئی ہیں؟	
2	تقدیر کی دو قسمیں ہیں:ایک تقدیر مبرم اور دوسری؟	
3	عقل مندوں کی 8 نشانیاں کون سی آیات میں بتائی گئی ہیں؟	
4	آسمانوں میں ستون ہیں یا نہیں؟	
5	کیا بادل وزنی ہوتے ہیں؟	

www.suffahpk.com

سورۃ ابراہیم

اعداد و شمار:

سورہ ابراہیم مصحف کی ترتیب کے لحاظ سے چودھویں اور ترتیب نزولی کے اعتبار سے 72ویں نمبر کی سورت ہے۔ یہ سورت 7رکوع 52آیات 831کلمات اور 3461حروف پر مشتمل ہے۔

زمانہ نزول:

یہ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔ صرف آیت نمبر 29،28 کے بارے میں بعض حضرات کی رائے ہے کہ یہ مدینہ میں نازل ہوئیں۔

تفسير الثعلبي = الكشف والبيان عن تفسير القرآن (304/5)

كلها مكية غير آيتين وهما قوله أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ بَدَّلُوا إلى قوله: فَإِنَّ مَصِيرَكُمْ إِلَى النَّارِ نزلتا في قتلى بدر وأسرائهم

وجہ تسمیہ:

چونکہ عرب کے مشرکین حضرت ابراہیم علیہ السلام کو مانتے تھے اس لیے اس سورت کے آخر سے پہلے رکوع میں ان کی وہ پر اثر دعا نقل فرمائی گئی ہے جس میں انہوں نے شرک اور بت پرستی کی صاف صاف برائی بیان کرتے ہوئے اللہ تعالی سے درخواست کی ہے کہ انہیں اور ان کے بیٹوں کو بت پرستی سے محفوظ رکھا جائے، اسی وجہ سے اس سورت کا نام سورہ ابراہیم ہے۔

www.suffahpk.com

مرکزی موضوع:

مرکزی موضوع ایمان کی حقیقت اور رسولوں کے احوال کا ذکر ہے۔بعض حضرات نے اس کا مرکزی موضوع شکر نعمت قرار دیا ہے کیونکہ اس سورت میں شکر نعمت کا تذکرہ دس بار اور ناشکری کا تذکرہ بھی دس بار کے لگ بھگ آیا ہے۔

خلاصہ مضامین

دوسری مکی سورتوں کی طرح اس سورت کا موضوع بھی اسلام کے بنیادی عقائد توحید، رسالت، آخرت کا اثبات اور ان کا انکار کرنے کے خوفناک نتائج پر تنبیہ ہے۔

آیت نمبر 42 تا آیت نمبر 50 میں قیامت کے مناظر بیان کیے گئے ہیں۔{إِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيهِ الْأَبْصَارُ......سَرَابِيلُهُم مِّن قَطِرَانٍ وَتَغْشَىٰ وُجُوهَهُمُ النَّارُ}[ابراهيم:43-50]

جنت جہنم کے احول کا ذکر ہے۔{وَأُدْخِلَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ تَحِيَّتُهُمْ فِيهَا سَلَامٌ}

جہنم میں کفار اور شیاطین کا باہم جو مکالمہ ہوگا اس کا ذکر ہے۔وَقَالَ الشَّيْطَانُ لَمَّا قُضِيَ الْأَمْرُ إِنَّ اللَّهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدتُّكُمْ فَأَخْلَفْتُكُمْ وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُم مِّن سُلْطَانٍ إِلَّا أَن دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِي فَلَا تَلُومُونِي وَلُومُوا أَنفُسَكُم مَّا أَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَا أَنتُم بِمُصْرِخِيَّ إِنِّي كَفَرْتُ بِمَا أَشْرَكْتُمُونِ مِن قَبْلُ إِنَّ الظَّالِمِينَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ}[ابراهيم:22]

ایمان کو کھجور جیسے مضبوط درخت سے جبکہ کفر کو حنظل جیسے کمزور درخت سے تشبیہ دی گئی ہے۔

کفار کے اعمال کو راکھ سے تشبیہ دی گئی ہے جسے ہوا اڑا کر لے جاتی ہے۔{أَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَ الخ......

www.suffahpk.com

عقائد

وجود خداوندی، توحید، رسالت، قیامت کے عقائد کے ساتھ ساتھ حیات برزخی کی طرف بھی اشارہ دیا گیا ہے کہ مرنے کے بعد قبر میں انسان سے سوالات ہوتے ہیں ان کا درست جواب وہی دے سکے گا جو کلمۂ توحید پر قائم رہے گا۔ ﴿يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ﴾ [إبراهيم: 27] متواتر روایات ہیں کہ یہ آیت برزخی زندگی کے بارے میں ہے۔

تعلیم قومی زبان میں

نبیوں کو اللہ تعالی نے انہی کی زبان دے کر بھیجا اس سے تعلیم کا اصول معلوم ہوتا ہے کہ وہ تعلیم زیادہ مفید اور مؤثر ہوگی جو قوم کی مادری اور قومی زبان میں ہو۔ وَمَا أَرْسَلْنَا مِن رَّسُولٍ إِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهِ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ [إبراهيم: 4]

حین کا اطلاق

کھجور کا درخت ہر چھ ماہ میں پھل دیتا ہے اس سے فقہا نے یہ مسئلہ اخذ کیا ہے کہ عربی میں کوئی یہ کہے کہ لا اکلمہ حینا میں فلاں کے ساتھ ایک زمانے تک بات نہیں کروں گا تو اس کا اطلاق چھ ماہ پر ہوگا۔ تُؤْتِي أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا

وعن ابن عباس رواية أخرى أنه قال: هي النخلة تطعم في كل ستة أشهر (أحكام القرآن للكيا الهراسي: 237/4)

دعا کا طریقہ

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پہلے ملک کے امن کی دعا، نسلوں کی ہدایت اور روزگار کی دعا، مسجد کے قریب آبادکاری کی وجہ بتائی یعنی اپنے نیک اعمال کا وسیلہ پیش کیا، پھر اپنی اور والدین کی مغفرت کی دعا فرمائی یعنی

www.suffahpk.com

پہلے امت اور ملک وقوم کے لیے دعائیں کیں اور اپنی ذات کے لیے بالکل آخر میں دعا کی۔ {وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هَذَا الْبَلَدَ آمِنًا وَاجْنُبْنِي وَبَنِيَّ أَنْ نَعْبُدَ الْأَصْنَامَ} [إبراهيم:35]

سائنس

سورج چاند مسلسل گردش میں ہیں: دائبین کے لفظ سے استدلال ہے۔ {وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَائِبَيْنِ} [إبراهيم:33]

شخصیات، واقعات

موسیٰ علیہ السلام کے چند احوال واقوال، حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سیرت کے چند گوشے اور بغیر نام بتائے بہت سے نبیوں کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

دعائیں

رَبِّ اجْعَلْ هَذَا الْبَلَدَ آمِنًا وَاجْنُبْنِي وَبَنِيَّ أَنْ نَعْبُدَ الْأَصْنَامَ [إبراهيم: 35]

ترجمہ: یارب! اس شہر کو پر امن بنا دیجیے۔ اور مجھے اور میرے بیٹوں کو اس بات سے بچایے کہ ہم بتوں کی پرستش کریں۔

رَبَّنَا إِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِي وَمَا نُعْلِنُ وَمَا يَخْفَى عَلَى اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ (ابراهيم: 38)

ترجمہ: اے ہمارے رب! ہم جو کام چھپ کر کرتے ہیں، وہ بھی آپ کے علم میں ہیں، اور جو کام علانیہ کرتے ہیں، وہ بھی۔ اور اللہ سے نہ زمین کی کوئی چیز چھپی ہوئی ہے، نہ آسمان کی کوئی چیز۔

رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلَاةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ (ابراهيم: 40)

ترجمہ: یارب! مجھے بھی نماز قائم کرنے والا بنا دیجیے اور میری اولاد میں سے بھی (ایسے لوگ پیدا فرمایے جو نماز قائم کریں) اے ہمارے پروردگار! اور میری دعا قبول فرما لیجیے۔

رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ [إبراهيم: 41]

ترجمہ: اس دن میری بھی مغفرت فرمایئے میرے والدین کی بھی، اور ان سب کی بھی جو ایمان رکھتے ہیں۔

www.suffahpk.com

ہوم ورک

مختصر جواب دیجیے!

1	اس سورت کی کون سی آیتیں مدنی ہیں؟	
2	جنت جہنم کے حالات کون سی آیات میں بیان ہوئے ہیں؟	
3	ایمان کی مثال کس درخت سے دی گئی ہے؟	
4	کفر ونفاق کی مثال کس درخت سے دی گئی ہے؟	
5	برزخ اور قبر کی زندگی کے بارے میں کون سی آیت ہے؟	

www.suffahpk.com

سورۃ الحجر

اعداد و شمار:

سورہ الحجر مصحف کی ترتیب کے لحاظ سے پندرھویں اور ترتیب نزولی کے لحاظ سے 52 ویں سورت ہے۔ یہ سورت 6 رکوع 99 آیات، 658 کلمات اور 2797 حروف پر مشتمل ہے۔

زمانہ نزول:

اس سورت کی آیت نمبر ۹۴ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مکہ مکرمہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی ابتدائی زمانے میں نازل ہوئی تھی کیونکہ اس آیت میں پہلی بار آپ کو کھل کر اسلام کی عام تبلیغ کا حکم دیا گیا ہے۔ چار آیات کے علاوہ بقیہ تمام آیات مکی ہیں۔ چار مدنی آیات یہ ہیں: وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ [الحجر: 87] كَمَا أَنزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِينَ الَّذِينَ جَعَلُوا الْقُرْآنَ عِضِينَ [الحجر: 90 91] وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِينَ [الحجر: 24]

تفسير الألوسی = روح المعانی (249/7)

أخرج ابن مردويه عن ابن عباس وابن الزبير رضی الله تعالی عنهم أنها نزلت بمكة وروی ذلك عن قتادة ومجاهد وفی مجمع البيان عن الحسن أنها مكية إلا قوله تعالى: وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ [الحجر: 87] وقوله سبحانه: كَمَا أَنزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِينَ الَّذِينَ جَعَلُوا الْقُرْآنَ عِضِينَ [الحجر: 90،91] وذكر الجلال السيوطی فی الإتقان عن بعضهم استثناء الآية الأولى فقط ثم قال قلت: وينبغی استثناء قوله تعالى: وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِينَ [الحجر: 24] الآية لما أخرج

www.suffahpk.com

الترمذي وغيره في سبب نزولها وإنها في صفوف الصلاة وعلى هذا فقول أبي حيان ومثله في تفسير الخازن أنها مكية بلا خلاف الظاهر في عدم الاستثناء ظاهر في قلة التتبع

وجہ تسمیہ:

سورت کا نام قوم ثمود کی بستیوں کے نام پر رکھا گیا ہے جو حجر کہلاتی تھیں، اوران کا ذکر سورت کی آیت نمبر: 80 میں آیا ہے۔

مرکزی موضوع:

اللہ خود اپنے دین کا محافظ ہے۔ یہ اس سورت کا مرکزی موضوع ہے۔ جس کے دلائل یہ آیات ہیں: انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحفظون، وحفظنھا من کل شیطن رجیم، ان عبادی لیس لک علیھم سلطان

خلاصہ مضامین

الر اور المر سے شروع ہونے والی پانچ سورتیں ہیں، جن میں یہ آخری سورت ہے۔ پانچوں سورتوں کے شروع میں یہ حقیقت بیان فرمائی گئی ہے کہ قرآن کریم اللہ تعالی کی طرف سے نازل کی ہوئی اور واضح اور برحق کتاب ہے، اس سورت میں یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ جو لوگ اس کی مخالفت کر رہے ہیں ایک وقت آئے گا جب وہ تمنا کریں گے کہ کاش وہ اسلام لے آتے۔ {رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ} الحجر: 2

یہ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی (معاذ اللہ) مجنون کہتے اور کبھی کاہن قرار دیتے تھے۔ ان باتوں کی تردید کرتے ہوئے کہانت کی حقیقت آیت نمبر: 17 اور 18 میں بیان فرمائی گئی ہے کہ کہانت کی حقیقت یہ ہے کہ شیاطین آسمان کے قریب جا کر باتیں چرا لیتے ہیں اور اپنے دوستوں کو جو انہی کی طرح شیطان

www.suffahpk.com

صفت ہوتے ہیں، کو سو جھوٹ ملا کر بتادیتے ہیں۔ اب بتاؤ آپ ﷺ کا شیطان اور شیطانی صفات سے کبھی کوئی تعلق رہا ہے؟

پھر یہ کہ آسمان سے باتیں چرانا پہلے ہوتا تھا آپ ﷺ کی بعثت کے بعد آسمانوں میں سخت پہرے لگادیے گئے ہیں اب جب بھی کوئی شیطان باتیں چرانے کی غرض سے وہاں جاتے ہیں ان پر شہاب ثاقب کی بارش ہوتی ہے اور انہیں وہیں بھسم کردیا جاتا ہے۔﴿وَحَفِظْنَاهَا مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ رَجِيمٍ (17) إِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَأَتْبَعَهُ شِهَابٌ مُبِينٌ﴾[الحجر:18،17]

ان لوگوں کے کفر کی اصل وجہ ان کا تکبر تھا اس لیے ابلیس کا واقعہ آیات نمبر:26 تا 44 میں بیان کیا گیا ہے کہ اس کے تکبر نے کس طرح اس کو اللہ تعالی کی رحمت سے محروم کیا۔ کفار کی عبرت کے لیے حضرت ابراہیم، حضرت لوط، حضرت شعیب اور حضرت صالح علیہم السلام کے واقعات اختصار کے ساتھ بیان فرمائے گئے ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کو تسلی دی گئی ہے کہ ان کافروں کی ہٹ دھرمی کی وجہ سے وہ یہ نہ سمجھیں کہ ان کی محنت بے کار جارہی ہے۔ ان کا فریضہ اتنا ہے کہ وہ مؤثر انداز میں تبلیغ کریں جو وہ بہترین طریقے پر انجام دے رہے ہیں نتائج کی ذمہ داری ان پر نہیں ہے۔

عقائد

1۔اللہ تعالی عالم الغیب ہیں۔ آسمان وزمین کے نظام کے خالق اور ان کے نظام کو تھامے ہوئے ہے۔ ہر چیز کا نظام موزوں اور بہترین بنایا ہے۔ رزق اسی کے ہاتھ میں ہے۔ اس کے اختیارات اور قدرت لامحدود ہے، اس لیے عبادت اور بندگی اسی کی کرنی چاہیے۔ (متعدّد آیات)

2۔موت تک عبادت اور بندگی کا حکم ہے۔ کسی سے زندگی میں شریعت کے احکام ساقط نہیں ہوتے۔﴿وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّى يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ﴾[الحجر:

www.suffahpk.com

3۔ قرآن اور اسلام کی حفاظت خود اللہ تعالی نے اپنے ذمہ لی ہے اس لیے اس میں کوئی تحریف قیامت تک نہیں ہو سکتی۔ {إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ} [الحجر: 9]

4۔ اللہ کی رحمت سے مایوسی کفر ہے۔ {وَمَن يَقْنَطُ مِن رَّحْمَةِ رَبِّهِ إِلَّا الضَّالُّونَ} [الحجر: 56]

غیر اللہ کی قسم

اللہ تعالی کے لیے اپنے غیر کی قسم کھانا جائز ہے، انسانوں کے لیے جائز نہیں۔ {لَعَمْرُكَ إِنَّهُمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ} [الحجر: 72]

اخلاقیات و آداب

دل کی تنگی اور پریشانی کا علاج ذکر واذکار سے ممکن ہے۔ {وَلَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّكَ يَضِيقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُولُونَ (97) فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُن مِّنَ السَّاجِدِينَ}

سورہ فاتحہ کی فضیلت

سورہ فاتحہ سبع مثانی ہے یعنی سات وہ آیات جو بار بار دہرائی جاتی ہیں۔ ہر نماز کی ہر رکعت میں پڑھی جاتی ہے۔ اس لیے سورہ فاتحہ کے پیغام کو سمجھنا ضروری ہے۔ تاہم ایک قول کے مطابق سبع مثانی سے سبع طوال یعنی قرآن کریم کی سات لمبی سورتیں مراد ہیں۔

www.suffahpk.com

سائنس

شہاب ثاقب:

شہاب ثاقب کو قرآن نے خلا کی چیز قرار دیا ہے اور سائنس بھی یہی کہتی ہے کہ یہ خلا سے آنے والے شہابیے ہوتے ہیں۔ وَحَفِظْنَاهَا مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ رَجِيمٍ (17) إِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَأَتْبَعَهُ شِهَابٌ مُبِينٌ﴿

[الحجر:18،17]

اب یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ شہاب ثاقب کی کیا حقیقت ہے؟ کہ جس طرح بادل آتے ہیں بارش برساتے ہیں تو کیا شہاب ثاقب کی بھی ایسی طبعی وجوہات ہیں کہ اچانک سے وہ ستارے ٹوٹتے ہوں اور لپک کر ہمیں نظر آتے ہوں؟

جواب:

قرآن کریم سے تو ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ ستاروں کے ٹوٹنے کو شہاب ثاقب کہتے ہیں اور شیاطین کو مار بھگانے کے لیے یہ عمل کیا جاتا ہے جبکہ سائنس دان ابھی تک اس راز کو سمجھ نہیں پائے ہیں کہ شہاب ثاقب کی کیا وجوہات ہوتی ہیں؟ اگرچہ شہاب ثاقب کے بہت سے ٹکڑے، بہت سے نمونے ان کے پاس محفوظ ہیں لیکن کبھی جس طرح بارش کی پیشن گوئی کردی جاتی ہے، طوفان کی پیشن گوئی کردی جاتی ہے وہ شہاب ثاقب کے بارے میں کوئی پیشن گوئی نہیں کرسکتے کہ شہاب ثاقب کب ہوں گے، کب اس کی بارش ہوگی تو یہ خود اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ تعالی کے حکم سے اللہ تعالی جب دیکھتے ہیں کہ شیاطین آئے ہیں تو اچانک اللہ تعالی کا وہ نظام حرکت میں آتا ہے جس کا علم کبھی بھی سائنس دانوں کو نہیں ہوسکتا۔

یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ شہاب ثاقب کی دو وجوہات ہوسکتی ہیں:

(1) کبھی تو یہی وجہ ہوتی ہے جو اللہ تعالی نے بیان فرمائی کہ شیاطین کو بھگانے کے لیے۔

www.suffahpk.com

(2)اور کبھی اس کی طبعی وجہ یا سائنسی وجہ بھی ہو سکتی ہے کہ وہ ستارہ ختم ہو گیا ہو، اپنی مدت پوری کر چکا ہو اور وہ ٹوٹ رہا ہو تو اس وجہ سے بھی ایسا ہو سکتا ہے۔

جب کوئی ستارہ ٹوٹتا ہے تو اس کا گرد و غبار، پھر افضا میں تیر تا رہتا ہے اور جب پتھروں کے ٹکڑے زمین کی حدود میں داخل ہوتے ہیں تو زمین میں اللہ تعالی نے ایسی گیسیں رکھ دی ہیں کہ جب کوئی پتھر اس زمین کی حدود میں آتا ہے تو رگڑ کی وجہ سے اس میں ایک قسم کی روشنی پیدا ہو جاتی ہے، اسے بھی شہاب ثاقب کہا جا سکتا ہے۔

معدنیات کے ذخائر

پانی، سونا، چاندی غرض ہر چیز کے اللہ کے ہاں بے شمار خزانے ہیں لیکن اللہ تعالی مناسب مقدار میں اسے زمین پر نازل کرتے ہیں۔ اس سے زمین میں موجود تمام چیزوں کی موزونیت کا راز معلوم ہوتا ہے۔{وَأَنْبَتْنَا فِيهَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَوْزُونٍ}[الحجر:19]

شخصیات، واقعات

1۔آدم و ابلیس کا واقعہ، سورۃ البقرہ اور سورۃ الاعراف میں گزر چکا ہے۔

2۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس فرشتے انسانی صورت میں مہمان بن کر آئے، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بچھڑا ذبح کر کے ان کی ضیافت کرنا چاہی لیکن انہوں نے کھانا نہیں کھایا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خوف محسوس ہوا کہ کہیں یہ دشمن نہ ہوں تو انہوں نے بتایا کہ ہم اللہ تعالی کے فرشتے ہیں اور پھر اپنے بھیجے جانے کی دو وجوہات بتائیں: ایک حضرت اسحاق علیہ السلام کی بشارت، دوسرے قوم لوط پر عذاب!

3۔ حضرت لوط علیہ السلام

4-قوم ثمود

www.suffahpk.com

سورۃ النحل

اعداد و شمار:

سورۃ النحل مصحف کی ترتیب کے لحاظ سے سولھویں سورت ہے۔ 9 رکوع ، 128 آیات ،1845 کلمات اور 7642 حروف پر مشتمل ہے۔

زمانہ نزول:

ہجرت سے پہلے اس دور میں نازل ہوئی جب کفار کے مظالم بڑھ گئے تھے اور حبشہ کی طرف ہجرت کی جا رہی تھی۔

التفسیر المظہری (324/5)

مکیۃ الا ثلاث آیات من آخرھا روی ابن إسحاق وابن جریر عن عطاء بن یسار قال نزلت النحل کلھا بمکۃ الا ثلاث آیات من آخرھا نزلت بالمدینۃ بعد أحد حین قتل حمزۃ ومثل بہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لئن ظھرنا علیھم لنمثلن بھم مثلۃ لم یمثلھا أحد من العرب بأحد قط فانزل اللہ وَإِنْ عَاقَبْتُمْ الی اخر السورۃ۔

وجہ تسمیہ:

نحل عربی میں شہد کی مکھی کو کہتے ہیں، اس سورت کی آیت نمبر 68 میں اللہ تعالی نے اپنے انعامات کا تذکرہ کرتے ہوئے شہد کی مکھی کا حوالہ دیا ہے کہ وہ کس طرح اللہ کے حکم سے پہاڑوں اور جنگلوں میں اپنے چھتے بناتی اور شہد پیدا کرتی ہے اسی لیے سورت کا نام نحل رکھا گیا ہے۔ وَأَوْحَىٰ رَبُّكَ إِلَى النَّحْلِ أَنِ اتَّخِذِي مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا وَمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُونَ﴿النحل:68﴾

www.suffahpk.com

مرکزی موضوع:

اس سورت کا بنیادی موضوع اللہ تعالیٰ کی ان نعمتوں کا مفصل بیان ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس کائنات میں انسان کے فائدے کے لیے پیدا فرمائی ہیں اسی لیے اس سورت کو سورۃ النعم (نعمتوں کی سورت) بھی کہا جاتا ہے۔

خلاصہ مضامین

قدرت کی بے بہا نعمتیں:

آسمان، زمین، سیارے ستارے، پہاڑ، سمندر، آبشاریں، بارشوں کا نظام، نباتات، جمادات، حیوانات اور ان سے بننے والی چیزیں، مشروبات، سمندر سے نکلنے والی اشیا، سواریاں، خیمے، لباس، زیب وزینت کی چیزیں، زمینی راستے، سمندری راستے، آسمانی راستے، دودھ، شہد اور ان کے نکلنے کا عجیب وغریب نظام، فیملی سسٹم، یہ سب اور ان کے علاوہ بھی اللہ تعالیٰ کی بے شمار نعمتیں ہیں، جن سے انسان فائدہ اٹھاتا ہے۔

مشرکین عام طور سے یہ مانتے تھے کہ قدرت کی ان نعمتوں میں سے بیشتر نعمتیں اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی ہیں، اس کے باوجود وہ یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کی خدائی میں وہ بت بھی شریک ہیں جن کی وہ عبادت کرتے تھے، اس طرح اللہ تعالیٰ کی ان نعمتوں کا تذکرہ فرما کر انہیں توحید پر ایمان لانے کی دعوت دی گئی ہے اور شرک کی تردید کی گئی ہے۔

www.suffahpk.com

شرک کی صورتیں:

شرک کی کئی صورتیں ہیں:

1۔یہ عقیدہ رکھنا کہ اللہ تعالیٰ ایک نہیں بلکہ زیادہ ہیں، جیسے مجوسیوں کا عقیدہ ہے کہ دو خدا ہیں: ایک خیر کا دوسرا شر کا۔دونوں میں لڑائی چلتی رہتی ہیں اور آخر کار نیکی کا خدا جیت جائے گا۔{إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ}[النحل: 22]{وَقَالَ اللَّهُ لَا تَتَّخِذُوا إِلَٰهَيْنِ اثْنَيْنِ ۖ إِنَّمَا هُوَ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ}[النحل:51]

2۔یہ عقیدہ رکھنا کہ اللہ تعالیٰ انسانوں میں حلول کرتے ہیں اور انسانی صورت میں جلوہ گر ہوتے ہیں، جیسے بعض عیسائی فرقوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی خدا ہیں جو آسمانوں سے زمین میں انسانی صورت میں تشریف لائے تھے۔ایسا عقیدہ کوئی بھی رکھے گا قرآن کے مطابق وہ کافر و مشرک ہو جاتا ہے۔کما مر سابقا

3۔یہ عقیدہ رکھنا کہ چند اکائیاں مل کر ایک خدا ہیں۔ مثلا: عیسائیوں کی طرح یہ عقیدہ رکھنا کہ اللہ، جبرئیل اور عیسیٰ یہ تینوں مل کر ایک خدا ہیں۔جو کوئی بھی ایسا عقیدہ رکھے قرآن کے مطابق وہ کافر ہے۔ کما مر سابقا

4۔یہ عقیدہ رکھنا کہ اللہ تعالیٰ صاحب اہل و عیال ہیں، اس کی اولاد ہے۔یہ بھی شرک ہے{وَيَجْعَلُونَ لِلَّهِ الْبَنَاتِ سُبْحَانَهُ}[النحل:57]

5۔کسی بت، درخت، ستارہ، انسان، مزار یا کسی بھی چیز کے حوالے سے یہ عقیدہ رکھنا کہ اس کو اللہ تعالیٰ نے ان سے خوش ہو کر انہیں اپنی عطا سے مستقل اختیارات دے رکھے ہیں جیسے بادشاہ اپنے وزیروں کو اختیارات منتقل کر دیتا ہے جس کے بعد وزیر خود سے تمام کام بادشاہ سے پوچھے بغیر انجام دیتا ہے۔اسے ہر ہر بات کی اجازت لینے کی ضرورت نہیں پڑتی۔یہ الگ بات ہے کہ بادشاہ کسی کام کو خصوصی حکم نامے سے منسوخ کر سکتا یا رکوا سکتا ہے لیکن ایسا کبھی کبھی ہوتا ہے۔یہ بھی شرک حقیقی ہے۔ہنود، ستارہ پرستوں اور مشرکین مکہ

www.suffahpk.com

کے عقائد اسی طرح کے تھے۔وہ خالق مالک ایک خدا کی ہستی کو مانتے تھے۔ان سب ساتھ ساتھ یہ عقیدہ بھی رکھتے تھے کہ خود اللہ تعالی نے بتوں کو یہ مستقل اختیارات دے رکھے ہیں۔اس کے بعد ان کے نام کی زکوۃ، ان کے نام کی قربانی، نذرونیاز؛ یہ سب کچھ بھی ان کے لیے وہ کرتے تھے-فَلَا تَضْرِبُوا لِلَّهِ الْأَمْثَالَ [النحل: 74] وَيَجْعَلُونَ لِمَا لَا يَعْلَمُونَ نَصِيبًا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ تَاللَّهِ لَتُسْأَلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَفْتَرُونَ [النحل: 56]

اعتراضات کا جواب:

1۔ان کا ایک اعتراض یہ تھا کہ عذاب جلدی کیوں نہیں آتا؟ اس کا جواب پہلے بھی دیا جا چکا ہے اس سورت میں تنبیہ کے طور پر فرمایا گیا ہے کہ منکروں کے لیے اللہ تعالی کے علم کے مطابق عذاب یقینی ہے اور بالکل نزدیک ہے-{أَتَى أَمْرُ اللَّهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوهُ} [النحل: 1]

2۔اگر شرک کرنا برا ہے تو اللہ کی رضا سے ہی ہم کر رہے ہیں۔اللہ نہ چاہتے تو شرک نہ ہوتا، یہ اعتراض اتنا بے جا ہے کہ اس کا جواب دینے کی ضرورت بھی محسوس نہیں کی گئی کیونکہ انسان ہر برائی کر کے یہی کہہ سکتا ہے کہ اللہ کی رضا سے یہ کام ہوا ہے۔ مشرک کو کوئی تھپڑ مارے اور کہے کہ یہ اللہ کی رضا سے ہوا ہے تو وہ کیا جواب دیں گے اسے؟ {وَقَالَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا عَبَدْنَا مِنْ دُونِهِ مِنْ شَيْءٍ نَحْنُ وَلَا آبَاؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ دُونِهِ مِنْ شَيْءٍ كَذَلِكَ فَعَلَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ} [النحل: 35]

3۔قرآن کسی عجمی نے آپ کو سکھایا ہے، یعنی ایک لوہار جو کبھی کبھی آپ سے گپ شپ کرتا اور انجیل کی باتیں بتاتا تو اس پر مشرکین نے جھوٹ کی عمارت کھڑی کر دی کہ یہی شخص آپ کو قرآن سکھاتا ہے جواب دیا گیا کہ وہ لوہار تو عجمی ہے جبکہ قرآن عربی زبان میں ہے۔کیا ایک عجمی ایسی فصیح و بلیغ عربی بول سکتا ہے کہ عرب بھی ایسی عربی قیامت تک نہ بول سکتے ہوں؟ پھر انجیل تو خود محرف ہے اس کی باتوں سے آپ کو کیا کام؟ وَلَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّهُمْ يَقُولُونَ إِنَّمَا يُعَلِّمُهُ بَشَرٌ لِسَانُ الَّذِي يُلْحِدُونَ إِلَيْهِ أَعْجَمِيٌّ وَهَذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُبِينٌ [النحل: 103]

www.sufiahpk.com

ہجرت کی تلقین اور اس کا ثواب:

یہ سورت جس زمانے میں نازل ہوئی اس وقت بہت سے مسلمان کفار کے ظلم وستم سے تنگ آکر حبشہ کی طرف ہجرت کرنے پر مجبور ہورہے تھے آیت نمبر 41 میں ان کو تسلی دی گئی ہے کہ ان کے مصائب وآلام کا دور ختم ہونے والا ہے اور انہیں دنیا میں بھی اچھا ٹھکانا عطا ہوگا اور آخرت میں بھی ان کے لیے بڑا اجروثواب ہے بشرطیکہ وہ صبر سے کام لیں اور اللہ تعالی پر بھروسہ رکھیں۔ وَالَّذِينَ هَاجَرُوا فِي اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مَا ظُلِمُوا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً [النحل:41]

عقائد

1۔ رسالت اللہ تعالی کا فضل ہے وہ جس کو چاہے اس منصب کے لیے چن سکتا ہے۔ انسان کے کسب واختیار کا اس میں کوئی دخل نہیں۔ {يُنَزِّلُ الْمَلَائِكَةَ بِالرُّوحِ مِنْ أَمْرِهِ عَلَى مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ} [النحل:2]

2۔ اللہ تعالی کی قدرت اتنی وسیع ہے کہ کن کہتے ہی وہ چیز موجود ہوجاتی ہے۔ {إِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ إِذَا أَرَدْنَاهُ أَنْ نَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ} [النحل:40]

3۔ غیب کے تمام بھید اللہ ہی کے علم واختیار میں ہیں۔ {وَلِلَّهِ غَيْبُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ} [النحل:77]

4۔ اللہ تعالی چاہیں تو تمام انسانوں کو ہدایت دے دیں، لیکن اللہ تعالی کا اصول اس کائنات میں یہ ہے کہ انسان خود اپنی کوشش اور عقل کو استعمال میں لاکر ایمان لائے وہی معتبر ہے۔ وَعَلَى اللَّهِ قَصْدُ السَّبِيلِ وَمِنْهَا جَائِرٌ وَلَوْ شَاءَ لَهَدَاكُمْ أَجْمَعِينَ [النحل:9]

5۔ بتوں کو کچھ پتا نہیں ہوتا، وہ بے جان چیزیں ہیں، انہیں نہیں معلوم کہ ان کے پجاری کب دوبارہ زندہ ہوں گے اور قیامت کب قائم ہوگی؛ {أَمْوَاتٌ غَيْرُ أَحْيَاءٍ وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ} [النحل:21]

6۔ ہر امت اور ہر خطے میں پیغمبر آئے ہیں۔ وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَسُولًا [النحل:36]

www.suffahpk.com

7۔ پیغمبر انسانوں میں سے ہی آتے ہیں۔ وَمَآ أَرۡسَلۡنَا مِن قَبۡلِكَ إِلَّا رِجَالٗا نُّوحِيٓ إِلَيۡهِمۡ [النحل:43]

8۔ جس طرح قرآن برحق، حجت اور قابل استدلال ہے اسی طرح حدیث بھی برحق اور حجت اور قابل استدلال ہے۔ وَأَنزَلۡنَآ إِلَيۡكَ ٱلذِّكۡرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيۡهِمۡ [النحل:44]

9۔ مسئلہ معلوم نہ ہو تو اہل علم سے پوچھ کر عمل کرے۔ اسی کا نام تقلید ہے۔ {فَسۡـَٔلُوٓاْ أَهۡلَ ٱلذِّكۡرِ إِن كُنتُمۡ لَا تَعۡلَمُونَ} [النحل:43]

10۔ قیامت میں آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تمام نبیوں کے لیے گواہ بنیں گے۔ {وَيَوۡمَ نَبۡعَثُ فِي كُلِّ أُمَّةٖ شَهِيدًا عَلَيۡهِم مِّنۡ أَنفُسِهِمۡۖ وَجِئۡنَا بِكَ شَهِيدًا عَلَىٰ هَٰٓؤُلَآءِ}

11۔ نسخ برحق ہے۔ اس کی اپنی حکمتیں ہوتی ہیں۔ {وَإِذَا بَدَّلۡنَآ ءَايَةٗ مَّكَانَ ءَايَةٖ وَٱللَّهُ أَعۡلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوٓاْ إِنَّمَآ أَنتَ مُفۡتَرِۭۚ بَلۡ أَكۡثَرُهُمۡ لَا يَعۡلَمُونَ} [النحل:101]

12۔ کوئی شخص جبر واکراہ کی حالت میں کلمہ کفر کہہ دے جبکہ دل اسلام پر مطمئن ہے تو وہ کافر نہ ہوگا اور جان یا عضو تلف ہونے کے خوف سے ایسا کرنا شرعاً جائز ہے۔ مَن كَفَرَ بِٱللَّهِ مِنۢ بَعۡدِ إِيمَٰنِهِۦٓ إِلَّا مَنۡ أُكۡرِهَ وَقَلۡبُهُۥ مُطۡمَئِنُّۢ بِٱلۡإِيمَٰنِ وَلَٰكِن مَّن شَرَحَ بِٱلۡكُفۡرِ صَدۡرٗا فَعَلَيۡهِمۡ غَضَبٞ مِّنَ ٱللَّهِ وَلَهُمۡ عَذَابٌ عَظِيمٞ

13۔ گناہ کا سبب بننا بھی گناہ ہے۔ {لِيَحۡمِلُوٓاْ أَوۡزَارَهُمۡ كَامِلَةٗ يَوۡمَ ٱلۡقِيَٰمَةِ وَمِنۡ أَوۡزَارِ ٱلَّذِينَ يُضِلُّونَهُم بِغَيۡرِ عِلۡمٍ} [النحل:25]

14۔ نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ملت ابراہیمی کو زندہ کرنے والے اور اس کی صحیح معنوں میں پیروی کرنے والے ہیں۔ {ثُمَّ أَوۡحَيۡنَآ إِلَيۡكَ أَنِ ٱتَّبِعۡ مِلَّةَ إِبۡرَٰهِيمَ حَنِيفٗاۖ وَمَا كَانَ مِنَ ٱلۡمُشۡرِكِينَ} [النحل:123]

15۔ علم نجوم سیکھنا منع ہے لیکن ستاروں کا اتنا علم جس سے اندھیرے میں راستوں کی پہچان ہو جائے جائز ہے۔ وَعَلَٰمَٰتٖۚ وَبِٱلنَّجۡمِ هُمۡ يَهۡتَدُونَ

www.suffahpk.com

16۔اللہ کے احکام میں سے کچھ فرائض ہیں جنہیں ہر حال میں ادا کرنا ہے جبکہ کچھ نفل درجے کے ہیں جو احسان کا درجہ رکھتے ہیں۔إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ [النحل:90]

دعوت اور مناظرہ

دعوت الی اللہ کے تین اصول ہیں: موضوع کا مکمل علم ہو، موثر انداز ہو اور خیر خواہی و ہمدردی کے جذبات کے ساتھ یعنی ناصحانہ انداز میں بات کی جائے گالی گلوچ اور سخت مزاجی نہ ہو۔ جہاں کبھی مناظرے کی ضرورت پڑے تو وہاں بھی الزام تراشی اور منفی طرز عمل سے بچا جائے۔ ادْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ [النحل:125]

صدقات

انسان جو مال کھا پی لیتا ہے وہ فنا ہو جاتا ہے جو اللہ کے راستے میں لگا دیتا ہے وہ ہمیشہ باقی رہے گا۔مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللَّهِ بَاقٍ [النحل:96]

فقہ الحلال

1۔خچر، گھوڑا اور گدھا سواری اور زینت کے لیے ہیں۔یعنی کھانے کے لیے نہیں ہیں۔یہ بعض علما کا استدلال ہے۔وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا وَزِينَةً [النحل:8]

2۔پانی، آبی مخلوقات، سمندری معدنیات، درخت، گھاس ایسی چیزیں ہیں جو مباح الاصل ہیں یعنی سب استعمال کر سکتے ہیں۔جس کے ہاتھ لگ گئیں اسی کی ہو جائیں گی۔{هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً لَكُمْ مِنْهُ شَرَابٌ وَمِنْهُ شَجَرٌ فِيهِ تُسِيمُونَ. وَهُوَ الَّذِي سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَأْكُلُوا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا وَتَسْتَخْرِجُوا مِنْهُ حِلْيَةً تَلْبَسُونَهَا وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيهِ وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ} [النحل:10-14]

www.suffahpk.com

3۔آبی جانور حلال ہیں، احناف فرماتے ہیں کہ مراد صرف مچھلی ہے کہ آبی جانوروں میں صرف مچھلی حلال ہے۔وَهُوَ الَّذِي سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَأْكُلُوا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا وَتَسْتَخْرِجُوا مِنْهُ حِلْيَةً تَلْبَسُونَهَا وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيهِ وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ}[النحل:14]

4۔قلب ماہیت سے چیز کا حکم بدل جاتا ہے، جیسے غذا پیٹ میں جاکر گوبر بن جائے تو نجس، خون بن جائے تو نجس، منی بن جائے تو نجس لیکن دودھ بنے تو پاک اور حلال۔کھجور اور انگور سے مشروب بنے تو پاک اور حلال، شراب بن جائے تو نجس اور حرام۔{وَإِنَّ لَكُمْ فِي الْأَنْعَامِ لَعِبْرَةً نُسْقِيكُمْ مِمَّا فِي بُطُونِهِ مِنْ بَيْنِ فَرْثٍ وَدَمٍ لَبَنًا خَالِصًا سَائِغًا لِلشَّارِبِينَ(66)وَمِنْ ثَمَرَاتِ النَّخِيلِ وَالْأَعْنَابِ تَتَّخِذُونَ مِنْهُ سَكَرًا وَرِزْقًا حَسَنًا}[النحل:66-67]

5۔مزید اصول تقریباوہی ہیں جو سورہ مائدہ میں بیان ہوئے۔{إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ}[النحل:115]

طب

1۔شہد میں شفا ہے۔فِيهِ شِفَاءٌ لِلنَّاسِ شہد کے بہت سے فائدے ہیں۔یہ نرم اور جراثیم کش ہے۔شہد میں 200 کے قریب اجزاء پائے جاتے ہیں۔

2۔مچھلی کے گوشت کو طریا یعنی تازہ گوشت کہا گیا ہے اس میں اشارہ ہے کہ مچھلی انسانی صحت کے لیے مفید ہے۔

اقتصادیات

1۔سمندری راستے سے تجارت جائز ہے۔وَهُوَ الَّذِي سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَأْكُلُوا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا وَتَسْتَخْرِجُوا مِنْهُ حِلْيَةً تَلْبَسُونَهَا وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيهِ وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ[النحل:14]

www.suffahpk.com

2۔جانوروں کی کھال کو دباغت دے کر اس سے خیمے، لباس، جوتے اور دیگر مصنوعات تیار کرنا جائز ہے۔اسی طرح زندہ جانوروں کی اون اور بالوں سے بھی اشیا بنانا جائز ہے۔ لَكُمْ فِيهَا دِفْءٌ ﴿وَاللَّهُ جَعَلَ لَكُم مِّن بُيُوتِكُمْ سَكَنًا وَجَعَلَ لَكُم مِّن جُلُودِ الْأَنْعَامِ بُيُوتًا تَسْتَخِفُّونَهَا يَوْمَ ظَعْنِكُمْ وَيَوْمَ إِقَامَتِكُمْ وَمِنْ أَصْوَافِهَا وَأَوْبَارِهَا وَأَشْعَارِهَا أَثَاثًا وَمَتَاعًا إِلَىٰ حِينٍ﴾ [النحل:80]

سزائیں

برابری کی بنیاد پر بدلہ لینا جائز ہے۔﴿وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُم بِهِ﴾ [النحل:126]

اخلاقیات و آداب

1۔شیطان انسان کو تلاوت قرآن اور کسی بھی نیک کام سے دور رکھنے کی کوشش کرتا ہے اس لیے نیکی کا کام شروع کرنے سے پہلے تعوذ پڑھ لینی چاہیے۔﴿فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ﴾ [النحل:98]

2۔مرد ہو یا عورت نیکی کی زندگی گزارنے سے زندگی میں مزا آنا شروع ہو جاتا ہے۔﴿مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيَاةً طَيِّبَةً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُم بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ [النحل:97]

3۔فحاشی اور ظلم کا اسلام کبھی حکم نہیں دیتا۔﴿وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ وَالْبَغْيِ﴾ [النحل:90]

4۔اسلام عہد شکنی سے منع کرتا ہے۔﴿وَأَوْفُوا بِعَهْدِ اللَّهِ إِذَا عَاهَدتُّمْ وَلَا تَنقُضُوا الْأَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللَّهَ عَلَيْكُمْ كَفِيلًا﴾ [النحل:91]

5۔جھوٹی قسموں سے بچنا چاہیے۔﴿وَلَا تَتَّخِذُوا أَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌ بَعْدَ ثُبُوتِهَا﴾ [النحل:94]

www.suffahpk.com

تاریخ

1۔یہودیت وعیسائیت در حقیقت ملت ابراہیمی ہی کی شاخ ہے۔إِنَّ إِبْرَاهِيمَ كَانَ أُمَّةً قَانِتًا لِلَّهِ حَنِيفًا وَلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ شَاكِرًا لِأَنْعُمِهِ اجْتَبَاهُ وَهَدَاهُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ وَآتَيْنَاهُ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَإِنَّهُ فِي الْآخِرَةِ لَمِنَ الصَّالِحِينَ ثُمَّ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ أَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ

2۔اسلام بھی ملت ابراہیمی کی تکمیل کرتا ہے۔(ایضا)

3۔ملت ابراہیمی اور یہودیت میں دو فرق ہیں: ایک یہودیوں کے ہاں چربی حرام ہے، دوسرے ان کے نزدیک ہفتے کے دن کام کاج منع ہے۔إِنَّمَا جُعِلَ السَّبْتُ عَلَى الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِيهِ وَإِنَّ رَبَّكَ لَيَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ﴾ النحل:120-124]﴿وَعَلَى الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا مَا قَصَصْنَا عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ﴾

سائنس

1۔مستقبل میں ایجاد ہونے والی تمام تر چیزوں کا ذکر سورۃ النحل کی آیت 8 ویخلق مالا تعلمون میں موجود ہے۔

2۔زمین کی اوپر تہ جس پر ہم رہتے ہیں بہت نازک ہے۔علم ارضیات کے ماہرین کے مطابق اس کے کانپنے کے مواقع زیادہ ہیں۔لیکن پہاڑ اس پرت کو تھامے ہوئے ہیں۔﴿وَأَلْقَىٰ فِي الْأَرْضِ رَوَاسِيَ أَنْ تَمِيدَ بِكُمْ﴾ [النحل:15]

3۔شہد کی مادہ مکھیاں پھولوں اور پھلوں سے رس چوستی ہیں۔اسے اپنے اندر شہد میں تبدیل کر دیتی ہیں پھر موم سے بنے خانوں میں جمع کر دیتی ہیں۔آج سے صرف چند صدیوں قبل ہی انسان کو معلوم ہوا کہ شہد کی مکھی کے پیٹ سے نکلتا ہے۔مگر قرآن نے 1400 سال پہلے یہ واضح کر دیا تھا۔یہ عمل مادہ مکھیاں کرتی ہیں قرآن نے مونث کا صیغہ استعمال کیا ہے۔سائنس اسے بھی تسلیم کرتی ہے۔وَأَوْحَىٰ رَبُّكَ إِلَى النَّحْلِ أَنِ اتَّخِذِي

www.suffahpk.com

مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا وَّمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُونَ ثُمَّ كُلِي مِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ فَاسْلُكِي سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا يَخْرُجُ مِن بُطُونِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ فِيهِ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ [النحل:69،68]

ہوم ورک

مختصر جواب دیجیے!

1	سورۃ الحجر کی چار مدنی آیات کے آیت نمبر لکھیے۔	
2	سورۃ الحجر کا مرکزی موضوع دو لفظوں میں بیان کریں۔	
3	سورۃ الحجر میں کون سی سات آیات کی فضیلت بیان ہوئی ہے؟	
4	نحل کے اردو میں کیا معنی ہیں؟	
5	سورۃ النحل میں ردِ شرک پر مشتمل آیات کے نمبر لکھیں۔	
6	کیا انسان اپنی محنت سے نبوت حاصل کر سکتا ہے؟	
7	حجیت حدیث سے متعلق آیت کی نشان دہی کریں۔	
8	جان سے مارنے کی دھمکی کی وجہ سے کسی مسلمان نے کلمۂ کفر منہ سے کہا، کیا وہ کافر ہو گیا؟	
9	تمام ایجادات قرآن کریم کی کس آیت کے تحت داخل ہیں؟	
10	کوئی نجس چیز مٹی یا نمک وغیرہ میں تبدیل ہو جائے تو وہ کیا اب بھی ناپاک رہے گی یا پاک ہو جائے گی؟	

www.suffahpk.com

سورۃ بنی اسرائیل

اعداد و شمار:

مصحف کی ترتیب کے لحاظ سے سترھویں نمبر کی سورت ہے۔12 رکوع، 111آیات، 1559 کلمات اور 6480حروف پر مشتمل ہے۔

تاریخ نزول:

سورت کی سب سے پہلی آیت ہی یہ بتا رہی ہے کہ اس کا نزول معراج مبارک کے واقعے کے بعد ہوا ہے اگرچہ معراج کے واقعے کی ٹھیک ٹھیک تاریخ یقینی طور پر متعیّن کرنا مشکل ہے لیکن زیادہ تر روایات کا رجحان اس طرف ہے کہ یہ عظیم واقعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے دس سال بعد اور ہجرت سے تین سال پہلے پیش آیا تھا۔ چند آیات کے علاوہ باقی سب آیات مکی ہیں۔

تفسیر الرازی =مفاتیح الغیب أو التفسیر الکبیر (291/20)

سُورَةُ الْإِسْرَاءِ مَكِّيَّةٌ إِلَّا الْآيَاتِ: 26وَ32وَ33وَ57وَمِنْ آيَةِ73إِلَى غَايَةِ آيَةِ80فَمَدَنِيَّةٌ

تفسیر الألوسی =روح المعانی (3/8)

وتسمى الإسراء وسبحان أيضا وهي كما أخرج ابن مردويه عن ابن عباس وابن الزبير رضي الله تعالى عنهم مكية وكونها كذلك بتمامها قول الجمهور وقال صاحب الغنيان بإجماع وقيل إلا آيتين وَإِنْ كَادُوا لَيَفْتِنُونَكَ [الإسراء: 73] وَإِنْ كَادُوا لَيَسْتَفِزُّونَكَ [الإسراء: 76] وقيل إلا أربعا هاتان وقوله تعالى: وَإِذْ قُلْنَا لَكَ إِنَّ رَبَّكَ أَحَاطَ بِالنَّاسِ [الإسراء: 60] وقوله سبحانه: وَقُلْ رَبِّ أَدْخِلْنِي مُدْخَلَ صِدْقٍ [الإسراء: 80] وزاد مقاتل قوله سبحانه: إِنَّ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهِ [الإسراء: 107] الآية وعن الحسن إلا خمس آيات وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ [الإسراء:

www.suffahpk.com

33الآیۃولاتقربوا الزنیٰ الإسراء:32الآیۃأولئک الذین یدعون الإسراء:57الآیۃأقم الصلاۃ الإسراء:78الآیۃوآت ذا القربیٰ حقہ الآیۃوقال قتادۃ:إلا ثمانی آیات وھی قولہ تعالیٰ:وإن کادوا لیفتنونک إلی آخرھن وقیل غیر ذلک

وجہ تسمیہ اور نام

سورت کے شروع میں بنو اسرائیل کے ساتھ پیش آنے والے دو اہم واقعات کا تذکرہ کیا گیا ہے،اس لیے سورت کا نام سورۂ بنی اسرائیل ہے اور اس کا دوسرا نام سورۃ الاسراء بھی ہے،اسراء سفر معراج کو اور خاص طور پر اس سفر کے اس حصے کہا جاتا ہے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد حرام سے بیت المقدس تک لے جایا گیا سورت کا آغاز ہی چونکہ اس معجزانہ سفر کے تذکرے سے ہوا ہے اس لیے اس کو سورۃ الاسراء بھی کہا جاتا ہے۔اس کا ایک نام سورۂ سبحان بھی ہے کیونکہ سبحان کے لفظ سے اس کا آغاز ہوا ہے۔

مرکزی موضوع

نبی کریم ﷺ کی نبوت ورسالت کی عظمت اس سورت کا مرکزی موضوع ہے۔سورت میں بیان کردہ واقعہ معراج، مشرکین کو دی گئی وارننگ،انسانیت اور اعلی اخلاقی اقدار پر مشتمل احکام،علوم ومعارف؛یہ سب نبی کریم ﷺ کی عظمت کے گیت گا رہے ہیں۔

خلاصہ مضامین

اس سورت کے پانچ اجزا ہیں:واقعہ معراج، بنی اسرائیل کا فتنہ وفساد،اسلامی آداب واحکام،اعتراضات کا جواب اور دلائل قدرت وتوحید۔

جس وقت یہ سورت نازل ہوئی اسلام کی دعوت کا پیغام نہ صرف عرب کے بت پرستوں تک بلکہ یہودیوں اور عیسائیوں تک بھی پہنچ چکا تھا،اس سورت میں معراج کے غیر معمولی واقعے کا حوالہ دے کر

www.suffahpk.com

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا ناقابل انکار ثبوت فراہم کر دیا گیا ہے۔ آپ ﷺ کو ایک ہی رات میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ لے جایا گیا، وہاں سے ساتوں آسمانوں، جنت جہنم، عرش و کرسی کی سیر کروائی گئی اور اللہ رب العزت کے حضور میں حاضری کی سعادت حاصل ہوئی جو آپ سے پہلے کسی کو نصیب نہیں ہوئی۔

اس کے بعد بنو اسرائیل کے واقعے کا ذکر فرمایا گیا ہے کہ کس طرح انہیں دو مرتبہ اللہ کی نافرمانی کی پاداش میں ذلت و رسوائی اور دشمن کے ہاتھوں بربادی کا سامنا کرنا پڑا۔ پہلی بار شریعت موسویہ کی خلاف ورزی اور اپنی بے حد سرکشی کے نتیجے میں بابل کا بادشاہ بخت نصر ان پر مسلط ہوا، جس کے ظلم سے انہیں 70 سال بعد ایرانی بادشاہ اخسویرس نے نجات دلائی۔ دوسری بار ان کی سرکشی اس وقت بڑھی جب انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا انکار کیا جس کے نتیجے میں طیطوس بادشاہ ان پر قہر بن کر ٹوٹ پڑا۔ ان واقعات سے ایک طرف جہاں مشرکین عرب کو سبق دیا گیا ہے کہ وہ قرآن کریم کی مخالفت سے باز آجائیں ورنہ ان کو بھی اسی قسم کے انجام سے سابقہ پیش آسکتا ہے تو دوسری طرف خود مسلمانوں کے لیے بھی سامان عبرت موجود ہے کہ اگر مسلمانوں نے شریعت کی خلاف ورزی کی اور نافرمانی میں حد سے آگے بڑھے تو ان پر بھی بیرونی طاقتیں حملہ آور ہوں گی۔

{وَقَضَيْنَا إِلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ فِي الْكِتَابِ لَتُفْسِدُنَّ فِي الْأَرْضِ مَرَّتَيْنِ وَلَتَعْلُنَّ عُلُوًّا كَبِيرًا (4) فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ أُولَاهُمَا بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَادًا لَّنَا أُولِي بَأْسٍ شَدِيدٍ فَجَاسُوا خِلَالَ الدِّيَارِ ۚ وَكَانَ وَعْدًا مَّفْعُولًا (5) ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَأَمْدَدْنَاكُم بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَجَعَلْنَاكُمْ أَكْثَرَ نَفِيرًا (6) إِنْ أَحْسَنتُمْ أَحْسَنتُمْ لِأَنفُسِكُمْ ۖ وَإِنْ أَسَأْتُمْ فَلَهَا ۚ فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ الْآخِرَةِ لِيَسُوءُوا وُجُوهَكُمْ وَلِيَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ كَمَا دَخَلُوهُ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَلِيُتَبِّرُوا مَا عَلَوْا تَتْبِيرًا}

[الإسراء:4-7]

اعتراضات کا جواب

1۔ یہ کہتے تھے کہ خدائی اختیارات دوسروں کو بھی حاصل ہے۔ جواب دیا گیا کہ اگر زمین و آسمان میں ایک سے زیادہ خدا ہوتے تو ان میں آپس میں رسہ کشی ہوتی اور کائنات کب کی ٹوٹ پھوٹ کی شکار ہو جاتی، کیونکہ

www.suffahpk.com

جس طرح ایک ملک میں دو بادشاہ نہیں ہوسکتے۔ایک ادارے میں دو ناظم، دو پرنسپل نہیں ہوسکتے تو اسی طرح کائنات کے دو یا زیادہ خدا نہیں ہوسکتے۔کائنات کا نظم اور ڈسپلن بتاتا ہے کہ ایک ہی خدا ہے ایک سے زیادہ نہیں۔{قُل لَّوْ كَانَ مَعَهُ آلِهَةٌ كَمَا يَقُولُونَ إِذًا لَّابْتَغَوْا إِلَىٰ ذِي الْعَرْشِ سَبِيلًا} [الإسراء:42]

2۔تم کہتے ہو کہ بزرگ ہستیاں، جنات اور فرشتے ہماری حاجت روائی کرتے ہیں، حالانکہ یہ سب محض مفروضے ہیں، نہ تو یہ حاجت روائی کرسکتے ہیں نہ ہی مشکل ٹال سکتے ہیں، یہ تو خود اللہ تعالی کے مقرب بننا چاہتے ہیں کہ کس طرح آگے بڑھ کر اللہ کے قریب ہوجائیں۔یہ کیا کسی کی مدد یا حاجت روائی کریں گے؟{أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَىٰ رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ وَيَرْجُونَ رَحْمَتَهُ وَيَخَافُونَ عَذَابَهُ} [الإسراء:57]

3۔کفار عذاب آنے کا ایسے مطالبہ کرتے تھے جیسے کسی بھلائی اور خیر کا مطالبہ کر رہے ہوں۔انسان بڑا جلد باز اور ناسمجھ ہے۔{وَيَدْعُ الْإِنسَانُ بِالشَّرِّ دُعَاءَهُ بِالْخَيْرِ وَكَانَ الْإِنسَانُ عَجُولًا} [الإسراء:11]

4۔وہ سمجھتے تھے کہ اگر قیامت قائم ہوئی بھی تو پیسے دے کر بچا جاسکتا ہے۔اپنے گناہ دوسرے کے ذمے ڈالے جاسکتے ہیں پیسے کے عوض۔حالانکہ وہاں نہ دوستی کام آئے گی نہ پیسا، دھن دولت، وہاں تو صرف اعمال کام آئیں گے۔{وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ} [الإسراء:15]

5۔مال داری اور بیٹوں کی کثرت حق پر ہونے کی دلیل نہیں بلکہ کفار کو تو دنیا میں ہی اپنی نیکیوں کا بدلہ دے دیا جاتا ہے۔یہ اس کی نیکیوں کا نقد صلا ہوتا ہے، روز آخرت انہیں عذاب سے کوئی بچا نہ سکے گا۔{مَّن كَانَ يُرِيدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهُ فِيهَا مَا نَشَاءُ لِمَن نُّرِيدُ} [الإسراء:18]

6۔ایک ہی مضمون مکرر اس لیے ذکر کیا جاتا ہے تاکہ بات دل میں اتر جائے، اس لیے کہ تکرار سے اور بار بار ایک بات کہنے سے بات دل میں اتر جاتی ہے، جیسے ٹپکتا پانی پتھر میں بھی سوراخ کر دیتا ہے۔{وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِي هَٰذَا الْقُرْآنِ لِيَذَّكَّرُوا} [الإسراء:41]

www.suffahpk.com

7۔یہ آپ کی باتیں کان لگا کر سنتے پھر آپس میں مشورے کرتے اور آپ ﷺ کو ساحر اور جادوگر کہا کرتے۔ کیا جادو ایسا ہوتا ہے؟ جادوگر ایسے بے داغ کردار کے مالک ہوتے ہیں؟ جادو تو ایک علم وفن ہے جس میں شیاطین سے مدد لی جاتی ہے، آپ ﷺ تو شیاطین کے دشمن تھے نہ کے ان کے یار! {نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَا يَسْتَمِعُونَ بِهِ إِذْ يَسْتَمِعُونَ إِلَيْكَ وَإِذْ هُمْ نَجْوَىٰ إِذْ يَقُولُ الظَّالِمُونَ إِن تَتَّبِعُونَ إِلَّا رَجُلًا مَّسْحُورًا} [الإسراء:47]

8۔کہتے تھے مرنے کے بعد انسان کی ہڈیاں گل سڑ جاتی ہیں تو یہ دوبارہ کیسے زندہ ہوسکتے ہیں؟ جواب دیا گیا کہ ہڈیاں کیا ہیں؟ اگر انسان پتھر یا لوہا بن جائے تب بھی اللہ تعالی اس کی روح اس میں لوٹائیں گے اور مردے دوبارہ زندہ ہوں گے۔ جب اللہ پہلی بار پیدا کرسکتا ہے تو اسی کو دوبارہ پیدا کرنا کون سی مشکل بات ہے؟ {وَقَالُوا أَإِذَا كُنَّا عِظَامًا وَرُفَاتًا أَإِنَّا لَمَبْعُوثُونَ خَلْقًا جَدِيدًا} [الإسراء:49]

9۔کہتے تھے کہ زقوم کا درخت جہنم میں کیسے ہوسکتا ہے؟ کیونکہ آگ میں لکڑی جل جاتی ہے، جہنم آگ ہے وہاں درخت کا کیا کام؟ جواب دیا گیا کہ آخرت کے احوال دنیا میں کہاں سمجھ آسکتے ہیں؟ بس اتنا سمجھ لو کہ جو ذات آگ کے جاندار پیدا کرسکتی ہے وہ ذات آگ میں درخت بھی قائم رکھ سکتی ہے۔ {وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُونَةَ فِي الْقُرْآنِ} [الإسراء:60]

10۔کہتے تھے یہ قرآن آپ کی ذاتی تصنیف ہے۔ فرمایا اگر یہ انسانی کام ہے تو تمہیں چیلنج ہے تمام انسان وجنات اور جس جس کو تم بلاسکتے ہو سب مل کر اس جیسی کتاب لادو! {قُل لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْإِنسُ وَالْجِنُّ عَلَىٰ أَن يَأْتُوا بِمِثْلِ هَٰذَا الْقُرْآنِ لَا يَأْتُونَ بِمِثْلِهِ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيرًا} [الإسراء:88]

11۔ مختلف فرمائشی معجزات کا مطالبہ کرتے رہتے تھے، مثلا: کہتے کہ مکہ کے پہاڑ ہٹادیے جائیں، یہاں ندیاں نہریں نکل آئیں، پرانے بزرگوں کو زندہ کردیا جائے، نبی کے ساتھ سونے کا گھر ہونا چاہیے، نبی کے آگے پیچھے فرشتے نظر آنے چاہییں، آسمان میں ہماری نظروں کے سامنے چڑھیں وغیرہ۔

www.suffahpk.com

اس کا جواب دیا گیا کہ پہلے ہی بے شمار دلائل اور معجزات دکھائے جا چکے ہیں۔ اگر ان کے اندر حق کی سچی طلب ہوتی تو کب کے ایمان لے آئے ہوتے لیکن در حقیقت یہ ضد اور عناد میں مبتلا ہیں اس لیے محض وقت گزاری کے لیے ایسی فرمائشیں کرتے رہتے ہیں، اگر انہیں یہ معجزات دکھا دیے جائیں تب بھی یہ ایمان لانے والے نہیں ہیں۔ دوسرے یہ کہ فرمائشی معجزات کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا قانون یہ ہے کہ اس کے بعد بھی انکار کیا جائے تو اللہ تعالیٰ کا عذاب آنے میں تاخیر نہیں ہوتی جیسے قوم ثمود نے پہاڑ سے اونٹنی نکالنے کی فرمائش کی اور جب فرمائش پوری کر دی گئی تو ماننے سے انکار کر دیا جس پر فوراً عذاب آ گیا۔ {وَقَالُوا لَن نُّؤْمِنَ لَكَ حَتَّىٰ تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْأَرْضِ يَنبُوعًا (90) أَوْ تَكُونَ لَكَ جَنَّةٌ مِّن نَّخِيلٍ وَعِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْأَنْهَارَ خِلَالَهَا تَفْجِيرًا (91) أَوْ تُسْقِطَ السَّمَاءَ كَمَا زَعَمْتَ عَلَيْنَا كِسَفًا أَوْ تَأْتِيَ بِاللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ قَبِيلًا (92) أَوْ يَكُونَ لَكَ بَيْتٌ مِّن زُخْرُفٍ أَوْ تَرْقَىٰ فِي السَّمَاءِ وَلَن نُّؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ حَتَّىٰ تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتَابًا نَّقْرَؤُهُ}

12۔ کہتے تھے کہ رسول فرشتوں میں سے کیوں نہیں آیا؟ جواب دیا کہ اگر یہاں زمین میں فرشتوں کی آبادی ہوتی تو یہاں بھی ضرور فرشتے ہی پیغمبر بن کر آتے لیکن ظاہر ہے یہاں انسان آباد ہیں اور انسانوں کا رسول انسان ہی ہو گا کیونکہ معلم و مربی جنس ہی میں سے ہوتا ہے۔ {قُل لَّوْ كَانَ فِي الْأَرْضِ مَلَائِكَةٌ يَمْشُونَ مُطْمَئِنِّينَ لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِم مِّنَ السَّمَاءِ مَلَكًا رَّسُولًا} [الإسراء:95]

عقائد

1۔ واقعۂ معراج برحق ہے۔ یہ واقعہ جسد خاکی کے ساتھ پیش آیا ہے، بذریعہ خواب نہیں؛ کیونکہ قرآن کا سیاق بتا رہا ہے کہ یہ واقعہ قدرت الٰہی کا شاہ کار اور عظیم غیر معمولی واقعہ ہے، جبکہ خواب میں معراج کوئی انوکھی اور ایسی بات نہیں جسے "نشانی" اور "غیر معمولی واقعہ" کہا جا سکے۔ {سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَىٰ بِعَبْدِهِ لَيْلًا} [الإسراء:1]

www.suffahpk.com

2۔ ہدایت اور گمراہی کے راستے انسان کے سامنے ہیں، انسان کو اپنے اختیار سے کسی ایک کا انتخاب کرنا ہے۔ ہدایت کے راستے کا انتخاب گو دشوار ہے لیکن عافیت اور فائدہ اسی میں ہے جبکہ گمراہی کے راستے کا انتخاب سراسر نقصان کا سودا ہے۔ {مَنِ اهْتَدَىٰ فَإِنَّمَا يَهْتَدِي لِنَفْسِهِ وَمَن ضَلَّ فَإِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا}

3۔ ایک کے گناہ دوسرے کے ذمے ڈال دیے جائیں قیامت میں ایسا نہیں ہوگا۔ {وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ} [الإسراء:15]

4۔ جن قوموں کے پاس کوئی پیغمبر یا داعی نہیں پہنچے ان کا حساب کتاب عام کفار سے الگ ہوگا۔ {وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا} [الإسراء:15]

5۔ پیغمبر انسان ہی ہوتے ہیں۔ {قُلْ سُبْحَانَ رَبِّي هَلْ كُنتُ إِلَّا بَشَرًا رَّسُولًا (93) وَمَا مَنَعَ النَّاسَ أَن يُؤْمِنُوا إِذْ جَاءَهُمُ الْهُدَىٰ إِلَّا أَن قَالُوا أَبَعَثَ اللَّهُ بَشَرًا رَّسُولًا} [الإسراء:93-94]

6۔ جس طرح اللہ، ذات باری تعالیٰ کا نام ہے ایسے ہی رحمن اور دیگر بہت سے اس کے اسمائے حسنیٰ ہیں۔ جن سے اللہ کو پکارا جاسکتا ہے اس سے توحید کے عقیدے میں کوئی فرق نہیں آتا۔ {قُلِ ادْعُوا اللَّهَ أَوِ ادْعُوا الرَّحْمَٰنَ أَيًّا مَّا تَدْعُوا فَلَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ} [الإسراء:110]

تاریخ

1۔ مسجد اقصیٰ اور شام کی سرزمین مقدس اور مبارک ہے۔ {إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى الَّذِي بَارَكْنَا حَوْلَهُ} [الإسراء:1]

2۔ طوفان نوح کے بعد دنیا کی آبادی صرف حضرت نوح علیہ السلام سے نہیں بلکہ ان کے ساتھ باقی بچ جانے والے سبھی مسلمانوں سے ہوئی۔ {ذُرِّيَّةَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوحٍ} [الإسراء:3]

www.suffahpk.com

نماز

1۔پانچ نمازیں فرض ہیں۔{أَقِمِ الصَّلَاةَ لِدُلُوكِ الشَّمْسِ إِلَىٰ غَسَقِ اللَّيْلِ وَقُرْآنَ الْفَجْرِ}[الإسراء:78]

2۔فجر کی نماز میں تلاوت خوب اچھی ہونی چاہیے کیونکہ اس وقت فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔{إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا}[الإسراء:78]

3۔قرآن ٹھیر ٹھیر کر پڑھنا چاہیے۔{وَقُرْآنًا فَرَقْنَاهُ لِتَقْرَأَهُ عَلَى النَّاسِ عَلَىٰ مُكْثٍ}[الإسراء:106]

4۔تلاوت معتدل آواز میں کرنی چاہیے، نہ بہت ہلکی آواز میں نہ بہت تیز آواز میں۔{وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذَٰلِكَ سَبِيلًا}

5۔تہجد کی نماز پڑھنی چاہیے کہ اس سے بڑے بڑے مقامات ملتے ہیں۔{وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِ نَافِلَةً لَّكَ عَسَىٰ أَن يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا}

اقتصادیات

1۔تجارت اور کمائی کا بہتر وقت دن ہے، نہ کہ رات۔رات آرام کے لیے ہونی چاہیے۔{وَجَعَلْنَا آيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً لِّتَبْتَغُوا فَضْلًا مِّن رَّبِّكُمْ}[الإسراء:12]

2۔وعدے، معاہدے نہ توڑو! {وَأَوْفُوا بِالْعَهْدِ ۖ إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُولًا}[الإسراء:34]

3۔ناپ تول میں کمی نہ کرو! {وَأَوْفُوا الْكَيْلَ إِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيمِ}[الإسراء:35]

اخلاقیات

1۔والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آو! مارنا پیٹنا تو دور کی بات انہیں اف تک نہ کہو، بڑھاپے میں ان کا سہارا بنو، ان کے لیے دعائیں کرو! کبھی کوئی ادب سے گری ہوئی حرکت سرزد ہو جائے تو اگر دل میں مجموعی حیثیت سے ان کے لیے کوئی گستاخی کے جذبات نہیں ہیں تو توبہ کر لو، اللہ تعالی معاف فرمانے والے

www.suffahpk.com

ہیں۔{وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا ۚ إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِندَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُل لَّهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُل لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا (23) وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُل رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا}[الإسراء:23-24]

2۔رشتہ داروں،غریبوں،مسکینوں،مسافروں کا خیال رکھو!اگر ان کو دینے کے لیے پیسے نہ ہوں تو نرمی سے ٹال دو،انہیں جھڑکو نہیں۔{وَآتِ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ وَالْمِسْكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ}[الإسراء:26]

3۔جائز کاموں میں پیسا خرچ کرتے ہوئے اسراف سے بچو!{وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيرًا إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ}[الإسراء:26-27]

4۔ناجائز کاموں میں پیسا لگانا درست نہیں،جو برائی میں پیسا لگاتے ہیں وہ شیطان کے بھائی ہیں۔{وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيرًا إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ

5۔نہ زیادہ کنجوس بنو نہ اتنے سخی کہ خالی ہاتھ رہ جاؤ!{وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلَىٰ عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُومًا مَّحْسُورًا}[الإسراء:29]

6۔امیری غریبی کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے انسان کا کام ہے کہ کوشش پوری کرے پھر اللہ کی رضا میں راضی رہے۔{إِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ وَيَقْدِرُ ۚ إِنَّهُ كَانَ بِعِبَادِهِ خَبِيرًا بَصِيرًا}[الإسراء:30]

7۔جس بات کی تحقیق نہ ہو اس کے بارے میں یقینی موقف قائم نہ کرو،نہ ایسی چیزوں کے پیچھے پڑو جس کا تمہیں علم حاصل ہو ہی نہیں ہوسکتا۔{وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ}[الإسراء:36]

8۔تکبر سے بچو،زمین پر اکڑ کر نہ چلو!وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا ۖ إِنَّكَ لَن تَخْرِقَ الْأَرْضَ وَلَن تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُولًا [الإسراء: 37]

فحاشی اور موسیقی

1۔موسیقی کو شیطان کی آواز کہا گیا ہے۔{وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُم بِصَوْتِكَ}[الإسراء:64]

2۔نہ زنا کرو نہ زنا کے قریب لے جانے والے کام کرو!وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَا ۖ إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا[الإسراء:32]

www.suffahpk.com

بیت المال

یتیم اور وقف کی املاک میں ان کی مصلحت کے خلاف کوئی کام نہ کرو! {وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ حَتَّىٰ يَبْلُغَ أَشُدَّهُ} [الإسراء:34]

حدود و قصاص

قتل ناحق سے بچو، کسی نے ناحق قتل کر دیا تو مقتول کے ورثا کو قصاص لینے کا اختیار ہے۔ {وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ ۗ وَمَن قُتِلَ مَظْلُومًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهِ سُلْطَانًا فَلَا يُسْرِف فِّي الْقَتْلِ ۖ إِنَّهُ كَانَ مَنصُورًا} [الإسراء:33]

طب

1۔ قرآن روحانی اور جسمانی بیماریوں کا علاج ہے۔ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ [الإسراء:82]

2۔ بچوں کو اس خوف سے قتل نہ کرو، نہ انہیں ضائع کرواؤ کہ کھائیں گے کہاں سے۔ اس لیے کہ جو بھی بچہ پیدا ہوتا ہے اپنا رزق لے کر پیدا ہوتا ہے۔ وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ إِمْلَاقٍ ۖ نَّحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَإِيَّاكُمْ ۚ إِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْئًا كَبِيرًا [الإسراء:31]

3۔ انسان محترم ہے اور مخلوقات میں سب سے افضل و اشرف ہے۔ اس کے یا اس کے کسی عضو کے ساتھ کوئی ایسا کام نہیں کر سکتے جس سے اس کی تکریم میں فرق آتا ہو۔ {وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ وَحَمَلْنَاهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ} [الإسراء:70]

سائنس و فلکیات

1۔ ہر چیز میں شعور ہے۔ ہر چیز اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتی ہے۔ {وَإِن مِّن شَيْءٍ إِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهِ وَلَٰكِن لَّا تَفْقَهُونَ تَسْبِيحَهُمْ} [الإسراء:44]

www.suffahpk.com

2۔دن رات بدلنے کی ایک حکمت یہ ہے کہ اسی سے ہفتے اور ماہ وسال اور زمانے بنتے ہیں۔ وَلِتَعْلَمُوا عَدَدَ السِّنِينَ وَالْحِسَابَ وَكُلَّ شَيْءٍ فَصَّلْنَاهُ تَفْصِيلًا

3۔روح حقیقت ہے، افسانہ نہیں البتہ اس کے تمام تر حقائق جاننا بہت مشکل ہے۔بس اتنی بات سمجھ لینا کافی ہے کہ یہ امرربی ہے۔ظاہری اسباب کے درجے میں انسانی جسم ماں باپ کے ملاپ سے وجود میں آتا ہے لیکن روح براہ راست اللہ کے حکم سے پیدا ہوتی ہے۔{وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا}[الإسراء:85] جب جنین ماں کے پیٹ میں چار ماہ کا ہو جائے تب روح پھونکی جاتی ہے۔

دعائیں

رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا [الإسراء: 24]

ترجمہ: یارب! جس طرح انہوں نے میرے بچپن میں مجھے پالا ہے، آپ بھی ان کے ساتھ رحمت کا معاملہ کیجیے۔

رَبِّ أَدْخِلْنِي مُدْخَلَ صِدْقٍ وَأَخْرِجْنِي مُخْرَجَ صِدْقٍ وَاجْعَلْ لِي مِنْ لَدُنْكَ سُلْطَانًا نَصِيرًا [الإسراء: 80]

ترجمہ: یارب! مجھے جہاں داخل فرما بھلائی کے ساتھ داخل فرما، اور جہاں سے نکال بھلائی کے ساتھ نکال، اور مجھے خاص اپنے پاس سے ایسا اقتدار عطا فرما جس کے ساتھ (تیری) مدد ہو۔

www.suffahpk.com

ہوم ورک

1-سورہ بنی اسرائیل کا ایک اور نام__________ہے۔

- سورۃ المعراج
- سورۃ سبحان
- دونوں درست ہیں

2-بنی اسرائیل کو بابل کی ستر سالہ غلامی کے دور سے__________بادشاہ نے آزادی دلائی۔

- طیطوس
- اخسویرس
- ٹائیٹس

3- وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُونَةَ فِي الْقُرْآنِ (آیت 60) سے معلوم ہوا:

- جہنم میں درخت بھی ہوں گے
- قرآنی مثالوں میں تدبر کرنا چاہیے۔
- آخرت کے احوال کو دنیا پر قیاس نہیں کیا جاسکتا۔

4-اللہ تعالیٰ کسی بت، ستارے، انسان یا کسی چیز سے خوش ہو کر انہیں مستقل اختیارات دے دیتا ہے، یہ عقیدہ__________کا تھا۔

- ہنود
- مشرکین مکہ
- ستارہ پرست
- تینوں درست ہیں

www.suffahpk.com

5- ذُرِّيَّةَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوحٍ إِنَّهُ كَانَ عَبْدًا شَكُورًا (سورہ بنی اسرائیل آیت 3) سے معلوم ہوا:

- نوح علیہ السلام نے کشتی بنائی تھی۔
- موجودہ دنیا کے تمام انسان ان کشتی سواروں کی اولاد ہیں
- کشتی کی سواری مسنون ہے۔

6۔ پانچ نمازوں کی فرضیت سے متعلق کون سی آیت ہے؟

- آیت نمبر 25
- آیت نمبر 78
- آیت نمبر 100

7۔ نماز تہجد کی فضیلت سے متعلق کون سی آیت ہے؟

- آیت نمبر 25
- آیت نمبر 79
- آیت نمبر 100

8۔ آیت نمبر 64 میں شیطان کی آواز سے کیا مراد ہے؟

- عورت کی آواز
- گدھے اور کتے کی آواز
- میوزک کی آواز

www.suffahpk.com

سورۃ الکہف

اعداد و شمار:

مصحف کی ترتیب کے لحاظ سے اٹھارویں نمبر کی سورت ہے۔ 12 رکوع، 110 آیات، 1583 کلمات اور 6425 حروف پر مشتمل ہے۔

تاریخ نزول:

یہ مکی زندگی کے اس دور میں نازل ہوئی ہوگی جب کفار مکہ کے ظلم و ستم نے شدت اختیار کر لی تھی مگر ابھی ہجرتِ حبشہ واقع نہیں ہوئی تھی۔ اس وقت صحابہ کرام کو اصحابِ کہف کا قصہ سنایا گیا تاکہ ان کی ہمت بندھے اور انہیں معلوم ہو کہ اہل ایمان اپنا ایمان بچانے کے لیے اس سے پہلے کیا کچھ کر چکے ہیں۔

تفسير الألوسي = روح المعاني (8/189)

ويقال سورة أصحاب الكهف كما في حديث أخرجه ابن مردويه وروى البيهقي من حديث ابن عباس مرفوعا أنها تدعى في التوراة الحائلة تحول بين قارئها وبين النار إلا أنه قال: إنه منكر وهي مكية كلها في المشهور واختاره الداني وروى عن ابن عباس وابن الزبير رضي الله تعالى عنهما وعدها بعضهم من السور التي نزلت جملة لما أخرج الديلمي في مسند الفردوس عن أنس عن النبي صلّى الله عليه وسلّم قال: نزلت سورة الكهف جملة معها سبعون ألفا من الملائكة

وفي رواية أخرى عن ابن عباس أنها مكية إلا قوله تعالى: وَاصْبِرْ نَفْسَكَ الكهف: 28 الآية فمدني وروى ذلك عن قتادة وقال مقاتل: هي مكية إلا أولها إلى جُرُزاً الكهف: 8 وقوله تعالى: إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا الكهف: 107 إلى آخرها فمدني

www.suffahpk.com

وجہ تسمیہ اور نام

کہف عربی میں غار کو کہتے ہیں۔اصحابِ کہف کے معنی ہوئے غار والے اس سورت میں غار میں چھپنے والے نوجوانوں کا واقعہ تفصیل سے بیان فرمایا گیا ہے انہی کو اصحاب کہف کہا جاتا ہے اور اسی غار کے نام پر سورت کو سورۃ الکہف یا سورۃ اصحاب الکہف کہا جاتا ہے۔

مرکزی موضوع:

فتنوں سے بچاؤ اس سورت کا مرکزی موضوع ہے۔اصحاب کہف کفر و شرک اور ظالم بادشاہ کے فتنے سے بچنے کے لیے غار میں روپوش ہوئے تھے۔ذوالقرنین نے بھی یاجوج ماجوج کے فتنے سے بچانے کے لیے دیوار بنائی تھی۔

فضائل

سورہ کہف کی تلاوت کے کئی فضائل احادیث میں آئے ہیں۔خاص طور پر جمعہ کے دن اس کی تلاوت کی بڑی فضیلت آئی ہے اور اسی لیے بزرگان دین کا معمول رہا ہے کہ وہ جمعہ کے دن اس کی تلاوت کا خاص اہتمام کرتے تھے۔

عَلِيّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيّ مَرْفُوعًا: "مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْكَهْفِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَهُوَ مَعْصُومٌ إِلَى ثَمَانِيَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ فِتْنَةٍ وَإِنْ خَرَجَ الدَّجَّالُ عُصِمَ مِنْهُ"

(تفسیر ابن کثیر ت سلامة:135/5)

وقد أخرج ابن مردويه عن ابن عمر مرفوعا من قرأ سورة الكهف في يوم الجمعة سطع له نور من تحت قدمه إلى عنان السماء يضيء له إلى يوم القيامة وغفر له ما بين الجمعتين وروى غير واحد عن أبي سعيد الخدري من قرأ سورة الكهف في يوم

www.suffahpk.com

الجمعة أضاء له من النور ما بينه وبين البيت العتيق وكان الحسن بن علي رضي الله تعالى عنهما كما أخرج أبو عبيد والبيهقي عن أم موسى يقرأها كل ليلة وأخرج ابن مردويه عن عبد الله بن مغفل مرفوعا البيت الذي تقرأ فيه سورة الكهف لا يدخله شيطان تلك الليلة وإلى سنية قراءتها يوم الجمعة و كذا ليلتها ذهب غير واحد من الأئمة وقالوا بندب تكرار قراءتها وأخرج أحمد ومسلم وأبو داود والترمذي والنسائي وابن حبان وجماعة عن أبي الدرداء عن النبي صلّى الله عليه وسلّم «من حفظ عشر آيات من أول سورة الكهف عصم من فتنة الدجال» وفي رواية أخرى عنه رواها أحمد ومسلم والنسائي وابن حبان أيضا قال: قال رسول الله صلّى الله عليه وسلّم: من قرأ العشر الأواخر من سورة الكهف عصم من فتنة الدجال» وأخرج الترمذي وصححه عنه مرفوعا «أن من قرأ ثلاث آيات من أول الكهف عصم» وجاء في حديث أخرجه ابن مردويه عن عائشة رضي الله تعالى عنها مرفوعا «أن من قرأ الخمس الأواخر منها عند نومه بعثه الله تعالى أي الليل شاء» (تفسير روح المعاني: 190/8)

یعنی جو شخص جمعہ کے دن سورۃ الکہف پڑھ لے وہ آٹھ دن تک ہر فتنے سے محفوظ رہے گا اگر دجال بھی اس دوران نکل آیا تو اس کے فتنے سے بھی محفوظ رہے گا۔

جو شخص جمعہ کے دن سورۃ الکہف پڑھے اس کے قدموں سے ایک نور ظاہر ہوتا ہے جو آسمانوں تک جاتا ہے اور قیامت تک یہ نور قائم رہے گا۔ اور دو جمعوں کے درمیان گناہ بھی معاف ہو جائیں گے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ یہ نور اس کے اور بیت اللہ شریف تک پیدا ہو جاتا ہے۔

www.suffahpk.com

ایک اور روایت میں ہے کہ جو شخص اپنے گھر میں سورۃ الکہف کی تلاوت کرلے اس دن شیطان اس گھر میں داخل نہیں ہوپاتا۔

خلاصہ مضامین

اس سورت میں پانچ واقعات اور ایک مثال مذکور ہے۔ اصحاب کہف، دو باغوں کے مالک، آدم و ابلیس، حضرت خضر و موسیٰ اور ذوالقرنین؛ یہ پانچ واقعات مذکور ہیں جبکہ مثالوں میں ایک مثال دنیا کی زندگی کی ہے۔ عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جو خدا کا بیٹا قرار دے رکھا تھا اس سورت کے شروع میں بطور خاص اس کی تردید ہے، جبکہ سورت کے آخر میں تمام مشرکین کو توحید اور دین حق کی دعوت دی گئی ہے۔

التفسیر المظہری (4/6)

وھی مائة واحدی عشر ة اٰیة بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ رب یسّر و تمّم بخیر

اخرج ابن جریر من طریق إسحاق عن شیخ من اھل مصر عن عکرمة عن ابن عباس قال بعثت قریش النضر بن الحارث وعقبة بن ابی معیط الی أحبار الیھود بالمدینة فقالوا اسلوھم عن محمد وصفوا لھم صفته واخبروھم بقوله فانھم اھل الکتاب الاول وعندھم مالیس عندنا من علم الأنبیاء فخرجا حتی أتیا المدینة فسالا أحبار الیھود عن رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ووصفا لھم امرہ وبعض قوله فقالوا لھم سلوہ عن ثلاث فان أخبرکم بھن فھو نبی مرسل وان لم یفعل فالرجل متقوّل

حضرت مفتی تقی عثمانی دامت برکاتہم فرماتے ہیں:

"حافظ ابن جریر طبریؒ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے اس سورت کا شانِ نزول یہ نقل کیا ہے کہ مکہ مکرمہ کے کچھ سرداروں نے دو آدمی مدینہ منورہ کے یہودی علما

www.suffahpk.com

کے پاس یہ معلوم کرنے کے لیے بھیجے کہ تورات اور انجیل کے یہ علما آنحضرت ﷺ کے دعوائے نبوت کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

یہودی علما نے ان سے کہا کہ آپ حضرت محمد مصطفی ﷺ سے تین سوالات کیجیے۔ اگر وہ ان کے صحیح جواب نہ دے سکیں تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ ان کی نبوت کا دعوی صحیح نہیں۔

پہلا سوال یہ تھا کہ ان نوجوانوں کا وہ عجیب واقعہ بیان کریں جو کسی زمانے میں شرک سے بچنے کے لیے اپنے شہر سے نکل کر کسی غار میں چھپ گئے تھے۔ دوسرے اس شخص کا حال بتائیں جس نے مشرق سے مغرب تک پوری دنیا کا سفر کیا تھا۔ تیسرے ان سے پوچھیں کہ روح کی حقیقت کیا ہے؟

چنانچہ یہ دونوں شخص مکہ مکرمہ واپس آئے اور اپنی برادری کے لوگوں کو ساتھ لے کر انہوں نے آنحضرت ﷺ سے یہ تین سوال پوچھے۔ تیسرے سوال کا جواب تو پچھلی سورت (۸۵۔۱۵) میں آچکا ہے اور پہلے دو سوالوں کے جواب میں یہ سورت نازل ہوئی جس میں غار میں چھپنے والے نوجوانوں کا واقعہ تفصیل سے بیان فرمایا گیا ہے۔ دوسرے سوال کے جواب میں سورت کے آخر میں ذوالقرنین کا واقعہ بیان فرمایا گیا ہے جنہوں مشرق و مغرب کا سفر کیا تھا۔ اس کے علاوہ اسی سورت میں حضرت موسی علیہ السلام کا وہ واقعہ بھی بیان فرمایا گیا ہے جس میں وہ حضرت خضر علیہ السلام کے پاس تشریف لے گئے تھے اور کچھ عرصہ ان کی معیت میں سفر کیا تھا۔" (آسان ترجمہ قرآن)

اصحاب کہف کا واقعہ

یہ کچھ شاہی خاندان سے تعلق رکھنے والے نوجوان تھے جو ایک مشرک بادشاہ کے عہد حکومت میں دین عیسائیت کے قائل ہو گئے تھے، اس وقت تک عیسائیت میں تحریف نہیں ہوئی تھی۔ بادشاہ نے ان

www.suffahpk.com

کو بھرے دربار میں توحید کا اعلان کرنے پر قید میں ڈال دیا۔ یہ حضرات کسی طرح قید سے نکلنے میں کامیاب ہو گئے اور شہر سے نکل کر "رقیم" نامی ایک غار میں چھپ گئے۔

ان کے ساتھ ایک چرواہا بھی راستے میں شامل ہو گیا تھا، اس کا کتا غار کی چوکھٹ پر پاؤں پھیلائے حفاظت کی خاطر بیٹھ گیا اور یہ حضرات تھکے ہارے دعائیں کرتے ہوئے آرام کے لیے لیٹ گئے۔ ان کی دعا یہ تھی رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا [الکہف:10]

وہاں اللہ تعالیٰ نے ان پر گہری نیند طاری فرمادی اور یہ حضرات تین سو نو سال تک اسی غار میں سوتے رہے۔

اللہ تعالیٰ نے اس نیند کے دوران اپنی قدرت کاملہ سے ان کی زندگی کو بھی سلامت رکھا اور ان کے جسم بھی گلنے سڑنے سے محفوظ رہے۔ تین سو نو سال بعد ان کی آنکھ کھلی تو انہیں اندازہ نہیں تھا کہ وہ اتنی لمبی مدت تک سوتے رہے ہیں۔ جب ان کو بھوک محسوس ہوئی تو ایک رفیق کار کو کچھ کھانا خرید کرلانے کے لیے شہر بھیجا، اور یہ ہدایت کی کہ احتیاط کے ساتھ شہر جائیں؛ تاکہ ظالم بادشاہ کو پتہ نہ چل سکے۔

اس تین سو سال کے عرصہ میں وہ ظالم مشرک بادشاہ مر کھپ گیا تھا اور ایک نیک صحیح العقیدہ عیسائی شخص بادشاہ بن چکا تھا۔ عیسائیت کو غالب آئے ہوئے ایک عرصہ بیت چکا تھا بلکہ عیسائیت میں نت نئے فتنے بالخصوص حیات بعد الممات کے حوالے سے شکوک وشبہات جنم لینے لگے تھے۔ اللہ تعالیٰ کی منشا یہ تھی خود اصحاب کہف کو بھی اپنی قدرت کی نشانی دکھائیں اور اس زمانے کے منکرین کے سامنے ان کو بیدار کر کے حیات بعد الممات کی ایک زندہ مثال بھی قائم کر دی جائے تاکہ لوگوں میں پھیلنے والے یہ شبہات ختم ہو سکیں۔

یہ صاحب جب شہر میں پہنچے تو کھانا خریدنے کے لیے وہی پرانا سکہ پیش کیا جو تین سو سال پہلے اس ملک میں چلا کرتا تھا۔ دکان دار نے وہ پرانا سکہ دیکھا تو اس نے پولیس کو بلا لیا کہ اس کے پاس پرانا خزانہ ہے۔ تحقیقات کی گئیں تو یہ بات سامنے آئی کہ یہ حضرات صدیوں تک سوتے رہے تھے۔

www.suffahpk.com

بادشاہ کو پتا چلا تو وہ بڑے اکرام کے ساتھ شہر سے باہر نکل کران کے پاس ملاقات کے لیے گیا۔ ان حضرات کو پہلے یہ گمان ہوا کہ ہم گرفتار کر لیے گئے ہیں، لیکن جب اپنی عزت افزائی دیکھی اور ماحول کا بدلاؤ محسوس کیا تو باہر نکل کران سے ملاقات کی اور پھر واپس اندر جا کر اللہ تعالی کے حضور سجدہ شکر ادا کیا اور اسی حالت میں ان کا انتقال ہو گیا۔ ان کی وفات کے بعد ان کی یادگار میں ایک مسجد تعمیر کی گئی۔

حضرت مفتی تقی عثمانی دامت برکاتہم اپنی شہرۂ آفاق تفسیر "آسان ترجمۂ قرآن" میں لکھتے ہیں:

"عیسائیوں کے یہاں یہ واقعہ "سات سونے والوں" کے نام سے مشہور ہے۔ معروف مؤرخ ایڈورڈ گبن نے اپنی مشہور کتاب "زوال و سقوط سلطنت روم" میں بیان کیا ہے کہ وہ ظالم بادشاہ ڈوسیس تھا جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پیروکاروں پر ظلم ڈھانے میں بہت مشہور ہے۔ اور یہ واقعہ ترکی کے شہر افسس میں پیش آیا تھا۔ اور جس بادشاہ کے زمانے میں یہ حضرات بیدار ہوئے "گبن" کے بیان کے مطابق وہ تھوڈوسیس تھا۔

مسلمان مؤرخین اور مفسرین نے بھی اس سے ملتی جلتی تفصیلات بیان فرمائی ہیں اور وہ ظالم بادشاہ کا نام دقیانوس ذکر کیا ہے۔

ہمارے دور کے بعض محققین کا کہنا ہے کہ یہ واقعہ اردن کے شہر عمان کے قریب پیش آیا تھا جہاں ایک غار میں کچھ لاشیں اب تک موجود ہیں۔ یہ تحقیق میں نے تفصیل کے ساتھ اپنی کتاب "جہاں دیدہ" میں بیان کر دی ہے، لیکن ان میں سے کوئی بات بھی اتنی مستند نہیں ہے کہ اس پر بھروسہ کیا جا سکے۔ قرآن کریم کا اسلوب یہ ہے کہ وہ کسی واقعے کی اتنی ہی تفصیل بیان فرماتا ہے جو فائدہ مند ہو، اس سے زیادہ تفصیلات میں پڑنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

ان حضرات کو "اصحاب الکہف" (غار والے) کہنے کی وجہ تو ظاہر ہے کہ انہوں نے غار میں پناہ لی تھی۔ لیکن ان کو "رقیم والے" کیوں کہتے ہیں؟ اس بارے میں مفسرین کی رائیں مختلف ہیں بعض

www.suffahpk.com

حضرات کا کہنا یہ ہے کہ "رقیم" اس غار کے نیچے والی وادی کا نام ہے۔ بعض کہتے ہیں "رقیم" تختی لکھے ہوئے کتبے کو کہتے ہیں اور ان حضرات کے انتقال کے بعد ان کے نام ایک تختی پر کتبے کی صورت میں لکھوا دیے گئے تھے۔ اس لیے ان کو "اصحاب رقیم" بھی کہا جاتا ہے۔ تیسرے بعض حضرات کا خیال ہے کہ یہ اس پہاڑ کا نام ہے جس پر وہ غار واقع تھا۔"

دو باغ والے کا واقعہ

اللہ تعالیٰ نے دو بھائیوں کا واقعہ بیان فرمایا ہے جن میں سے ایک مال دار تھا اور دوسرا نیک، موحد اور مالی لحاظ سے متوسط۔ جو بھائی مال دار تھا اس کے پاس خوب صورت اور ہرے بھرے دو باغات تھے، جاہ و خدم کی بھی کمی نہ تھی، لیکن اس کو اپنی دولت پر بڑا ناز اور گھمنڈ تھا، شرک کیا کرتا تھا اور وہ قیامت کا قائل بھی نہ تھا، سمجھتا تھا کہ یہ مال و دولت اس کے پاس ہمیشہ رہے گا اور بالفرض قیامت قائم ہوئی تو قیامت میں بھی اس کا انجام اچھا ہوگا۔ {وَاضْرِبْ لَهُمْ مَثَلًا رَجُلَيْنِ جَعَلْنَا لِأَحَدِهِمَا جَنَّتَيْنِ مِنْ أَعْنَابٍ وَحَفَفْنَاهُمَا بِنَخْلٍ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمَا زَرْعًا كِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ آتَتْ أُكُلَهَا وَلَمْ تَظْلِمْ مِنْهُ شَيْئًا وَفَجَّرْنَا خِلَالَهُمَا نَهَرًا وَكَانَ لَهُ ثَمَرٌ فَقَالَ لِصَاحِبِهِ وَهُوَ يُحَاوِرُهُ.... فَأَصْبَحَ يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ عَلَى مَا أَنْفَقَ فِيهَا وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلَى عُرُوشِهَا وَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي لَمْ أُشْرِكْ بِرَبِّي أَحَدًا وَلَمْ تَكُنْ لَهُ فِئَةٌ يَنْصُرُونَهُ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَمَا كَانَ مُنْتَصِرًا} [الکہف:32-43]

اس کے ان جرائم کی پاداش میں اللہ تعالیٰ نے اس کے باغات کو تباہ کر دیا، اس کا مال اور اس کے خدام کوئی چیز اس کے کام نہ آئی۔ جس کو دیکھ کر وہ افسوس ہی کرتا رہ گیا اور کہنے لگا کہ کاش! میں شرک نہ کرتا۔

حضرت مفتی تقی عثمانی دامت برکاتہم اپنی تفسیر "آسان ترجمہ قرآن" میں تحریر فرماتے ہیں:

"جن دو آدمیوں کا یہاں ذکر فرمایا گیا ہے ان کی کوئی تفصیل کسی مستند مرفوع روایت میں موجود نہیں ہے۔ البتہ بعض مفسرین نے کچھ روایتوں کی بنیاد پر یہ کہا ہے کہ بنی اسرائیل میں سے تھے، اور انہیں اپنے باپ سے وراثت میں بڑی دولت ہاتھ آئی تھی۔ ان میں سے ایک نے

www.suffahpk.com

کافر ہو کر اسی دولت سے دل لگا لیا اور دوسرے نے اپنی دولت کو اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کیا

و راس کی وجہ سے اس کی دولت پہلے شخص کے مقابلے میں گنتی میں کم رہ گئی لیکن آخر کار کافر شخص کی

دولت پر آفت آگئی اور اسے حسرت کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوا۔"

حضرت خضر اور موسیٰ علیہما السلام کا واقعہ

ایک مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کسی نے یہ سوال کیا کہ اس وقت روئے زمین پر سب سے بڑا عالم کون ہے؟ چونکہ ہر پیغمبر اپنے وقت میں ہی سب سے بڑا عالم ہوتا ہے، اس لیے حضرت موسیٰ نے جواب میں یہی فرمادیا کہ میں ہی سب سے بڑا عالم ہوں۔

اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند نہیں آئی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو یہ ہدایت دی گئی کہ اس سوال کا صحیح جواب یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتے ہیں کہ سب سے بڑا عالم کون ہے۔ نیز اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو علم کے کچھ ایسے گوشوں سے روشناس کرائیں جو ان کی واقفیت کے دائرے سے باہر تھے۔ چنانچہ انہیں حکم دیا کہ وہ حضرت خضر علیہ السلام کے پاس جائیں۔

ان کو پتہ یہ بتایا گیا کہ جہاں دو دریا ملتے ہیں وہاں تک سفر کریں اور اپنے ساتھ ایک مچھلی لے جائیں۔ ایک موقع ایسا آئے گا کہ وہ مچھلی گم ہو جائے گی۔ بس اسی جگہ انہیں حضرت خضر علیہ السلام مل جائیں گے۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے نوجوان شاگرد حضرت یوشع علیہ السلام کو ساتھ لے کر اس سفر پر روانہ ہوئے، جو بعد میں خود پیغمبر بننے والے تھے۔ جب کافی سفر ہو گیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک چٹان پر پہنچ کر کچھ دیر کے لیے سو گئے اسی دوران وہ مچھلی جو ایک زنبیل میں تھی، وہاں سے کھسک کر دریا میں جا گری، اور جس جگہ گری، وہاں پانی میں سرنگ سی بن گئی جس میں جا کر مچھلی غائب ہو گئی۔

حضرت یوشع علیہ السلام اس وقت جاگ رہے تھے اور انہوں نے یہ عجیب واقعہ دیکھا، مگر چونکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سوئے ہوئے تھے اس لیے ان کو جگانا مناسب نہیں سمجھا۔ بعد میں جب حضرت

www.suffahpk.com

موسیٰ علیہ السلام جاگ کر آگے روانہ ہوئے تو حضرت یوشع علیہ السلام ان کو ئی بات بتانا بھول گئے۔ اور یاد اس وقت آیا جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آگے چل کر ناشتہ مانگا۔ بہر حال لوا پس اس جگہ تشریف لائے تو حضرت خضر سے ملاقات ہوئی۔

حضرت خضر علیہ السلام تکوینیات کے عالم اور نبی ہیں، جس طرح ایک فرشتہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے ذمہ مقرر کردہ امور سرانجام دیتا ہے حضرت خضر علیہ السلام کو بھی ایسی ہی ذمہ داریاں عطا کی جاتی ہیں۔ جیسے عزرائیل اللہ کے حکم سے انسانوں کی روح نکال کر موت دے دیتا ہے اسی طرح حضرت خضر کو بھی اللہ کی وحی سے مختلف کام کرنے کو کہا جاتا ہے کیونکہ وہ کام اللہ کے حکم اور اس کے عالم تکوین کے نظام و مصالح کے تحت انجام پاتے ہیں اس لیے وہ ظاہر میں کتنے ہی خلاف شریعت معلوم ہوں لیکن حکم خداوندی کی وجہ سے ان کے لیے ایسا کرنا نہ صرف جائز بلکہ ضروری ہے۔

حضرت موسی علیہ السلام نے شاگردی میں آنے کی درخواست کی۔ حالانکہ موسی علیہ السلام افضل ہیں خضر علیہ السلام سے لیکن تحصیل علم کے لیے اس فرق کو حضرت موسی علیہ السلام نے کنارے رکھ دیا ۔ حضرت خضر نے حضرت موسیٰ سے کہا: آپ میرے ساتھ چلتے ہوئے جو معاملات دیکھیں گے، اس پر خاموش نہیں رہ سکیں گے، سوال کرنے پر مجبور ہو جائیں گے۔ حضرت موسیٰ نے خاموش رہنے کا وعدہ کیا، لیکن جب انہوں نے پے در پے تین عجیب و غریب واقعات اپنی آنکھوں سے دیکھے تو ہر بار مُہر سکوت توڑنے پر مجبور ہو گئے۔

پہلا واقعہ اس طرح پیش آیا کہ حضرت موسیٰ اور حضرت خضر نے مل کر ایک کشتی میں سفر کیا۔ دریا کے دوسرے کنارے پر پہنچنے کے بعد خضر علیہ السلام نے اس اچھی بھلی کشتی کا ایک کونا توڑ کر اسے ناقص کر دیا۔ دوسرا واقعہ یہ تھا کہ ایک مقام پر کچھ بچے کھیل رہے تھے۔ حضرت خضر نے آگے بڑھ کر ایک بچے کو پکڑا اور اسے قتل کر دیا۔ ظاہر ہے یہ شرعی طور پر گناہ کبیرہ کا ارتکاب تھا۔

www.suffahpk.com

تیسرا واقعہ یہ تھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام نے ایک بستی کے مکینوں سے کھانا طلب کیا تو کسی نے بھی ان کے سوال کو اہمیت نہ دی اور ان کی مہمان نوازی نہ کی۔ اچانک ایک شکستہ دیوار دکھائی دی جو معمولی سے دھکے سے گر سکتی تھی۔ حضرت خضر علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا: آئیے ہم یہ دیوار تعمیر کر دیں، چنانچہ دونوں اصحاب نے وہ دیوار از سر نو کھڑی کر دی۔

حضرت موسیٰ کے لیے یہ تیسرا واقعہ بھی بہت انوکھا تھا، ضبط نہ کر سکے اور پوچھنے پر مجبور ہو گئے۔ اس کے بعد حضرت خضر علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا: اب آپ مزید میرے ساتھ نہیں چل سکیں گے، البتہ جدا ہونے سے پہلے ان واقعات کا پس منظر واضح کر دیتا ہوں۔

وہ کشتی جن لوگوں کی تھی، وہ اس کے ذریعے مسافروں کو دریا کے آر پار لے جا کر مزدوری حاصل کرتے تھے۔ یہ ان کی کمائی کا واحد ذریعہ تھی۔ کشتی بہت اچھی حالت میں تھی۔ دریا کے پار ایک ظالم بادشاہ کی حکومت تھی۔ وہ ان غریب لوگوں سے یہ کشتی چھین لیتا۔ میں نے اسے ناقص کر دیا تا کہ وہ کسی حکومتی کارندے کی نظر میں نہ آئے۔ اسے ناکارہ سمجھتے ہوئے نظر انداز کر دے۔

جس بچے کو ٹھکانے لگا دیا، اس کا پس منظر یہ ہے کہ وہ بچہ بڑا ہو کر اپنے نیک والدین کی رسوائی کا باعث بنتا، اب اللہ تعالیٰ ان کو اس کا نعم البدل عطا کریں گے جو ان کے لیے باعثِ رحمت و برکت بنے گا۔ جو دیوار گرا چاہتی تھی، اس کے نیچے دراصل کچھ یتیموں کا خزانہ دبا ہوا تھا۔ دیوار گر جاتی تو لوگ وہ خزانہ لوٹ لیتے۔ اب دیوار کی تعمیر نو سے وہ خزانہ اس وقت تک محفوظ رہے گا، جب تک اس کے وارث بچے بلوغت کی عمر کو نہیں پہنچ جاتے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جو یہ سفر کرا گیا۔ اس کا ایک مقصد تو یہ ادب سکھانا تھا کہ اپنے آپ کو سب سے بڑا عالم کہنا کسی کو زیب نہیں دیتا۔ علم تو ایک ناپید کنار سمندر ہے، اور کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ کون سا علم کس کے پاس زیادہ ہے۔ اور دوسرا مقصد یہ تھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام خود آنکھوں سے اس بات کی ایک جھلک دیکھ

www.suffahpk.com

لیں کہ اللہ تعالیٰ اپنی حکمت اور علم سے اس کائنات کا نظام کس طرح چلا رہا ہے۔ اس کائنات میں بہت سے ایسے واقعات روزمرہ انسان کے سامنے آتے رہتے ہیں، جن کا مقصد اس کی سمجھ میں نہیں آتا، حالانکہ کوئی واقعہ اللہ تعالیٰ کی کسی نہ کسی حکمت کے بغیر نہیں ہوتا۔ انسان کی نظر چونکہ محدود ہے، اس لیے وہ اس حکمت کو بسا اوقات نہیں سمجھتا، لیکن جس قادر مطلق کے ہاتھ میں پوری کائنات کی باگ دوڑ ہے وہی جانتا ہے کہ کس وقت کیا واقعہ پیش آنا چاہیے۔

شیخ الاسلام حضرت مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم نے "آسان ترجمۂ قرآن" میں اس واقعے سے اخذ ہونے والے نتائج ان الفاظ میں تحریر فرمائے ہیں:

" حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حضرت خضر علیہ السلام سے ملوانے اور یہ واقعات دکھانے کا اصل مقصد ایک اہم حقیقت کا مشاہدہ کرانا تھا اور اسی حقیقت کو واضح کرنے کے لیے قرآنِ کریم نے یہ واقعہ ہمارے لیے بیان فرمایا ہے۔ اسلامی شریعت کی رُو سے کسی کے لیے یہ بالکل جائز نہیں ہے کہ وہ کسی دوسرے کی ملکیت میں اُس کی اجازت کے بغیر کوئی تصرف کرے، خاص طور پر اس کی تو ہرگز اجازت نہیں دی جاسکتی کہ اُس کی ملکیت کو کوئی نقصان پہنچادے، چاہے وہ نقصان خود مالک کے فائدے کی نیت ہی سے پہنچایا گیا ہو، لیکن حضرت خضر علیہ السلام نے کشتی والوں کی اجازت کے بغیر اس کا تختہ نکال دیا۔ اسی طرح کسی بے گناہ کو قتل کرنا شریعت میں انتہائی سنگین جرم ہے، خاص طور پر اس کی تو ہرگز اجازت نہیں دی

جاسکتی کہ اُس کی ملکیت کو کوئی نقصان پہنچادے، چاہے وہ نقصان خود مالک کے فائدے کی نیت ہی سے پہنچایا گیا ہو، لیکن حضرت خضر علیہ السلام نے کشتی والوں کی اجازت کے بغیر اس کا تختہ نکال دیا۔ اسی طرح

کسی بے گناہ کو قتل کرنا شریعت میں انتہائی سنگین جرم ہے، خاص طور پر کسی نابالغ لڑکے کو قتل کرنا تو حالتِ جنگ میں بھی جائز نہیں ہے، یہاں تک کہ اگر یہ معلوم ہو کہ لڑکا بڑا ہو کر کوئی فساد مچائے گا، تب بھی اس وقت اُسے قتل کرنے کا کوئی جواز نہیں بنتا۔ اس کے باوجود حضرت خضر علیہ السلام نے لڑکے کو قتل کر دیا،

www.suffahpk.com

اور چونکہ یہ دونوں باتیں شریعت میں ناجائز تھیں، اس لیے حضرت موسیٰ علیہ السلام ان پر خاموش نہیں رہ سکے۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام نے شریعت کے بالکل خلاف یہ کام کیسے کیے؟ اس سوال کا جواب جاننے کے لیے پہلے یہ سمجھنا ضروری ہے کہ اس کائنات میں جتنے واقعات ہوتے ہیں، چاہے وہ ہماری نظر میں اچھے معلوم ہوتے ہوں یا بُرے، ان کا تعلق ایک ایسے جہان سے ہے جو ہماری آنکھوں سے پوشیدہ ہے، اور جسے اِصطلاح میں "عالم تکوین" کہا جاتا ہے، جو براہِ راست اللہ تعالیٰ کی حکمت اور اُس کے تکوینی اَحکام کے ذریعے کنٹرول ہو رہا ہے۔ کس شخص کو کتنے عرصے زندہ رہنا ہے؟ اور کب اُس کی موت واقع ہوگی؟ وہ کتنے عرصے صحت مند رہے گا، اور کب بیمار ہو جائے گا؟ اُسے کب کون سا روزگار نصیب ہوگا؟ اور اُس کے ذریعے وہ کتنی روزی کما سکے گا؟ اس قسم کے سارے معاملات براہِ راست طے فرماتے ہیں، اور ان فیصلوں کو نافذ کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے کچھ کارندے مقرر فرما رکھے ہیں جو ہماری نگاہوں سے پوشیدہ رہ کر اللہ تعالیٰ کے ان تکوینی اَحکام کی تعمیل کرتے ہیں۔

مثلاً جب اللہ تعالیٰ نے یہ طے فرما لیا کہ فلاں شخص کی موت کا وقت آگیا ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے موت کا فرشتہ اُس شخص کی رُوح قبض کرنے کے لیے پہنچ جاتا ہے۔ جب وہ اللہ تعالیٰ کے تکوینی حکم کی تعمیل میں کسی کی موت واقع کر رہا ہوتا ہے تو وہ کسی جرم کا ارتکاب نہیں کرتا، بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کرتا ہے۔ کسی انسان کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ کسی دوسرے کی جان لے، لیکن جس فرشتے کو اللہ تعالیٰ نے اسی کام پر مقرر فرمایا ہے، اُس کے لیے یہ کوئی جرم نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے تکوینی اَحکام کو نافذ کرنے کے لیے عام طور سے فرشتے مقرر ہوتے ہیں، لیکن اللہ تعالیٰ جس کو چاہیں، یہ فریضہ سونپ سکتے ہیں۔

حضرت خضر علیہ السلام اگرچہ انسان تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کو فرشتوں کی طرح عالمِ تکوین کا پیغمبر بنادیا تھا۔ انہوں نے جو کچھ کیا، اللہ تعالیٰ کے تکوینی حکم کے ذریعے کیا۔ لہٰذا جس طرح موت

www.suffahpk.com

کے فرشتے پر یہ اعتراض نہیں کیا جاسکتا کہ اُس نے ایک بے گناہ کی جان لے کر گناہ کا اِرتکاب کیا ہے، کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسی بات کے لیے مامور تھا، اسی طرح حضرت خضر علیہ السلام بھی اُس کشتی کو عیب لگانے اور اُس لڑکے کو قتل کرنے پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے تکوینی طور پر مامور تھے، اس لیے ان کا یہ عمل کوئی جرم نہیں تھا۔

البتہ ہم لوگ دُنیا میں رہتے ہوئے شریعت کے احکام کے پابند ہیں، اور ہمیں عالمِ تکوین کا نہ علم عطا کیا گیا ہے، اور نہ اس عالم سے متعلق ہمیں کوئی ذمہ داری سونپی گئی ہے، اس لیے ہم اُنہی احکام کے مکلّف ہیں جو اسی جیتی جاگتی زندگی میں ہمیں آنکھوں سے نظر آتے ہیں۔

چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام جو اسی جیتی جاگتی دُنیا کے پیغمبر تھے، اور جو شریعت ان کو دی گئی تھی، اُسی کے پابند تھے، اس لیے وہ نہ حضرت خضر علیہ السلام کی ان باتوں پر خاموش رہ سکے، اور نہ آئندہ ان کے ساتھ چل سکے۔ ان تین واقعات کے بعد وہ سمجھ گئے کہ ان صاحب کا دائرہ کار میرے دائرہ کار سے بالکل الگ ہے، اور میں ان کے ساتھ نہیں چل سکتا۔ البتہ اس طرح انہیں یہ حقیقت کھلی آنکھوں دِکھادی گئی کہ اس کائنات میں جو کچھ ہورہا ہے، اُس کے پیچھے اللہ تعالیٰ کی لامحدود حکمت کارفرما ہے۔ اگر ہمیں کسی واقعے کی وجہ سمجھ میں نہ آئے تو اس کی بنا پر اللہ تعالیٰ کے فیصلے پر کسی اعتراض کی کوئی گنجائش نہیں ہے، کیونکہ جس عالمِ تکوین میں اُس کی حکمت واضح ہوسکتی ہے، وہ ہماری نگاہوں سے پوشیدہ ہے۔

روزمرہ کی زندگی میں ہمیں بہت سے منظر ایسے نظر آتے ہیں جن پر ہمارا دِل دُکھتا ہے، بہت سے انسانوں کی مظلومیت کو دیکھ کر بعض اوقات دِل میں شکوک وشبہات پیدا ہونے لگتے ہیں۔ حضرت خضر علیہ السلام کے ذریعے عالمِ تکوین کی ایک جھلک دکھا کر ایک مؤمن کے لیے ایسے شکوک وشبہات کا خاتمہ کردیا گیا ہے۔

www.suffahpk.com

البتہ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ یہ عالمِ تکوین اور اس کے کارندے ہماری آنکھوں سے پوشیدہ ہیں۔

حضرت خضر علیہ السلام بھی اسی طرح پوشیدہ تھے لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام کو عالمِ تکوین کی ایک جھلک دِکھانے کے لیے وحی کے ذریعے ان کا پتہ بتادیا گیا۔ اب جبکہ وحی کا دروازہ بند ہو چکا ہے، کسی کے لیے ممکن نہیں ہے کہ وہ یقینی طور پر تکوین کے کسی کارندے تک رسائی حاصل کر سکے اور نہ نظر آنے والی دُنیا میں کوئی شخص یہ دعویٰ کر سکتا ہے کہ وہ تکوین کا کارندہ ہے اور اُسے تکوینی اختیارات حاصل ہیں، لہذا جن لوگوں نے حضرت خضر علیہ السلام کے واقعے کی بنیاد پر شریعت کے ظاہری اَحکام کی خلاف ورزی کو جائز قرار دینے کی کوشش کی ہے، انہوں نے سراسر گمراہی پھیلائی ہے۔ مثلاً بعض نام ونہاد درویشوں کا تصوف وغیرہ کا نام لے کر یہ کہنا کہ: "شریعت کے اَحکام ظاہر بیں لوگوں کے لیے ہیں اور ہم ان سے مستثنیٰ ہیں" پرلے درجے کی گمراہی ہے۔ آج کسی کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے جس سے وہ شریعت کے اَحکام سے مستثنیٰ ہو سکے۔"

ذوالقرنین کا واقعہ

یاجوج ماجوج دو وحشی قبائل تھے جو پہاڑوں کے پیچھے رہتے تھے اور تھوڑے تھوڑے وقفوں سے پہاڑوں کے درمیانی دروں سے نکل کر انسانی آبادی پر حملہ کرتے اور قتل وغارت گری اور لوٹ مار کر کے واپس چلے جاتے۔ علاقے کے لوگ ان سے سخت پریشان تھے، لوگوں کو جب ذوالقرنین کو دیکھا کہ وہ بڑے وسائل کے مالک ہیں تو ان سے درخواست کی کہ وہ ان کی یہ پریشانی دور کریں۔ ذوالقرنین نے بغیر معاوضہ لیے ان دروں کو تانبا پلائی ہوئی دیواروں سے بند کرادیا۔ اس طرح یاجوج ماجوج کے حملوں کا سلسلہ ایک طویل عرصے کے لیے بند ہو گیا۔ ذوالقرنین نے اتنا بڑا کارنامہ انجام دینے کے بعد کہا کہ سارا کارنامہ میرے قوت بازو کا کرشمہ نہیں ہے، بلکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مجھے اس کو توفیق ہوئی ہے۔ اور دوسرے یہ کہ اگرچہ اس وقت یہ دیوار بہت مستحکم بن گئی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے لیے اسے توڑنا کچھ مشکل نہیں ہے۔ جب تک اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگا، یہ

www.suffahpk.com

قائم رہے گی، اور جب وہ وقت آجائے گا جس میں اللہ تعالیٰ نے اس کا ٹوٹنا مقرر کر رکھا ہے تو یہ ٹوٹ کر زمین کے برابر ہو جائے گی۔

قرآن کریم سے یہ بات یقینی طور پر معلوم نہیں ہوتی کہ یہ دیوار قیامت تک قائم رہے گی۔ بلکہ اس کا قیامت سے پہلے ٹوٹنا بھی ممکن ہے، چنانچہ بعض محققین نے یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ یہ دیوار روس کے علاقے داغستان میں دربند کے مقام پر بنائی گئی تھی اور اب وہ ٹوٹ چکی ہے۔ یاجوج ماجوج کے مختلف ریلے مختلف زمانوں میں متمدن آبادیوں پر حملہ آور ہوتے رہتے ہیں اور پھر وہ ان متمدن علاقوں میں پہنچ کر خود بھی متمدن ہوتے رہے ہیں۔ البتہ ان کا آخری ریلا قیامت سے کچھ پہلے نکلے گا۔ اس موضوع کی مفصل تحقیق حضرت مولانا حفظ الرحمٰن صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "قصص القرآن" میں اور حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر "معارف القرآن" میں دیکھی جاسکتی ہے۔

عقائد

1۔ شرک کی کوئی صورت جائز نہیں۔ توحید، رسالت، قیامت، محشر اور اس کے احوال برحق ہیں۔ (متعدّد آیات)

2۔ دنیا زینت اور دھوکے کی جگہ ہے، مال اور اولاد بھی محض زینت کی چیزیں ہیں۔ یہاں انسان امتحان کے لیے بھیجا گیا ہے۔ اصل چیز اعمال ہیں۔ {إِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْأَرْضِ زِينَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ أَيُّهُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا} [الکھف: 7] {الْمَالُ وَالْبَنُونَ زِينَةُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا} [الکھف: 46] 3۔ دنیا میں اللہ تعالیٰ کے دو نظام ہیں: ایک تشریعی اور ایک تکوینی۔ انسان شریعت کے پابند ہیں اور انبیائے کرام بھی تشریعی نظام کے پیغمبر ہوتے ہیں جبکہ تکوینیات فرشتوں کے سپرد ہیں، حضرت خضر علیہ السلام بھی تکوینیات کے پیغمبر تھے۔ (واقعہ خضر کی آیات)

www.suffahpk.com

دعوت

1۔دعوت و تبلیغ کرنا فرض ہے چاہے لوگ مانیں یا نہ مانیں۔{فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلَىٰ آثَارِهِمْ إِن لَّمْ يُؤْمِنُوا بِهَٰذَا الْحَدِيثِ أَسَفًا}[الکھف:6]

2۔جتنا زیادہ سفر ہو گا اتنا زیادہ اچھا کام ہو گا۔فانطلقا

3۔جب اپنے دین کو بچانے کا کوئی راستہ سوائے ہجرت یا گوشہ نشینی کے نہ ہو تو گوشہ نشین ہو کر یا ہجرت کر کے دین کو بچانا ضروری ہے۔{وَإِذِ اعْتَزَلْتُمُوهُمْ وَمَا يَعْبُدُونَ إِلَّا اللَّهَ فَأْوُوا إِلَى الْكَهْفِ يَنشُرْ لَكُمْ رَبُّكُم مِّن رَّحْمَتِهِ وَيُهَيِّئْ لَكُم مِّنْ أَمْرِكُم مِّرْفَقًا}[الکھف:16]

4۔الاہم فالاہم کے مطابق مسلمانوں کی اصلاح زیادہ مقدم ہے بنسبت کفار کی اصلاح کے۔{وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُم بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ}[الکھف:28]

5۔کفار و فساق کی صحبت میں زیادہ نہیں رہنا چاہیے کہ اس سے داعی پر برا اثر پڑ سکتا ہے۔{وَلَا تُطِعْ مَنْ أَغْفَلْنَا قَلْبَهُ عَن ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ وَكَانَ أَمْرُهُ فُرُطًا}[الکھف:28]

تاریخ

1۔رجم یعنی سنگساری کی سزا دور قدیم سے چلی آرہی سزا ہے۔{إِنَّهُمْ إِن يَظْهَرُوا عَلَيْكُمْ يَرْجُمُوكُمْ}[الکھف:20]

2۔ابلیس کا تعلق فرشتوں سے نہیں بلکہ جنات سے ہے۔{كَانَ مِنَ الْجِنِّ}[الکھف:50]

3۔جنات کا جد امجد خود ابلیس ہے۔{أَفَتَتَّخِذُونَهُ وَذُرِّيَّتَهُ أَوْلِيَاءَ مِن دُونِي}[الکھف:50]

www.suffahpk.com

اقتصادیات

1۔ تجارتی معاملے کے بنیادی ارکان چیز، کرنسی اور عاقدین ہیں۔{فَابْعَثُوا أَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هَٰذِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ فَلْيَنْظُرْ أَيُّهَا أَزْكَىٰ طَعَامًا فَلْيَأْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِنْهُ}

2۔ کفار سے تجارتی معاملات جائز ہیں۔اصحاب کہف کافروں کے بازار سے کھانا خریدنے گئے تھے۔(ایضا)

3۔ مسلمان کو ہمیشہ حلال کی فکر ہونی چاہیے، تجارت بھی حلال اور جائز چیزوں کی کرنی چاہیے۔(ایضا)

4۔ مسلمان کافر ملک میں رہتا ہو تو کھانے پینے کی اشیا میں اسے تحقیق کرنی چاہیے کہ وہ حلال ہے یا حرام؟(ایضا)

5۔ کسی کا کوئی دنیوی کام اجرت لے کر کرنا جائز ہے۔{لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا}[الکہف:77]

ٹیکس

عوامی فلاح کے کام عوام سے چندہ لے کر کرنا جائز ہے البتہ بہتر یہ ہے کہ حکومت کے پاس وسائل ہوں تو بلا معاوضہ کام کروائے۔{قَالَ مَا مَكَّنِّي فِيهِ رَبِّي خَيْرٌ فَأَعِينُونِي بِقُوَّةٍ أَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا}[الکہف: 95]

اخلاقیات

1۔ وعدہ کرتے ہوئے ان شاء اللہ کہنا چاہیے۔اگر کبھی ان شاء اللہ کہنا بھول جائیں تو یاد آنے پر کہہ لینا چاہیے۔{وَلَا تَقُولَنَّ لِشَيْءٍ إِنِّي فَاعِلٌ ذَٰلِكَ غَدًا إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ}[الکہف:23،24]

www.suffahpk.com

2۔اچھی چیز اور خوش گوار بات کو دیکھ کر ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ کہنا چاہیے۔{وَلَوْلَا إِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ}[الكهف:39]

3۔اللہ والوں کی صحبت ایسی چیز ہے کہ کتے کو بھی عزت بخش دیتا ہے۔{وَكَلْبُهُم بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيدِ}[الكهف:18]

4۔جن چیزوں کی مکمل تحقیق ممکن نہیں اس کی کھوج میں خود کو کھپانا مناسب نہیں۔{سَيَقُولُونَ ثَلَاثَةٌ رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ وَيَقُولُونَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ رَجْمًا بِالْغَيْبِ وَيَقُولُونَ سَبْعَةٌ وَثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ قُل رَّبِّي أَعْلَمُ بِعِدَّتِهِم مَّا يَعْلَمُهُمْ إِلَّا قَلِيلٌ فَلَا تُمَارِ فِيهِمْ إِلَّا مِرَاءً ظَاهِرًا وَلَا تَسْتَفْتِ فِيهِم مِّنْهُمْ أَحَدًا}[الكهف:

5۔مہمان کا اکرام کرنا چاہیے خصوصاً جبکہ وہ مسافر ہوں اور پاس کھانے کو کچھ نہ ہو۔{فَانطَلَقَا حَتَّىٰ إِذَا أَتَيَا أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَا أَهْلَهَا فَأَبَوْا أَن يُضَيِّفُوهُمَا}

6۔نیک والدین کی وجہ سے ان کی اولاد کے ساتھ بھی اللہ تعالی خصوصی عنایات کا معاملہ فرماتے ہیں۔{وَأَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلَامَيْنِ يَتِيمَيْنِ فِي الْمَدِينَةِ وَكَانَ تَحْتَهُ كَنزٌ لَّهُمَا وَكَانَ أَبُوهُمَا صَالِحًا فَأَرَادَ رَبُّكَ أَن يَبْلُغَا أَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنزَهُمَا رَحْمَةً مِّن رَّبِّكَ}[الكهف:82]

اوقاف

1۔مقبرے کے اوپر چھت وغیرہ ڈال کر مسجد بنانا جائز ہے۔{قَالَ الَّذِينَ غَلَبُوا عَلَىٰ أَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِم مَّسْجِدًا}[الكهف:21]ہاں اگر مفاسد پیدا ہونے کا احتمال ہو تو مفاسد کی وجہ سے منع کیا جائے گا۔

2۔یتیم اور وقف کی املاک میں ان کی مصلحت کے خلاف کوئی کام نہیں کرنا چاہیے، نہ عام آدمی کو نہ حکومت کو۔{وَأَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلَامَيْنِ يَتِيمَيْنِ فِي الْمَدِينَةِ وَكَانَ تَحْتَهُ كَنزٌ لَّهُمَا}[الكهف:82]

www.suffahpk.com

سائنس و فلکیات

1۔ سورج کے کیچڑ والے پانی یا دلدل نما چشمے میں ڈوبنے کا یہ مطلب نہیں کہ واقعی میں سورج دنیا کے کسی سمندر یا کیچڑ والی جگہ میں ڈوبتا ہے؛ کیونکہ یہ مشاہدے اور قطعیات کے خلاف ہے۔ بلکہ سیاق سباق سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بات بادشاہ ذوالقرنین اور ناظرین کے بارے میں کہی جارہی ہے کہ دیکھنے والے کو ایسا معلوم ہورہا تھا کہ سورج دلدل نما چشمے میں ڈوب رہا ہے۔ {حَتَّىٰٓ إِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِي عَيْنٍ حَمِئَةٍ} [الکھف: 86]

2۔ اصحاب کہف کا تین صدیوں تک سوئے رہنا قطعیات اور تاریخی شواہد سے ثابت ہے اس لیے اسے محض عقل سے ٹھکرا دینا الحاد ہوگا۔ آئن اسٹائن کے نظریہ اضافیت کے بعد تو اس میں کوئی بعید بات بھی نہیں۔

www.suffahpk.com

ہوم ورک

1-غار میں چھپنے والے شاہی گھرانے کے نوجوانوں کی تعداد ______ تھی۔
- پانچ
- چھ
- سات

2- وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُم بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ (آیت 28) سے یہ حکم معلوم ہوا:
- صبح شام کے اذکار کی پابندی کرنی چاہیے۔
- صبر کا درست مفہوم کیا ہے۔
- مسلمانوں کی اصلاح کفار کی اصلاح سے مقدم ہے۔

3-اصحاب الکہف کا واقعی قرآنی آیات سے ثابت ہے۔ عقل کو بنیاد بنا کر اس کا انکار کرنا ______ ہے۔
- شرک
- بدعت
- الحاد

4-اصحاب الکہف کو اصحاب الرقیم بھی کہتے ہیں کیونکہ:
- غار جس پہاڑ میں تھا اس کا نام رقیم تھا۔
- غار کے نیچے والی وادی کا نام رقیم تھا۔
- دونوں قول ملتے ہیں۔

5-حضرت خضر علیہ السلام دوسروں پیغمبروں سے اس لحاظ سے مختلف تھے کہ:
- ان کی ملاقات موسی علیہ السلام سے ہوئی تھی۔
- وہ تکوینی نظام کے پیغمبر تھے۔

www.suffahpk.com

▪ان کے پاس موسی علیہ السلام سے بھی زیادہ علم تھا۔

6-حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جو آخری رات میں عبادت کے لیے اٹھنا چاہتا ہو وہ سوتے وقت سورہ الکہف کی ______ پڑھ لے۔

▪شروع کی دس آیات

▪شروع کی پانچ آیات

▪آخر کی پانچ آیات

7-اصحاب الکہف جب بیدار ہوئے تو ______ بادشاہ کا دور تھا۔

▪تھوڈوسیس

▪ڈوسیس

▪دقیانوس

8-فَابْعَثُوٓا اَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖٓ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلْيَنْظُرْ اَيُّهَآ اَزْكٰى طَعَامًا (آیت 19) سے یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ:

▪کھانے کی قیمت فوراادا کرنی چاہیے۔

▪کافر ملک میں بغیر تحقیق کھانادرست نہیں۔

▪شریعت میں من پسند کھانے کی ممانعت نہیں۔

9-موسی علیہ السلام کے ساتھ خضر علیہ السلام سے ملاقات کے لیے ______ گئے تھے۔

▪یوشع علیہ السلام

▪کالب بن یوحنا

▪ہارون علیہ السلام

10-بعض جدید محققین کے نزدیک اصحاب کہف کا غار ______ میں واقع ہے۔

▪ترکی کے شہر افسس

▪شام کے شہر یروشلم

▪اردن کے شہر عمان

www.suffahpk.com

سورۃ مریم

اعداد و شمار:

سورہ مریم مصحف کی ترتیب کے لحاظ سے انیسویں اور ترتیب نزولی کے لحاظ سے 44ویں سورت ہے۔اس میں 6رکوع،98آیات،972کلمات اور 3835حروف ہیں۔

تفسیر روح المعانی(377/8)

المشهور تسميتها بذلك وروىت عن رسول الله صلّى الله عليه وسلّم فقد أخرج الطبراني وأبو نعيم والديلمي من طريق أبي بكر ابن عبد الله بن أبي مريم الغساني عن أبيه عن جده قال: أتيت رسول الله عليه الصلاة والسلام فقلت: ولدت لي الليلة جارية فقال: والليلة أنزلت علي سورة مريم وجاء فيما روي عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما تسميتها بسورة «كهيعص»

وهي مكية كما روي عن عائشة وابن عباس وابن الزبير رضي الله تعالى عنهم، وقال مقاتل: هي كذلك إلا آية السجدة فإنها مدنية نزلت بعد مهاجرة المؤمنين إلى الحبشة وفي الإتقان استثناء قوله تعالى: وَإِن مِّنكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا مريم:71 أيضا

تاریخ نزول:

اس کا زمانہ نزول ہجرت حبشہ سے پہلے کا ہے جس کی دلیل یہ ہے کہ مہاجرین اسلام جب نجاشی شاہ حبشہ کے دربار میں بلائے گئے تھے جو اس وقت حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے یہی سورت بھرے دربار میں تلاوت کی تھی۔

www.suffahpk.com

جب اہل اسلام کو سخت جسمانی اذیتیں دے کر انہیں اسلام چھوڑنے پر مجبور کرنے کی کوشش کی گئی تو اس دور میں یہ سورت نازل ہوئی، تاکہ مسلمانوں کو تسلی ہو اور انہیں پتا چلے کہ انبیائے کرام بھی اس سلسلے سے گزر چکے ہیں، تمہیں بھی ان حالات کو برداشت کرنا چاہیے۔

دوسرا ہجرت حبشہ کا حکم آنے والا تھا اس لیے حضرت مریم اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درست حالات بھی بتائے گئے تاکہ حبشہ میں جاکر وہاں ان کی مقدس شخصیات کے بارے میں درست حقائق بیان کر سکیں۔

وجہ تسمیہ:

اس سورت میں متعدد انبیائے کرام کے حالات وواقعات بیان ہوئے ہیں لیکن حضرت مریم علیہا السلام کی کیفیات سب سے زیادہ تفصیل کے ساتھ اسی سورت میں بیان ہوئی ہیں اس لیے اس کا نام سورہ مریم رکھا گیا ہے۔

مرکزی موضوع اور خلاصہ

حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ کے مطابق اس سورت کا خلاصہ توحید، رسالت اور آخرت ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تقریر اور اسی طرح سورت کی آخر کی چند آیات توحید پر مشتمل ہیں۔

رسالت کا اثبات اس طرح ہے کہ گزشتہ انبیائے کرام کو جیسے نبوت ملی آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو بھی عطا ہوئی، سو نبوت ورسالت کوئی تعجب اور حیرت انگیز چیز نہیں جس کا انکار کر دیا جائے۔ دوسرا یہ کہ گزشتہ انبیاء کرام کے واقعات کو درست حقائق کے ساتھ بیان کرنا حالانکہ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امی ہیں، یہ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی نبوت کی دلیل ہے۔

www.suffahpk.com

تیسرا مضمون آخرت کے حوالے سے ہے۔ آخرت کے حوالے سے شبہات کا جواب بھی دیا گیا ہے اور قیامت کے کچھ مناظر بھی اس میں مذکور ہیں۔

حضرت مفتی تقی عثمانی دامت برکاتہم اپنی تفسیر "آسان ترجمہ قرآن" میں تحریر فرماتے ہیں:

"اس سورت کا بنیادی مقصد حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ حضرت مریم علیہا السلام کے بارے میں صحیح عقائد کی وضاحت اور ان کے بارے میں عیسائیوں کی تردید ہے اگرچہ مکہ مکرمہ میں جہاں یہ سورت نازل ہوئی عیسائیوں کی کوئی خاص آبادی نہیں تھی لیکن مکہ مکرمہ کے بت پرست کبھی کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دعوائے نبوت کی تردید کے لیے عیسائیوں سے مدد لیا کرتے تھے، اس کے علاوہ بہت سے صحابہ کفار مکہ کے مظالم سے تنگ آکر حبشہ کی طرف ہجرت کرنے جا رہے تھے جہاں عیسائی مذہب کی حکمرانی تھی اس لیے ضروری تھا کہ مسلمان حضرت عیسیٰ، حضرت مریم، حضرت زکریا اور حضرت یحییٰ علیہم السلام کی صحیح حقیقت سے واقف ہوں چنانچہ اس سورت میں ان حضرات کے واقعات اسی سیاق و سباق میں بیان ہوئے ہیں۔ اور چونکہ یہ واضح کرنا تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا کے بیٹے نہیں ہیں جیسا کہ عیسائیوں کا عقیدہ ہے بلکہ وہ انبیائے کرام ہی کے مقدس سلسلے کی ایک کڑی ہیں اس لیے بعض دوسرے انبیاء کرام علیہم السلام کا بھی مختصر تذکرہ اس سورت میں آیا ہے۔"

واقعات

1۔ حضرت زکریا علیہ السلام نے بی بی مریم کی کفالت کی تھی اور کھلی آنکھوں مشاہدہ کیا تھا کہ کس طرح بی بی مریم کے پاس بے موسم کے پھل اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتے ہیں، تب انہوں نے اللہ تعالیٰ سے آہستہ آواز میں اولاد کی دعا کی، حضرت زکریا علیہ السلام کے ہاں ابھی تک اولاد نہ تھی، اس وقت تک حضرت زکریا علیہ

www.suffahpk.com

السلام کے سر کے بال سفید ہو چکے تھے، ان کی اہلیہ بھی بوڑھی ہو چکی تھیں، لیکن اللہ تعالی نے اس بڑھاپے میں انہیں اولاد کی نعمت سے نوازا اور اس بچے کا نام "یحیی" خود رکھا۔(آیت 2 تا 15)

2۔ایک بار نوجوانی میں حضرت بی بی مریم بیت المقدس کی شرقی جانب عبادت کے لیے خلوت گاہ میں تشریف لے گئیں تو فرشتہ انسانی صورت میں متمثل ہو کر آیا، آپ ڈر گئیں، فرشتے نے تسلی دی اور حضرت عیسی کی والدہ بننے کی خوش خبری دی۔ پھر فرشتے نے آپ کے گریبان میں پھونک ماری جس سے حضرت عیسی علیہ السلام کا حمل ٹھیر گیا۔ جب درد زہ کا وقت قریب ہوا تو آپ دور یک جگہ تشریف لے گئیں جہاں کھجور کے درخت بھی تھے اور نیچے پانی کی نہر جاری تھیں۔ حضرت عیسی علیہ السلام کی ولادت ہوئی تو آپ نے کھجور اور تازہ پانی سے قوت اور صحت حاصل کی اور اس کے بعد شہر تشریف لائیں۔ نادانوں نے الزام لگایا تو بی بی مریم نے گود کی طرف اشارہ کیا۔ حضرت عیسی اس وقت معصوم بچے تھے لیکن اس وقت آپ نے بھرے مجمع میں اپنی والدہ کی بے گناہی کی تصدیق کی اور اپنے نبی اور اللہ کے بندے ہونے کی پیشین گوئی کی۔(آیت 16 تا 40)

3۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آپ کے والد کے مابین توحید کے حوالے سے مکالمہ۔آپ کے والد بت پرست تھے۔آپ نے ان کو بہت سمجھایا لیکن والد نہ مانے بلکہ جان سے مارنے کی دھمکی دی اور گھر چھوڑنے کا الٹی میٹم دیدیا۔آپ نے ادب واحترام کے ساتھ ان کو سلام کیا اور وہاں سے نقل مکانی کرلی۔(آیت 41 تا 50)

ان کے علاوہ حضرت اسماعیل، حضرت اسحاق، حضرت یعقوب، حضرت موسی وہارون اور حضرت ادریس علیہ السلام کا بھی ضمناً تذکرہ ہوا ہے۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی یہ خصوصیت بتائی گئی ہے کہ آپ اپنے گھر والوں کو نماز کی تلقین فرماتے تھے اور صادق الوعد یعنی وعدے کے بہت پکے تھے۔ حضرت ادریس علیہ السلام کو بلند مقام پر اٹھائے جانے کا ذکر بھی اسی سورت میں آیا ہے۔(آیت 49 تا 57)

www.suffahpk.com

احکام و مسائل

1۔آہستہ آواز میں دعا اللہ تعالی کو زیادہ پسند ہے؛کیونکہ اس میں اخلاص زیادہ ہوتا ہے۔ریاکاری کے مواقع کم ہوتے ہیں۔إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ نِدَاءً خَفِيًّا۔الآیۃ/3

2۔دعا کے آداب میں سے ہے کہ عاجزی وانکساری پر مبنی اور اللہ کی رحمت کو جوش دلانے والے الفاظ کا چناؤ کیا جائے۔رَبِّ إِنِّي وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّي وَاشْتَعَلَ الرَّأْسُ شَيْبًا وَلَمْ أَكُن بِدُعَائِكَ رَبِّ شَقِيًّا[مریم:4]

3۔اولاد کی خواہش زہد وایمان کے منافی نہیں۔{فَهَبْ لِي مِن لَّدُنكَ وَلِيًّا}[مریم:5]

4۔انبیائے کرام کی وراثت نبوت ہے،مال نہیں؛کیونکہ حضرت زکریا علیہ السلام نے جس وراثت کا ذکر کیا ہے اس سے یہی مراد ہے۔{فَهَبْ لِي مِن لَّدُنكَ وَلِيًّا(5)يَرِثُنِي وَيَرِثُ مِنْ آلِ يَعْقُوبَ}[مریم:65]

5۔بچوں کے ایسے نام رکھنا جو پہلے کسی کا نہ رکھا گیا ہو،جائز ہے لیکن نام معنویت سے بھرپور ہونا چاہیے۔{يَا زَكَرِيَّا إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ اسْمُهُ يَحْيَىٰ لَمْ نَجْعَل لَّهُ مِن قَبْلُ سَمِيًّا}[مریم:7]

6۔دعوت ہر حال میں دینی چاہیے،اگر داعی کی زبان کسی عارضہ کا شکار ہو جائے تو لکھ کر یا اشاروں سے دین کی دعوت دے۔{فَخَرَجَ عَلَىٰ قَوْمِهِ مِنَ الْمِحْرَابِ فَأَوْحَىٰ إِلَيْهِمْ أَن سَبِّحُوا بُكْرَةً وَعَشِيًّا}[مریم:11]

7۔بچپن میں بھی نبوت مل سکتی ہے۔پیدائشی ولایت کا ثبوت بھی اس سے نکلتا ہے۔{وَآتَيْنَاهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا}[مریم:12]

8۔فرشتے انسانی صورت اختیار کر سکتے ہیں۔{فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا}[مریم:17]

9۔بے موسم کے پھل آنا،بغیر باپ کے اولاد ہو جانا،گود میں بچے کو بول پڑنا؛یہ سب حضرت بی بی مریم کی کرامات میں سے ہیں۔کرامات اولیا برحق ہیں۔{قَالَ كَذَٰلِكِ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَلِنَجْعَلَهُ آيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا وَكَانَ أَمْرًا مَّقْضِيًّا}[مریم:21]

www.suffahpk.com

10۔دین کو نقصان پہنچنے کی حالت میں موت کی تمنا جائز ہے۔{فَأَجَاءَهَا الْمَخَاضُ إِلَىٰ جِذْعِ النَّخْلَةِ قَالَتْ يَا لَيْتَنِي مِتُّ قَبْلَ هَٰذَا وَكُنتُ نَسْيًا مَّنسِيًّا}

11۔زچہ بچہ کے لیے کھجور اور صاف ستھرا پانی صحت بخش اور طاقتور غذا ہے۔قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا وَهُزِّي إِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسَاقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا}[مریم:2524]

12۔خاموشی کا روزہ اس شریعت میں جائز نہیں لیکن گزشتہ شریعتوں میں چپ کا روزہ بھی جائز تھا اور اس کی منت ماننا بھی جائز ہے۔فَإِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ أَحَدًا فَقُولِي إِنِّي نَذَرْتُ لِلرَّحْمَٰنِ صَوْمًا فَلَنْ أُكَلِّمَ الْيَوْمَ إِنسِيًّا

[مریم:26]

13۔رجم کا تصور زمانہ قدیم سے چلا آرہا ہے۔{لَئِن لَّمْ تَنتَهِ لَأَرْجُمَنَّكَ}[مریم:46]

14۔کافر جب تک زندہ ہو اس کی ہدایت کی دعا کرنا جائز ہے۔{سَلَامٌ عَلَيْكَ سَأَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّي}

[مریم:47]

15۔والدین کے ساتھ ہمیشہ اچھے اخلاق اور نرم انداز سے بات کرنی چاہیے چاہے وہ کافر ہی کیوں نہ ہوں۔{سَلَامٌ عَلَيْكَ سَأَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّي}

16۔دین وایمان کی حفاظت کی خاطر والدین کو چھوڑنا پڑے تو ان کو بھی چھوڑنا ہوگا؛کیونکہ شریعت اور اللہ کا حکم سب سے مقدم ہے۔{وَأَعْتَزِلُكُمْ وَمَا تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ وَأَدْعُو رَبِّي عَسَىٰ أَلَّا أَكُونَ بِدُعَاءِ رَبِّي شَقِيًّا}[مریم:48]

17۔طوفان نوح کے بعد دنیا کی آبادی ان تمام افراد سے پھیلی جو کشتی میں سوار تھے۔{وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوحٍ}[مریم:58]

18۔تلاوت قرآن کے وقت رونا مستحب ہے۔{إِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُ الرَّحْمَٰنِ خَرُّوا سُجَّدًا وَبُكِيًّا}

[مریم:58]

www.suffahpk.com

19۔توبہ سے گناہ معاف ہوتے ہیں۔{إِلَّا مَن تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُونَ شَيْئًا}[مريم:60]

20۔فرشتے اللہ تعالی کے حکم کے تابع ہوتے ہیں۔اللہ تعالی کی مرضی نہ ہو تو انبیائے کرام کی ہزار تمنا کے باوجود بھی وہ نہیں اترتے۔{وَمَا نَتَنَزَّلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ لَهُ مَا بَيْنَ أَيْدِينَا وَمَا خَلْفَنَا وَمَا بَيْنَ ذَٰلِكَ}[مريم:64]

21۔پل صراط برحق ہے اور نیک وبد ہر انسان کو اس سے گزرنا ہے، تاہم نیک لوگ اس کو پار کر جائیں گے اور فاسق وفاجر اور کافر لوگ اس میں گر جائیں گے۔{وَإِن مِّنكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلَىٰ رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِينَ اتَّقَوا وَّنَذَرُ الظَّالِمِينَ فِيهَا جِثِيًّا}[مريم:72،71]

22۔مال ودولت اور نرینہ اولاد کی فراوانی حق پر ہونے کی دلیل نہیں بلکہ یہ چیزیں اللہ کی طرف سے آزمائش اور استدراج بھی ہو سکتی ہیں۔{أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا (77) أَطَّلَعَ الْغَيْبَ أَمِ اتَّخَذَ عِندَ الرَّحْمَٰنِ عَهْدًا}[مريم:77&78]

23۔لوگوں کے دلوں میں اہل اللہ یا کسی نیک انسان کی محبت پیدا ہو جانا اللہ تعالی کے کرنے سے ہوتا ہے۔{إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَٰنُ وُدًّا}[مريم:96]

www.suffahpk.com

سورۃ طٰہٰ

اعدادو شمار:

سورہ طہ مصحف کی ترتیب کے لحاظ سے بیسویں جبکہ نزول کی ترتیب کے لحاظ سے 45ویں سورت ہے۔ 8رکوع 135آیات، 1354کلمات اور 5288حروف پر مشتمل ہے۔

تفسیر الألوسی = روح المعانی (463/8)

وتسمی أیضا سورة الکلیم کما ذکر السخاوی فی جمال القراء وهی کما أخرج ابن مردویه عن ابن عباس وابن الزبیر رضی الله تعالی عنهم مکیة واستثنی بعضهم منها قوله تعالی: وَاصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ طه:130 الآیة وقال الجلال السیوطی: ینبغی أن یستثنی آیة أخری فقد أخرج البزار وأبو یعلی عن أبی رافع قال: أضاف النبی صلّی الله علیه وسلّم ضیفا فأرسلنی إلی رجل من الیهود أن أسلفنی دقیقا إلی هلال رجب فقال: لا إلا برهن فأتیت النبی علیه الصلاة والسلام فأخبرته فقال: أما والله إنی لأمین فی السماء أمین فی الأرض فلم أخرج من عنده حتی نزلت هذه الآیة لَا تَمُدَّنَّ عَیْنَیْكَ إِلٰی مَا مَتَّعْنَا بِهٖٓ أَزْوَاجًا مِّنْهُمْ الحجر:88 طه:131 الآیة

تاریخ نزول:

یہ سورت مکی ہے صرف اس کی ایک آیت، آیت نمبر 130 مدنی ہیں۔ علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس کی ایک اور آیت آیت نمبر 31 بھی مدنی ہے، باقی تمام آیات مکی ہیں۔ یہ سورت مکہ کے ابتدائی دور میں نازل ہوئی تھی جس کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ اسی سورت کو

www.suffahpk.com

سن کر مسلمان ہوئے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ چالیسویں نمبر پر مسلمان ہوئے تھے، جس کا یہی مطلب ہوا کہ یہ سورت بالکل شروع میں نازل ہو چکی تھی۔

وجہ تسمیہ اور نام

پہلی آیت طٰہ پر اس کا نام رکھا گیا ہے۔ طٰہ، نبی کریم ﷺ کا اسم گرامی ہے یا حروف مقطعات میں سے ہے۔ اس کا دوسرا نام سورۃ الکلیم ہے۔

فضائل:

مسند دارمی، صحیح ابن خزیمہ اور معجم طبرانی ان سب کتابوں میں ایک حدیث ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے سورۃ طٰہ اور سورہ یٰسین کی تلاوت آسمان و زمین کی پیدائش سے دو ہزار سال پہلے فرمائی، فرشتوں نے اس کو سنا تو کہا: "اس امت کے لیے بڑی خوش خبری ہے، جس پر یہ سورۃ نازل ہوگی، اور ان دلوں کے لیے بھی بڑی خوش خبری ہے جو ان کو یاد کریں گے، اور ان زبانوں کے لیے بھی بڑی خوش خبری ہے جو ان کی تلاوت کریں گے۔

ایک اور روایت میں حضرت ابو امامہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جنت میں قرآن کریم کا کوئی حصہ پڑھا نہیں جائے گا سوائے دو سورتوں سورہ طٰہ اور سورہ یٰسین کے، کہ جنت میں بھی یہ سورتیں پڑھی جائیں گی۔

تفسیر الآلوسی = روح المعانی (463/8)

أخرج الدارمي وابن خزيمة في التوحيد والطبراني في الأوسط والبيهقي في الشعب

وغيرهم عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنهم قال قال رسول الله صلّى الله عليه وسلّم:

«إن الله تبارك وتعالى قرأ «طه» و«يس» قبل أن يخلق السموات والأرض بألفي عام فلما

www.suffahpk.com

سمعت الملائكة القرآن قالت: طوبى لأمة ينزل عليها هذا وطوبى لأجواف تحمل هذا وطوبى

لألسنة تتكلم بهذا» وأخرج الديلمي عن أنس مرفوعا نحوه

وأخرج ابن مردويه عن أبي أمامة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: «كل قرآن

يوضع عن أهل الجنة فلا يقرؤون منه شيئا إلا سورة «طه» و «يس» فإنهم يقرؤون بهما

في الجنة إلى غير ذلك من الآثار.

موضوع:

تسلی اس سورت کا مرکزی موضوع ہے۔ تسلی آپ ﷺ کو بھی ہے اور امت کو بھی۔

خلاصہ مضامین

گزشتہ سورت کی طرح اس سورت کا خلاصہ بھی توحید، رسالت اور آخرت ہے۔ طٰہٰ ما انزلنا علیك القرآن سے رسالت کا مضمون شروع ہوتا ہے پھر تنزیلا ممن خلق سے توحید کا ذکر شروع ہوجاتا ہے ھل اتاك حدیث موسی سے توحید اور رسالت کا موضوع شروع ہو کر کافی آگے تک چلا جاتا ہے۔ من اعرض سے وحی اور رسالت کے ماننے اور نہ ماننے کی جزا و سزا کا ذکر ہے یہیں سے آخرت کا تذکرہ شروع ہوتا ہے۔

حضور اکرم ﷺ قرآن کی تلاوت اور دعوت دونوں میں بے پناہ مشقت اٹھاتے تھے، راتوں کو نماز میں اتنی طویل قراءت فرماتے کہ پاؤں مبارک میں ورم آجاتا اور پھر انسانوں تک قرآن کی دعوت پہنچانے میں بھی اپنی جان جوکھوں میں ڈالتے اور جب کوئی اس دعوت پر کان نہ دھرتا تو آپ کو غم ہوتا، اسی لیے رب کریم نے آپ ﷺ سمجھایا کہ آپ اپنے آپ کو زیادہ مشقت میں نہ ڈالیں، اس قرآن سے ہر کسی کا دل متاثر نہیں ہوسکتا بلکہ اس سے وہی متاثر ہوگا جس کے دل میں خوف خدا ہے۔

www.suffahpk.com

جس زمانے میں یہ سورت نازل ہوئی وہ مسلمانوں کے لیے بڑی آزمائش اور تکلیفوں کا زمانہ تھا، اس لیے اس سورت کا بنیادی مقصد ان کو تسلی دینا ہے کہ اس قسم کی آزمائشیں ہر زمانے میں اہل حق کو پیش آئی ہیں ؛لیکن آخری انجام انہی کے حق میں ہوا ہے، چنانچہ اسی سلسلے میں حضرت موسی علیہ السلام کا واقعہ تفصیل کے ساتھ اس سورت میں بیان ہوا ہے، جس سے دونوں باتیں ثابت ہوتی ہیں، یہ بھی کہ ایمان والوں کو آزمائشوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور یہ بھی کہ آخری فتح انہی کی ہوتی ہے، اس کے علاوہ یہ بھی ثابت کرنا مقصود ہے کہ تمام انبیاء کرام کی بنیادی دعوت ایک ہی ہوتی ہے کہ انسان خدائے واحد پر ایمان لائے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے۔

حضرت موسی علیہ السلام کی زندگی خطرات اور نشیب وفراز سے بھرپور ہے۔ آپ کے دنیا میں آنے سے پہلے فرعون نے بنی اسرائیل کے لڑکوں کو قتل کردینے کا حکم صادر کردیا تھا، چنانچہ جو بھی لڑکا بنی اسرائیل میں پیدا ہوتا قتل کردیا جاتا، وزیروں نے مشورہ دیا کہ اس طرح تو بنی اسرائیل کے سارے مرد ختم ہوجائیں گے تو ہماری خدمت کون کرے گا؟

تب یہ قانون بنا کہ ایک سال بچوں کو قتل کیا جائے گا اور دوسرے سال زندہ رکھا جائے گا۔ جس سال آپ کی ولادت ہوئی یہ وہ سال تھا جس میں بچوں کو قتل کیا جارہا تھا۔ اللہ تعالی نے آپ کی والدہ کے دل میں یہ تدبیر ڈالی کہ آپ کو تابوت میں ڈال کر نیل کی نذر کردیا جائے، یہ بھی بظاہر خطرناک اور جان لیوا اقدام تھا، فرعون کے کارندوں کے ہاتھ میں آنا بھی آپ کی زندگی کے لیے خطرہ تھا، لیکن اللہ تعالی نے قلوب میں آپ کی محبت پیدا فرمادی، جو بھی آپ کو دیکھتا آپ سے محبت کرنے لگتا۔

فرعون کی کسی دایا کا دودھ نہیں پیا آخر کار ماں ہی کے پاس واپسی ہوئی، جب جوان ہوئے تو قبطی کا قتل ہوگیا، اب پھر سے خطرہ پیدا ہوگیا۔

مدین میں دس سال قیام رہا۔یہیں شادی ہوئی، مدین سے واپسی میں وادی طوی کے اندر اللہ تعالی سے ہمکلامی کا واقعہ ہوا، نبوت عطا ہوئی اور آپ کو بنی اسرائیل اور فرعون کے لیے نبی بنا کر بھیجے گئے۔ عصا اور ید بیضا کے معجزات عطا ہوئے۔

آپ فرعون کے پاس تشریف لے گئے، اس سے مکالمہ ہوا، دلائل پیش ہوئے، فرعون دلیل کی جنگ ہار گیا تو موسی کو جھٹلا دیا۔ قاتل ہونے کا طعنہ دیا، ساحر کہا۔ جادو گروں سے مقابلہ منعقد ہوا، جادو گر ہار گئے، موسی جیت گئے۔ جادو گر اللہ کے حضور سجدہ ریز ہو کر مسلمان ہو گئے، فرعون نے اسلام لانے کے جرم میں انہیں سولی پر لٹکا دیا۔

فرعون کو مختلف طریقوں سے تنبیہ کی گئی، طوفان، ٹڈی، جوئیں، مینڈکوں، خون کا عذاب آیا، جب بھی عذاب آتا وہ موسی سے دعا کرواکر اور ایمان کا وعدہ کرتا جب عذاب ٹل جاتا تو مکر جاتا آخر کار ہجرت کا حکم آگیا۔ بنی اسرائیل نے ہجرت کی، دریا میں بارہ راستے بن گئے جسے بنی اسرائیل پار کر گئے۔ فرعون تعاقب میں آیا وہ بھی ان راستوں سے آنے لگا، جب بیچ میں پہنچا تو مع فوج غرق کر دیا گیا۔

غرق فرعون کے بعد جشن آزادی منایا گیا۔ توریت لینے طور پر گئے تو پیچھے قوم بچھڑے کی پرستش میں مبتلا ہو گئے، ہارون علیہ السلام نے روکا بھی لیکن قوم کے بدعقل لوگ شرک سے باز نہ آئے۔ واپسی میں موسی علیہ السلام نے حضرت ہارون علیہ السلام سے تحقیق احوال کے بعد سامری جس نے قوم میں تفرقہ ڈالا تھا اور شرک کا ارتکاب کرنے والوں، ان سب سے الگ الگ معاملات صاف کیے، ہر ایک کو اس کے کیے کی سزا ملی۔

سورت کے آخر میں قیامت کے چند ہولناک مناظر ذکر کیے گئے ہیں۔ علم دین میں زیادتی کی دعا کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام کا واقعہ ذکر کیا گیا ہے اور فرمایا گیا ہے کہ خود بھی نماز کی پابندی کیجیے اور اپنے اہل و عیال کو بھی اس کا پابند بنائیے! آپ کا کام دین کی دعوت پہنچانا ہے۔ معاشی سرگرمیاں آپ کے ذمہ نہیں۔ امت کی فکر آپ کا کام ہے، معاش کا انتظام اللہ کے ذمہ ہے۔

www.suffahpk.com

احکام و مسائل

1۔طٰہٰ کے بارے میں چار اقوال ہیں:

(1) یہ اللہ تعالی کے اسمائے حسنی میں سے ہے اور یہاں قسم کے لیے آیا ہے۔

(2) یہ آپ ﷺ کا اسم گرامی ہے۔

(3) اس کا معنی ہے: اے آدمی!

(4) تیسرا قول یہ ہے کہ یہ حروف مقطعات میں سے ہے یعنی اس کے معنی اللہ کے علاوہ کسی کو معلوم نہیں۔

التفسیر المظہری (124/6)

وقیل ھو اسم من اسماء اللہ تعالی وھو قسم کقولہ صلی اللہ علیہ وسلم حم لا ینصرون۔ أخرجہ ابو داود و الترمذی و النسائی و الحاکم وصححہ عن البراء بن عازب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیلۃ الخندق حم لا ینصرون وقال مقاتل بن حیان معناہ طئ الأرض بقدمیك ویرید فی التہجد اخرج ابن مردویۃ فی تفسیرہ عن علی رضی اللہ عنہ واخرج البزار عنہ انہ قال لما نزل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا قام اللیل کلہ حتی تورمت قدماہ فجعل یرفع رجلا ویضع اخری فھبط علیہ جبرئیل فقال طٰہٰ علی الأرض بقدمیك یا محمد کذا قرئ فعلی ھذا أصلہ طأ من وطئ یطأ فقلبت الھمزۃ ھاء وقلبت الھمزۃ فی یطأ الفا ثم بنی علیہ الأمر وضم إلیہ ھا السکت ویحتمل ان یکون الف طا مبدلۃ من الھمزۃ والھاء ضمیر راجع الی الأرض لکن یرد علی ھذا کتابتھا علی صورۃ الحروف وقال مجاھد وعطاء والضحاك معناہ یا رجل وقال قتادۃ ھو یا رجل بالسریانیۃ وقال الکلبی ھو یا انسان بلغۃ عك فعلی ھذا خطاب للنبی صلی اللہ علیہ وسلم ولھذا اعدوا طٰہٰ من اسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم لکونہ کنایۃ عنہ

www.suffahpk.com

2۔آہستہ آواز میں دعااور تلاوت اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے،کیونکہ اس میں اخلاص زیادہ ہوتا ہے۔{وَإِن تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ فَإِنَّهُ يَعْلَمُ السِّرَّ وَأَخْفَى}[طه:7]

3۔ایسا ہونا ممکن ہے کہ نور اور نار دور سے دیکھنے میں باہم مشابہ معلوم ہوں۔{إِذْ رَأَىٰ نَارًا فَقَالَ لِأَهْلِهِ امْكُثُوا إِنِّي آنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّي آتِيكُم مِّنْهَا بِقَبَسٍ أَوْ أَجِدُ عَلَى النَّارِ هُدًى فَلَمَّا أَتَاهَا نُودِيَ يَا مُوسَىٰ}[طه:11،10]

4۔محترم مقامات میں جوتے اتار لینے چاہییں۔یہی ادب ہے۔{إِنِّي أَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ إِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى}[طه:12]

5۔نماز کا مقصد اللہ تعالیٰ کی یاد ہے،لہٰذا کوشش کرنی چاہیے کہ نماز خشوع خضوع اور استحضار کے ساتھ پڑھی جائے۔{وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي}

6۔آدمی جتنا بڑا ولی بن جائے لیکن شریعت کے احکام معاف نہیں ہوسکتے۔{فَلَا يَصُدَّنَّكَ عَنْهَا مَن لَّا يُؤْمِنُ بِهَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ فَتَرْدَىٰ}[طه:16]

7۔عصا لے کر چلنا انبیائے کرام کی سنت ہے اور اس کے کئی فائدے ہیں۔{قَالَ هِيَ عَصَايَ أَتَوَكَّأُ عَلَيْهَا وَأَهُشُّ بِهَا عَلَىٰ غَنَمِي وَلِيَ فِيهَا مَآرِبُ أُخْرَىٰ}

8۔زبان میں لکنت ہونا نبوت کے منافی نہیں۔{وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّن لِّسَانِي يَفْقَهُوا قَوْلِي}[طه:28،27]

9۔دعوت دین کے کام میں افرادی قوت کی تمنا کرنا یا اس کی دعا کرنا توکل کے منافی نہیں بلکہ عین توکل ہے۔{وَاجْعَل لِّي وَزِيرًا مِّنْ أَهْلِي هَارُونَ أَخِي اشْدُدْ بِهِ أَزْرِي}[طه:29-31]

10۔انبیائے کرام کو وحی ہوتی ہے اور اولیائے کرام کو الہام۔{إِذْ أَوْحَيْنَا إِلَىٰ أُمِّكَ مَا يُوحَىٰ}[طه:38]

11۔دعوت کا درست طریقہ یہی ہے کہ نرم انداز میں خلوص دل کے ساتھ ہمدردی کے جذبات کے ساتھ دعوت دی جائے،نفرت کے جذبات ہونا دعوت کے لیے مضر ہے۔{اذْهَبَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ إِنَّهُ طَغَىٰ فَقُولَا لَهُ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهُ يَتَذَكَّرُ أَوْ يَخْشَىٰ}[طه:44،43]

www.suffahpk.com

12۔ تعلیم اور دعوت کے کام کے ساتھ ساتھ انسان کو ذکر کا بھی اہتمام کرنا چاہیے۔{اذْهَبْ أَنْتَ وَأَخُوكَ بِآيَاتِي وَلَا تَنِيَا فِي ذِكْرِي}[طه:42]

13۔ کافر کو سلام کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ یوں کہا جائے{وَالسَّلَامُ عَلَىٰ مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَىٰ}[طه:47]

14۔ پودوں میں بھی نر و مادہ ہوتے ہیں۔{فَأَخْرَجْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِنْ نَبَاتٍ شَتَّىٰ}[طه:53]

15۔ طبعی خوف لاحق ہونا شان نبوت کے منافی نہیں۔{فَأَوْجَسَ فِي نَفْسِهِ خِيفَةً مُوسَىٰ}[طه:67]

16۔ اسباب کی طرف کسی چیز کی نسبت کرنا توحید کے منافی نہیں، جیسے خود اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ پانی سے ہم نباتات اگاتے ہیں، حالانکہ پانی تو صرف ایک سبب ہے مسبب الاسباب اللہ تعالی ہیں۔{فَأَخْرَجْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِنْ نَبَاتٍ شَتَّىٰ}[طه:53]

17۔ واقعۂ موسی کے ذیل میں کچھ مسائل وہ ہیں جو سورہ بقرہ اور سورہ اعراف میں گزر چکے ہیں۔

18۔ گناہ گاروں کی صحبت سے دور رہنا چاہیے۔{قَالَ يَا هَارُونُ مَا مَنَعَكَ إِذْ رَأَيْتَهُمْ ضَلُّوا أَلَّا تَتَّبِعَنِ أَفَعَصَيْتَ أَمْرِي}[طه:93]

19۔ داڑھی اور سر کے بال بڑے رکھنا انبیائے کرام کی سنتوں میں سے ہے۔{لَا تَأْخُذْ بِلِحْيَتِي وَلَا بِرَأْسِي}[طه:94]

20۔ کشف اور تصرف کی قوت حاصل ہو جانا حق پر ہونے کی دلیل نہیں۔{قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ يَبْصُرُوا بِهِ فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِنْ أَثَرِ الرَّسُولِ فَنَبَذْتُهَا وَكَذَٰلِكَ سَوَّلَتْ لِي نَفْسِي}[طه:96]

21۔ علم ایک ایسا سمندر ہے جس کا کوئی کنارہ نہیں، اس لیے اس میں اضافہ کی دعا مانگتے رہنا چاہیے۔{وَقُلْ رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا}[طه:114]

22۔ اجتہادی غلطی ہونا شان نبوت کے خلاف نہیں۔{وَعَصَىٰ آدَمُ رَبَّهُ فَغَوَىٰ}[طه:121]

www.suffahpk.com

دعائیں

رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي، وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي، وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِنْ لِسَانِي يَفْقَهُوا قَوْلِي [طه: 25-28]

ترجمہ: پروردگار! میری خاطر میرا سینہ کھول دیجیے۔ اور میرے لیے میرا کام آسان بنادیجیے۔ اور میری زبان میں جو گرہ ہے اسے دور کردیجیے تاکہ لوگ میری بات سمجھ سکیں۔

رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا [طه: 114]

ترجمہ: میرے پروردگار! مجھے علم میں اور ترقی عطا فرما۔

www.suffahpk.com

ہوم ورک

1- طٰہٰ ــــــــــ کا نام ہے۔

- اللہ تعالی
- نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
- دونوں قول ملتے ہیں

2- يَرِثُنِي وَيَرِثُ مِنْ آلِ يَعْقُوبَ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا (سورہ مریم آیت:6) سے معلوم ہوا کہ:

- زکریا علیہ السلام حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد میں سے تھے۔
- انبیاء کی وراثت مال نہیں بلکہ نبوت ہوتی ہے۔
- زکریا علیہ السلام اس سے پہلے بے اولاد تھے۔

3- وَآتَيْنَاهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا (سورہ مریم، آیت 12) کے اس جملے سے ــــــــــ کا ثبوت ملتا ہے۔

- یحیی علیہ السلام کو بچپن میں نبوت ملنے کا
- یحیی علیہ السلام کے نبی ہونے کا
- یحیی علیہ السلام کے صاحب کتاب ہونے کا

4- حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسلام لانے کے اعتبار سے ــــــــــ نمبر پر تھے۔

- اٹھارویں
- تیسویں
- چالیسویں

5- حضرت یحیی علیہ السلام کا نام ــــــــــ نے رکھا۔

- حضرت زکریا علیہ السلام نے رکھا
- حضرت یعقوب علیہ السلام نے رکھا
- خود اللہ تعالی نے رکھا

www.suffahpk.com

6-وَاجْعَلْ لِّيْ وَزِيْرًا مِّنْ اَهْلِيْ (سورہ طہ، آیت 29) سے معلوم ہوا کہ:

- ہارون علیہ السلام موسی علیہ السلام کے بھائی تھے۔
- حکومتی عہدے اپنے رشتے داروں کو دینے چاہییں۔
- افرادی قوت کی دعا توکل کے خلاف نہیں۔

7- قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ يَبْصُرُوْا بِهٖ فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ فَنَبَذْتُهَا وَ كَذٰلِكَ سَوَّلَتْ لِيْ نَفْسِيْ (سورہ طہ آیت 96) سے معلوم ہوا کہ:

- کشف ہونا حق پر ہونے کی دلیل نہیں
- دل میں آنے والے وساوس پر پکڑ نہیں
- نفس انسان کو گناہ پر آمادہ کرتا ہے۔

8-سورہ مریم ______ سے پہلے نازل ہوئی۔

- ہجرت مدینہ
- ہجرت طائف
- ہجرت حبشہ

9-حضرت موسی علیہ السلام کی والدہ نے آپ کو صندوق میں ڈال کر ______ میں بہادیا۔

- بحیرہ احمر
- دریائے نیل
- دریائے فرات

10- اِذْهَبْ اَنْتَ وَاَخُوْكَ بِاٰيٰتِيْ وَلَا تَنِيَا فِيْ ذِكْرِيْ (سورہ طہ آیت 42) سے معلوم ہوا کہ:

- اکیلے دور کا سفر نہیں کرنا چاہیے
- اسباب سفر اختیار کرنا خلاف توکل نہیں
- دعوت و تبلیغ کے ساتھ ذکر و اذکار کا اہتمام لازم ہے

www.suffahpk.com

سورۃ الانبیاء

اعداد و شمار:

مصحف کی ترتیب کے لحاظ سے 21ویں اور نزول کی ترتیب کے لحاظ سے یہ 73ویں سورت ہے۔ اس سورت میں 7 رکوع، 112 آیات، 1174 کلمات اور 4925 حروف ہیں۔

تاریخ نزول:

تفسیر روح المعانی (3/9)

نزلت بمكة كما أخرج ابن مردويه عن ابن عباس وابن الزبير رضي الله تعالى عنهم وفي البحر أنها مكية بلا خلاف وأطلق ذلك فيها واستثنى منها في الإتقان قوله تعالى: أَفَلَا يَرَوْنَ أَنَّا نَأْتِي الْأَرْضَ [الأنبياء:44]

وجہ تسمیہ:

اس سورت میں سترہ انبیائے کرام کا تذکرہ ہے اس لیے اس کا نام انبیاء ہے۔

خلاصہ مضامین

اس سورت کا موضوع توحید، رسالت اور قیامت ہے۔ اعتراضات کا جواب بھی دیا گیا ہے۔

توحید:

اس سورت میں توحید کے متعدّد دلائل ذکر کیے گئے ہیں:

1۔ آسمان اور زمین کے مادے باہم ملے ہوئے تھے، ہم نے ہی اپنی قدرت سے دونوں کو جدا جدا کر دیا اور آسمان زمین بنا دیے۔ {أَوَلَمْ يَرَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنَاهُمَا} [الأنبياء:30]

www.suffahpk.com

2۔یہ ہماری قدرت ہے کہ ہم نے ہر جاندار چیز کو پانی سے پیدا کیا ہے۔ {وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ} [الأنبياء: 30]

3۔ہم ہی نے زمین میں پہاڑ لگائے، تاکہ زمین ہلنے نہ لگے۔ {وَجَعَلْنَا فِي الْأَرْضِ رَوَاسِيَ أَنْ تَمِيدَ بِهِمْ} [الأنبياء: 31]

4۔ہم ہی نے زمین میں کشادہ راستے بنائے، تاکہ لوگ ان پر چلیں اور راستے تلاش کر سکیں۔ {وَجَعَلْنَا فِيهَا فِجَاجًا سُبُلًا لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُونَ} [الأنبياء: 31]

5۔ہم ہی نے آسمان کو محفوظ چھت بنایا۔ {وَجَعَلْنَا السَّمَاءَ سَقْفًا مَحْفُوظًا} [الأنبياء: 32]

6۔سورج اور چاند کا نظام ہم ہی نے بنایا، ہر ایک اپنے اپنے مدار میں انتہائی تیز رفتاری سے گھوم رہا ہے، نہ رات دن میں ٹکراؤ ہوتا ہے اور نہ ہی وہ خلط ملط ہوتے ہیں۔ {وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ} [الأنبياء: 33]

7۔اگر آسمان زمین میں ایک سے زیادہ خدا ہوتے تو نظم کائنات کب کا درہم برہم ہو چکا ہوتا۔ {لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللَّهُ لَفَسَدَتَا} [الأنبياء: 22]

رسالت:

رسالت کے ضمن میں متعدد انبیائے کرام علیہم السلام کا ذکر ہے:

حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت ہارون علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت یعقوب علیہ السلام، حضرت اسحاق علیہ السلام، حضرت لوط علیہ السلام، حضرت ایوب علیہ السلام، حضرت سلیمان علیہ السلام، حضرت داؤد علیہ السلام، حضرت ذی الکفل علیہ السلام، حضرت ادریس علیہ السلام، حضرت اسماعیل علیہ السلام، حضرت یحیٰی علیہ السلام، حضرت زکریا علیہ السلام، حضرت یونس علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام

www.suffahpk.com

ان کا مقصد رسالت کا اثبات ہے کہ گزشتہ انبیائے کرام کو جیسے نبوت ملی آپ ﷺ کو بھی عطا ہوئی ، سو نبوت ور سالت کوئی تعجب اور حیرت انگیز چیز نہیں جس کا انکار کر دیا جائے۔ دوسرا یہ کہ گزشتہ انبیائے کرام کے واقعات کو درست حقائق کے ساتھ بیان کرنا حالانکہ آپ ﷺ امی ہیں، یہ آپ ﷺ کی نبوت کی دلیل ہے۔

ان سترہ میں سے کچھ انبیائے کرام علیہم السلام کے قصے قدرے تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں اور باقیوں کا اجمالی ذکر ہے۔ انبیائے سابقہ کے قصے بیان کرنے کے بعد بتایا گیا کہ محمد رسول اللہ ﷺ دین اور دنیا میں سارے جہانوں کے لیے رحمت ہیں، آپ نے اللہ کا پیغام انسانوں تک پہنچا دیا، مگر جب ہر قسم کے دلائل پیش کرنے کے بعد بھی لوگ نہ سمجھے تو آپ نے اللہ سے دعا کی: { رَبِّ احْكُمْ بِالْحَقِّ وَرَبُّنَا الرَّحْمَنُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ} [الأنبياء: 112] اے میرے پروردگار! حق کا فیصلہ کر دیجیے اور ہمارا پروردگار بڑی رحمت والا ہے اور جو تم باتیں بناتے ہو ان کے مقابلے میں اسی کی مدد درکار ہے۔

قیامت:

آیت نمبر 1 میں بتایا گیا ہے کہ قیامت کا وقوع اور حساب کا وقت بہت قریب آگیا ہے، لیکن اس ہولناک دن سے انسان غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔ آیت نمبر 96 میں ہے کہ قرب قیامت میں یاجوج و ماجوج کو کھول دیا جائے گا اور وہ ہر بلندی سے دوڑ رہے ہوں گے۔ آیت نمبر 98 میں فرمایا گیا ہے کہ مشرکین اور ان کے بت قیامت کے دن دوزخ کا ایندھن بنیں گے۔

اعتراضات کا جواب

1۔ کفار مکہ کی یہ غلط فہمی تھی کہ بشر کبھی رسول نہیں ہو سکتا۔ اس کا بڑی تفصیل کے ساتھ رد کیا گیا ہے کہ آپ سے پہلے بھی جتنے پیغمبر آئے سبھی انسان اور بشر تھے۔

www.suffahpk.com

2۔ان کا آپ ﷺ پر اور قرآن پر مختلف اور متضاد قسم کے اعتراضات کرتے۔کبھی کہتے کہ یہ تو تمھاری طرح ہی کا ایک انسان ہے۔کبھی کہتے کہ یہ جادوگر ہے۔کبھی کہتے کہ ان کی باتیں محض خواب وخیالات ہیں۔کبھی کہتے کہ یہ محض شاعر ہیں۔ان سب کا جواب دیا گیا کہ نبی سارے ہی انسان ہوتے ہیں۔کبھی کوئی فرشتہ نبی بن کر نہیں آیا۔اس لیے نبی کا انسان ہونا حیرت اور تعجب کی بات کیسے ہو سکتی ہے؟باقی جادو اور شاعری کا یہاں سے گزر بھی نہیں اور آپ ﷺ جیسی صادق وامین ہستی کو آپ کیسے بہتان طراز کہہ سکتے ہیں؟

وَأَسَرُّوا النَّجْوَى الَّذِينَ ظَلَمُوا هَلْ هَذَا إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ أَفَتَأْتُونَ السِّحْرَ وَأَنْتُمْ تُبْصِرُونَ (3) قَالَ رَبِّي يَعْلَمُ الْقَوْلَ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ (4) بَلْ قَالُوا أَضْغَاثُ أَحْلَامٍ بَلِ افْتَرَاهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ فَلْيَأْتِنَا بِآيَةٍ كَمَا أُرْسِلَ الْأَوَّلُونَ

3۔ان کا یہ تصور کہ زندگی بس ایک کھیل ہے جسے چند روز کھیل کر یونہی ختم ہوجانا ہے،اس کا کوئی نتیجہ نہیں نکلنا ہے،کسی حساب کتاب اور جزاوسزا سے سابقہ نہیں پیش آنا ہے۔یہ چیز چونکہ اُس غفلت وبے اعتنائی کی اصل جڑ تھی جس کے ساتھ وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت کا انکار کر رہے تھے،اس لیے بڑے ہی مؤثر انداز میں اس کا توڑ کیا گیا ہے۔﴿وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لَاعِبِينَ (16) لَوْ أَرَدْنَا أَنْ نَتَّخِذَ لَهْوًا لَاتَّخَذْنَاهُ مِنْ لَدُنَّا إِنْ كُنَّا فَاعِلِينَ (17) بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهُ فَإِذَا هُوَ زَاهِقٌ وَلَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُونَ﴾[الأنبياء:16-18]

4۔ان کی یہ غلط فہمی کہ عذاب کیوں نہیں آتا؟اس کا جواب دیا گیا ہے جو گزشتہ سورتوں میں بھی گزر چکا ہے۔

احکام ومسائل

1۔خواب کی ایک قسم خیالی خواب ہے۔دن بھر انسان جو کچھ سوچتا ہے وہی چیز خواب میں نظر آجائے اس کو خیالی خواب اور عربی میں اضغاث احلام کہا جاتا ہے۔﴿بَلْ قَالُوا أَضْغَاثُ أَحْلَامٍ﴾[الأنبياء:5]

www.suffahpk.com

2۔ نبوت ورسالت صرف مردوں کو دی گئی ہے، خواتین کو نہیں۔{وَمَا أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ إِلَّا رِجَالًا نُوحِي إِلَيْهِمْ}[الأنبیاء:7]

3۔ کھانا و غیرہ نہ کھانا مقبولیت کی دلیل نہیں۔{وَمَا جَعَلْنَاهُمْ جَسَدًا لَا يَأْكُلُونَ الطَّعَامَ}[الأنبیاء:8]

4۔ عذاب دیکھ لینے کے بعد یا سکرات طاری ہونے کے بعد توبہ قبول نہیں ہوتی۔{فَلَمَّا أَحَسُّوا بَأْسَنَا إِذَا هُمْ مِنْهَا يَرْكُضُونَ (12) لَا تَرْكُضُوا وَارْجِعُوا إِلَىٰ مَا أُتْرِفْتُمْ فِيهِ وَمَسَاكِنِكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْأَلُونَ (13) قَالُوا يَا وَيْلَنَا إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ}[الأنبیاء:12-14]

5۔ ملحدین اور دھریے کہتے ہیں کہ یہ کائنات خود سے بن گئی ہے اور انسان مکمل طور پر آزاد ہے۔ اس سورت کی آیات بتاتی ہیں کہ یہ کائنات خود بخود یا بے کار پیدا نہیں ہوئی بلکہ اس کو اللہ تعالی نے اپنی قدرت سے پیدا فرمایا اور اس کا ایک مقصد تخلیق ہے اور وہ ہے حق اور باطل کا معرکہ سجا کر اپنی ذی شعور مخلوق کی بندگی کا امتحان لینا، اس کے علاوہ بھی اس کائنات کی تخلیق کے پیچھے کئی مصلحتیں کارفرما ہیں۔{وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لَاعِبِينَ (16) لَوْ أَرَدْنَا أَنْ نَتَّخِذَ لَهْوًا لَاتَّخَذْنَاهُ مِنْ لَدُنَّا إِنْ كُنَّا فَاعِلِينَ (17) بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهُ فَإِذَا هُوَ زَاهِقٌ}[الأنبیاء:16-18]

6۔ فرشتے گناہوں سے معصوم ہوتے ہیں۔{بَلْ عِبَادٌ مُكْرَمُونَ (26) لَا يَسْبِقُونَهُ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِأَمْرِهِ يَعْمَلُونَ}[الأنبیاء:26-27]

7۔ جلد بازی اچھی چیز نہیں، گو نفسیاتی طور پر انسان جلد باز واقع ہوا ہے۔{خُلِقَ الْإِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ}[الأنبیاء:37]

8۔ اللہ تعالی اپنے کسی قول و فعل کے جواب دہ نہیں ہیں، مخلوق جواب دہ ہے۔{لَا يُسْأَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْأَلُونَ}[الأنبیاء:23]

www.suffahpk.com

9۔ کبھی کسی رسول یا فرشتہ نے خدائی کا یا خدا کی خدائی میں شریک ہونے کا دعوی نہیں کیا۔ بالفرض اگر کوئی ایسا دعوی کرے تو اللہ تعالی کے انصاف سے وہ بھی نہیں بچ پائیں گے۔ ﴿وَمَن يَقُلْ مِنْهُمْ إِنِّي إِلَٰهٌ مِّن دُونِهِ فَذَٰلِكَ نَجْزِيهِ جَهَنَّمَ ۚ كَذَٰلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ﴾ [الأنبياء:29]

10۔ کبھی کوئی انسان ہمیشہ زندہ نہیں رہ سکتا، ہمیشہ زندہ رہنے کو نبوت کی شرط سمجھنا جہالت ہے۔ ﴿وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّن قَبْلِكَ الْخُلْدَ﴾ اس سے معلوم ہوا کہ حضرت خضر علیہ السلام ہمیشہ سے زندہ نہیں ہیں بلکہ وہ فوت ہو چکے ہیں، یہ الگ بات ہے کہ ان کو روحانی تصرف دے دیا گیا ہو اور اب وہ تکوینیات پر مامور ہوں۔

11۔ کوئی بھی ایسا کام جس میں حد درجہ انہماک اور حقوق اللہ اور حقوق العباد سے غفلت ہو جائے جیسے شطرنج وغیرہ وہ منع ہے اور آیت ﴿مَا هَٰذِهِ التَّمَاثِيلُ الَّتِي أَنتُمْ لَهَا عَاكِفُونَ﴾ [الأنبياء:52] میں داخل ہے۔

12۔ کسی مصلحت یا عذر کی وجہ سے توریہ کرنا جائز ہے۔ ﴿بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هَٰذَا فَاسْأَلُوهُمْ إِن كَانُوا يَنطِقُونَ﴾ [الأنبياء:63]

13۔ تسبیح اور ذکر کا شعور ہر مخلوق کے اندر ودیعت کیا گیا ہے۔ ﴿وَسَخَّرْنَا مَعَ دَاوُودَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ﴾ [الأنبياء:79]

14۔ اجتہادی اختلاف برا نہیں، دو نبیوں کے مابین جب اجتہادی اختلاف ہو سکتا ہے تو علما کے درمیان بھی اجتہادی اختلاف ہو سکتا ہے اور اسے فرقہ واریت نہیں کہہ سکتے۔ وَدَاوُودَ وَسُلَيْمَانَ إِذْ يَحْكُمَانِ فِي الْحَرْثِ إِذْ نَفَشَتْ فِيهِ غَنَمُ الْقَوْمِ وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شَاهِدِينَ (78) فَفَهَّمْنَاهَا سُلَيْمَانَ ۚ وَكُلًّا آتَيْنَا حُكْمًا وَعِلْمًا

15۔ دستکاری یعنی ہاتھ کی کمائی توکل کے منافی نہیں، اسی طرح کمائی کے لیے اسباب اختیار کرنا یہ بھی توکل کے منافی نہیں بلکہ عین توکل ہے۔ ﴿وَعَلَّمْنَاهُ صَنْعَةَ لَبُوسٍ لَّكُمْ﴾ [الأنبياء:80]

16۔ اللہ تعالی نے انسان کو ایسی طاقت وصلاحیت دی ہے کہ جنات وشیاطین بھی اس کے تابع اور مسخر ہو سکتے ہیں۔ ﴿وَمِنَ الشَّيَاطِينِ مَن يَغُوصُونَ لَهُ وَيَعْمَلُونَ عَمَلًا دُونَ ذَٰلِكَ﴾ [الأنبياء:82]

www.sirflahpk.com

17۔انبیائے کرام معصوم ہوتے ہیں، تاہم وہ اپنی کسی غلطی کو ذنب یا ظلم کہہ دیں تو وہ ان کا تواضع ہوگا اور مجاز پر محمول ہوگا۔{فَنَادَىٰ فِي الظُّلُمَاتِ أَن لَّا إِلَٰهَ إِلَّا أَنتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنتُ مِنَ الظَّالِمِينَ}[الأنبياء:87]

18۔مشکلات میں یہ اس دعا کا ورد مفید ہے: {فَنَادَىٰ فِي الظُّلُمَاتِ أَن لَّا إِلَٰهَ إِلَّا أَنتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنتُ مِنَ الظَّالِمِينَ}[الأنبياء:87]

19۔اولاد کی تمنا ایمان اور زہد کے منافی نہیں۔{وَزَكَرِيَّا إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْدًا وَأَنتَ خَيْرُ الْوَارِثِينَ}[الأنبياء:89]

20۔جس کے ہاں اولاد نہ ہو رہی ہو اس کے لیے یہ دعا مفید و مجرب ہے: {وَزَكَرِيَّا إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْدًا وَأَنتَ خَيْرُ الْوَارِثِينَ}[الأنبياء:89]

21۔تمام معبودان باطلہ جہنم میں ڈالے جائیں گے، تاہم اپنی ذات میں جو شخصیات نیک گزری ہیں وہ اس سے مستثنیٰ ہیں، وہ جہنم کی آہٹ بھی محسوس نہیں کریں گے۔{إِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ أَنتُمْ لَهَا وَارِدُونَ (98) لَوْ كَانَ هَٰؤُلَاءِ آلِهَةً مَّا وَرَدُوهَا وَكُلٌّ فِيهَا خَالِدُونَ (99) لَهُمْ فِيهَا زَفِيرٌ وَهُمْ فِيهَا لَا يَسْمَعُونَ (100) إِنَّ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُم مِّنَّا الْحُسْنَىٰ أُولَٰئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُونَ} [الأنبياء: 98 - 101]

22۔آپ ﷺ کی رسالت صرف جزیرۃ العرب کے لیے خاص نہیں بلکہ پوری دنیا بلکہ آپ ﷺ تمام جہانوں کے پیغمبر ہیں۔{وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ}[الأنبياء:107]

23۔انبیا و اولیا عالم الغیب نہیں ہوتے۔{وَإِنْ أَدْرِي أَقَرِيبٌ أَم بَعِيدٌ مَّا تُوعَدُونَ (109) إِنَّهُ يَعْلَمُ الْجَهْرَ مِنَ الْقَوْلِ وَيَعْلَمُ مَا تَكْتُمُونَ (110) وَإِنْ أَدْرِي لَعَلَّهُ فِتْنَةٌ لَّكُمْ وَمَتَاعٌ إِلَىٰ حِينٍ}[الأنبياء:109-111]

www.suffahpk.com

سائنس

1۔آیت نمبر10 میں فرمایا گیا ہے:لقد انزلنا الیکم کتبا فیہ ذکرکم،ہم نے ایسی کتاب تمھارے لیے نازل کی ہے جس میں تم سب کا تذکرہ موجود ہے۔مطلب انسان کی نفسیات اس میں موجود ہے کہ وہ ناشکرا ہے یا جلد باز ہے یا کمزور ہے،دل میں وساوس آتے ہیں یا نہیں آتے،نفس لوامہ ہے امارہ ہے یا مطمئنہ،ہر انسان خود کو اس میں تلاش کر سکتا ہے۔

2۔آیت 30 میں ارشاد ہے کہ آسمان اور زمین دونوں ملے ہوئے تھے،جڑے ہوئے تھے،ہم نے ہی اپنی قدرت سے دونوں کو جدا جدا کر دیا۔اس سے بگ بینگ کے نظریے کی تصدیق ہوتی ہے۔

قرآن کریم کی اس آیت کو پڑھتے جائیں اور بگ بینگ پر غور کرتے جائیں۔قرآن اور سائنس دونوں ہی اس بات پر متفق نظر آتے ہیں کہ کائنات پہلے اکائی کی صورت میں تھی،پھر قدرت نے یعنی اللہ تعالی کی ذات نے اسے پھیلا کر موجودہ حالت دی ہے۔لیکن دونوں کے موقف میں کچھ بنیادی فرق ہیں:

الف۔بگ بینگ کی تھیوری میں یہ نہیں کہا گیا کہ یہ دھماکا کیا کس نے؟قرآن کہتا ہے کہ یہ عمل خود بخود نہیں ہوا،اس لیے کہ ہر حرکت کے پیچھے کوئی محرک ہونا تسلیم شدہ اصول ہے،جسے یہاں بھی اپلائی کیا جائے گا۔اگر کائنات بگ بینگ سے وجود میں آئی ہے تو اس کا محرک ہونا ضروری ہے اور وہ محرک اللہ تعالی کی ذات ہے۔

ب۔بگ بینگ کا مطلب عظیم دھماکا۔قیاس یہ کہتا ہے کہ دھماکے سے زندگی وجود میں نہیں آسکتی،کیونکہ دھماکے سے تو ہمیشہ تباہی پھیلتی ہے،اس کے مقابلے میں قرآن نے دھماکے کے الفاظ استعمال نہیں کیے بلکہ بند مادے کو کھولنے کی تعبیر اختیار کی ہے جو عقل اور فطرت کے زیادہ قریب ہے۔

3۔ہر زندہ چیز پانی سے پیدا کی گئی ہے۔{وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ}[الأنبياء:30]

4۔سورج چاند یعنی ستارے سیارے گردش کر رہے ہیں۔{كُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ}[الأنبياء:33]

www.suffahpk.com

5۔آیت نمبر104 سے معلوم ہوتا ہے کہ فنائے دنیا کے موقع پر دنیا اپنی شروعات کے نقطے پر آجائے گی۔ {يَوْمَ نَطْوِي السَّمَاءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ} [الأنبياء:104]

دعائیں

أَنِّي مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَأَنتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ [الأنبياء: 83]

ترجمہ: مجھے یہ تکلیف لگ گئی ہے، اور تو سارے رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔

لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنتُ مِنَ الظَّالِمِينَ [الأنبياء: 87]

ترجمہ: (یا اللہ!) تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو ہر عیب سے پاک ہے، بیشک میں قصوروار ہوں۔

رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْدًا وَأَنتَ خَيْرُ الْوَارِثِينَ [الأنبياء: 89]

ترجمہ: یارب! مجھے اکیلا نہ چھوڑیے، اور آپ سب سے بہتر وارث ہیں۔

رَبِّ احْكُم بِالْحَقِّ وَرَبُّنَا الرَّحْمَٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلَىٰ مَا تَصِفُونَ [الأنبياء: 112]

ترجمہ: اے میرے پروردگار! حق کا فیصلہ کر دیجیے اور ہمارا پروردگار بڑی رحمت والا ہے اور جو باتیں تم بناتے ہو، ان کے مقابلے میں اسی کی مدد درکار ہے۔

www.suffahpk.com

سورۃ الحج

اعداد و شمار:

مصحف کی ترتیب کے لحاظ سے 22ویں اور نزول کی ترتیب کے لحاظ سے یہ 103ویں سورت ہے۔اس سورت میں 10رکوع،78آیات،1279کلمات اور5196حروف ہیں۔

وجہ تسمیہ:

اس سورت میں حج کے مناسک کا تذکرہ ہے اس لیے اس کا نام سورۃ الحج ہے۔

تاریخ نزول:

اس سورت کا کچھ حصہ مدنی ہے اور کچھ مکی۔ مطلب یہ ہے کہ اس سورت کا نزول مکہ مکرمہ میں ہجرت سے پہلے شروع ہو چکا تھا اور تکمیل ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں ہوئی۔

تفسیر روح المعانی(105/9)

أخرج ابن مردويه عن ابن عباس وابن الزبير رضي الله تعالى عنهم أنها نزلت بالمدينة وهو قول الضحاك وقيل كلها مكية وأخرج أبو جعفر النحاس عن مجاهد عن ابن عباس أنها مكية سوى ثلاث آيات هذانِ خَصمانِ إلى تمام الآيات الثلاث فإنها نزلت بالمدينة وفي رواية عن ابن عباس إلا أربع آيات هذانِ خَصمانِ إلى قوله تعالى: عَذابَ الحَرِيقِ الحج:22

www.suffahpk.com

وأخرج ابن المنذر عن قتادة أنها مدنية غير أربع آيات وما أرسلنا من قبلك من رسول إلى عذاب يوم عقيم الحج:52-55 فإنها مكيات والأصح القول بأنها مختلطة فيها مدني ومكي وإن اختلف في التعيين وهو قول الجمهور.

خلاصہ مضامین

اس سورت کا خلاصہ تین باتیں ہیں:

1۔ قیامت۔ سورت کی ابتدا میں بھی قیامت کا تذکرہ ہے اور بیچ بیچ میں بھی اس کے مختلف حالات و وقائع اور جنت جہنم کے مناظر بیان ہوئے ہیں۔ یَا أَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَیْءٌ عَظِیمٌ (1) یَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّا أَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَى وَمَا هُمْ بِسُكَارَى وَلَكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِیدٌ [الحج: 2،1] {یَا أَیُّهَا النَّاسُ إِنْ كُنْتُمْ فِی رَیْبٍ مِنَ الْبَعْثِ فَإِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ تُرَابٍ} [الحج: 5] {وَأَنَّ السَّاعَةَ آتِیَةٌ لَا رَیْبَ فِیهَا} [الحج: 7] هَذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِی رَبِّهِمْ فَالَّذِینَ كَفَرُوا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِیَابٌ مِنْ نَارٍ یُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوسِهِمُ الْحَمِیمُ (19) یُصْهَرُ بِهِ مَا فِی بُطُونِهِمْ وَالْجُلُودُ (20) وَلَهُمْ مَقَامِعُ مِنْ حَدِیدٍ (21) كُلَّمَا أَرَادُوا أَنْ یَخْرُجُوا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ أُعِیدُوا فِیهَا وَذُوقُوا عَذَابَ الْحَرِیقِ (22) إِنَّ اللَّهَ یُدْخِلُ الَّذِینَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِی مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ یُحَلَّوْنَ فِیهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَلُؤْلُؤًا وَلِبَاسُهُمْ فِیهَا حَرِیرٌ} [الحج: 19-23]

2۔ توحید کے دلائل اور منکرین کی تردید۔ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ یَسْجُدُ لَهُ مَنْ فِی السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِی الْأَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُومُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ وَكَثِیرٌ مِنَ النَّاسِ [الحج: 18] حُنَفَاءَ لِلَّهِ غَیْرَ مُشْرِكِینَ بِهِ وَمَنْ یُشْرِكْ بِاللَّهِ فَكَأَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَاءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّیْرُ أَوْ تَهْوِی بِهِ الرِّیحُ فِی مَكَانٍ سَحِیقٍ [الحج: 31] لَنْ یَنَالَ اللَّهَ لُحُومُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا وَلَكِنْ یَنَالُهُ التَّقْوَى مِنْكُمْ [الحج: 37] ذَلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ یُولِجُ اللَّیْلَ فِی النَّهَارِ وَیُولِجُ النَّهَارَ فِی اللَّیْلِ وَأَنَّ اللَّهَ سَمِیعٌ بَصِیرٌ ذَلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ وَأَنَّ مَا یَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ هُوَ الْبَاطِلُ وَأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْعَلِیُّ الْكَبِیرُ أَلَمْ تَرَ أَنَّ

www.suffahpk.com

اللَّهَ أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَتُصْبِحُ الْأَرْضُ مُخْضَرَّةً إِنَّ اللَّهَ لَطِيفٌ خَبِيرٌ لَّهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَإِنَّ اللَّهَ لَهُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ[الحج:61-64]أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ سَخَّرَ لَكُم مَّا فِي الْأَرْضِ وَالْفُلْكَ تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِأَمْرِهِ وَيُمْسِكُ السَّمَاءَ أَن تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِ إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ وَهُوَ الَّذِي أَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ إِنَّ الْإِنسَانَ لَكَفُورٌ[الحج:65،66]يَا أَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوا لَهُ إِنَّ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ لَن يَخْلُقُوا ذُبَابًا وَلَوِ اجْتَمَعُوا لَهُ وَإِن يَسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْئًا لَّا يَسْتَنقِذُوهُ مِنْهُ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوبُ[الحج:73]

3۔آپ ﷺ کی نبوت کے دلائل، شبہات کا جواب اور اسی کے ذیل میں مشرکین نے حج و عمرہ پر جو پابندی لگائی تھی اس کی تردید کی گئی ہے۔ جہاد کی اجازت بھی آپ ﷺ کی نبوت کے ذیل میں ہی دی گئی ہے۔مَن كَانَ يَظُنُّ أَن لَّن يَنصُرَهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَلْيَمْدُدْ بِسَبَبٍ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ لْيَقْطَعْ فَلْيَنظُرْ هَلْ يُذْهِبَنَّ كَيْدُهُ مَا يَغِيظُ[الحج:15]وَإِن يُكَذِّبُوكَ فَقَدْ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَعَادٌ وَثَمُودُ[الحج:42]وَمَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ مِن رَّسُولٍ وَلَا نَبِيٍّ إِلَّا إِذَا تَمَنَّىٰ أَلْقَى الشَّيْطَانُ فِي أُمْنِيَّتِهِ فَيَنسَخُ اللَّهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطَانُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللَّهُ آيَاتِهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ لِّيَجْعَلَ مَا يُلْقِي الشَّيْطَانُ فِتْنَةً لِّلَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ وَالْقَاسِيَةِ قُلُوبُهُمْ[الحج:52،53]

اس سورت میں یہ بھی بتایا گیا کہ حج کی عبادت حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانے میں کس طرح شروع ہوئی اور اس کے بنیادی ارکان کیا ہیں؟

چنانچہ طوفان نوح میں بیت اللہ کی بنیادیں مٹ گئیں تھیں، اللہ تعالی نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو وہ بنیادیں دکھائیں، آپ نے بیت اللہ تعمیر کیا اور مناسک حج ادا کیے۔ اس کے بعد حضرت ابرہیم علیہ السلام نے ایک پہاڑ پر کھڑے ہو کر حج کا اعلان کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے زمین و آسمان میں رہنے والوں تک پہنچادیا۔ اسی وجہ سے اس کا نام سورۂ حج ہے مکہ مکرمہ میں مشرکین نے مسلمانوں کو طرح طرح کے ظلم کا نشانہ بنایا تھا وہاں مسلمانوں کو صبر کی تلقین کی جاتی تھی، لیکن مدینہ منورہ آنے کے بعد اسی سورت میں پہلی بار مسلمانوں کو کفار کے ظلم و ستم کے مقابلے میں جہاد کی اجازت دی گئی اور فرمایا گیا کہ جن کافروں نے مسلمانوں پر

www.suffahpk.com

ظلم کر کے انہیں اپنا وطن اور گھر بار چھوڑنے پر مجبور کیا ہے اب مسلمان ان کے خلاف تلوار اٹھا سکتے ہیں اس طرح جہاد کو ایک عبادت قرار دے کر یہ خوشخبری دی گئی ہے کہ نہ صرف اس کا ثواب آخرت میں ملے گا بلکہ دنیا میں بھی مسلمانوں کو ان شاء اللہ فتح نصیب ہوگی۔

معارف و مسائل

1۔ تخلیق انسان کے سات مراحل ہیں: مٹی، منی، خون کا لوتھڑا، بوٹی، بچہ، جوان، بوڑھا﴿ فَإِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن تُرَابٍ ثُمَّ مِن نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِن مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَيِّنَ لَكُمْ وَنُقِرُّ فِي الْأَرْحَامِ مَا نَشَاءُ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوا أَشُدَّكُمْ وَمِنكُم مَّن يُتَوَفَّىٰ وَمِنكُم مَّن يُرَدُّ إِلَىٰ أَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ مِن بَعْدِ عِلْمٍ شَيْئًا﴾[الحج:5]

3۔ قیامت کے دو دلائل، ایک پہلی بار جب مٹی اور پانی سے انسان کی پیدائش ممکن ہے تو دوسری بار کیوں ممکن نہیں؟ دوسری مردہ اور بنجر زمین میں بارش سے زندگی پیدا ہوجاتی ہے تو قیامت کی مثال بھی یہی ہے۔﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِن كُنتُمْ فِي رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَإِنَّا خَلَقْنَاكُم﴾[الحج:5]

4۔ منافقین کے احول کہ فائدہ نظر آئے تو مطمئن، آزمائشیں آئیں تو دین سے منحرف۔﴿وَتَرَى الْأَرْضَ هَامِدَةً فَإِذَا أَنزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ وَأَنبَتَتْ مِن كُلِّ زَوْجٍ بَهِيجٍ﴾[الحج:5]

5۔ توحید کے دلائل قدرت۔﴿أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَسْجُدُ لَهُ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَمَن فِي الْأَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُومُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ وَكَثِيرٌ مِّنَ النَّاسِ﴾ اور شرک کے بطلان کی ایک مثال کہ بت خود کوئی چیز نہ پیدا کر سکتے ہیں، بلکہ خود انہیں ہاتھوں سے بنایا جاتا ہے، ایک مکھی بھی بیٹھ جائے تو وہ اسے اڑا نہیں سکتے۔ ایسی کمزور اور نکمی چیز خدا کیسے ہو سکتی ہے؟﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوا لَهُ إِنَّ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ لَن يَخْلُقُوا ذُبَابًا وَلَوِ اجْتَمَعُوا لَهُ وَإِن يَسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْئًا لَّا يَسْتَنقِذُوهُ مِنْهُ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوبُ﴾ [الحج:73]

www.suffahpk.com

6۔مذاہب کے لحاظ سے انسانوں کے چھ گروہ ہیں: مسلمان، یہودی، مسیحی، صابی (ستارہ پرست) بت پرست، مجوسی یعنی چاند، سورج اور آگ کا پجاری۔ اللہ تعالیٰ ان سب کے درمیان قیامت کے دن فیصلہ فرمائیں گے۔ {إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَادُوا وَالصَّابِئِينَ وَالنَّصَارَىٰ وَالْمَجُوسَ وَالَّذِينَ أَشْرَكُوا إِنَّ اللَّهَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ} [الحج:17]

7۔جہنم کے خوف ناک مناظر کے ساتھ جنت کے دل فریب احوال۔ {فَالَّذِينَ كَفَرُوا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِنْ نَارٍ يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوسِهِمُ الْحَمِيمُ (19) يُصْهَرُ بِهِ مَا فِي بُطُونِهِمْ وَالْجُلُودُ (20) وَلَهُمْ مَقَامِعُ مِنْ حَدِيدٍ (21) كُلَّمَا أَرَادُوا أَنْ يَخْرُجُوا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ أُعِيدُوا فِيهَا وَذُوقُوا عَذَابَ الْحَرِيقِ (22) إِنَّ اللَّهَ يُدْخِلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَلُؤْلُؤًا وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِيرٌ} [الحج:19-23]

8۔حرم شریف میں شرک، ظلم، گناہ، قتال جائز نہیں۔ وَمَنْ يُرِدْ فِيهِ بِإِلْحَادٍ بِظُلْمٍ نُذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ

9۔حرم کو پاک صاف رکھنا چاہیے۔ وَإِذْ بَوَّأْنَا لِإِبْرَاهِيمَ مَكَانَ الْبَيْتِ أَنْ لَا تُشْرِكْ بِي شَيْئًا وَطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْقَائِمِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ

10۔حرم میں طواف کا درجہ نوافل سے زیادہ ہے۔ (ایضاً)

11۔مناسک سے فارغ ہونے کے بعد قربانی کی جائے گی۔ لِيَشْهَدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فِي أَيَّامٍ مَعْلُومَاتٍ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُمْ مِنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ

12۔قربانی کا گوشت خود بھی کھا سکتے ہیں بلکہ مستحب ہے۔ فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْبَائِسَ الْفَقِيرَ

13۔حج کی قربانی کے بعد حلق یا قصر کروایا جائے گا، اس سے پہلے نہیں اور طواف زیارت اس کے بعد ہوگا۔ ثُمَّ لْيَقْضُوا تَفَثَهُمْ وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ

14۔قربانی کوئی ہزار سال پہلے کی رسم نہیں ہے بلکہ اس کی تاریخ اتنی ہی قدیم ہے جتنی انسان کی۔ قربانی کا تصور ہر امت میں رہا ہے۔ وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُمْ مِنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ

www.suffahpk.com

15۔شعائر اللہ کی تعظیم کی جائے۔شعائر اللہ میں تبرکات انبیاء اور آثار صالحین بھی شامل ہے۔ وَمَن يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللَّهِ فَإِنَّهَا مِن تَقْوَى الْقُلُوبِ

16۔منت اور نذر پوری کرنا واجب ہے۔{وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ}[الحج:29]

17۔قربانی کا جانور گرانے کا طریقہ یہ ہے کہ اسے پہلو کے بل گرایا جائے اور بسم اللہ پڑھ کر ذبح کیا جائے۔گوشت تقسیم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ کچھ اپنے لیے رکھ لے اور بقیہ تقسیم کر دے، تاہم یہ یاد رہے کہ قربانی کا مقصد رضائے الٰہی کا حصول ہے۔اللہ تعالی کے ہاں دلوں کا اخلاص پہنچتا ہے گوشت اور خون نہیں۔{فَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا صَوَافَّ فَإِذَا وَجَبَتْ جُنُوبُهَا فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ}[الحج:36]

18۔مومنین کی چار علامات ذکر کی گئی ہیں:اللہ کی رضا کے لیے اس کے دیے ہوئے مال میں سے خرچ کرنا، نماز کی پابندی، مصائب پر صبر، اللہ کا خوف۔{وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِينَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَالصَّابِرِينَ عَلَى مَا أَصَابَهُمْ وَالْمُقِيمِي الصَّلَاةِ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ}[الحج:3534]

19۔جہاد دفاعی کی اجازت دی گئی اور اس کی حکمتیں بتائی گئیں۔{أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا وَإِنَّ اللَّهَ عَلَى نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ (39) الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِن دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ إِلَّا أَن يَقُولُوا رَبُّنَا اللَّهُ وَلَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ النَّاسَ بَعْضَهُم بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَصَلَوَاتٌ وَمَسَاجِدُ يُذْكَرُ فِيهَا اسْمُ اللَّهِ كَثِيرًا وَلَيَنصُرَنَّ اللَّهُ مَن يَنصُرُهُ إِنَّ اللَّهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ (40) الَّذِينَ إِن مَّكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَأَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنكَرِ وَلِلَّهِ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ}[الحج:39-41]

20۔اسلام کی صفات بیان کی گئی ہیں کہ یہ اصل میں ملت ابراہیمی کی تجدید ہے۔یہ تنگی اور حرج سے پاک مذہب ہے۔اسلام اور مسلمان اللہ کے منتخب اور چنیدہ لوگ ہیں۔اس کے ماننے والے مسلم کہلائے جاتے ہیں یعنی اللہ کے حکموں کے سامنے سر جھکانے والے۔قیامت میں مسلمان دوسرے نبیوں کی نبوت کے گواہ ہوں گے اور نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ان سب کی گواہی کے گواہ ہوں گے۔{هُوَ اجْتَبَاكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ مِّلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ هُوَ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ مِن قَبْلُ وَفِي هَذَا لِيَكُونَ الرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ}[الحج:78]

www.suffahpk.com

21۔ عقل و شعور دل کا فعل ہے۔ ﴿فَتَكُونَ لَهُمْ قُلُوبٌ يَعْقِلُونَ بِهَا أَوْ آذَانٌ يَسْمَعُونَ بِهَا فَإِنَّهَا لَا تَعْمَى الْأَبْصَارُ وَلَٰكِن تَعْمَى الْقُلُوبُ الَّتِي فِي الصُّدُورِ﴾

22۔ شیطانی وساوس خود بخود ختم ہو جاتے ہیں، اس کے لیے کوئی مستقل علاج یا تدبیر کی ضرورت نہیں۔ ﴿إِلَّا إِذَا تَمَنَّىٰ أَلْقَى الشَّيْطَانُ فِي أُمْنِيَّتِهِ فَيَنسَخُ اللَّهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطَانُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللَّهُ آيَاتِهِ﴾ [الحج:52]

ہوم ورک

مختصر جواب دیجیے۔

1	سورۃ الانبیاء میں کتنے پیغمبروں کا تذکرہ ہے؟	
2	یاجوج ماجوج کا تذکرہ کس آیت میں آیا ہے؟	
3	دہریوں کے نظریے کی تردید کس آیت سے ہوتی ہے؟	
4	حضرت داؤد علیہ السلام کس صنعت سے وابستہ تھے؟	
5	سورۃ الانبیاء کی کتنی دعائیں ہیں؟	
6	حج سے متعلق تمام آیات کے آیت نمبر لکھیے۔	
7	اسلام کے علاوہ جن مذاہب کا ذکر سورۃ الحج میں آیا ہے وہ کون کون سے ہیں؟	
8	شیطانی وساوس کا علاج کرنے کی ضرورت ہے؟	
9	قربانی کا گوشت خود کھا سکتے ہیں؟ آیت نمبر بھی بتائیے۔	
10	تخلیق انسانی کے کتنے مراحل ہیں؟	

www.suffahpk.com

سورۃ المومنون

اعداد وشمار:

مصحف کی ترتیب کے لحاظ سے 23ویں اور نزول کی ترتیب کے لحاظ سے یہ 74ویں سورت ہے۔اس سورت میں 6رکوع،118 آیات،1051 کلمات اور 4354 حروف ہیں۔

وجہ تسمیہ:

اس سورت میں مومنوں کی دس سے زائد صفات کا تذکرہ متعدد مواقع پر آیا ہے اس لیے اس کا نام سورۃ المومنون ہے۔

تاریخ نزول:

یہ سورت مکی ہے۔علامہ سیوطی کے مطابق آیت 64 تا 77 مدنی آیات ہیں،باقی سب مکی۔

تفسير الألوسى=روح المعانى (205/9)

مكية كما أخرج ابن مردويه عن ابن عباس رضى الله تعالى عنهما،وفى البحر هى مكية بلا خلاف،واستثنى منها كما يقال فى الإتقان قوله تعالى: حَتّٰىٓ إِذَآ أَخَذْنَا مُتْرَفِيهِم [المؤمنون:64] إلى قوله سبحانه: مُبْلِسُونَ [المؤمنون:77] واستشكل الحكم على ما عداه بكونه مكيا لما فيه من ذكر الزكاة وهى إنما فرضت بالمدينة وأجيب بأنه بعد تسليم أن ما ذكر فيه يدل على فرضيتها يقال: إن الزكاة كانت واجبة بمكة والمفروض بالمدينة ذات النصب

www.suffahpk.com

مرکزی موضوع:

سورت کا بنیادی مقصد انسان کو اس کی اصلیت کی طرف متوجہ کرکے اس بات پر غور و فکر کی دعوت دینا ہے کہ اس کے دنیا میں آنے کا مقصد کیا ہے اور بالآخر مرنے کے بعد جو زندگی آنی ہے اس میں انسان کا انجام کیا ہوگا؟

فضائل:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا یہ ارشاد منقول ہے کہ اس سورت کی پہلی دس آیتوں میں جو باتیں ذکر کی گئی ہیں، اگر کوئی شخص وہ ساری باتیں اپنے اندر پیدا کرلے تو وہ سیدھا جنت میں جائے گا۔

ایک شخص نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے اخلاق اور اوصاف کیسے تھے؟ اس کے جواب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے سورۂ مؤمنون کی یہ دس آیتیں تلاوت فرمادیں کہ یہ سب آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے اوصاف تھے۔

تفسیر الألوسی = روح المعانی (205/9)

فقد أخرج أحمد والترمذي والنسائي والحاكم وصححه والضياء في المختارة وغيرهم عن عمر بن الخطاب رضي الله تعالى عنه قال: «كان إذا نزل على رسول الله صلّى الله عليه وسلّم الوحي نسمع عنده وجهه كدوي النحل فأنزل عليه يوما فمكثنا ساعة فسري عنه فاستقبل القبلة فرفع يديه فقال: اللهم زدنا ولا تنقصنا وأكرمنا ولا تهنا وأعطنا ولا تحرمنا وآثرنا ولا تؤثر علينا وارض عنا وارضنا ثم قال: «لقد أنزلت علي عشر آيات من أقامهن دخل الجنة» ثم قرأ قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ [المؤمنون:1]

www.suffahpk.com

تفسیر ابن کثیر ت سلامۃ (359/5)

وَقَالَ النَّسَائِيُّ فِي تَفْسِيرِهِ: أَنْبَأَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ بَابَنُوسَ قَالَ: قُلْنَا لِعَائِشَةَ: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ كَيْفَ كَانَ (6) خُلُقُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَتْ: كَانَ خُلُقُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْآنَ فَقَرَأَتْ: {قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ} حَتَّى انْتَهَتْ إِلَى: {وَالَّذِينَ هُمْ عَلَى صَلَوَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ} قَالَتْ: هَكَذَا كَانَ خُلُقُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

سورہ مومنون میں جو صفات بیان کی گئی ہیں وہ یہ ہیں:

نمازیں خشوع خضوع کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ بے کار اور بے ہودہ کاموں سے اجتناب کرتے ہیں۔ زکوۃ اور تمام مالی واجبات ادا کرتے ہیں۔ پاک دامنی ان کا خاص شیوہ ہوتا ہے۔ امانت داری اور وعدہ کی پاسداریاں کا وصف ہوتا ہے۔

تخلیقِ انسان کے مراحل:

مٹی سے غذا بنتی ہے۔ انسان غذا کھاتا ہے، غذا سے خون اور نطفہ بنتا ہے۔ نطفے سے جما ہوا خون، پھر اس سے گوشت کا لوتھڑا بنتا ہے، اس سے ہڈیاں اور پھر ہڈیوں پر گوشت چڑھتا ہے۔ پھر بچہ کی تکمیل آہستہ آہستہ ہوتی رہتی ہے۔ بچہ دنیا میں آتا ہے، زندگی گزارتا ہے پھر مرجاتا ہے، یہی انسان دوبارہ قیامت میں اٹھایا جائے گا۔ {وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ سُلَالَةٍ مِنْ طِينٍ (12) ثُمَّ جَعَلْنَاهُ نُطْفَةً فِي قَرَارٍ مَكِينٍ (13) ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظَامًا فَكَسَوْنَا الْعِظَامَ لَحْمًا} [المؤمنون: 12-14]

www.suffahpk.com

توحید:

اللہ تعالی کی مختلف نعمتوں کو یاد دلا کر انسان کو اللہ تعالی کی ذات کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ سات آسمانوں کی تخلیق اللہ کی قدرت کا عظیم شاہکار ہے۔ بارش کا نظام، باغات غلہ جات، مویشی، کشتیاں، ان سب کو پیش کر کے توحید کے استدلال کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔

سماعت، بصارت کی نعمتیں، دل کی نعمت، اولاد اور انسانی آبادی کی نعمت کس نے دی؟ اللہ نے۔ زمین و آسمان کس کے ہیں؟ اللہ کے۔ ان کے اختیارات کس ذات کے قبضۂ قدرت میں ہیں؟ اللہ کے۔ چھپی اور ظاہر باتوں کو کون جانتا ہے؟ اللہ، تو عبادت اور بندگی کا حق دار بھی وہی ہے۔

{وَلَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَائِقَ} [المؤمنون: 17] {أَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً بِقَدَرٍ فَأَسْكَنَّاهُ فِي الْأَرْضِ وَإِنَّا عَلَى ذَهَابٍ بِهِ لَقَادِرُونَ (18) فَأَنْشَأْنَا لَكُمْ بِهِ جَنَّاتٍ مِنْ نَخِيلٍ وَأَعْنَابٍ لَكُمْ فِيهَا فَوَاكِهُ كَثِيرَةٌ وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ (19) وَشَجَرَةً تَخْرُجُ مِنْ طُورِ سَيْنَاءَ تَنْبُتُ بِالدُّهْنِ وَصِبْغٍ لِلْآكِلِينَ (20) وَإِنَّ لَكُمْ فِي الْأَنْعَامِ لَعِبْرَةً نُسْقِيكُمْ مِمَّا فِي بُطُونِهَا وَلَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ كَثِيرَةٌ وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ (21) وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُونَ} [المؤمنون: 18 - 22] {وَهُوَ الَّذِي أَنْشَأَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ قَلِيلًا مَا تَشْكُرُونَ (78) وَهُوَ الَّذِي ذَرَأَكُمْ فِي الْأَرْضِ وَإِلَيْهِ تُحْشَرُونَ (79) وَهُوَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ وَلَهُ اخْتِلَافُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ أَفَلَا تَعْقِلُونَ} [المؤمنون: 78 - 80] {قُلْ لِمَنِ الْأَرْضُ وَمَنْ فِيهَا إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ (84) سَيَقُولُونَ لِلَّهِ قُلْ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ (85) قُلْ مَنْ رَبُّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ (86) سَيَقُولُونَ لِلَّهِ قُلْ أَفَلَا تَتَّقُونَ (87) قُلْ مَنْ بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ يُجِيرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ (88) سَيَقُولُونَ لِلَّهِ قُلْ فَأَنَّى تُسْحَرُونَ} [المؤمنون: 84 - 89]

www.suffahpk.com

واقعات و شخصیات

1۔ حضرت نوح علیہ السلام اور ان کی کشتی کا ذکر۔

2۔ حضرت موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کا ذکر۔

3۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ حضرت مریم کا تذکرہ۔

ان سب پیغمبروں کی دعوت تواتر کے ساتھ ایک ہی تھی اور جن لوگوں نے ان کا انکار کیا انہیں اللہ تعالی کی طرف سے عذاب کا نشانہ بننا پڑا۔

نیک لوگوں کی چار صفات:

اللہ تعالی سے ڈرتے ہیں۔ اللہ کے احکام پر یقین رکھتے ہیں۔ شرک نہیں کرتے۔ مالی واجبات میں بخل نہیں کرتے۔ نیکیاں کرتے جاتے ہیں اور ڈرتے جاتے ہیں۔{إِنَّ الَّذِينَ هُمْ مِنْ خَشْيَةِ رَبِّهِمْ مُشْفِقُونَ (57) وَالَّذِينَ هُمْ بِآيَاتِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُونَ (58) وَالَّذِينَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُونَ وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوْا وَقُلُوبُهُمْ وَجِلَةٌ أَنَّهُمْ إِلَى رَبِّهِمْ رَاجِعُونَ (60) أُولَئِكَ يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَهُمْ لَهَا سَابِقُونَ}[المؤمنون:57-61]

نہ ماننے والوں کے انکار کی اصل وجہ:

ان کے انکار کرنے اور جھٹلانے کی نہ یہ وجہ ہے کہ آپ کوئی ایسی نئی بات لے کر آئے ہیں جو پہلے انبیائے کرام لے کر نہ آئے ہوں، نہ آپ کے اعلیٰ اخلاق ان لوگوں سے پوشیدہ ہیں، نہ یہ سچ مچ آپ کو (معاذاللہ) مجنون سمجھتے ہیں اور نہ ان کے انکار کی یہ وجہ ہے آپ ان سے معاوضہ مانگ رہے ہیں۔

اصل وجہ اس کے برعکس یہ ہے کہ حق کی جو بات آپ لے کر آئے ہیں، وہ ان کی خواہشات کے خلاف ہے۔ اس لیے اسے جھٹلانے کے مختلف بہانے بناتے رہتے ہیں۔{أَفَلَمْ يَدَّبَّرُوا الْقَوْلَ أَمْ جَاءَهُمْ مَا لَمْ يَأْتِ آبَاءَهُمُ الْأَوَّلِينَ (68) أَمْ لَمْ يَعْرِفُوا رَسُولَهُمْ فَهُمْ لَهُ مُنْكِرُونَ (69) أَمْ يَقُولُونَ بِهِ جِنَّةٌ بَلْ

www.suffahpk.com

جَاءَهُمْ بِالْحَقِّ وَأَكْثَرُهُمْ لِلْحَقِّ كَارِهُونَ(70)وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ أَهْوَاءَهُمْ لَفَسَدَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ وَمَنْ فِيهِنَّ بَلْ أَتَيْنَاهُمْ بِذِكْرِهِمْ فَهُمْ عَنْ ذِكْرِهِمْ مُعْرِضُونَ﴾[المؤمنون:68-71]

قیامت:

مرنے کے بعد اللہ تعالی انسانوں کو دوبارہ زندہ کر کے ان کی نیکیوں اور برائیوں کا حساب لیں گے اور ہر انسان کو اپنے عقیدے اور عمل کے اعتبار سے جزا و سزا کا سامنا کرنا پڑے گا، جس کے اعمال کا ترازو وزنی ہوگا وہ کامیاب ہے اور جس کے اعمال کا ترازو ہلکا ہوگا وہ ناکام ہے۔اس عقیدے کو کائنات میں پھیلی ہوئی قدرت خداوندی کی نشانیوں کی طرف متوجہ کر کے ثابت کیا گیا ہے۔وَمِنْ وَرَائِهِمْ بَرْزَخٌ إِلَى يَوْمِ يُبْعَثُونَ(100)فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّورِ فَلَا أَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَلَا يَتَسَاءَلُونَ(101)فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ(102) وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ فِي جَهَنَّمَ خَالِدُونَ(103)تَلْفَحُ وُجُوهَهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِيهَا كَالِحُونَ﴾[المؤمنون:100-104]

فضائل والی آیات:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ان کا گزر ایک ایسے بیمار سے ہوا جو سخت امراض میں مبتلا تھا، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس کے کان میں سورہ مومنوں کی آیتیں افحسبتم سے آخر تک پڑھ دی، وہ اسی وقت اچھا ہو گیا۔رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ان سے دریافت کیا کہ آپ نے اس کے کان میں کیا پڑھا؟عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ یہ آیتیں پڑھی ہیں۔رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا:قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر کوئی آدمی جو یقین رکھنے والا ہو یہ آیتیں پہاڑ پر پڑھ دے تو پہاڑ اپنی جگہ سے ہٹ جائے۔جہاد اور تجارتی سفر کے دوران اس کا ورد نہایت مفید و مجرب ہے۔

www.suffahpk.com

تفسیر الألوسی = روح المعانی (271/9)

ولقراءة هذه الآيات أعني قوله تعالى: أَفَحَسِبْتُمْ إلى آخر السورة على المصاب نفع عظيم و كذا المداومة على قراءة بعضها في السفر.

أخرج الحكيم الترمذي وابن المنذر وأبو نعيم في الحلية وآخرون عن ابن مسعود رضي الله تعالى عنه أنه قرأ في أذن مصاب أَفَحَسِبْتُمْ حتى ختم السورة فبرأ فقال رسول الله صلّى الله عليه وسلّم: «والذي نفسي بيده لو أن رجلا موقنا قرأبها على جبل لزال».

وأخرج ابن السني وابن منده وأبو نعيم في المعرفة بسند حسن من طريق محمد بن إبراهيم بن الحارث التيمي عن أبيه قال: «بعثنا رسول الله صلّى الله عليه وسلّم في سرية وأمرنا أن نقول إذا أمسينا وأصبحنا أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا وَأَنَّكُمْ إِلَيْنَا لَا تُرْجَعُونَ فقرأنها فغنمنا وسلمنا.

احکام و مسائل

1۔ خشوع کا مطلب ہے دل اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو اور اعضا میں سکون واطمینان ہو اور اپنے قصد واختیار سے ان کو کسی اور طرف متوجہ نہ کرے۔ ﴿قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ (1) الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ﴾ [المؤمنون: 1، 2] نماز میں خشوع کی مثال ایسی ہے جیسے بادام کے خول میں اس کی میٹھی گری۔ اگر گری کڑوی ہو تو بادام پھینک دیا جاتا ہے اسی طرح بغیر خشوع والی نماز کو بھی نمازی کے منہ پر مار دیا جاتا ہے۔ تاہم خشوع قبولیتِ نماز کی شرط ہے، نماز درست ہونے کی شرط نہیں۔

2۔ کسی خیر کے کام میں ایسا لگ جانا کہ لوگ پاگل کہنے لگیں، نہایت اعلیٰ اور قابل تحسین بات ہے۔ ﴿إِنْ هُوَ إِلَّا رَجُلٌ بِهِ جِنَّةٌ﴾ [المؤمنون: 25]

www.suffahpk.com

3۔لذیذ کھانے اور لذیذ پھل فروٹ زہد کے منافی نہیں۔{يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا}[المؤمنون:51]

4۔جب غذا حلال ہو گی تب اعمال قبول ہوں گے۔غذا حرام ہو تو اعمال قبول ہوتے ہیں نہ دعا قبول ہوتی ہے۔{يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا}[المؤمنون:51]

5۔کسی مدرسہ کی نظامت، کسی بزرگ کی طرف نسبت یا تبرکات کے محافظ ہونے پر فخر کرنا تکبر میں شامل ہے۔

تفسير الألوسي = روح المعاني (250/9)

مُسْتَكْبِرِينَ بِهِ أي بالبيت الحرام. والباء للسببية وسوغ هذا الإضمار مع

أنه لم يجر له ذكر اشتهار استكبارهم وافتخارهم بأنهم خدام البيت وقوامه

وهذا ما عليه جمهور المفسرين وقريب منه كون الضمير للحرام

6۔بے ادبی اور گستاخیوں سے درگزر اور چشم پوشی برتنے کا معاملہ عوام اور اجنبی لوگوں کے ساتھ ہے، اپنوں کے ساتھ درگزر کے بجائے تادیب اور اصلاح کا معاملہ اپنایا جائے گا۔{ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ السَّيِّئَةَ}[المؤمنون:96]

7۔شیطانی وساوس انبیاء کو بھی آتے ہیں تو عوام کیا چیز ہیں۔{وَقُلْ رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ (97) وَأَعُوذُ بِكَ رَبِّ أَنْ يَحْضُرُونِ}

8۔نسب پر فخر منع ہے لیکن قیامت میں اہل ایمان کو نسب فائدہ دے گا، کفار کو کوئی فائدہ نہ دے گا۔{فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّورِ فَلَا أَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ}

www.suffahpk.com

دعائیں:

رَبِّ أَنْزِلْنِي مُنْزَلًا مُبَارَكًا وَأَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِينَ [المؤمنون: 29]

ترجمہ: یارب! مجھے ایسا اترنا نصیب کر جو برکت والا ہو، اور تو بہترین اتارنے والا ہے۔

رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِي فِي الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ [المؤمنون: 94]

ترجمہ: اے میرے پروردگار! مجھے ان ظالم لوگوں کے ساتھ شامل نہ کیجیے گا۔

رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ، وَأَعُوذُ بِكَ رَبِّ أَنْ يَحْضُرُونِ [المؤمنون: 97، 98]

ترجمہ: میرے پرور گار! میں شیطان کے لگائے ہوئے چرکوں سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں۔ اور میرے پروردگار! میں ان کے اپنے قریب آنے سے بھی آپ کی پناہ مانگتا ہوں۔

رَبَّنَا آمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ [المؤمنون: 109]

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار! ہم ایمان لے آئے ہیں، پس ہمیں بخش دیجیے اور ہم پر رحم فرمایئے، اور آپ سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم فرمانے والے ہیں۔

فَتَعَالَى اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ [المؤمنون: 116]

ترجمہ: غرض بہت اونچی شان ہے اللہ کی جو صحیح معنی میں بادشاہ ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ عزت والے عرش کا مالک ہے۔

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ [المؤمنون: 118]

ترجمہ: میرے پروردگار! ہماری خطائیں بخش دے، اور رحم فرمادے، تو سارے رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔

www.suffahpk.com

سورۃ النور

اعداد و شمار:

اس سورت کا نام پانچویں رکوع کی پہلی آیت اللہ نور السمٰوٰت والارض سے ماخوذ ہے۔ مصحف کی ترتیب کے لحاظ سے 24 ویں اور نزول کی ترتیب کے لحاظ سے یہ 102 نمبر کی سورت ہے۔ اس سورت میں 9 رکوع، 64 آیات، 1317 کلمات اور 5596 حروف ہیں۔

نزول کا زمانہ:

تفسیر الألوسی = روح المعانی (9/273)

مدنية كما أخرج ابن مردويه عن ابن عباس وابن الزبير رضی اللہ تعالی عنهم، وحكى أبو حيان الإجماع على مدنيتها ولم يستثن الكثير من آيها شيئا. وعن القرطبي أن آيتي يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِيَسْتَأْذِنْكُمُ النور: 58 إلخ مكية

غالب گمان یہ ہے کہ یہ سورت ہجرت کے بعد چھٹے سال نازل ہوئی۔ اس سال آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو عرب کے ایک قبیلے بنو المصطلق کے بارے میں یہ اطلاع ملی تھی کہ وہ آپ پر حملہ کرنے کے لیے ایک لشکر جمع کر رہا ہے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے پیش قدمی کر کے اس کے عزائم کو خاک میں ملادیا، اسی سفر سے واپسی پر منافقین نے حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا کے خلاف بڑی کمینگی کے ساتھ ایک بے بنیاد تہمت لگائی، اور اسے مدینہ منورہ میں بڑے پیمانے پر شہرت دی، جس سے کچھ مخلص مسلمان بھی متاثر ہو گئے۔

اس سورت کی آیات ۱۱تا ۲۰ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی براءت کا اعلان کرنے کے لیے نازل ہوئیں، اور جن لوگوں نے تہمت لگانے کا گھناونا جرم کیا تھا، ان کو اور معاشرے میں عریانی و فحاشی پھیلانے والوں کو سخت عذاب کی وعیدیں سنائی گئیں۔

www.suffahpk.com

فضائل:

ایک حدیث میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اپنے مردوں کو سورۃ المائدہ اور اپنی عورتوں کو سورۃ النور سکھاؤ! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے گورنروں کو تاکید کی تھی کہ اپنے نصاب میں سورۃ النساء، سورۃ الاحزاب اور سورۃ النور کو شامل کرو!

تفسیر الألوسی=روح المعانی (273/9)

«قال رسول الله صلّى الله عليه وسلّم: علموا رجالكم سورة المائدة وعلموا نساءكم سورة النور» وعن حارثة بن مضرب رضي الله تعالى عنه قال: كتب إلينا عمر بن الخطاب رضي الله تعالى عنه أن تعلموا سورة النساء والأحزاب والنور.

مرکزی موضوع

اس سورت کا مرکزی موضوع معاشرے میں بے حیائی اور فحاشی کو روکنے اور عفت و عصمت کو فروغ دینے کے لیے ضروری ہدایات اور احکام دینا ہے۔ یہ ہدایات معاشرے کے لیے نور کی حیثیت رکھتی ہیں اس لیے اس کا نام سورہ نور ہے۔

بے حیائی کو روکنے کے قواعد

ان احکامات و ہدایات کو ہم اُسی ترتیب کے ساتھ یہاں خلاصتہً درج کرتے ہیں جس کے ساتھ وہ اس سورت میں نازل ہوئے ہیں:

1۔ زنا، جسے معاشرتی جرم پہلے ہی قرار دیا جا چکا تھا (نساء آیات 15-16)، اب اس کو فوجداری جرم قرار دے کر اس کی سزا 100 کوڑے مقرر کی گئی۔ ﴿الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ﴾ (النور: 2)

www.suffahpk.com

2۔ شرعی سزاؤں کے نفاذ کے وقت عوام کا مجمع ہونا چاہیے؛ تاکہ مجرم نشان عبرت بنے اور آئندہ کسی کو ایسی حرکت کرنے کی جرات نہ ہو۔ {وَلَا تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَائِفَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ} [النور:2]

3۔ بدکار مردوں اور عورتوں سے معاشرتی مقاطعے کا حکم دیا گیا اور اُن کے ساتھ رشتہ نکاح کو اہل ایمان کے لیے نامناسب قرار دیا گیا۔ {الزَّانِي لَا يَنْكِحُ إِلَّا زَانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً وَالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ وَحُرِّمَ ذَلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ} [النور:3]

4۔ جو شخص دوسرے پر زنا کا الزام لگائے اور پھر ثبوت میں چار گواہ نہ پیش کر سکے، اس کے لیے 80 کوڑوں کی سزا مقرر کی گئی۔ {وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوهُمْ ثَمَانِينَ جَلْدَةً وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا وَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ} [النور:4]

5۔ زنا کی جھوٹی تہمت لگانے والا آئندہ کے لیے مردود الشہادۃ ہے۔ وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا وَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ} [النور:4]

6۔ شوہر اگر بیوی پر تہمت لگائے تو اس کے لیے لعان کا قاعدہ مقرر کیا گیا۔ وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ أَحَدِهِمْ أَرْبَعُ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ (6) وَالْخَامِسَةُ أَنَّ لَعْنَتَ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ (7) وَيَدْرَأُ عَنْهَا الْعَذَابَ أَنْ تَشْهَدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ (8) وَالْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ اللَّهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ} [النور:6-9]

7۔ حضرت عائشہ پر منافقین کے جھوٹے الزام کی تردید کرتے ہوئے یہ ہدایت کی گئی کہ آنکھیں بند کر کے ہر شریف آدمی کے خلاف ہر قسم کی تہمتیں قبول نہ کر لیا کرو اور نہ ان کو پھیلاتے پھرو۔ اس طرح کی افواہیں اگر اڑ رہی ہوں تو انہیں دبانا چاہیے، نہ یہ کہ ایک منہ سے لے کر دوسرا منہ اسے آگے پھونکنا شروع کر دے۔ {لَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بِأَنْفُسِهِمْ خَيْرًا وَقَالُوا هَذَا إِفْكٌ مُبِينٌ (12) لَوْلَا جَاءُوا عَلَيْهِ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ

www.suffahpk.com

فَإِذْ لَمْ يَأْتُوا بِالشُّهَدَاءِ فَأُولَئِكَ عِندَ اللَّهِ هُمُ الْكَاذِبُونَ (13) وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِي مَا أَفَضْتُمْ فِيهِ عَذَابٌ عَظِيمٌ (14) إِذْ تَلَقَّوْنَهُ بِأَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُولُونَ بِأَفْوَاهِكُم مَّا لَيْسَ لَكُم بِهِ عِلْمٌ وَتَحْسَبُونَهُ هَيِّنًا وَهُوَ عِندَ اللَّهِ عَظِيمٌ (15) وَلَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ قُلْتُم مَّا يَكُونُ لَنَا أَن نَّتَكَلَّمَ بِهَٰذَا سُبْحَانَكَ هَٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ} [النور:12-16]

8۔اسی سلسلے میں یہ بات ایک اصولی حقیقت کے طور پر سمجھائی گئی کہ طیب آدمی کا جوڑ طیب عورت ہی سے لگ سکتا ہے، خبیث عورت کے اطوار سے اس کا مزاج چند روز بھی موافقت نہیں کر سکتا اور ایسا ہی حال طیب عورت کا بھی ہوتا ہے کہ اس کی روح طیب مرد ہی سے موافقت کر سکتی ہے نہ کہ خبیث سے۔ اب رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو تو تم جانتے ہو کہ وہ ایک طیب بلکہ اطیب انسان ہیں تو کس طرح یہ بات تمھاری عقل میں سما گئی کہ ایک بدکار عورت ان کی محبوب ترین رفیقہ حیات بن سکتی تھی؟ آنکھیں کھول کر دیکھو کہ الزام لگانے والا ہے کون اور الزام لگا کس پر رہا ہے؟ {الْخَبِيثَاتُ لِلْخَبِيثِينَ وَالْخَبِيثُونَ لِلْخَبِيثَاتِ وَالطَّيِّبَاتُ لِلطَّيِّبِينَ وَالطَّيِّبُونَ لِلطَّيِّبَاتِ} [النور:26]

9۔جو لوگ بیہودہ خبریں اور بری افواہیں پھیلائیں اور مسلم معاشرے میں فحش اور فواحش کو رواج دینے کی کوشش کریں، ان کے متعلق بتایا گیا کہ وہ ہمت افزائی کے نہیں بلکہ سزا کے مستحق ہیں۔ {إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَن تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ} [النور:19]

10۔یہ قاعدۂ کلیہ مقرر کیا گیا کہ مسلم معاشرے میں اجتماعی تعلقات کی بنیاد باہمی حسن ظن پر ہونی چاہیے۔ ہر شخص بے گناہ سمجھا جائے جب تک کہ اس کے گناہ گار ہونے کا ثبوت نہ ملے۔ نہ یہ کہ ہر شخص گناہ گار سمجھا جائے جب تک کہ اس کا بے گناہ ہونا ثابت نہ ہو جائے۔ {لَّوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بِأَنفُسِهِمْ خَيْرًا وَقَالُوا هَٰذَا إِفْكٌ مُّبِينٌ (12) لَّوْلَا جَاءُوا عَلَيْهِ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَإِذْ لَمْ يَأْتُوا بِالشُّهَدَاءِ فَأُولَئِكَ عِندَ اللَّهِ هُمُ الْكَاذِبُونَ} [النور:12،13]

www.suffahpk.com

11۔ بے پردگی اور کسی خاتون پر نظر پڑجانا فحاشی اور مفاسد کا سبب بن سکتا ہے اس لیے لوگوں کو عام ہدایت دی گئی کہ ایک دوسرے کے گھروں میں بے تکلف نہ گھس جایا کریں بلکہ اجازت لے کر جائیں، کیونکہ بغیر اجازت جانے کی صورت میں ممکن ہے کہ خواتین پر بے پردگی کی حالت میں نظر پڑجائے۔ ہاں! انسان خود اپنے گھر میں جائے یا کسی عوامی مقامات پر جائے تو وہاں اجازت لے کر جانے کی ضرورت نہیں۔ کسی کا موبائل فون کھڑکانے کا بھی یہی حکم ہے کہ بغیر اجازت جائز نہیں۔ {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّى تَسْتَأْنِسُوا وَتُسَلِّمُوا عَلَى أَهْلِهَا ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ فَإِن لَّمْ تَجِدُوا فِيهَا أَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوهَا حَتَّىٰ يُؤْذَنَ لَكُمْ وَإِن قِيلَ لَكُمُ ارْجِعُوا فَارْجِعُوا هُوَ أَزْكَىٰ لَكُمْ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ (28) لَّيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَن تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ مَسْكُونَةٍ فِيهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ} [النور:2927]

12۔ عورتوں اور مردوں کو غض بصر کا حکم دیا گیا اور ایک دوسرے کو گھورنے یا جھانک تاک کرنے سے منع کر دیا گیا۔ {قُل لِّلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ذَٰلِكَ أَزْكَىٰ لَهُمْ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا يَصْنَعُونَ (30) وَقُل لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ} [النور:3130]

13۔ عورتوں کو حکم دیا گیا کہ باہر نکلتے وقت پردے میں نکلیں۔ گھر سے نکلتے ہوئے سر اور سینہ اچھی طرح ڈھانک کر رکھیں۔ {وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ} [النور:31]

14۔ عورتوں کو یہ بھی حکم دیا گیا کہ اپنے محرم رشتہ داروں، عورتوں، ناسمجھ بچوں اور گھر کے خادموں کے سوا کسی کے سامنے بن سنور کر نہ آئیں۔ جن سے پردہ نہیں ہے ان کی مختصر فہرست یہ ہے۔ شوہر، والد، سسر، اولاد، سوتیلی اولاد، بھائی، بھتیجے، بھانجے۔

{وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ آبَائِهِنَّ أَوْ آبَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ أَبْنَائِهِنَّ أَوْ أَبْنَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي أَخَوَاتِهِنَّ أَوْ نِسَائِهِنَّ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ أَوِ التَّابِعِينَ غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ أَوِ الطِّفْلِ الَّذِينَ لَمْ يَظْهَرُوا عَلَىٰ عَوْرَاتِ النِّسَاءِ} [النور: 31]

www.suffahpk.com

15۔ان کو یہ بھی حکم دیا گیا کہ باہر نکلیں تو نہ صرف یہ کہ اپنے بناؤ سنگھار کو چھپا کر نکلیں بلکہ بجنے والے زیور بھی پہن کر نہ نکلیں، جیسے بجنے والی چوڑیاں، گھنگرو، پازیب وغیرہ{وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِنْ زِينَتِهِنَّ}[النور:31]

16۔معاشرے میں عورتوں اور مردوں کے بن بیاہے بیٹھے رہنے کا طریقہ ناپسندیدہ قرار دیا گیا اور حکم دیا گیا کہ غیر شادی شدہ لوگوں کے نکاح کر دیے جائیں، حتیٰ کہ باندیوں اور غلاموں کو بھی غیر شادی شدہ نہ رہنے دیا جائے۔اس لیے کہ تجرد فحش آفریں بھی ہوتا ہے اور فحش پذیر بھی۔مجرد لوگ اور کچھ نہیں تو بری خبریں سنانے اور پھیلانے ہی میں دلچسپی لینے لگتے ہیں۔{وَأَنْكِحُوا الْأَيَامَى مِنْكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ}[النور:32]

17۔باندیوں اور غلاموں کی آزادی کے لیے مکاتبت کی راہ نکال دی گئی اور مالکوں کے علاوہ دوسروں کو بھی حکم دیا گیا کہ مکاتب غلاموں اور لونڈیوں کی مالی مدد کریں۔{وَالَّذِينَ يَبْتَغُونَ الْكِتَابَ مِمَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوهُمْ إِنْ عَلِمْتُمْ فِيهِمْ خَيْرًا وَآتُوهُمْ مِنْ مَالِ اللَّهِ الَّذِي آتَاكُمْ}[النور:33]

18۔اگر ایک شخص کے اندر شادی کی وسعت ہے یعنی بال بچوں کے اخراجات اٹھا سکتا ہے تو اس کی شادی اس وجہ سے مؤخر نہیں کرنی چاہیے کہ بیوی بچوں کی وجہ سے خرچوں میں اضافہ ہوگا تو یہ اسے برداشت نہیں کر سکے گا اور فقر و ناداری کا معاملہ پیش آجائے گا، بلکہ شادی کے بعد اللہ تعالی رزق میں اضافے کے اسباب خود پیدا فرما دیتے ہیں۔إِنْ يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ[النور:32]ہاں اگر کسی شخص کے اندر شادی کی وسعت ہی نہیں ہے یعنی بیوی بچوں کے اخراجات نہیں اٹھا سکتا تو وہ روزے وغیرہ رکھ کر پاک دامنی والی زندگی گزارنے کی کوشش کرے، وہ شادی نہ کرے۔{وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ نِكَاحًا حَتَّى يُغْنِيَهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ}[النور:33]

www.suffahpk.com

19۔ باندیوں سے زنا کرانا اور انہیں طوائف بننے پر مجبور کرنے کو ممنوع قرار دیا گیا۔ عرب میں یہ پیشہ باندیوں ہی سے کرانے کا رواج تھا، اس لیے اس کی ممانعت دراصل قحبہ گری کی قانونی بندش تھی۔ وَلَا تُكْرِهُوا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ إِنْ أَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِتَبْتَغُوا عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَمَنْ يُكْرِهْهُنَّ فَإِنَّ اللَّهَ مِنْ بَعْدِ إِكْرَاهِهِنَّ غَفُورٌ رَحِيمٌ [النور:33]

20۔ گھریلو معاشرت میں خانگی ملازموں اور نابالغ بچوں کے لیے یہ قاعدہ مقرر کیا گیا کہ وہ خلوت کے اوقات میں (یعنی صبح، دوپہر اور رات کے وقت) گھر کے کسی مرد یا عورت کے کمرے میں اچانک نہ گھس جایا کریں۔ اولاد تک کو اجازت لے کر آنے کی عادت ڈالی جائے۔ {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِيَسْتَأْذِنْكُمُ الَّذِينَ مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ وَالَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مِنْ قَبْلِ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَحِينَ تَضَعُونَ ثِيَابَكُمْ مِنَ الظَّهِيرَةِ وَمِنْ بَعْدِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ ثَلَاثُ عَوْرَاتٍ لَكُمْ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌ بَعْدَهُنَّ طَوَّافُونَ عَلَيْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ} [النور:58]

21۔ بوڑھی عورتوں کو یہ رعایت دی گئی کہ اگر وہ پردہ نہ کریں تو مضائقہ نہیں، مگر حکم دیا گیا کہ تبرج (بن ٹھن کر اپنے آپ کو دکھانے) سے بچیں۔ نیز انہیں نصیحت کی گئی کہ بڑھاپے میں بھی اگر وہ اوڑھنیاں اپنے اوپر ڈالے ہی رہیں تو بہتر ہے۔ {وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ اللَّاتِي لَا يَرْجُونَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ أَنْ يَضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجَاتٍ بِزِينَةٍ وَأَنْ يَسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَهُنَّ} [النور:60]

22۔ اندھے، لنگڑے، لولے اور بیمار معاشرے کے ایسے افراد نہیں کہ ان سے کٹ کر رہا جائے بلکہ وہ بھی سب کے ساتھ مل کر کھانا کھا سکتے ہیں۔ {لَيْسَ عَلَى الْأَعْمَى حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْأَعْرَجِ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْمَرِيضِ حَرَجٌ وَلَا عَلَى أَنْفُسِكُمْ أَنْ تَأْكُلُوا مِنْ بُيُوتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ آبَائِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أُمَّهَاتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ إِخْوَانِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أَخَوَاتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أَعْمَامِكُمْ أَوْ بُيُوتِ عَمَّاتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أَخْوَالِكُمْ أَوْ بُيُوتِ خَالَاتِكُمْ أَوْ مَا مَلَكْتُمْ مَفَاتِحَهُ أَوْ صَدِيقِكُمْ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَأْكُلُوا جَمِيعًا أَوْ أَشْتَاتًا} [النور:61]

www.suffahpk.com

23۔قریبی عزیزوں اور بے تکلف دوستوں کو یہ حق دیا گیا کہ وہ ایک دوسرے کے ہاں بلا اجازت بھی کھا سکتے ہیں اور یہ ایسا ہی ہے جیسے وہ اپنے گھر میں کھا سکتے ہیں۔البتہ اگر بے تکلفی نہ ہو تو اجازت نہیں۔(ایضا)

24۔اس سورت میں اللہ تعالی کو نور کہا گیا ہے،اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ اللہ تعالی اپنی ذات میں نور ہے؛کیونکہ نور تو خود اللہ تعالی کی مخلوق ہے جس سے اس نے فرشتوں کو پیدا فرمایا ہے۔نور روشنی کو کہتے ہیں جو سورج چاند ستاروں ان سب کو حاصل ہے۔اور ظاہر ہے اللہ تعالی مخلوق کی صفات سے پاک ہے،اس لیے نور کے صحیح معنی ہیں:ھادی السموات والارض یعنی اللہ تعالی آسمانوں اور زمین اور تمام مخلوقات کو نور ہدایت عطا کرنے والی ذات ہیں۔یامنور السموت و الارض،اللہ تعالی آسمانوں اور زمینوں کو نور بخشنے والے اور ان کو عدم سے وجود میں لانے والی ذات ہیں یامدبر السموات و الارض وغیرہ۔

تفسير الرازي=مفاتيح الغيب أو التفسير الكبير (379/23)

فَقَوْلُهُ: اللَّهُ نُورُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ أَيْ ذو نور السموات وَالْأَرْضِ وَالنُّورُ هُوَ الْهِدَايَةُ وَلَا تَحْصُلُ إِلَّا لأهل السموات والحاصل أن المراد الله هادي أهل السموات وَالْأَرْضِ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ وَالْأَكْثَرِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُم

وثانيها: المراد أنه مدبر السموات وَالْأَرْضِ بِحِكْمَةٍ بَالِغَةٍ وَحُجَّةٍ نَيِّرَةٍ فَوَصَفَ نَفْسَهُ بِذَلِكَ كَمَا يُوصَفُ الرَّئِيسُ الْعَالِمُ بِأَنَّهُ نُورُ الْبَلَدِ فَإِنَّهُ إِذَا كَانَ مُدَبِّرَهُمْ تَدْبِيرًا حَسَنًا فَهُوَ لَهُمْ كَالنُّورِ الَّذِي يُهْتَدَى بِهِ إِلَى مَسَالِكِ الطُّرُقِ قَالَ جَرِيرٌ: وَأَنْتَ لَنَا نُورٌ وَغَيْثٌ وَعِصْمَةٌ وَهَذَا اخْتِيَارُ الْأَصَمِّ وَالزَّجَّاجِ

وَثَالِثُهَا: المراد ناظم السموات وَالْأَرْضِ عَلَى التَّرْتِيبِ الْأَحْسَنِ فَإِنَّهُ قَدْ يُعَبَّرُ بِالنُّورِ عَلَى النِّظَامِ يُقَالُ مَا أَرَى لِهَذَا الأمر نورا

www.suffahpk.com

ورابعھا: معناہ منور السموات وَالْأَرْضِ ثُمَّ ذَكَرُوا فِي هَذَا الْقَوْلِ ثَلَاثَةَ

أَوْجُهٍ: أَحَدُهَا: أَنَّهُ مُنَوِّرُ السَّمَاءِ بِالْمَلَائِكَةِ وَالْأَرْضِ بِالْأَنْبِيَاءِ وَالثَّانِي: مُنَوِّرُهَا

بِالشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَالْكَوَاكِبِ وَالثَّالِثُ: أَنَّهُ زَيَّنَ السَّمَاءَ بِالشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَالْكَوَاكِبِ

وَزَيَّنَ الْأَرْضَ بِالْأَنْبِيَاءِ وَالْعُلَمَاءِ وَهُوَ مَرْوِيٌّ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَالْحَسَنِ وَأَبِي الْعَالِيَةِ

وَالْأَقْرَبُ هُوَ الْقَوْلُ الْأَوَّلُ لِأَنَّ قَوْلَهُ فِي آخِرِ الْآيَةِ: يَهْدِي اللَّهُ لِنُورِهِ مَنْ يَشَاءُ يَدُلُّ عَلَى

أَنَّ الْمُرَادَ بِالنُّورِ الْهِدَايَةُ إِلَى الْعِلْمِ وَالْعَمَلِ

نکتے کی بات

یہ تمام تواحکام ہیں۔ تاہم وکیپیڈیا نے اس موقع پر بڑے نکتے کی بات لکھی ہے:

"اس تمام بحث میں نمایاں چیز دیکھنے کی یہ ہے کہ پوری سورۂ نور اس تلخی سے خالی ہے جو شرمناک اور بیہودہ حملوں کے جواب میں پیدا ہوا کرتی ہے۔ ایک طرف اُن حالات کو دیکھیے جن میں یہ سورت نازل ہوئی ہے اور دوسری طرف سورت کے مضامین اور انداز کلام کو دیکھیے۔ اس قدر اشتعال انگیز صورت حال میں کیسے ٹھنڈے طریقے سے قانون سازی کی جارہی ہے۔

اس سے اس امر کا ثبوت بھی ملتا ہے کہ یہ کلام محمد ﷺ کا اپنا تصنیف کردہ نہیں ہے، کسی ایسی ہستی ہی کا نازل کیا ہوا ہے جو بہت بلند مقام سے انسانی حالات اور معاملات کا مشاہدہ کر رہی ہے اور اپنی ذات میں ان حالات و معاملات سے غیر متاثر رہ کر خالص ہدایت ور ہنمائی کا منصب ادا کر رہی ہے۔

اگر یہ آنحضرت ﷺ کا اپنا کلام ہوتا تو آپ کی انتہائی بلند نظری کے باوجود اس میں اس فطری تلخی کا کچھ نہ کچھ اثر تو ضرور پایا جاتا جو خود اپنی عزت و ناموس پر کمینہ حملوں کو سن کر ایک شریف آدمی کے جذبات میں لازماً پیدا ہو جایا کرتی ہے۔"

www.suffahpk.com

مزید احکام:

1۔اللہ کے نور ہدایت والے لوگوں کی پہچان یہ ہے کہ ان کا تعلق مسجد اور بازار دونوں سے رہتا ہے۔بازار میں بھی ان کا دل اللہ سے اور مسجد سے جڑا رہتا ہے۔{رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَن ذِكْرِ اللَّهِ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ يَخَافُونَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيهِ الْقُلُوبُ وَالْأَبْصَارُ}[النور:37]

2۔نیک تاجروں کی صفات یہ ہیں کہ وہ اللہ سے ڈرتے ہیں، مسجد سے تعلق رکھتے ہیں، بازار میں بھی اللہ کے ذکر سے غافل نہیں ہوتے۔{رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَن ذِكْرِ اللَّهِ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ يَخَافُونَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيهِ الْقُلُوبُ وَالْأَبْصَارُ}[النور:37]

3۔کفار کے اعمال کو دو چیزوں سے تشبیہ دی گئی ہیں: ایک سراب سے اور دوسری گہرے سمندر کے پھیلے ہوئے اندھیروں سے۔{وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍ بِقِيعَةٍ يَحْسَبُهُ الظَّمْآنُ مَاءً حَتَّىٰ إِذَا جَاءَهُ لَمْ يَجِدْهُ شَيْئًا وَوَجَدَ اللَّهَ عِندَهُ}[النور:39]

4۔رسالت مآب صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے آداب بیان کیے گئے کہ انہیں ایسے نہ پکارو جیسے آپس میں ایک دوسرے کو پکارتے ہو، جب وہ بلائیں تو نظر انداز نہ کرو! جب جانا ہو تو اجازت لے کر جاؤ۔ جو لوگ رسالت مآب صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے حکموں کی خلاف ورزی کرتے ہیں ان پر سخت عذاب آسکتا ہے۔{لَّا تَجْعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُم بَعْضًا}[النور:63]

اس کے علاوہ سورت کی آیت (آیت 47-50) منافقین کی صفات بیان کی گئی ہیں۔

سائنسی حقائق

1۔سائنس کہتی ہے کہ سمندروں، دریاؤں یا جھیلوں کی سطح سے پانی بخارات بن کے اوپر کی طرف اٹھتا ہے اور بادل بنتا ہے، بادل اوپر تلے تہ بتہ گھٹا کی صورت اختیار کرتے ہیں اور ان کے درمیان سے بارش نکلتی ہے۔قرآن کریم نے بھی بارش کی یہی تصویر کھینچی ہے۔أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يُزْجِي سَحَابًا ثُمَّ يُؤَلِّفُ بَيْنَهُ ثُمَّ يَجْعَلُهُ

www.suffahpk.com

رُكَامًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلَالِهِ وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ جِبَالٍ فِيهَا مِنْ بَرَدٍ فَيُصِيبُ بِهِ مَنْ يَشَاءُ وَيَصْرِفُهُ عَنْ مَنْ يَشَاءُ يَكَادُ سَنَا بَرْقِهِ يَذْهَبُ بِالْأَبْصَارِ}

2۔حال ہی میں سائنسدان یہ تصدیق کرنے کے قابل ہوئے ہیں کہ سمندر کی گہرائیوں میں تاریکی ہوتی ہے۔سمندر میں 20 سے 30 میٹر سے زیادہ بغیر کسی سامان سے لیس ہوئے بغیر جانا انسان کے بس سے باہر ہے، مگر قرآن نے اس آیت میں تہ در تہ گہرے سمندر کی تاریکی کا حوالہ بڑے وثوق سے دیا ہے۔{أَوْ كَظُلُمَاتٍ فِي بَحْرٍ لُجِّيٍّ يَغْشَاهُ مَوْجٌ مِنْ فَوْقِهِ مَوْجٌ مِنْ فَوْقِهِ سَحَابٌ ظُلُمَاتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ إِذَا أَخْرَجَ يَدَهُ لَمْ يَكَدْ يَرَاهَا}[النور:40]

3۔جن چیزوں کو ہم بے جان سمجھتے ہیں قرآن کہتا ہے ان میں بھی شعور اور جان موجود ہے۔سائنس بھی رفتہ رفتہ اس حقیقت کو سمجھ رہی ہے۔أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يُسَبِّحُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالطَّيْرُ صَافَّاتٍ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهُ وَتَسْبِيحَهُ[النور:41]

www.suffahpk.com

ہوم ورک

1-نماز میں خشوع کی اہمیت ہے، تاہم اس کے بغیر نماز:

- قبول ہو جائے گی
- قضا کرنی ہو گی
- ادا ہو جائے گی

2-روز محشر اعمال تولے جائیں گے، جن کے وزن کا مدار ــــــــــــ پر ہو گا۔

- تعداد
- اخلاص
- دونوں غلط ہیں
- دونوں درست ہیں

3-غزوہ بنی المصطلق میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ــــــــــــ نے قافلے تک پہنچایا۔

- صفوان بن معطل
- مسطح بن اثاثہ
- نعمان بن حارث

4-لعان کے معاملے میں شریعت کا حکم ہے کہ مرد پانچویں بار یہ الفاظ کہے کہ:

- مجھ پر اللہ کا غضب ہو اگر میں جھوٹا ہوں
- مجھ پر جہنم واجب ہو اگر میں جھوٹا ہوں
- مجھ پر اللہ کی لعنت ہو اگر میں جھوٹا ہوں

5-کسی پاک دامن پر زنا کی جھوٹی تہمت لگانے والے کی سزا یہ ہے کہ اسے:

- 100 کوڑے مارے جائیں
- اس کی گواہی کو ہمیشہ کے لیے رد کر دیا جائے
- دونوں درست ہیں

www.suffahpk.com

6- اَلزَّانِيْ لَا يَنْكِحُ اِلَّا زَانِيَةً اَوْ مُشْرِكَةً وَالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَآ اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ (النور: آیۃ 3) سے معلوم ہوا کہ:

- زنا کی سزا ہے کہ زانی کی شادی زانیہ سے ہی ہو۔
- طیب آدمی کا مزاج خبیث عورت کے اطوار سے نہیں مل سکتا۔
- زانی مرد کو زانیہ عورت سے شادی کرنی چاہیے۔

7- شریعت میں غیر شادی شدہ رہنا پسندیدہ نہیں کیوں کہ:

- معاشرتی زندگی متاثر ہوتی ہے۔
- مجرد زندگی گزارنے والے فحاشی زیادہ پھیلاتے ہیں۔
- اس میں نسل انسانی کی بقا ہے۔
- تینوں درست ہیں۔

8- وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ الّٰتِيْ لَا يَرْجُوْنَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ اَنْ يَّضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجٰتٍ بِزِيْنَةٍ (النور: آیت 60) سے معلوم ہوا کہ بوڑھی عورت کو پردہ نہ کرنے کی اجازت ہے بشرطیکہ وہ:

- نکاح نہ کرنے کا عزم کر چکی ہوں
- مناسب زیب و زینت کرتی ہوں
- ان میں جنس مخالف کے لیے کشش باقی نہ ہو

9- وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ (النور: آیت 2) سے معلوم ہوا کہ:

- حد جاری ہو تو ہمدردی کا اظہار نہ کرو
- حد نافذ ہونے سے پہلے قصور معاف کروالو
- حدود نافذ کرنے میں احتیاط کرو

10- اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِهٖ (النور: آیت 35) کا مفہوم ہے کہ:

- اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہیں۔
- اللہ آسمانوں اور زمین کو ہدایت دیتے ہیں۔
- دونوں درست ہیں۔

www.suffahpk.com

سورۃ الفرقان

وجہ تسمیہ:

اس سورت کا نام اس کی پہلی ہی آیت تبٰرک الذی نزل الفرقان سے ماخوذ ہے۔ یہ بھی قرآن کی اکثر سورتوں کے ناموں کی طرح علامت کے طور پر ہے نہ کہ عنوانِ مضمون کے طور پر۔ تاہم مضمونِ سورت کے ساتھ یہ نام ایک قریبی مناسبت رکھتا ہے۔

اعداد و شمار:

مصحف کی ترتیب کے لحاظ سے 25 ویں اور نزول کی ترتیب کے لحاظ سے یہ 42 نمبر کی سورت ہے۔ اس سورت میں 6 رکوع، 77 آیات، 896 کلمات اور 3786 حروف ہیں۔

زمانہ نزول:

اس کا زمانہ نزول بھی وہی ہے جو سورۃ المومنون وغیرہ کا ہے، یعنی قیام مکہ کا دور۔

تفسیر الألوسی = روح المعانی (420/9)

أطلق الجمهور القول بمكيتها، وعن ابن عباس رضی الله تعالی عنهما وقتادة هي مكية إلا ثلاث آيات نزلت بالمدينة وهي وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ إلى قوله سبحانه: وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا [الفرقان: 68-70] وقال الضحاك: هي مدنية إلا أولها إلى قوله تعالى وَلَا نُشُورًا [الفرقان: 3] فهو مكي

www.suffahpk.com

خلاصہ مضامین

سورہ فرقان میں پانچ باتیں یہ ہیں: توحید، قرآن کی حقانیت، رسالت، قیامت اور عباد الرحمن یعنی اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کی صفات۔

توحید:

اس کا نہ کوئی شریک ہے، نہ اس کا کوئی بیٹا ہے، اللہ وہ ذات ہے جو آسمانوں اور زمین کا بادشاہ ہے ہر چیز کو پیدا کر کے اسے ایک نپا تلا انداز عطا کیا ہے، دن رات کا خالق وہ ہے، سایوں کا خالق وہ ہے، سورج، چاند، نیند، پانی، ہوائیں سب اس کی عطا سے ہیں، وہ میٹھے اور کھارے پانی کو ایک ساتھ ایک سمندر میں چلاتا ہے، انسانوں اور اس کے رشتے ناطوں کو ڈیزائن کرنے والی ذات وہی ہے۔ اس لیے عبادت کے لائق بھی وہی ہے۔

اس کے مقابلے میں بتوں کی کیا اوقات ہے؟ جو نہ کچھ پیدا کر سکتے ہیں، نہ نفع نقصان کے مالک ہیں، نہ زندگی موت ان کے بس میں ہے، بلکہ خود انسانی ہاتھ انہیں تراشتے ہیں اور کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتے۔ {الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهُ تَقْدِيرًا} [الفرقان: 2] {أَلَمْ تَرَ إِلَى رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ وَلَوْ شَاءَ لَجَعَلَهُ سَاكِنًا ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيلًا (45) ثُمَّ قَبَضْنَاهُ إِلَيْنَا قَبْضًا يَسِيرًا (46) وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ لِبَاسًا وَالنَّوْمَ سُبَاتًا وَجَعَلَ النَّهَارَ نُشُورًا (47) وَهُوَ الَّذِي أَرْسَلَ الرِّيَاحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ وَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَهُورًا (48) لِنُحْيِيَ بِهِ بَلْدَةً مَيْتًا وَنُسْقِيَهُ مِمَّا خَلَقْنَا أَنْعَامًا وَأَنَاسِيَّ كَثِيرًا} [الفرقان: 45-49] {وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهِ وَكَفَى بِهِ بِذُنُوبِ عِبَادِهِ خَبِيرًا (58) الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَى عَلَى الْعَرْشِ الرَّحْمَنُ} [الفرقان: 58،59] {تَبَارَكَ الَّذِي جَعَلَ فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا وَجَعَلَ فِيهَا سِرَاجًا وَقَمَرًا مُنِيرًا (61) وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يَذَّكَّرَ أَوْ أَرَادَ شُكُورًا} [الفرقان: 61،62]

www.suffahpk.com

قرآن کی حقانیت:

اس سورت میں کافروں کی قرآن کے بارے میں دو قسم کی غلط بیانیاں ذکر کرکے ان کا جواب دیا ہے:
ایک یہ کہ یہ محمد ﷺ کا افتراء اور اپنی تخلیق ہے جس میں کچھ دوسرے لوگوں نے تعاون کیا ہے۔ دوسرا، یہ گزشتہ قوموں کے قصے اور کہانیاں ہیں جو اس نے صبح وشام محنت کرکے لکھوالی ہیں۔ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ هَذَا إِلَّا إِفْكٌ افْتَرَاهُ وَأَعَانَهُ عَلَيْهِ قَوْمٌ آخَرُونَ فَقَدْ جَاءُوا ظُلْمًا وَزُورًا (4) وَقَالُوا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ اكْتَتَبَهَا فَهِيَ تُمْلَى عَلَيْهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا {الفرقان:54} قُلْ أَنْزَلَهُ الَّذِي يَعْلَمُ السِّرَّ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ إِنَّهُ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا (6)

رسالت:

کفار کا خیال تھا کہ رسول بشر نہیں بلکہ فرشتہ ہونا چاہیے اور اگر بالفرض انسانوں میں سے کسی کو نبوت و رسالت ملے بھی تو وہ دنیاوی اعتبار سے خوشحال لوگوں کو ملنی چاہیے۔ وہ سمجھتے تھے کہ کسی غریب اور یتیم کو ہرگز نہیں مل سکتی۔ اسی طرح وہ بشری ضروریات پیش آنے کو بھی نبوت کی شان کے خلاف سمجھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے ان تمام باطل خیالات کی تردید فرمائی ہے۔ وَقَالُوا مَالِ هَذَا الرَّسُولِ يَأْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِي فِي الْأَسْوَاقِ لَوْلَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مَلَكٌ فَيَكُونَ مَعَهُ نَذِيرًا (7) أَوْ يُلْقَى إِلَيْهِ كَنْزٌ أَوْ تَكُونُ لَهُ جَنَّةٌ يَأْكُلُ مِنْهَا وَقَالَ الظَّالِمُونَ إِنْ تَتَّبِعُونَ إِلَّا رَجُلًا مَسْحُورًا (8) انْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوا لَكَ الْأَمْثَالَ فَضَلُّوا فَلَا يَسْتَطِيعُونَ سَبِيلًا {الفرقان:5-9}

قیامت:

روز قیامت کافروں کے معبودان باطلہ سے اللہ تعالیٰ پوچھیں گے کہ کیا تم نے میرے ان بندوں کو بہکایا تھا یا یہ راستے سے خود بھٹکے تھے؟ تو وہ اپنے عبادت گزاروں کو جھٹلا دیں گے اور ان کی غفلت کا اقرار کریں گے پھر ان کافروں کو بڑے بھاری عذاب میں مبتلا کیا جائے گا۔ کفار اس دن بڑے پچھتائیں گے؛ کیونکہ ان کو ان کے

www.suffahpk.com

کوئی نیک اعمال اور کسی کی کوئی سفارش اور دوستی کام نہیں آئے گی۔ حسرت کریں گے کہ کاش ! ہم نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی پیروی کرلی ہوتی اور بری صحبت اختیار نہ کی ہوتی !!!

{وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ وَمَا يَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ فَيَقُولُ أَأَنْتُمْ أَضْلَلْتُمْ عِبَادِي هَؤُلَاءِ أَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِيلَ (17) قَالُوا سُبْحَانَكَ مَا كَانَ يَنْبَغِي لَنَا أَنْ نَتَّخِذَ مِنْ دُونِكَ مِنْ أَوْلِيَاءَ وَلَكِنْ مَتَّعْتَهُمْ وَآبَاءَهُمْ حَتَّى نَسُوا الذِّكْرَ وَكَانُوا قَوْمًا بُورًا} [الفرقان: 17، 18] {وَقَدِمْنَا إِلَى مَا عَمِلُوا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنَاهُ هَبَاءً مَنْثُورًا ... وَكَانَ يَوْمًا عَلَى الْكَافِرِينَ عَسِيرًا وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلَى يَدَيْهِ يَقُولُ يَالَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُولِ سَبِيلًا يَاوَيْلَتَا لَيْتَنِي لَمْ أَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيلًا [الفرقان: 23-29]

عباد الرحمن کی صفات:

عاجزی سے چلتے ہیں۔ جاہلوں سے اعراض کرتے ہیں۔ راتوں کو عبادت کرتے ہیں۔ دعاؤں کا اہتمام کرتے ہیں۔ نہ فضول خرچی نہ بخل، خرچ کرنے میں اعتدال سے کام لیتے ہیں۔ شرک، زنا، قتل ناحق سے اجتناب کرتے ہیں۔ کتاب اللہ اور وعظ و نصیحت سے متاثر ہوتے ہیں۔ بری مجالس سے پہلوتہی کرتے ہیں۔ جھوٹی گواہی سے احتراز کرتے ہیں، اللہ تعالی سے دعا کرتے رہتے ہیں کہ اللہ تعالی ان کی بیوی بچوں کو نیک بنائے اور نیکی کا راہ نما بنائے۔

{وَعِبَادُ الرَّحْمَنِ الَّذِينَ يَمْشُونَ عَلَى الْأَرْضِ هَوْنًا وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلَامًا (63) وَالَّذِينَ يَبِيتُونَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَقِيَامًا (64) وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا (65) إِنَّهَا سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا (66) وَالَّذِينَ إِذَا أَنْفَقُوا لَمْ يُسْرِفُوا وَلَمْ يَقْتُرُوا وَكَانَ بَيْنَ ذَلِكَ قَوَامًا (67)} [الفرقان: 63-77]

www.suffahpk.com

تاریخ:

1۔قرآن کریم کی حفاظت اور اس کی کتابت کا اہتمام مکی دور سے ہی شروع ہو چکا تھا۔{اکْتَتَبَهَا فَهِيَ تُمْلَىٰ عَلَيْهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا} [الفرقان:5] اس سے علم کو لکھنے کی اہمیت بھی معلوم ہوتی ہے جو آج کل طلبہ سے مفقود ہوتی جارہی ہے۔

2۔مکی دور میں قرآن کی تعلیم صبح وشام ہوتی تھی۔اكْتَتَبَهَا فَهِيَ تُمْلَىٰ عَلَيْهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا [الفرقان:5]

احکام

1۔پانی کی طبیعت یہی ہے کہ وہ پاک ہو،ناپاکی کے لیے شک کافی نہیں بلکہ یقین یا غالب گمان ضروری ہے۔{وَأَنزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَهُورًا}

2۔سسرالی رشتوں کا بھی احترام بھی ضروری ہے جیسے نسبی رشتوں کا احترام ضروری ہے۔{وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا فَجَعَلَهُ نَسَبًا وَصِهْرًا}

3۔آہستہ آہستہ نزول کا فائدہ یہ ہوا کہ سیکھنا سکھانا آسان ہو گیا اور موقع پر تسلی ملتی رہتی ہے۔یہی اصول تعلیم پر بھی جاری ہوتا ہے۔{وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ جُمْلَةً وَاحِدَةً كَذَٰلِكَ لِنُثَبِّتَ بِهِ فُؤَادَكَ وَرَتَّلْنَاهُ تَرْتِيلًا} [الفرقان:32]

4۔صرف اعمال کرلینا کافی نہیں،قبولیت کے لیے ایمان اور اخلاص بھی شرط ہے۔{وَقَدِمْنَا إِلَىٰ مَا عَمِلُوا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنَاهُ هَبَاءً مَّنثُورًا} [الفرقان:23]

5۔قرآن کریم کو سیکھنا،سکھانا،اس پر عمل کرنا،اس کے علوم پر غور کرنا،اور اس کو اہمیت دینا بہت زیادہ ضروری ہے؛ورنہ کہیں کل قیامت میں ہمارا شمار بھی ان لوگوں میں نہ ہو جائے جو تارک قرآن ہوں گے۔وَقَالَ الرَّسُولُ يَا رَبِّ إِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوا هَٰذَا الْقُرْآنَ مَهْجُورًا [الفرقان:30] 66554488877

6۔جیسے ہر نبی کا کوئی دشمن ہوتا ہے اسی طرح ہر ولی اور داعی دین کا بھی دشمن ہوتا ہے اور اس کا خاتمہ برا ہوتا ہے۔وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِينَ} [الفرقان:31]

www.suffahpk.com

7۔نفس کا تزکیہ بے حد ضروری ہے ورنہ نفس اتنا غالب آجاتا ہے کہ انسان اس کی غلامی میں چلا جاتا ہے اور وہی اس کا معبود بن جاتا ہے۔﴿أَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَٰهَهُ هَوَاهُ﴾[الفرقان:43]

8-اعمال کے بغیر محض بیعت یا کسی بزرگ کی طرف نسبت یا سجادہ نشینی کافی نہیں۔﴿قُلْ مَا يَعْبَأُ بِكُمْ رَبِّي لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ﴾[الفرقان:77]

سائنس

1۔سورج طلوع ہوتا ہے تو چیزوں کا سایہ لمبا ہوتا ہے پھر جیسے جیسے سورج اوپر آتا ہے سایہ گھٹتا رہتا ہے پھر جب زوالِ شمس کا وقت آتا ہے تو دوبارہ سایہ طویل ہوتا چلا جاتا ہے۔﴿أَلَمْ تَرَ إِلَىٰ رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ وَلَوْ شَاءَ لَجَعَلَهُ سَاكِنًا ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيلًا (45) ثُمَّ قَبَضْنَاهُ إِلَيْنَا قَبْضًا يَسِيرًا﴾[الفرقان:45،46]

2-اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ وہی ہے جس نے دو سمندروں کو ملا کر رکھا ہے، ایک لذیذ و شیریں، دوسرا تلخ و شور اور ان دونوں کے درمیان ایک پردہ حائل ہے ایک رکاوٹ ہے جو انہیں گڈمڈ ہونے سے روکے ہوئے ہے۔﴿وَهُوَ الَّذِي مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ هَٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَهَٰذَا مِلْحٌ أُجَاجٌ وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا وَحِجْرًا مَحْجُورًا﴾[الفرقان:53]

یہ منظر متعدد مقامات پر وقوع پذیر ہے جن میں جبل الطارق (جبرالٹر) کے علاقے میں بحیرہ روم اور بحر اوقیانوس کے ملنے کا مقام نمایاں طور پر قابل ذکر ہے۔اسی طرح کیپ پوائنٹ اور کیپ پینسولا جنوبی افریقہ میں بھی (پانی کے بیچ) ایک سفید پٹی واضح طور دیکھی جا سکتی ہے جہاں بحر اوقیانوس اور بحر ہند کا ایک دوسرے سے ملاپ ہوتا ہے۔سائنس ان کے آپس کے ملاپ نہ ہونے کی متعدد توجیہات کرتی ہے۔

دعائیں

رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ، إِنَّهَا سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا
[الفرقان: 65، 66]

ترجمہ: ہمارے پروردگار! جہنم کے عذاب کو ہم سے دور رکھیے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس کا عذاب وہ تباہی ہے جو چمٹ کر رہ جاتی ہے یقیناً وہ کسی کا مستقر اور قیام گاہ بننے کے لیے بدترین جگہ ہے۔

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا [الفرقان: 74]

ترجمہ: ہمارے پروردگار! ہمیں اپنی بیوی بچوں سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما، اور ہمیں پرہیزگاروں کا سربراہ بنا دے۔

www.suffahpk.com

سورۃ الشعراء

اعداد و شمار:

مصحف کی ترتیب کے لحاظ سے 26 ویں اور نزول کی ترتیب کے لحاظ سے یہ 47 نمبر کی سورت ہے۔اس سورت میں 11 رکوع،227 آیات،1322 کلمات اور 5517 حروف ہیں۔

وجہ تسمیہ:

اس سورت کا نام آخری رکوع کی آیت 224 و الشعراء یتبعھم الغاون سے ماخوذ ہے۔یہ بھی قرآن کی اکثر سورتوں کے ناموں کی طرح علامت کے طور پر ہے نہ کہ عنوانِ مضمون کے طور پر۔

زمانہ نزول:

مضمون اور اندازِ بیاں سے محسوس ہوتا ہے اور روایات اس کی تائید کرتی ہیں کہ اس سورت کا زمانہ نزول مکہ کا دورِ متوسط ہے۔

خلاصہ مضامین

شیخ الاسلام حضرت مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم تحریر فرماتے ہیں:

"حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی ایک روایت کے مطابق یہ سورت سورۂ واقعہ (سورت نمبر:۵۶) کے بعد نازل ہوئی تھی۔یہ حضور اکرم ﷺ کی مکی زندگی کا وہ زمانہ تھا جس میں کفار مکہ آپ کی دعوت کے بڑے زور و شور سے مخالفت کرتے ہوئے آپ سے اپنی پسند کے معجزات دکھانے کا مطالبہ کر رہے تھے۔

www.suffahpk.com

اس سورت کے ذریعے آنحضرت ﷺ کو تسلی بھی دی گئی ہے۔اور کائنات میں پھیلی ہوئی اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیوں کی طرف توجہ دلاکر اشارہ فرمایا گیا ہے کہ اگر کسی کے دل میں انصاف ہو اور وہ سچے دل سے حق کی تلاش کرنا چاہتا ہو تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ کی قدرت کی یہ نشانیاں اس کی توحید کو ثابت کرنے کے لیے کافی ہیں اور اسے کسی اور معجزے کی تلاش کی ضرورت نہیں ہے۔

اسی ضمن میں پچھلے انبیائے کرام علیہم السلام اور ان کی امتوں کے واقعات یہ بیان کرنے کے لیے سنائے گئے ہیں کہ ان قوموں نے جو معجزات مانگے تھے، انہیں وہی معجزات دکھائے گئے ،لیکن وہ پھر بھی نہ مانے جس کے نتیجے میں انہیں عذاب الٰہی کا سامنا کرنا پڑا؛ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی سنت یہ ہے کہ جب منہ مانگے معجزات دیکھنے کے باوجود کوئی قوم ایمان نہیں لاتی تو اسے ہلاک کر دیا جاتا ہے ۔اس بنا پر کفار مکہ کو مہلت دی جا رہی ہے کہ وہ نت نئے معجزات کا مطالبہ کرنے کے بجائے توحید و رسالت کے دوسرے دلائل پر کھلی آنکھوں سے غور کر کے ایمان لائیں اور ہلاکت سے بچ جائیں۔

کفار مکہ آنحضرت ﷺ کو کبھی کاہن کہتے تھے کبھی جادوگر اور کبھی آپ کو شاعر کا نام دیتے تھے، سورت کے آخری رکوع میں ان باتوں کی مدلل تردید فرمائی گئی ہے، اور کاہنوں اور شاعروں کی خصوصیات بیان کر کے جتایا گیا ہے کہ ان میں سے کوئی بات آنحضرت ﷺ میں نہیں پائی جاتی، اسی ضمن میں آیت ۲۲۷ نے شعرا کی خصوصیات بیان کی ہیں، اسی وجہ سے سورت کا نام شعراء رکھا گیا ہے۔"

واقعات:

جن انبیائے کرام علیہم السلام کے واقعات خوب صورت پیرائے میں بیان ہوئے ہیں وہ یہ ہیں:

www.suffahpk.com

1۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی سوانح حیات میں سے ان کی بعثت سے بات شروع ہو کر فرعون کے دربار میں ہونے والا مکالمہ، جادوگروں سے مقابلہ اور فرعون کے غرق آب ہونے تک کے واقعات بیان ہوئے ہیں پھر آخر میں خوب صورت پیرائے میں فرمایا گیا ہے: {وَأَنجَيْنَا مُوسَىٰ وَمَن مَّعَهُ أَجْمَعِينَ (65) ثُمَّ أَغْرَقْنَا الْآخَرِينَ (66) إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُم مُّؤْمِنِينَ (67) وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ} [الشعراء:65-68]

2۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم کو جس جان دار اور پر جوش اسلوب میں توحید کی دعوت و تبلیغ اور شرک پر تنقید فرمائی ہے اس کی کچھ جھلکیاں اس سورت میں نظر آتی ہیں۔ {الَّذِي خَلَقَنِي فَهُوَ يَهْدِينِ (78) وَالَّذِي هُوَ يُطْعِمُنِي وَيَسْقِينِ (79) وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ (80) وَالَّذِي يُمِيتُنِي ثُمَّ يُحْيِينِ (81) وَالَّذِي أَطْمَعُ أَن يَغْفِرَ لِي خَطِيئَتِي يَوْمَ الدِّينِ} [الشعراء:78-83]

اس کے علاوہ حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ہود علیہ السلام، حضرت صالح علیہ السلام، حضرت لوط علیہ السلام اور حضرت شعیب علیہ السلام اور ان کی قوموں کے مختصر احوال ایک ایک رکوع میں ذکر کیے گئے ہیں اور ہر واقعہ کے آخر میں فرمایا گیا ہے: {إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُم مُّؤْمِنِينَ (190) وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ} [الشعراء:190،191]

احکام

1۔ کسی کی اصلاح انبیا و اولیا کے اختیار میں نہیں۔ ہدایت اسی کو ملتی ہے جس کے اندر خود بھی طلب ہو اور اللہ تعالیٰ کی توفیق اس کے شامل حال ہو جائے۔ {لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ أَلَّا يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ (3) إِن نَّشَأْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِم مِّنَ السَّمَاءِ آيَةً فَظَلَّتْ أَعْنَاقُهُمْ لَهَا خَاضِعِينَ} [الشعراء:4،3]

2۔ دینی معاملات میں ایک دوسرے کی مدد کرنی چاہیے۔ یہی تمام انبیا و اولیا کا وتیرہ رہا ہے۔ {فَأَرْسِلْ إِلَىٰ هَارُونَ} [الشعراء:13]

3۔ اگر کسی بچے کو آپ نے بچپن میں پالا ہو لیکن جوان ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس کو فضیلت دے دی ہو تو اس سے بے رخی برتنا مناسب نہیں؛ جیسے فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پالا اور جب

www.suffahpk.com

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نبوت عطا ہوئی تو اس نے بے رخی کر لی۔{قَالَ أَلَمْ نُرَبِّكَ فِينَا وَلِيدًا وَلَبِثْتَ فِينَا مِنْ عُمُرِكَ سِنِينَ}[الشعراء:18]

4۔ایک رسول کی تکذیب تمام رسولوں کی تکذیب کی طرح ہے اس لیے کسی ایک رسول کی تکذیب سے بھی انسان کافر ہو جائے گا۔{كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوحٍ الْمُرْسَلِينَ}[الشعراء:105]

5۔اتمام حجت کے بغیر کسی قوم پر عذاب نہیں آتا۔{وَمَا أَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ إِلَّا لَهَا مُنْذِرُونَ}[الشعراء:208]

6۔دعوت کے کچھ اصول وہی بتائے گئے ہیں جو سورہ ہود اور سورہ کہف میں گزر چکے۔اسی طرح مذکورہ قوموں کے واقعات اور ان سے نکلنے والے اکثر احکام و مسائل بھی پہلے سورتوں میں گزر چکے ہیں۔

7۔مسلمان اپنے ملک کے کافروں کو قومی یا وطنی بھائی کہہ سکتے ہیں۔اس سورت میں تمام نبیوں کو ان کی قوم کا قومی بھائی کہا گیا ہے البتہ حضرت شعیب علیہ السلام کا تعلق اس علاقے سے نہیں تھا جہاں ان کی بعثت ہوئی تھی اس لیے ان کے بارے میں بھائی کے لفظ استعمال نہیں ہوئے۔

8۔قرآن کریم کے بارے میں معلومات دی گئی ہیں کہ یہ اللہ کی کتاب ہے جسے جبرئیل امین لے کر آئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک پر نازل ہوا، یہ فصیح عربی زبان میں نازل کی گئی کتاب ہے۔اس کے بارے میں سابقہ آسمانی کتابوں میں بشارتیں موجود ہیں۔{وَإِنَّهُ لَتَنْزِيلُ رَبِّ الْعَالَمِينَ (192) نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ (193) عَلَى قَلْبِكَ لِتَكُونَ مِنَ الْمُنْذِرِينَ (194) بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُبِينٍ (195) وَإِنَّهُ لَفِي زُبُرِ الْأَوَّلِينَ}[الشعراء:196-192]

9۔شاعری پسندیدہ نہیں، اکثر شاعری بری ہوتی ہے، وہ تخیلات میں گھومتے رہتے ہیں، شیاطین سے ان کی مناسبت ہوتی ہے، مگر نیکی کی باتیں شاعرانہ انداز میں کہی جائیں اور شاعری میں کوئی خلاف دین بات نہ ہو تو اجازت ہے۔{وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ (224) أَلَمْ تَرَ أَنَّهُمْ فِي كُلِّ وَادٍ يَهِيمُونَ (225) وَأَنَّهُمْ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ}[الشعراء:224-226]

www.suffahpk.com

سورۃ النمل

اعداد و شمار:

مصحف کی ترتیب کے لحاظ سے 27 ویں اور نزول کی ترتیب کے لحاظ سے یہ 48 نمبر کی سورت ہے۔اس سورت میں 7رکوع،93آیات،1163کلمات اور4679حروف ہیں۔

وجہ تسمیہ:

نمل کے معنی عربی میں چیونٹی کے ہوتے ہیں اور چونکہ اس سورت کی آیت نمبر:۱۸میں حضرت سلیمان علیہ السلام کا یہ واقعہ بیان کیا گیا ہے کہ وہ چیونٹیوں کی وادی کے پاس سے گزرے تھے اس لیے اس کا نام سورۂ نمل رکھا گیا ہے۔

زمانہ نزول:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی ایک روایت کے مطابق یہ سورت پچھلی سورت یعنی سورۂ شعراء کے فوراً بعد نازل ہوئی تھی۔

خلاصہ مضامین

شیخ الاسلام حضرت مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم تحریر فرماتے ہیں:

"حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی ایک روایت کے مطابق یہ سورت پچھلی سورت یعنی سورۂ شعراء کے فوراً بعد نازل ہوئی تھی۔دوسری مکی سورتوں کی طرح اس کا موضوع بھی اسلام کے بنیادی عقائد کا اثبات اور کفر کے برے نتائج کا بیان ہے۔

www.suffahpk.com

حضرت موسیٰ اور حضرت صالح علیہما السلام کے واقعات کی طرف مختصر اشارہ کرتے ہوئے یہ بتایا گیا ہے کہ ان کی قوموں نے اس بنا پر ان کی بات نہیں مانی کہ انہیں اپنی دولت اور اپنے سماجی رتبے پر گھمنڈ تھا، اسی طرح کفار مکہ بھی گھمنڈ میں مبتلا ہو کر آنحضرت ﷺ کی رسالت کا انکار کر رہے تھے۔ دوسری طرف حضرت سلیمان علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے ہر طرح کی دولت اور بے نظیر بادشاہت سے نوازا تھا، لیکن یہ دولت اور بادشاہت ان کے لیے اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے سے مانع نہیں ہوئی، اسی طرح سبا کی ملکہ بلقیس بھی دولت مند تھی؛ لیکن حق واضح ہونے کے بعد اس نے اس کو فوراً قبول کر لیا، اس سیاق میں حضرت سلیمان علیہ السلام اور سبا کی ملکہ کا واقعہ اس سورت میں تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ اور اس کے بعد کائنات میں پھیلی ہوئی قدرت خداوندی کی نشانیوں کو بڑے مؤثر انداز میں ذکر فرمایا گیا ہے، جس سے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت ثابت ہوتی ہے۔"

دلائل توحید:

اس سورت میں توحید کے متعدد دلائل دیے گئے ہیں:

1۔ زمین و آسمان، بارش اور کھیتیوں کا خالق وہی ہے اس لیے معبود بھی وہی ہوا، عبادت اسی کی کرنی چاہیے۔ {أَمَّنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَأَنزَلَ لَكُم مِّنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَنبَتْنَا بِهِ حَدَائِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ مَّا كَانَ لَكُمْ أَن تُنبِتُوا شَجَرَهَا أَإِلَٰهٌ مَّعَ اللَّهِ بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَعْدِلُونَ} [النمل:60]

2۔ زمین کو قابل استعمال اللہ ہی نے بنایا، پہاڑ اسی نے بچھائے ہیں، نہروں کو نظام اسی کا وضع کردہ ہے۔ سمندروں کے درمیان ان میں فرق ظاہر کرنے کے لیے آڑ اللہ تعالیٰ کی قدرت کا شاہ کار ہے لہذا معبود بھی وہی ہے عبادت اسی کی کرنی چاہیے۔ {أَمَّن جَعَلَ الْأَرْضَ قَرَارًا وَجَعَلَ خِلَالَهَا أَنْهَارًا وَجَعَلَ لَهَا رَوَاسِيَ وَجَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا أَإِلَٰهٌ مَّعَ اللَّهِ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ} [النمل:61]

www.suffahpk.com

3۔بے بس و مجبور اور بیمار کی پکار اس کے علاوہ کوئی نہیں سنتا۔اس لیے معبود بھی وہی ہے عبادت اسی کی کرنی چاہیے۔{أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْأَرْضِ أَإِلَٰهٌ مَعَ اللَّهِ قَلِيلًا مَا تَذَكَّرُونَ}[النمل:62]

4۔بحری اور بری تاریکیوں میں راستہ وہی دکھاتا ہے اسی نے ہواؤں کا نظام چلایا۔اس لیے معبود بھی وہی ہے عبادت اسی کی کرنی چاہیے۔{أَمَّنْ يَهْدِيكُمْ فِي ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَنْ يُرْسِلُ الرِّيَاحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ أَإِلَٰهٌ مَعَ اللَّهِ تَعَالَى اللَّهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ}[النمل:63]

5۔رازق بھی وہی ہے۔دوبارہ بھی وہی پیدا کرے گا،پہلی بار بھی اسی نے پیدا کیا،اس لیے معبود بھی وہی ہے عبادت اسی کی کرنی چاہیے۔{أَمَّنْ يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ وَمَنْ يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَإِلَٰهٌ مَعَ اللَّهِ قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ}[النمل:64]

قیامت:

قیامت کے حوالے سے فرمایا گیا ہے کہ قیامت سے پہلے دابۃ الارض نکلے گا جو لوگوں سے بات کرے گا۔قیامت کا صور پھونکا جانا،روزِ قیامت سب کا جمع ہونا،صور کی آواز سے سب کا خوف میں مبتلا ہو جانا،پہاڑوں کا بادلوں کی طرح ہواؤں میں اڑنا،نیک لوگوں کو ان کی اچھائیوں کا انعام اور برے لوگوں کو ان کے کیے کی سزا کا ملنا یہ سب برحق ہے۔{وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ(65)بَلِ ادَّارَكَ عِلْمُهُمْ فِي الْآخِرَةِ بَلْ هُمْ فِي شَكٍّ مِنْهَا بَلْ هُمْ مِنْهَا عَمُونَ(66)وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَإِذَا كُنَّا تُرَابًا وَآبَاؤُنَا أَئِنَّا لَمُخْرَجُونَ(67)لَقَدْ وُعِدْنَا هَٰذَا نَحْنُ وَآبَاؤُنَا مِنْ قَبْلُ إِنْ هَٰذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ(68)قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِينَ(69)وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُنْ فِي ضَيْقٍ مِمَّا يَمْكُرُونَ(70)وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ(71)قُلْ عَسَىٰ أَنْ يَكُونَ رَدِفَ لَكُمْ بَعْضُ الَّذِي تَسْتَعْجِلُونَ}[النمل:65-72]

www.suffahpk.com

شخصیات، واقعات

1۔ مدین سے واپسی کے سفر میں حضرت موسی علیہ السلام آگ کی تلاش میں نکلے اور نبوت مل گئی۔ یہ واقعہ خوب صورت پیرائے میں آیت نمبر 7 تا 12 میں ذکر ہوا ہے بیان ہوا ہے۔ {إِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِأَهْلِهِ إِنِّي آنَسْتُ نَارًا سَآتِيكُم مِّنْهَا بِخَبَرٍ... الی... فِي تِسْعِ آيَاتٍ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَقَوْمِهِ} [النمل:7-12]

2۔ حضرت داؤد علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے عظیم بادشاہت عطا فرمائی تھی۔ ان کا دور تاریخ یہود کا سنہرا اور عروج کا دور کہلاتا ہے۔

3۔ حضرت داؤد علیہ السلام کے انتقال کے بعد حضرت سلیمان علیہ السلام تخت داؤدی کے جانشین اور حکومت یہود کے سب سے عظیم اور نامور پیغمبر اور حاکم بنے۔ آپ کی حکومت بیک وقت انس و جن، چرند پرند سبھی پر تھی۔ صحرا، دریا، فضا، غرض سبھی آپ کے تابع تھے۔ چیونٹی اور ہدہد جیسے پرندوں کی بولی سمجھنا بتاتا ہے کہ آپ کو دیگر حیوانات، پرندوں اور حشرات الارض تک کی بولیوں سے واقفیت تھی۔ ہدہد نے آکر آپ کو بتایا کہ بلقیس کی سلطنت میں شرک کی عملداری ہے۔ آپ نے بلقیس کو خط لکھا جس کا تذکرہ اس سورت میں مفصل آیا ہے۔ جنات آپ سے بہت ڈرتے تھے بلکہ آج تک ڈرتے ہیں۔ آپ کے دربار میں جیسے انسانوں میں سے آپ کے مشیر ہوا کرتے تھے جنات میں سے بھی مشیر ہر وقت حاضر رہا کرتے تھے، انہی میں سے ایک جن کا نام عفریت ہے جس کا تذکرہ اس سورت کی آیت {قَالَ عِفْرِيتٌ مِّنَ الْجِنِّ أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَن تَقُومَ مِن مَّقَامِكَ وَإِنِّي عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ أَمِينٌ} میں ہوا ہے۔

4۔ بلقیس کا تخت پل بھر میں جس شخصیت نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے سامنے لا کھڑا کیا تھا اس کا نام آصف برخیا ہے۔ {قَالَ الَّذِي عِندَهُ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتَابِ أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَن يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ} [النمل:40] آصف برخیا پیغمبر نہیں تھے البتہ ولی کامل تھے اور یہ ان کی کرامت تھی۔ اس واقعہ سے کرامات اولیا کا ثبوت ملتا ہے۔

www.suffahpk.com

اس کے علاوہ قوم ثمود اور ان کے ہاں پائے جانے والے نو بد معاشوں کا تذکرہ ہوا ہے۔{وَكَانَ فِي الْمَدِينَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ يُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ وَلَا يُصْلِحُونَ (48) قَالُوا تَقَاسَمُوا بِاللَّهِ لَنُبَيِّتَنَّهُ وَأَهْلَهُ ثُمَّ لَنَقُولَنَّ لِوَلِيِّهِ مَا شَهِدْنَا مَهْلِكَ أَهْلِهِ وَإِنَّا لَصَادِقُونَ (49) وَمَكَرُوا مَكْرًا وَمَكَرْنَا مَكْرًا وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ} [النمل:48-50] اس کے بعد قوم لوط کی ہلاکت و بربادی کے احوال ذکر ہوئے ہیں۔

احکام و ہدایات

1۔ دل میں حق کی معرفت اور یقین ہو لیکن ظاہر میں حق کی مخالفت کرے اور اس کا انکار کرے تو اسے ایمان نہیں کہا جائے گا بلکہ کفر ہی کہا جائے گا۔{وَجَحَدُوا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَا أَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَعُلُوًّا} [النمل:14]

2۔ وحی کی ایک صورت یہ ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ حجاب میں کلام فرماتے ہیں اور نبی کو آواز سنائی دیتی ہے۔{فَلَمَّا جَاءَهَا نُودِيَ أَنْ بُورِكَ مَنْ فِي النَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا وَسُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ} [النمل:8]

3۔ موسیٰ علیہ السلام کے دل میں سانپ کو دیکھ کر طبعی خوف پیدا ہوا، اس سے معلوم ہوا کہ طبعی خوف پیدا ہونا منصب نبوت کے خلاف نہیں۔{وَأَلْقِ عَصَاكَ فَلَمَّا رَآهَا تَهْتَزُّ كَأَنَّهَا جَانٌّ وَلَّى مُدْبِرًا وَلَمْ يُعَقِّبْ يَا مُوسَى لَا تَخَفْ إِنِّي لَا يَخَافُ لَدَيَّ الْمُرْسَلُونَ} [النمل:10]

4۔ جانوروں کی بولیاں ہوتی ہیں، ان کے اندر شعور ہوتا ہے، وہ توحید کے پرستار ہوتے ہیں، ان کی زندگی گزارنے کے اپنے طریقے ہیں اور انسان کے لیے ان کی بولی سمجھنا اور ان سے ان کی زبان میں بات کرنا ممکن ہے۔ يَا أَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ [النمل:16] قَالَتْ نَمْلَةٌ يَا أَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوا مَسَاكِنَكُمْ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمَانُ وَجُنُودُهُ وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ [النمل:18] أَحَطْتُ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهِ وَجِئْتُكَ مِنْ سَبَإٍ بِنَبَإٍ يَقِينٍ [النمل:22]

5۔ جانوروں کو ٹریننگ دی جائے تو وہ مخبری، مراسلت اور دیگر کئی امور میں انسان کے کام آسکتا ہے۔
أَحَطْتُ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهِ وَجِئْتُكَ مِنْ سَبَإٍ بِنَبَإٍ يَقِينٍ

www.suffahpk.com

6۔ مراسلہ لکھنے کا طریقہ یہ ہے کہ پتہ اور مرسل کا نام لفافے پر ہی لکھا ہو اور اندر بھی پہلے مرسل کا نام پھر بسم اللہ لکھ کر مضمون لکھا جائے۔ إِنَّهُ مِن سُلَيْمَانَ وَإِنَّهُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ (30) أَلَّا تَعْلُوا عَلَيَّ وَأْتُونِي مُسْلِمِينَ [النمل:3130]

7۔ باغیوں کو پہلے سمجھانا چاہیے، مذاکرات کی دعوت دینی چاہیے، اگر اس سے مان جائیں تو خون خرابے کی ضرورت نہیں۔ بلقیس نے یمن میں خفیہ طور پر ریاست کی رٹ کو چیلنج کرتے ہوئے اپنی علیحدہ ریاست قائم کی تھی۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے پہلے انہیں سمجھایا۔ أَلَّا تَعْلُوا عَلَيَّ وَأْتُونِي مُسْلِمِينَ

8۔ ریاست اور امور مملکت چلانے کے لیے مشاورت بے حد ضروری ہے، اگرچہ آخری رائے بادشاہ ہی کی مانی جائے گی، بلکہ اگر سربراہ کو مشاورت کی اکثریتی رائے کا پابند کردیا جائے تو شرعا اس کی بھی اجازت ہے بشرطیکہ کوئی قانون قرآن وسنت کے خلاف نہ ہو۔ {قَالَتْ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ أَفْتُونِي فِي أَمْرِي مَا كُنتُ قَاطِعَةً أَمْرًا حَتَّىٰ تَشْهَدُونِ} [النمل:32]

9۔ کافر سے ہدیہ قبول کرنا جائز ہے، حضرت سلیمان علیہ السلام نے بلقیس کا ہدیہ رد کردیا اس کی دیگر انتظامی وجوہات تھیں۔ {وَإِنِّي مُرْسِلَةٌ إِلَيْهِم بِهَدِيَّةٍ فَنَاظِرَةٌ بِمَ يَرْجِعُ الْمُرْسَلُونَ (35)} [النمل:35]

10۔ خواتین کا تعلق شاہی خاندان سے ہو یا وہ زیادہ تعلیم یافتہ ہو تو عقل و تجربے میں وہ عام مردوں سے فائق ولائق ہو سکتی ہے اس کی مثال بلقیس ہے، گو شرعا وہ سربراہ مملکت نہیں بن سکتی۔

11۔ اس واقعے سے کرامت کا ثبوت بھی نکلتا ہے کہ پلک جھپکتے میں بلقیس کا تخت سامنے آگیا ہے۔ یہ آصف بن برخیا کی کرامت تھی۔ بعض مفسرین فرماتے ہیں کہ یہ معجزہ خود حضرت سلیمان علیہ السلام کا ہے، انہوں نے جنات کے غرور کو توڑنے کے لیے ایسا کیا۔ {قَالَ الَّذِي عِندَهُ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتَابِ أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَن يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ} [النمل:40]

www.suffahpk.com

12۔ حضرت سلیمان علیہ السلام اتنے عظیم پیغمبر اور عظیم بادشاہ ہونے کے باوجود ہدہد اور مملکت بلقیس کے بارے میں نہ جان سکے، اس سے معلوم ہوا کہ انبیائے کرام عالم الغیب نہیں ہوتے۔ ﴿وَتَفَقَّدَ الطَّيْرَ فَقَالَ مَا لِيَ لَا أَرَى الْهُدْهُدَ أَمْ كَانَ مِنَ الْغَائِبِينَ﴾ [النمل: 20] ﴿قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ﴾ [النمل: 65]

سائنس

آیت وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَهِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ (النمل: 88) سے بعض اہل علم نے زمین کی گردش پر استدلال کیا ہے۔

دعائیں

رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَى وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَدْخِلْنِي بِرَحْمَتِكَ فِي عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ [النمل: 19]

ترجمہ: مجھے اس بات کا پابند بنا دیجیے کہ میں ان نعمتوں کا شکر ادا کروں جو آپ نے مجھے اور میرے والدین کو عطا فرمائی ہیں، اور وہ نیک عمل کروں جو آپ کو پسند ہو، اور اپنی رحمت سے مجھے اپنے نیک بندوں میں شامل فرما لیجیے۔

www.suffahpk.com

ہوم ورک

1-سورہ الفرقان کی وجہ تسمیہ یہ ہے:

- دوسری سورتوں کی طرح یہ نام بھی بطور علامت ہے
- سورت کے مضامین سے مناسبت ہے۔
- دونوں درست ہیں۔

2- وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِيْنَ وَكَفٰى بِرَبِّكَ هَادِيًا وَّنَصِيْرًا (الفرقان:31)

سے معلوم ہوا:

- حق کے راستے میں ہمیشہ انبیاء کو دشواریاں پیش آئیں۔
- کفار نے ہمیشہ انبیاء کو جھٹلایا ہے۔
- داعی دین کا عداوت کا شکار نہ ہونا، حق پر نہ ہونے کی دلیل ہے۔
- تینوں باتیں درست ہیں۔

3-پانی کی اصل طہارت ہے جب تک کہ:

- اس میں کوئی چیز شامل نہ ہو جائے۔
- جب تک ناپاک ہونے کی دلیل نہ ہو۔
- وہ گردوغبار سے محفوظ رہے
- تینوں درست ہیں

4-كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوْحِ الْمُرْسَلِيْنَ (الشعراء::105)سے معلوم ہوا کہ:

- نوح علیہ السلام کی قوم کے اکثر لوگوں نے انہیں جھٹلایا۔
- نوح علیہ السلام کو جھٹلانا تمام رسولوں کی تکذیب شمار ہوگی۔
- نوح علیہ السلام اللہ کے رسولوں میں سے تھے۔
- تینوں باتیں درست ہیں۔

www.suffahpk.com

5-کفار مکہ کو سلیمان علیہ السلام کا واقعے سے یہ جتلانا مقصود تھا کہ:

- اللہ اپنے نبی کو بادشاہت بھی عطا کر سکتے ہیں۔
- جنات بھی اللہ کی مخلوق ہیں جو سلیمان علیہ السلام کے ماتحت تھے۔
- دولت و سماجی رتبے کو اللہ کی اطاعت میں رکاوٹ نہ بناؤ۔

6-سلیمان علیہ السلام نے ملکہ بلقیس کا ہدیہ لوٹا دیا کیوں کہ:

- کافر کا ہدیہ قبول کرنا جائز نہیں
- تحفے ان کے شایان شان نہ تھے
- بعض امور سلطنت کا تقاضا تھا

7-مراسلہ لکھنے کا طریقہ یہ ہے کہ:

- پتا اور مرسل کا نام لفافے پر ہو
- مراسلے کی ابتدا میں بسم اللہ لکھا ہو
- دونوں درست ہیں

8-مال داری کفار مکہ کے لیے بڑا فتنہ تھا کیوں کہ:

- یہ نبی کو غریب سمجھتے تھے۔
- اس کی وجہ سے حق کی طرف بڑھنے کا جذبہ کم تھا۔
- اس کی بنیاد پر انہوں نے جنگیں لڑیں۔

9- امور مملکت بلکہ ہر طرح کی مشاورت میں ضروری ہے:

- امیر کا فیصلہ نافذ ہو گا
- اکثریت کی رائے نافذ ہو گی
- دونوں درست ہے
- دونوں غلط ہیں

10-شریعت اسلامی میں شاعری جائز ہے بشرطیکہ :

- کوئی خلاف دین بات نہ ہو
- عشقیہ کلمات نہ ہوں
- تصورات پر مبنی نہ ہو

www.suffahpk.com

سورۃ القصص

اعداد و شمار:

مصحف کی ترتیب کے لحاظ سے 28 ویں اور نزول کی ترتیب کے لحاظ سے یہ 49 نمبر کی سورت ہے۔اس سورت میں 9 رکوع، 88 آیات، 1441 کلمات اور 5791 حروف ہیں۔

وجہ تسمیہ:

سورت کا نام آیت نمبر 25 کے فقرے وقص علیہ القصص سے ماخوذ ہے۔لغت کے اعتبار سے قصص کے معنی ترتیب وار واقعات بیان کرنے کے ہیں۔اس لحاظ سے یہ لفظ باعتبار معنی بھی اس سورت کا عنوان ہوسکتا ہے کیونکہ اس میں حضرت موسی علیہ السلام کا مفصل قصہ بیان ہوا ہے۔

واقعات

حضرت موسی علیہ السلام کی زندگی خطرات اور نشیب وفراز سے بھرپور ہے۔آپ کے دنیا میں آنے سے پہلے فرعون نے بنی اسرائیل کے لڑکوں کو قتل کردینے کا حکم صادر کردیا تھا، چنانچہ جو بھی لڑکا بنی اسرائیل میں پیدا ہوتا قتل کردیا جاتا، وزیروں نے مشورہ دیا کہ اس طرح تو بنی اسرائیل کے سارے مرد ختم ہوجائیں گے تو ہماری خدمت کون کرے گا؟

تب یہ قانون بنا کہ ایک سال بچوں کو قتل کیا جائے گا اور دوسرے سال زندہ رکھا جائے گا۔جس سال آپ کی ولادت ہوئی یہ وہ سال تھا جس میں بچوں کو قتل کیا جارہا تھا۔اللہ تعالی نے آپ کی والدہ کے دل میں یہ تدبیر ڈالی کہ آپ کو تابوت میں ڈال کر نیل کی نذر کردیا جائے، یہ بھی بظاہر خطرناک اور جان لیوا اقدام تھا، فرعون کے کارندوں کے ہاتھ میں آنا بھی آپ کی زندگی کے لیے خطرہ تھا، لیکن اللہ تعالی نے قلوب میں آپ کی محبت پیدا فرمادی، جو بھی آپ کو دیکھتا آپ سے محبت کرنے لگتا۔فرعون کی کسی دایا کا دودھ نہیں پیا آخر کار ماں ہی کے پاس

www.suffahpk.com

واپسی ہوئی۔وقت گزرتا گیا۔جب آپ جوان ہوئے تو ایک بار ایسا ہوا کہ ایک بنی اسرائیلی اور قبطی باہم کسی بات پر جھگڑ رہے تھے،قبطی زیادتی کر رہا تھا،آپ نے مکا ہوا میں لہرایا اور انجانے میں قبطی کا قتل ہو گیا،اب پھر سے خطرہ پیدا ہو گیا۔ایک قبطی جو آپ کا ہمدرد تھا اس نے آپ کو مشورہ دیا کہ آپ فی الحال یہاں سے ہجرت کر جائیں،ورنہ آپ کو قتل کر دیا جائے گا،چنانچہ آپ مدین تشریف لے گئے۔

مدین میں ایک کنوئیں پر کچھ چرواہے اپنے جانوروں کو پانی پلا رہے تھے اور دو لڑکیاں ان سب سے ہٹ کر اس انتظار میں کھڑی تھیں کہ یہ چرواہے یہاں ہٹیں تو وہ بھی اپنی بکریوں کو پانی پلا سکیں۔حضرت موسی علیہ السلام نے ان کی مدد کی،ایک پرانا کنواں جس کا منڈیر کسی سے ہٹتا نہ تھا،آپ نے با آسانی اسے ہٹا دیا اور اس سے ان کی بکریوں کو پانی پلایا۔لڑکی نے اپنے والد کو ماجرا سنایا اور تجویز دی کی ایسے طاقت ور اور دیانت دار شخص کو ملازم رکھ لینا چاہیے،والد نے تجویز قبول کی اور اپنی ایک بیٹی صفورا کا نکاح آپ سے کر دیا۔اب آپ کے پاس گھر، بیوی،روزگار سب میسر آ گیا۔مدین میں آپ کا قیام دس سال رہا۔

مدین سے واپسی کے موقع پر وادی طوی کے اندر اللہ تعالی سے ہمکلامی کا واقعہ ہوا،نبوت عطا ہوئی اور آپ کو بنی اسرائیل اور فرعون کے لیے نبی بنا کر بھیجے گئے۔عصا اور ید بیضا کے معجزات عطا ہوئے۔

آپ فرعون کے پاس تشریف لے گئے،اس سے مکالمہ ہوا،دلائل پیش ہوئے،فرعون دلیل کی جنگ ہار گیا تو موسی کو جھٹلا دیا۔قاتل ہونے کا طعنہ دیا،ساحر کہا۔جادوگروں سے مقابلہ منعقد ہوا،جادوگر ہار گئے، موسی جیت گئے۔جادوگر اللہ کے حضور سجدہ ریز ہو کر مسلمان ہو گئے،فرعون نے اسلام لانے کے جرم میں انہیں سولی پر لٹکا دیا۔

فرعون کو مختلف طریقوں سے تنبیہ کی گئی،طوفان،ٹڈی،جوویں،مینڈکوں،خون کا عذاب آیا،جب بھی عذاب آتا وہ موسی سے دعا کرواکر اور ایمان کا وعدہ کرتا جب عذاب ٹل جاتا تو مکر جاتا آخر کار ہجرت کا حکم آ گیا۔بنی

www.suffahpk.com

اسرائیل نے ہجرت کی، دریا میں بارہ راستے بن گئے جسے بنی اسرائیل پار کر گئے۔ فرعون تعاقب میں آیا وہ بھی ان راستوں سے آنے لگا، جب بیچ میں پہنچا تو مع فوج غرق کر دیا گیا۔

اس سورت میں قارون کا بھی ذکر ہے۔ قارون حضرت موسی علیہ السلام کا چچازاد تھا۔ تورات کا عالم تھا لیکن دولت ہاتھ میں آتے ہی اس کے حالات نے پلٹا کھایا۔ قارون دولت کا پرستار بن گیا۔ اس کا خزانہ اتنا بڑا تھا کہ مضبوط جسامت والے کئی غلام مل کر بھی اس کی چابیاں بمشکل اٹھا پاتے تھے۔ دولت کے حصول کے لیے جائز ناجائز کسی چیز کی پروانہ کرتا تھا۔ قارون نے زکوۃ کا انکار کر دیا۔ سامری کی طرح منافق بن گیا۔ حضرت موسی علیہ السلام کی شان میں گستاخیاں کرنے لگا یہاں تک کہ ایک عورت کو پیسے دے کر اسے آمادہ کیا کہ وہ حضرت موسی علیہ السلام پر الزام لگائے۔ چنانچہ قارون نے بھرے مجمع میں حضرت موسی علیہ السلام پر الزام لگانے کی ناپاک جسارت کی۔ حضرت موسی علیہ السلام نے عورت کو اللہ تعالی کا واسطہ دے کر سچائی بیان کرنے کی تلقین کی۔ وہ عورت سہم کر کانپنے لگی اور سچائی بیان کر دی، اس موقع پر حضرت موسی علیہ السلام نے قارون کے خلاف بد دعا کی۔ اس پر اللہ تعالی نے اس کو اور اس کے خزانوں کو زمین میں دھنسا دیا۔

زمانہ نزول:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی ایک روایت ہے کہ یہ سورت سورہ نمل (سورت نمبر:27) کے بعد نازل ہوئی تھی، اور مختلف روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ آخری سورت ہے جو مکہ مکرمہ میں ہجرت سے پہلے نازل ہوئی، کیونکہ اس کی آیت نمبر:85 اس وقت نازل ہوئی تھی جب آپ ﷺ ہجرت کی غرض سے مدینہ منورہ کے لیے روانہ ہو چکے تھے۔

تفسیر الألوسی = روح المعانی (251/10)

مكية كلها على ما روي عن الحسن وعطاء وطاوس وعكرمة وقال

مقاتل: فيها من المدني قوله تعالى: الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِهِ إلى قوله تعالى:

www.suffahpk.com

لا نَبْتَغِي الْجَاهِلِينَ) فقد أخرج الطبرانی عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما أنها نزلت هی وآخر الحديد فی أصحاب النجاشی الذين قدموا وشهدوا واقعة أحد.

وفی رواية عنه رضی الله تعالیٰ عنه أن الآية المذكورة نزلت بالجحفة فی خروجه عليه الصلاة والسلام للهجرة وقيل: نزلت بين مكة والجحفة وقال المدائنی فی كتاب العدد حدثنی محمد ثنا عبدالله قال: حدثنی أبی قال: حدثنی علی بن الحسين عن أحمد بن موسیٰ عن يحيیٰ بن سلام قال بلغنی أن النبی صلّی الله عليه وسلّم حين هاجر نزل عليه جبريل عليه الصلاة والسلام بالجحفة وهو متوجه من مكة إلی المدينة فقال أتشتاق يا محمد إلی بلدك التی ولدت فيها؟ قال: نعم قال إن الذی فرض عليك القرآن لراادك إلی معاد الآية۔

خلاصہ مضامین

شیخ الاسلام حضرت مفتی تقی عثمانی مدظلہم العالی "آسان ترجمۂ قرآن" میں تحریر فرماتے ہیں:

"سورت کا مرکزی موضوع حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی رسالت اور آپ کی دعوت کی سچائی کو ثابت کرنا ہے۔ سورت کی پہلی ۴۳ آیتوں میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ابتدائی زندگی کی وہ تفصیلات بیان فرمائی گئی ہیں جو کسی اور سورت میں بیان نہیں ہوئیں۔

اس واقعے کو تفصیل کے ساتھ بیان فرمانے کے بعد آیات ۴۴ تا ۴۷ میں اللہ تعالیٰ نے اشارہ فرمایا ہے کہ آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے پاس ان واقعات کو اتنی تفصیل سے معلوم کرنے کا کوئی ذریعہ نہیں تھا، اس کے باوجود جب آپ یہ واقعات بیان فرما رہے ہیں تو اس سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ آپ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی آتی ہے، کفارِ مکہ کی طرف سے آپ کی نبوت اور رسالت پر

www.suffahpk.com

جو اعتراضات کیے جاتے تھے، اُن کا شافی جواب بھی اس سورت میں دیا گیا اور آپ کو تسلی دی گئی ہے کہ جو لوگ ضد پر اڑے ہوئے ہیں ان کے طرز عمل کی کوئی ذمہ داری آپ پر عائد نہیں ہوتی۔

پھر کفار مکہ جن جھوٹے خداؤں پر ایمان رکھتے ہیں ان کی تردید کی گئی ہے، قریش کے بڑے بڑے سردار اپنی دولت پر غرور کی وجہ سے بھی آپ کی دعوت کو قبول کرنے سے انکار کرتے تھے، اُن کی عبرت کے لیے آیات ۷۶ تا ۸۲ میں قارون کا واقعہ بیان کیا گیا ہے، جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں سب سے زیادہ دولت مند شخص تھا، لیکن اس کی دولت اسے تباہی سے نہ بچا سکی جو غرور اور ضد کے نتیجے میں اُس پر آگری۔

سورت کے آخر میں حضور اقدس ﷺ سے وعدہ کیا گیا ہے کہ اگرچہ اس وقت آپ بے سروسامانی کی حالت میں مکہ مکرمہ چھوڑنے پر مجبور ہو رہے ہیں، لیکن اللہ تعالیٰ آپ کو فاتح کی حیثیت سے دوبارہ مکہ مکرمہ واپس آنے کا موقع عنایت فرمائے گا۔"

احکام

1۔ دار الحرب میں کافر کا قتل گناہ نہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ایک قبطی قتل ہو گیا ایک تو وہ محض خطا تھی، ارادہ قتل کا تھا ہی نہیں، دوسرا وہ دار الحرب تھا۔{فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِي مِنْ شِيعَتِهِ عَلَى الَّذِي مِنْ عَدُوِّهِ فَوَكَزَهُ مُوسَى فَقَضَى عَلَيْهِ}[القصص:15]

2۔ پردہ اور مردوں کے اختلاط سے عورتوں کا بچنا ایک فطری بات ہے۔{وَلَمَّا وَرَدَ مَاءَ مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ أُمَّةً مِنَ النَّاسِ يَسْقُونَ وَوَجَدَ مِنْ دُونِهِمُ امْرَأَتَيْنِ تَذُودَانِ قَالَ مَا خَطْبُكُمَا قَالَتَا لَا نَسْقِي حَتَّى يُصْدِرَ الرِّعَاءُ}[القصص:23]

3۔ گھر پر کام کاج کرنے والا مرد نہ ہو تو مجبوراً عورت کو کام کاج کے لیے باہر نکلنا جائز ہے۔(ایضا)

4۔ مجبوری میں مرد خواتین کو سہارا دے سکتا اور ان کا حال پوچھ کر ان کی مدد کر سکتا ہے۔(ایضا)

www.suffahpk.com

5۔ مرد و عورت میں ضرورت کی بات حیا اور شرعی تقاضوں کو مد نظر رکھتے ہوئے جائز ہے۔ ﴿فَجَاءَتْهُ إِحْدَاهُمَا تَمْشِي عَلَى اسْتِحْيَاءٍ قَالَتْ إِنَّ أَبِي يَدْعُوكَ لِيَجْزِيَكَ أَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا﴾ [القصص:25]

6۔ ملازمت اور کوئی بھی منصب دینے کے لیے دو باتیں ضرور دیکھنی چاہیے: ایک اس کی دیانت وامانت دوسری اس کے اندر اس منصب کی اہلیت وصلاحیت۔ ﴿إِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَأْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْأَمِينُ﴾ [القصص:26]

7۔ ایسا نہیں ہوا تھا کہ ملازمت نکاح کا مہر ہو، بلکہ ملازمت کا معاہدہ الگ ہوا تھا اور نکاح کا معاملہ الگ۔ دونوں باہم مشروط نہیں تھے۔ ہر ایک الگ معاملہ تھا جو اپنے شرعی اصولوں اور تعیین کے ساتھ ہوئے۔ (آسان ترجمہ قرآن بحوالہ عمدۃ القاری)

8۔ نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا کام ہدایت کا راستہ دکھانا ہے، ہدایت دینا اللہ کا کام ہے۔ ﴿إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ﴾ [القصص:56]

9۔ یہ مال اللہ تعالیٰ کا ہے جو اللہ نے انسان کو استعمال کے لیے دیا ہے، اس لیے اسے انہی شرائط کے مطابق استعمال کرنا ہوگا جو اللہ تعالیٰ نے دیتے ہوئی لگادی ہیں۔ ﴿وَابْتَغِ فِيمَا آتَاكَ اللَّهُ الدَّارَ الْآخِرَةَ وَلَا تَنْسَ نَصِيبَكَ مِنَ الدُّنْيَا وَأَحْسِنْ كَمَا أَحْسَنَ اللَّهُ إِلَيْكَ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْأَرْضِ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ﴾ اس سے اشتراکیت اور سرمایہ داریت دونوں کی نفی ہوگئی۔

10۔ توبہ سے گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔ ﴿فَأَمَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَعَسَى أَنْ يَكُونَ مِنَ الْمُفْلِحِينَ﴾ [القصص:67]

11- انسان کتنا ہی بڑا عالم یا کتنا ہی بڑا مال دار ہوجائے لیکن اسے اپنی حیثیت نہیں بھولنی چاہیے۔ یہی یقین رکھنا چاہیے کہ یہ سب اللہ تعالیٰ کی عطا سے ہے۔ ﴿قَالَ إِنَّمَا أُوتِيتُهُ عَلَى عِلْمٍ عِنْدِي﴾ [القصص:78]

www.suffahpk.com

12-آیت میں پیشین گوئی کی گئی ہے کہ آپ ﷺ اپنے وطن مکہ معظمہ واپس تشریف لائیں گے اور اسے فتح کریں گے۔یہ پیشین گوئی پوری ہوئی۔{إِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لَرَادُّكَ إِلَىٰ مَعَادٍ}[القصص:85]

13-ایک نیکی کا اجر دس گنا بڑھا کر دیا جاتا ہے جبکہ ایک گناہ کا وبال ایک گنا سے زیادہ نہیں بڑھتا۔{مَن جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ خَيْرٌ مِّنْهَا ۖ وَمَن جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَى الَّذِينَ عَمِلُوا السَّيِّئَاتِ إِلَّا مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ}[القصص:84]

14-نبوت ملنے سے قبل آپ ﷺ کو کوئی اندازہ یا امید نہ تھی کہ آپ ﷺ کو رسالت اور ختم نبوت کا تاج پہنایا جائے گا۔{وَمَا كُنتَ تَرْجُو أَن يُلْقَىٰ إِلَيْكَ الْكِتَابُ إِلَّا رَحْمَةً مِّن رَّبِّكَ}[القصص:86]

15-آپ ﷺ نہ تو عالم الغیب تھے یا حاضر ناظر ہیں۔{وَمَا كُنتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِيِّ إِذْ قَضَيْنَا إِلَىٰ مُوسَى الْأَمْرَ وَمَا كُنتَ مِنَ الشَّاهِدِينَ}[القصص:44]{وَمَا كُنتَ تَرْجُو أَن يُلْقَىٰ إِلَيْكَ الْكِتَابُ إِلَّا رَحْمَةً مِّن رَّبِّكَ}[القصص:86]

دعائیں

رَبِّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي[القصص:16]

ترجمہ:میرے پروردگار!میں نے اپنی جان پر ظلم کر لیا آپ مجھے معاف فرما دیجیے۔

رَبِّ بِمَا أَنْعَمْتَ عَلَيَّ فَلَنْ أَكُونَ ظَهِيرًا لِّلْمُجْرِمِينَ[القصص:17]

ترجمہ:میرے پرور گار!آپ نے مجھ پر انعام کیا ہے تو میں آئندہ کبھی مجرموں کا مددگار نہیں بنوں گا۔

رَبِّ نَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ[القصص:21]

ترجمہ:میرے پروردگار!مجھے ظالم لوگوں سے بچا لے۔

رَبِّ إِنِّي لِمَا أَنزَلْتَ إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ[القصص:24]

ترجمہ:میرے پروردگار!جو کوئی بہتری تو مجھ پر اوپر سے نازل کر دے،میں اس کا محتاج ہوں۔

www.suffahpk.com

سورۃ العنکبوت

اعداد و شمار:

مصحف کی ترتیب کے لحاظ سے 29 ویں اور نزول کی ترتیب کے لحاظ سے یہ 85 نمبر کی سورت ہے۔اس سورت میں 7 رکوع، 69 آیات، 982 کلمات اور 4200 حروف ہیں۔

وجہ تسمیہ:

عنکبوت عربی میں مکڑی کو کہتے ہیں اور اس سورت کی آیت نمبر:۴۱ میں اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ مشرکین کی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے مکڑی کے جالے پر بھروسہ کرر کھا ہو، اس لیے اس سورت کا نام سورۃ عنکبوت ہے۔

زمانہ نزول:

آیات 56 تا 60 سے واضح ہوتا ہے کہ یہ سورت حبشہ کی طرف ہجرت کرنے سے کچھ پہلے نازل ہوئی تھی۔

تفسیر الألوسی = روح المعانی (337/10)

أخرج ابن الضريس والنحاس وابن مردويه والبيهقي في الدلائل عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما أنها نزلت بمكة وأخرج ابن مردويه عن عبد الله بن الزبير نحو ذلك وروى القول بأنها مكية عن الحسن وجابر وعكرمة وعن بعضهم أنها آخر ما نزل بمكة وفي البحر عن الحبر وقتادة أنها مدنية وقال يحيى بن سلام: هي مكية إلا من أولها إلى قوله: وَلَيَعْلَمَنَّ الْمُنافِقِينَ العنكبوت: 11 وذكر ذلك الجلال السيوطي في الإتقان ولم يعزه وأنه لما أخرجه ابن جرير في سبب نزولها ثم قال:

www.suffahpk.com

قلت ويضم إلى ذلك وَكَأَيِّن مِّن دَابَّةٍ [العنكبوت: 60] الآية لما أخرجه ابن أبي حاتم في سبب نزولها

خلاصہ مضامین

شیخ الاسلام حضرت مفتی تقی عثمانی مدظلہم العالی "آسان ترجمۂ قرآن" میں تحریر فرماتے ہیں:

"یہ سورت مکہ مکرمہ کے اس دور میں نازل ہوئی تھی جب مسلمانوں کو ان کے دشمنوں کے ہاتھوں طرح طرح کی تکلیفیں اٹھانی پڑ رہی تھیں، بعض مسلمان ان تکلیفوں کی شدت سے بعض اوقات پریشان ہوتے اور ان کی ہمت ٹوٹنے لگتی تھی، اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے ایسے مسلمانوں کو بڑی قیمتی ہدایات عطا فرمائی ہیں۔

اول تو سورت کے بالکل شروع میں فرمایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے لیے جنت تیار فرمائی ہے، وہ اتنی سستی نہیں ہے کہ کسی تکلیف کے بغیر حاصل ہو جائے، ایمان لانے کے بعد انسان کو مختلف آزمائشوں سے گزرنا ہی پڑتا ہے۔

دوسرے یہ تسلی بھی دی گئی ہے کہ یہ ساری تکلیفیں عارضی نوعیت کی ہیں، اور آخر کار ایک وقت آنے والا ہے جب ظالموں کو ظلم کرنے کی طاقت نہیں رہے گی، اور غلبہ اسلام اور مسلمانوں ہی کو حاصل ہوگا۔

اس پس منظر میں اللہ تعالیٰ نے اس سورت میں پچھلے کئی انبیائے کرام علیہم السلام کے واقعات سنائے ہیں، جن میں سے ہر واقعے میں یہی ہوا کہ شروع میں ایمان لانے والوں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑا، لیکن آخر کار اللہ تعالیٰ نے ظالموں کو برباد کیا اور مظلوم مومنوں کو فتح عطا فرمائی۔

مکی زندگی کے اسی زمانے میں کئی واقعات ایسے پیش آئے کہ اولاد مسلمان ہو گئی اور والدین کفر پر بضد رہے اور اپنی اولاد کو واپس کفر اختیار کرنے پر مجبور کرنے لگے، ان کا کہنا تھا کہ والدین ہونے کی

www.suffahpk.com

وجہ سے ان کی اولاد کو دین و مذہب کے معاملے میں بھی ان کی فرمان برداری کرنی چاہیے، اس سورت کی آیت نمبر:۸ میں اللہ تعالی نے اس سلسلے میں یہ معتدل اور برحق اصول بیان فرمایا کہ والدین کے ساتھ اچھا برتاؤ انسان کا فرض ہے؛ لیکن اگر وہ کفر یا اللہ تعالی کی نافرمانی کا حکم دیں تو ان کی اطاعت جائز نہیں ہے۔

جن مسلمانوں کے لیے صرف مکہ مکرمہ کے کافروں کا ظلم و ستم ناقابل برداشت ہو رہا تھا ان کو اس سوت میں نہ صرف اجازت بلکہ ترغیب دی گئی ہے کہ وہ مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے ایسی جگہ چلے جائیں جہاں وہ اطمینان کے ساتھ اپنے دین پر عمل کر سکیں۔ {یٰعِبَادِیَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنَّ اَرۡضِیۡ وَاسِعَۃٌ فَاِیَّایَ فَاعۡبُدُوۡنِ} [العنکبوت:56]

بعض کافر لوگ مسلمانوں پر زور دیتے تھے کہ دین اسلام کو چھوڑ دو، اور اس کے نتیجے میں تم پر اللہ تعالی کی طرف سے کوئی سزا آئی تو تمھاری طرف سے ہم اسے بھگت لیں گے، اس سورت کی آیات:۱۲و۱۳ میں اس لغو پیشکش کی حقیقت واضح کر دی گئی ہے کہ آخرت میں کوئی شخص کسی دوسرے کے گناہوں کا بوجھ نہیں اٹھا سکے گا۔

اس کے علاوہ توحید، رسالت اور آخرت کے دلائل بھی اس سورت میں بیان ہوئے ہیں، اور اس سلسلے میں جو اعتراضات کافروں کی طرف سے اٹھائے جاتے تھے، ان کا جواب بھی دیا گیا ہے۔"

واقعات

اللہ تعالی نے اس سورت میں درج ذیل انبیائے کرام علیہم السلام کے واقعات سنائے ہیں:

www.suffahpk.com

1۔نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو950سال دعوت دی۔قوم نے بات نہ مانی تو ان پر عظیم طوفان کی شکل میں اللہ تعالی کا عذاب آیا۔{وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَى قَوْمِهِ فَلَبِثَ فِيهِمْ أَلْفَ سَنَةٍ إِلَّا خَمْسِينَ عَامًا فَأَخَذَهُمُ الطُّوفَانُ وَهُمْ ظَالِمُونَ}[العنکبوت:14]

2۔حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم کو حق کی دعوت دی۔شرک اور بت پرستی کے خلاف ہر طرح کے دلائل دیے۔ان کی قوم قیامت کی منکر تھی،حضرت ابراہیم علیہ السلام اس کو بھی دلائل سے ثابت کیا۔حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایک راز کی بات بھی ان کو فاش کردی کہ تم میں سے بہت سے لوگ بتوں کی بے بسی کو جانتے ہوئے بھی صرف دنیوی مفادات اور معاشرتی ومالی تعلقات کی بہتری کی خاطر شرک کو اختیار کیے ہوئے ہو،{وَقَالَ إِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَوْثَانًا مَوَدَّةَ بَيْنِكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا}[العنکبوت:25]لیکن یاد رکھو!آخرت کے لحاظ سے یہ تمھاری بہت بڑی غلطی ہے!!!

3۔حضرت لوط علیہ السلام اور ان کی قوم کے حالات بتائے گئے ہیں۔قوم لوط راہزن تھے،ہم جنس پرستی کی لت میں بری طرح مبتلا ہوگئے تھے۔تاریخ میں ان سے پہلے کبھی کوئی قوم اس بدقماشی میں مبتلا نہیں ہوئی۔راہ چلتے لوگوں کو کنکریاں مارنا،ان کا مذاق اڑانا،مجلس میں بیٹھ کر انگلیاں چٹخانا،بھری مجلس میں سب کے سامنے آواز سے ہوا خارج کرنا،سب کے سامنے فحش اور بے ہودہ مذاق کرنا یہ سب قول لوط کی بیماریاں تھیں۔حضرت لوط علیہ السلام نے دعا فرمائی:رَبِّ انْصُرْنِي عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِينَ[العنکبوت:30]

تفسير الزمخشري=الكشاف عن حقائق غوامض التنزيل(452/3)

والْمُنْكَرَ عن ابن عباس رضى الله عنهما هو الخذف بالحصى، والرمي بالبنادق والفرقعة،ومضغ العلك،والسواك بين الناس وحل الأزرار، والسباب، والفحش في المزاح،وعن عائشة رضى الله عنها: كانوا يتحابقون،وقيل السخرية بمن

www.suffahpk.com

مرّ بهم. وقيل: المجاهر تفي ناديهم بذلك العمل وكل معصية فإظهارها أقبح من ستره اولذلك جاء: من خرق جلباب الحياء فلا غيبة له.

ان کے علاوہ حضرت شعیب علیہ السلام، حضرت ہود علیہ السلام، حضرت صالح علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے دشمنوں کا مختصر جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

{فَكُلًّا أَخَذْنَا بِذَنْبِهِ فَمِنْهُمْ مَنْ أَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِبًا وَمِنْهُمْ مَنْ أَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ وَمِنْهُمْ مَنْ خَسَفْنَا بِهِ الْأَرْضَ وَمِنْهُمْ مَنْ أَغْرَقْنَا}[العنکبوت:40]

احکام

1۔ شریعت کے حکم کے مقابلے میں والدین تک کی اطاعت جائز نہیں تو کسی اور کی کیسے جائز ہو سکتی ہے؟ لہٰذا بیوی کے لیے جائز نہیں کہ ناجائز امور میں شوہر کی اطاعت کرے۔ ملازم کے لیے جائز نہیں کہ ناجائز کاموں میں مالک کی اطاعت کرے، یہی حکم حکومت کے ناجائز احکام کا ہے۔ {وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا وَإِنْ جَاهَدَاكَ لِتُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا}[العنکبوت:8]

2۔ مذہبی معاملات خصوصاً عقائد میں معاشرے یا دوستی یاری کے بجائے اللہ کے حکم کو مقدم رکھا جائے، مشرکین میں سے بہت سے لوگ بتوں کو بے حقیقت سمجھتے تھے لیکن دوستیاں برقرار رکھنے اور معاشرے کے جبر سے بچنے کے لیے شرک اختیار کر رکھا تھا۔ {وَقَالَ إِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَوْثَانًا مَوَدَّةَ بَيْنِكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا}[العنکبوت:25]

3۔ نماز دھیان کے ساتھ اور اس کی روح کے مطابق پڑھی جائے تو انسان کو فحاشی، گناہ اور ظلم سے روکتی ہے۔ {إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ}

4۔ سیر و سیاحت کی غرض علم و ادب کا حصول ہو تو بہت بڑی عبادت ہے۔ {قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانْظُرُوا كَيْفَ بَدَأَ الْخَلْقَ}[العنکبوت:20]

5۔ کوئی شخص یا قوم اللہ تعالیٰ کو خالق رازق اور مالک و مختار مانے لیکن ساتھ ساتھ بندگان خدا یا بتوں کو بھی اللہ تعالیٰ کے کاموں میں شریک سمجھے تو یہ کھلا شرک ہے۔ {وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ

www.suffahpk.com

وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ فَأَنَّى يُؤْفَكُونَ (61) اللَّهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَيَقْدِرُ لَهُ إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ (62) وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ نَزَّلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهَا لَيَقُولُنَّ اللَّهُ قُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ} [العنکبوت: 61-63]

مناظرہ

مناظرہ ومباحثہ جس کے ساتھ بھی ہو شائستگی اور تہذیب کے دائرے میں کرنا چاہیے، خصوصا اہل کتاب یعنی یہود ونصاری سے اور زیادہ نرم بات کرنی چاہیے کیونکہ ان کے اور ہمارے درمیان مشترکات زیادہ ہیں، البتہ اگر ان کی طرف سے زیادتی ہو تو ترکی بہ ترکی جواب دینا بھی جائز ہے۔ {وَلَا تُجَادِلُوا أَهْلَ الْكِتَابِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ إِلَّا الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْهُمْ وَقُولُوا آمَنَّا بِالَّذِي أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَأُنْزِلَ إِلَيْكُمْ وَإِلَهُنَا وَإِلَهُكُمْ وَاحِدٌ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ} [العنکبوت: 46]

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا ایک گوشہ بتایا گیا ہے کہ نہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو لکھنا پڑھنا آتا ہے نہ پہلے کہیں کوئی تعلیم حاصل کی، اس کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ عظیم کلام لے کر آئے یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی دلیل ہے۔ {وَمَا كُنْتَ تَتْلُو مِنْ قَبْلِهِ مِنْ كِتَابٍ وَلَا تَخُطُّهُ بِيَمِينِكَ إِذًا لَارْتَابَ الْمُبْطِلُونَ}

سائنس

اس سورت میں مکڑی کے گھر کو سب سے کمزور گھر کہا گیا ہے۔ {وَإِنَّ أَوْهَنَ الْبُيُوتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوتِ} [العنکبوت: 41]

مکڑی کا گھر ظاہری لحاظ سے تو کمزور ہے ہی، معنوی لحاظ سے بھی مکڑی کا گھرانہ انتہائی سفاک اور بے رحم ہے۔ تحقیق کے مطابق مادہ مکڑی، بچے دینے کے بعد نر مکڑی (اپنے بچوں کے باپ) کو قتل کر کے گھر سے باہر پھینک دیتی ہے۔ پھر جب اولاد بڑی ہو جاتی ہے، تو اپنی ماں کو قتل کر کے گھر سے باہر پھینک دیتی ہے۔ کتنا

www.suffahpk.com

عجیب وغریب گھرانہ اور یقیناًبدترین گھرانہ ہے۔ قرآن کا معجزہ دیکھیں، ایک جملے میں ہی اس گھرانے کی پوری کہانی بیان کردی "بے شک گھروں میں سے سب سے کمزور گھر عنکبوت کا ہے اگر یہ (انسان) علم رکھتے۔"

انسان مکڑی کے گھر کی ظاہری کمزوری کو تو جانتے تھے، مگر اس کے گھر کی معنوی کمزوری یعنی دشمنی اور خانہ جنگی سے بے خبر تھے۔ اب جدید سائنس کی وجہ سے اس کمزوری سے بھی واقف ہو گئے ہیں، اس لیے اللہ نے فرمایا "اگر یہ علم رکھتے" یعنی مکڑی کی گھریلو کمزوریوں اور دشمنی سے واقف ہوتے۔

www.suffahpk.com

ہوم ورک

1-ملازمت اور منصب دینے کے لیے دو باتیں دیکھنی چاہئیں:

- سراپا اور ذہانت
- امانت اور اطاعت
- امانت اور صلاحیت

2-عنکبوت یعنی مکڑی کا گھر بہت کمزور ہوتا ہے:

- ظاہری اعتبار سے
- معنوی اعتبار سے
- دونوں درست ہیں

3-إِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لَرَادُّكَ إِلَىٰ مَعَادٍ (القصص 85) سے اس پیشگوئی کی طرف اشارہ ہے کہ:

- اسلام پوری دنیا پر غالب آجائے گا
- عنقریب فتح مکہ ہو گا
- قرآن کی حقانیت ثابت ہو جائے گی

4- قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا كَيْفَ بَدَأَ الْخَلْقَ ثُمَّ اللَّهُ يُنشِئُ النَّشْأَةَ الْآخِرَةَ (عنکبوت: آیت 20) سے معلوم ہوا کہ:

- سفر حصول علم کے لیے ہو تو وہ عبادت ہے۔
- سفر کرنا انبیاء کی سنت ہے۔
- عبرت والے مقامات کی زیارت کرنی چاہیے۔

5-سورہ عنکبوت .... نازل ہوئی۔

- ہجرت مدینہ سے پہلے

www.suffahpk.com

▪ ہجرت حبشہ سے پہلے

▪ غزوہ بدر سے پہلے

6- وَقَالَ اِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا مَّوَدَّةَ بَيْنِكُمْ (عنکبوت:25) سے معلوم ہوا کہ:

▪ اللہ کے حکم کو باہمی تعلقات پر مقدم رکھا جائے۔

▪ آپس کی محبتیں اللہ کی اطاعت سے روکتی ہیں۔

▪ دونوں درست ہیں۔

7۔ بنی اسرائیل کے لیے مصر کیا تھا؟

▪ دارالحرب

▪ دارالاسلام

▪ دارالامن

8۔ نامحرم مرد، اجنبی عورت کو روڈ پار کروا سکتا ہے؟

▪ جی ہاں! دے سکتا ہے

▪ نہیں دے سکتا

▪ مجبوری میں دے سکتا ہے

9۔ قوم لوط کن اخلاقی برائیوں میں ملوث تھے؟

▪ وہ ہم جنس پرست تھے

▪ وہ راہزن تھے

▪ سرعام فحش مذاق کرتے تھے

10۔ مناظرے اور مباحثے کا ادب یہ ہے کہ:

▪ لچر زبان استعمال کی جائے

▪ شائستگی سے بات کی جائے

▪ دونوں درست ہیں

www.suffahpk.com

سورۃ الروم

اعداد و شمار:

مصحف کی ترتیب کے لحاظ سے 30 ویں اور نزول کی ترتیب کے لحاظ سے یہ 84 نمبر کی سورت ہے۔ اس سورت میں 6 رکوع، 60 آیات، 818 کلمات اور 3388 حروف ہیں۔

وجہ تسمیہ:

پہلی ہی آیت کے لفظ **غلبت الروم** سے ماخوذ ہے جس کی تفصیلات آگے آ رہی ہیں۔

زمانہ نزول:

سورت کے آغاز میں جس تاریخی واقعے کا ذکر کیا گیا ہے اس سے زمانہ نزول قطعی طور پر متعیّن ہو جاتا ہے۔ اس میں ارشاد ہوا ہے کہ "قریب کی سرزمین میں رومی مغلوب ہو گئے ہیں۔" اس زمانے میں رومیوں پر ایرانیوں کا غلبہ 615ء میں مکمل ہوا تھا۔ اس لیے پوری صحت کے ساتھ یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ سورت اسی سال نازل ہوئی تھی اور یہ وہی سال تھا جس میں ہجرت حبشہ واقع ہوئی۔

تفسیر الألوسی = روح المعانی (18/11)

مكية كما روى عن ابن عباس وابن الزبير رضى الله تعالى عنهم بل قال ابن عطية وغيره: لا خلاف في مكيتها ولم يستثنوا منها شيئا. وقال الحسن: هي مكية إلا قوله تعالى: فَسُبْحَانَ اللَّهِ حِينَ تُمْسُونَ [الروم: 17] الآية وهو خلاف مذهب الجمهور والتفسير المرضي

www.suffahpk.com

خلاصہ مضامین

شیخ الاسلام حضرت مفتی تقی عثمانی مدظلہم العالی "آسان ترجمہ قرآن" میں تحریر فرماتے ہیں:

"اس سورت کا ایک خاص تاریخی پس منظر ہے جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کی سچائی اور حقانیت کا ناقابل انکار ثبوت فراہم کرتا ہے۔

جس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت عطا ہوئی اس وقت دنیا میں دو بڑی طاقتیں تھیں: ایک ایران کی حکومت جو مشرق کے علاقے میں پھیلی ہوئی تھی، اور اس کے ہر بادشاہ کو کسری کہا جاتا تھا، یہ لوگ آتش پرست تھے، یعنی آگ کو پوجتے تھے، دوسری بڑی طاقت روم کی تھی، جو مکہ مکرمہ کے شمال اور مغرب میں پھیلی ہوئی تھی، شام، مصر، ایشیائے کوچک اور یورپ کے علاقے اسی سلطنت کے ماتحت تھے، اور اس کے ہر بادشاہ کو قیصر کہا جاتا تھا، اور ان کی اکثریت عیسائی مذہب پر تھی۔

جس زمانے میں یہ سورت نازل ہوئی ہے اس وقت ان دونوں طاقتوں کے درمیان شدید جنگ ہو رہی تھی، اور اس جنگ میں ایران کا پلہ ہر لحاظ سے بھاری تھا، اور اس کی فوجوں نے ہر محاذ پر روم کی فوجوں کو شکست دے کر ان کے بڑے بڑے شہر فتح کر لیے تھے، یہاں تک کہ وہ بیت المقدس میں عیسائیوں کا مقدس ترین کلیسا تباہ کر کے رومیوں کو مسلسل پیچھے دھکیلتی جارہی تھی، اور روم کے بادشاہ ہرقل کو جائے پناہ تلاش کرنا مشکل ہو رہا تھا۔

ایران کی حکومت چونکہ آتش پرست تھی اس لیے مکہ مکرمہ کے بت پرستوں کی ہمدردیاں اس کے ساتھ تھیں، اور جب کبھی ایران کی کسی فتح کی خبر آتی تو مکہ مکرمہ کے بت پرست اس پر نہ صرف خوشی مناتے بلکہ مسلمانوں کو چڑاتے کہ عیسائی لوگ جو آسمانی کتاب پر ایمان رکھتے ہیں مسلسل شکست کھاتے جارہے ہیں، اور ایران کے لوگ جو ہماری طرح پیغمبر یا آسمانی کتاب کو نہیں مانتے، انہیں برابر فتح نصیب ہو رہی ہے۔

www.suffahpk.com

اس موقع پر یہ سورت نازل ہوئی، اور اس کے بالکل شروع میں یہ پیشینگوئی کی گئی کہ روم کے لوگ اگرچہ اس وقت شکست کھا گئے ہیں، لیکن چند سالوں میں وہ فتح حاصل کر کے ایرانیوں پر غالب آجائیں گے، اور اس دن مسلمان اللہ کی مدد سے خوش ہوں گے۔

اس طرح اس سورت کے شروع میں بیک وقت دو پیشگوئیاں کی گئیں:

1۔ایک یہ کہ روم کے جو لوگ شکست کھا گئے ہیں وہ چند سالوں میں ایرانیوں پر غالب آجائیں گے۔

2۔دوسرے یہ کہ مسلمان جو اس وقت مکہ مکرمہ کے مشرکین کے ہاتھوں ظلم وستم کا شکار ہیں اس دن وہ بھی مشرکین پر فتح منائیں گے۔

یہ دونوں پیشینگوئیاں اس وقت کے ماحول میں اتنی بعید از قیاس تھیں کہ کوئی شخص جو اس وقت کے حالات سے واقف ہو ایسی پیشینگوئی نہیں کر سکتا تھا، مسلمان اس وقت جس طرح کافروں کے ظلم وستم میں دبے اور پسے ہوئے تھے، اس کے پیش نظر بظاہر کوئی امکان نہیں تھا کہ وہ اپنی فتح کی خوشی منائیں ،دوسری طرف سلطنت روما کا حال بھی یہ تھا کہ اس کے ایرانیوں کے مقابلے میں ابھرنے کا دور دور کوئی اندازہ نہیں کیا جا سکتا تھا۔

چنانچہ سلطنت روما کا مشہور مؤرخ ایڈروڈ گبن اس پیشینگوئی پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے :"جس وقت مبینہ طور پر یہ پیشینگوئی کی گئی اس وقت کسی بھی پیشینگوئی کا پورا ہونا اس سے زیادہ بعید نہیں ہو سکتا تھا، اس لیے کہ قیصر ہرقل کی حکومت کے پہلے بارہ سالوں میں یہ بات کھل کر سامنے آگئی تھی کہ رومی سلطنت کا خاتمہ بالکل قریب آچکا ہے:

Gibbon: The Decline and Fall of the Roman Epaire,chapter 46,Volume 2,P.125,Great Books,V.38,University of Chicago,1990

چنانچہ مکہ مکرمہ کے مشرکین نے اس پیشینگوئی کا بہت مذاق اڑایا، یہاں تک کہ ان کے ایک مشہور سردار ابی بن خلف نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے یہ شرط لگائی کہ اگر آئندہ نو سال کے

www.suffahpk.com

درمیان روم کے لوگ ایرانیوں پر غالب آگئے تو وہ حضرت ابوبکر کو سو اونٹ دے گا، اور اگر اس عرصے میں وہ غالب نہ آئے تو حضرت ابوبکر صدیق اس کو سو اونٹ دیں گے (اس وقت تک اس قسم کی دو طرفہ شرط لگانا حرام نہیں کیا گیا تھا۔)

چنانچہ اس آیت کے نازل ہونے کے بعد بھی ایرانیوں کی فتوحات کا سلسلہ جاری رہا یہاں تک وہ قیصر کے پایہ تخت قسطنطنیہ کی دیواروں تک پہنچ گئے اور انہوں نے قیصر ہرقل کی طرف سے صلح کی ہر پیشکش کو ٹھکرا کر یہ جواب دیا کہ انہیں ہرقل کے سر کے سوا کوئی اور پیشکش منظور نہیں ہے، جس کے نتیجے میں ہرقل تیونس کی طرف بھاگنے کا منصوبہ بنانے لگا لیکن اسکے فوراً بعد حالات نے عجیب و غریب پلٹا کھایا ،ہرقل نے مجبور ہو کر ایرانیوں پر عقب سے حملہ کیا جس میں اسے ایسی کامیابی حاصل ہوئی جس نے جنگ کا پانسہ پلٹ کر رکھ دیا، اس پیشینگوئی کو ابھی سات سال گزرے تھے کہ رومیوں کی فتح کی خبر عرب تک پہنچ گئی، جس وقت یہ خبر پہنچی یہ ٹھیک وہ وقت تھا جب بدر کے میدان میں سردار دو عالم ﷺ نے قریش مکہ کے لشکر کو عبرتناک شکست دی تھی، اور مسلمانوں کو اس فتح پر غیر معمولی خوشی حاصل ہوئی تھی ،اس طرح قرآن کریم کی دونوں پیشینگوئیاں کھلی آنکھوں اس طرح پوری ہوئیں جس کا بظاہر حالات کوئی امکان نظر نہیں آتا تھا۔

اس سے آنحضرت ﷺ اور قرآن کریم کی سچائی روز روشن کی طرح واضح ہو گئی، اس وقت ابی بن خلف جس نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے شرط لگائی تھی مر چکا تھا، لیکن اس کے بیٹوں نے شرط کے مطابق سو اونٹ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ادا کیے، اور چونکہ اس وقت جوے کی حرمت آچکی تھی اور دو طرفہ شرط جوے ہی کی ایک شکل ہے، اس لیے آنحضرت ﷺ نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ یہ اونٹ خود استعمال کرنے کے بجائے صدقہ کردیں۔

www.suffahpk.com

اس پیشنگوئی کے علاوہ اس سورت میں اسلام کے بنیادی عقائد توحید، رسالت اور آخرت کو مختلف دلائل سے ثابت کیا گیا ہے اور مخالفین کی تردید کی گئی ہے۔"

توحید:

توحید کے ضمن میں اللہ کی عظمت کی کئی نشانیاں بیان کی گئی ہیں: اشیاء کو اضداد سے پیدا کرنا یعنی زندہ کو مردہ سے اور مردہ کو زندہ سے پیدا کرنا، یہ اللہ کی عظیم قدرت کی دلیل ہے۔ انسان کی پیدائش مٹی سے کی گئی پھر اس کی آبادی بڑھادی۔ یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کا عظیم شاہکار ہے۔ زوجین کی محبت فیملی سسٹم کی اساس ہے۔ یہ اگر نہ ہو تو آبادی ختم ہو جائے اور معاشرہ زوال کا شکار ہو جائے۔ انسانوں کا رنگ اور لغات مختلف النوع ہونا بھی قدرت کی عظیم نعمت ہے اور بہت سی مصلحتوں پر مشتمل ہے۔ رات کے وقت نیند اور دم کے وقت رزق کی تلاش یہ اللہ کی مصالح میں سے ہے۔ زمین و آسمان کی پیدائش، بارشوں کا نظام یہ سب اللہ تعالیٰ کی قدرت و طاقت کے دلائل ہیں، اس لیے انسان کو چاہیے کہ اس عظیم خالق، مالک، حکیم اور قادر مطلق ذات کی عبادت کریں۔ ان کے ساتھ شرک نہ کریں۔

آیت نمبر 19 تا 24 {يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَكَذَٰلِكَ تُخْرَجُونَ ...الی فَيُحْيِي بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ}

پھر شرک کے ابطال کی ایک عقلی دلیل بیان فرمائی گئی اگر تمھاری ملکیت پر کوئی قبضہ کرلے، تمھاری کرسی پر کوئی اور قبضہ جمالے کیا تمہیں برداشت ہوگا یہی مثال عبادت کی ہے۔ یا آپ اپنا کاروبار خود چلا سکتے ہوں پھر بھی کوئی زبردستی تمھارا پاٹنر بننے کی کوشش کرے تو آپ کو کتنا برا محسوس ہوتا ہے؟ عبادت صرف اللہ تعالیٰ کے شایان شان ہے اس کے ساتھ کسی اور کو شریک کرنا ایسا ہی ہے جیسے کرسی کے جائز وارث کے بجائے کسی اور کو کرسی کا وارث قرار دینا اور زبردستی کسی کو اس کا پاٹنر قرار دینا۔ {ضَرَبَ لَكُمْ مَثَلًا مِنْ أَنْفُسِكُمْ هَلْ لَكُمْ مِنْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ مِنْ شُرَكَاءَ فِي مَا رَزَقْنَاكُمْ فَأَنْتُمْ فِيهِ سَوَاءٌ تَخَافُونَهُمْ كَخِيفَتِكُمْ أَنْفُسَكُمْ} [الروم: 28]

www.suffahpk.com

پھر فرمایا کہ توحید کا خمیر انسان کی فطرت میں موجود ہے جسے ختم نہیں کیا جاسکتا لیکن ماحول کے اثر سے یہ فطری صلاحیت ماند پڑ سکتی ہے۔ اگر ضد و عناد کو چھوڑ کر انسان حق پرستی کے جذبے سے سوچے گا تو ضرور توحید کے راستے پر پہنچ جائے گا۔ {فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا فِطْرَتَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ} [الروم:30]

احکام

1۔ توحید، رسالت، قیامت برحق ہیں۔ (متعدد آیات)

2۔ نکاح سکون کا باعث ہے، زنا سے سکون حاصل نہیں ہوسکتا۔ {وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِتَسْكُنُوا إِلَيْهَا} [الروم:21]

3۔ رنگ و نسل کا اختلاف اللہ کی نعمتوں میں سے ہے، اسے زحمت کا باعث بنالینا درست نہیں۔ {وَمِنْ آيَاتِهِ خَلْقُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافُ أَلْسِنَتِكُمْ وَأَلْوَانِكُمْ} [الروم:22]

4۔ سود حرام ہے۔ اس سے مال بڑھتا نہیں ہے۔ گنتی بڑھ جاتی ہے ویلیو نہیں بڑھتی۔ {وَمَا آتَيْتُمْ مِنْ رِبًا لِيَرْبُوَ فِي أَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُو عِنْدَ اللَّهِ وَمَا آتَيْتُمْ مِنْ زَكَاةٍ تُرِيدُونَ وَجْهَ اللَّهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُونَ} [الروم:39]

5۔ آیت 54 میں تین بار لفظ "ضعف" وارد ہوا ہے اس کی ضاد پر زبر اور پیش دونوں قرائتیں درست ہیں تاہم پیش پڑھنا اولیٰ ہے۔

6۔ سیر و سیاحت جائز ہے لیکن اس کا مقصد صرف تعیش نہیں بلکہ تحقیق و جستجو اور اللہ تعالیٰ کی تخلیقات میں غور و فکر ہونا چاہیے۔ {أَوَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ} [الروم:9]

www.suffahpk.com

7۔ اللہ تعالیٰ کے ذکر و تسبیح کے لیے پانچ نمازیں فرض کی گئی ہیں۔ یہ نمازیں چار اوقات میں پڑھی جاتی ہیں۔ صبح سویرے فجر، دوپہر میں ظہر، رات میں مغرب و عشا اور شام میں عصر۔

تفسیر الزمخشری = الکشاف عن حقائق غوامض التنزیل (471/3)

وقیل لابن عباس رضی اللہ عنہما: هل تجد الصلوات الخمس فی القرآن؟

قال: نعم، وتلا هذه الآية تُمْسُونَ صلاتا المغرب والعشاء تُصْبِحُونَ صلاة الفجر وَعَشِيًّا صلاة العصر وتُظْهِرُونَ صلاة الظهر.

مسئلہ سماع موتی

مردے سنتے ہیں یا نہیں سنتے؟ یہ صحابہ کرام کے زمانے سے اختلافی مسئلہ چلا آرہا ہے اور جس مسئلے میں صحابہ کرام کے دور سے اختلاف چلا آرہا ہو اس کا فیصلہ آج کیسے ممکن ہے؟ تاہم انبیائے کرام کی حیات برزخیہ پر امت کا اجماع ہے اس کا منکر اہل سنت سے خارج ہے۔

قائلین عدم سماع کے دلائل یہ ہیں:

1۔ فَإِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَى

2۔ وَمَا أَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَنْ فِي الْقُبُورِ [فاطر: 22]

3۔ حضرت عائشہ اور بعض صحابہ رضی اللہ عنہا عدم سماع کی قائل تھیں۔

4۔ کوئی شخص قسم کھائے کہ میں زید سے بات نہیں کروں گا پھر وہ اس کے مرنے کے بعد اس کی نعش سے کلام کرے تو حانث نہیں ہوتا، معلوم ہوا کہ مردے نہیں سنتے، اگر سنتے تو حانث ہو جاتا۔

5۔ قلیب بدر کا جواب وہ یہ دیتے ہیں کہ یہ آپ ﷺ کی خصوصیت ہے کہ خاص ان کفار کو کچھ دیر کے لیے زندہ کیا گیا تاکہ وہ سن لیں اور انہیں ذلت اور ندامت محسوس ہو پھر دوبارہ انہیں موت دے دی گئی۔

www.suffahpk.com

قال قتادة: أحياهم الله تعالى يعني أهل الطوى حتى أسمعهم قوله صلى الله تعالى عليه وسلم توبيخا وتصغيرا ونقمة وحسرة وندما

قائلین سماع کے دلائل یہ ہیں:

1۔ بما في الصحيحين عن أنس عن أبي طلحة رضي الله تعالى عنهما قال: «لما كان يوم بدر وظهر عليهم -يعني مشرکی قریش- رسول الله صلّى الله عليه وسلم أمر ببضعة وعشرين رجلا وفي رواية أربع وعشرين رجلا من صناديد قريش فألقوا في طوى أي بئر من أطواء بدر وأن رسول الله صلّى الله عليه وسلم ناداهم يا أبا جهل بن هشام يا أمية بن خلف يا عتبة بن ربيعة أليس قد وجدتم ما وعد ربكم حقا فإني قد وجدت ما وعدني ربي حقا؟ فقال عمر رضي الله تعالى عنه: يا رسول الله ما تكلم من أجساد لا أرواح لها فقال: والذي نفس محمد بيده ما أنتم بأسمع لما أقول منهم، زاد في رواية لمسلم عن أنس، ولكنهم لا يقدرون أن يجيبوا»

2۔ وبما أخرجه أبو الشيخ من مرسل عبيد بن مرزوق قال: «كانت امرأة بالمدينة تقمّ المسجد فماتت فلم يعلم بها النبي صلى الله تعالى عليه وسلم فمر على قبرها فقال عليه الصلاة والسلام: ما هذا القبر؟ فقالوا: أم محجن قال: التي كانت تقم المسجد؟ قالوا: نعم فصف الناس فصلى عليها فقال صلّى الله عليه وسلم: أي العمل وجدت أفضل؟ قالوا يا رسول الله أتسمع؟ قال: ما أنتم بأسمع منها فذكر عليه الصلاة والسلام أنها أجابته قمّ المسجد»

3۔ عن أبي هريرة أن النبي صلّى الله عليه وسلم وقف على مصعب بن عمير وعلى أصحابه حين رجع من أحد فقال: «أشهد أنكم أحياء عند الله تعالى فزوروهم وسلموا عليهم فو الذي نفسي بيده لا يسلم عليهم أحد إلا ردوا عليه إلى يوم القيامة»

www.suffahpk.com

4۔ وبما أخرج ابن أبي الدنيا عن عبد الرحمن بن أبي ليلى قال: «الروح بيد ملك يمشي به مع الجنازة يقول له: أتسمع ما يقال لك؟ فإذا بلغ حفرته دفنه معه»

5۔ وبما في الصحيحين من قوله صلى الله عليه وسلم: «إن العبد إذا وضع في قبره وتولى عنه أصحابه أنه ليسمع قرع نعالهم»

6۔ عن ابن عباس مرفوعا: «ما من أحد يمر بقبر أخيه المؤمن كان يعرفه في الدنيا يسلم عليه إلا عرفه ورد عليه»

قائلین عدم سماع کو جواب:

1۔ انك لا تسمع الموتى سے کفار کو تشبیہ دی گئی ہے اموات سے۔ اور تشبیہ عدم انتفاع میں ہے یعنی جس طرح مردوں کو سنانا کوئی فائدہ مند نہیں، کیونکہ مردے سن بھی لیں تب بھی وہ کر کچھ بھی نہیں سکتے، نہ اس سے کوئی فائدہ اٹھا سکتے ہیں، اسی طرح ان کفار کو بھی دلائل اور دعوت مفید نہیں جب تک اللہ تعالیٰ نہ چاہیں۔ کما فی قولہ تعالی: وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيرًا مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ لَهُمْ قُلُوبٌ لَا يَفْقَهُونَ بِهَا وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لَا يُبْصِرُونَ بِهَا [الأعراف: 279]

2۔ آیت میں اسماع کی نفی ہے سماع کی نہیں۔ یعنی اپنے اختیار سے آپ سنا نہیں سکتے، ہاں! اللہ تعالیٰ کسی خاص موقع پر چاہیں تو وہ سن سکتے ہیں۔

3۔ اشخاص اور ازمنہ کے لحاظ سے فرق پڑتا ہے۔ کبھی کوئی سنتا ہے کبھی نہیں سنتا۔ کسی وقت میں سماع ہوتا ہے کسی وقت میں نہیں ہوتا، جس کی مکمل تفصیل اللہ ہی کو معلوم ہے، تاہم احادیث میں جن مواقع میں سماع کا ذکر آچکا ہے ان میں سماع کا قائل ہونا واجب ہے۔

جہاں تک فقہی جزئیہ کی بات ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ قسم میں عرف کا اعتبار ہوتا ہے اور عرف میں یہی سمجھا جاتا ہے کہ مردے نہیں سنتے، جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی یہی سمجھے تھے، اس

www.suffahpk.com

لیے اس مسئلہ کو لے کر منصوص مسئلہ پر استدلال نہیں کیا جاسکتا۔یہ بھی یاد رہے کہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے عدم سماع کے حوالے سے کوئی بات ثابت نہیں۔اور اس مسئلہ سے استدلال بعید ہے کیونکہ قسم کا دارومدار عرف پر ہوتا ہے۔

تاریخ:

گزشتہ قومیں موجودہ انسانوں سے طاقت کے لحاظ سے، آبادکاری کے لحاظ سے بہت آگے تھیں، ان کے آثار قدیمہ بھی بہت زیادہ ہیں۔{أَوَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ كَانُوا أَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَأَثَارُوا الْأَرْضَ وَعَمَرُوهَا أَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوهَا}[الروم:9]

www.suffahpk.com

سورۃ لقمان

اعدادو شمار:

مصحف کی ترتیب کے لحاظ سے 31 ویں اور نزول کی ترتیب کے لحاظ سے یہ 57 نمبر کی سورت ہے۔اس سورت میں 4رکوع،34 آیات،550 کلمات اور 2121 حروف ہیں۔

وجہ تسمیہ:

دوسرے رکوع میں وہ نصیحتیں نقل کی گئی ہیں جو حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو کی تھیں،اسی مناسبت سے اس کا نام لقمان رکھا گیا ہے۔

زمانہ نزول:

یہ سورت بھی مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی،جب آنحضرت صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم اور قرآن کے بارے میں کفار مکہ کی مخالفت اپنے شباب پر تھی اور کافروں کے سردار حیلوں بہانوں اور پر تشدد کاروائیوں سے اسلام کی نشرواشاعت کا راستہ روکنے کی کوششیں کررہے تھے۔

تفسیر الرازی=مفاتیح الغیب أو التفسیر الکبیر (114/25)

مَكِّيَّةٌ كُلُّهَا إِلَّا آيَتَيْنِ نَزَلَتَا بِالْمَدِينَةِ وَهُمَا وَلَوْ أَنَّمَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ الْآيَتَيْنِ وَإِلَّا آيَةً نَزَلَتْ بِالْمَدِينَةِ وَهِيَ الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ لِأَنَّ الصَّلَاةَ وَالزَّكَاةَ نَزَلَتَا بِالْمَدِينَةِ

www.suffahpk.com

خلاصہ مضامین

شیخ الاسلام حضرت مفتی تقی عثمانی مدظلہم العالی نے اس سورت کا جو تعارف اور خلاصہ پیش کیا ہے وہ کچھ نئی ترتیب کے ساتھ پیش خدمت ہے:

1۔قرآن کریم کا اثر انگیز اسلوب جب لوگوں کے دلوں پر اثر انداز ہوتا تو کفار مکہ ان کی توجہ اس سے ہٹانے کے لیے انہیں قصے کہانیوں اور شعر و شاعری میں الجھانے کی کوشش کرتے تھے، جس کا تذکرہ اس سورت کی آیت {وَمِنَ النَّاسِ مَنۡ يَّشۡتَرِىۡ لَهۡوَ الۡحَدِيۡثِ لِيُضِلَّ عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ بِغَيۡرِ عِلۡمٍ ‌ۖ وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا} [لقمان:6] میں کیا گیا ہے۔

2۔حضرت لقمان اہل عرب ایک بڑے عقل مند اور دانشور کی حیثیت سے مشہور تھے، ان کی حکیمانہ باتوں کو اہل عرب بڑا وزن دیتے تھے، یہاں تک کہ شاعروں نے اپنے اشعار میں ان کا ایک حکیم کی حیثیت سے تذکرہ کیا ہے، قرآن کریم نے اس سورت میں واضح فرمایا ہے کہ لقمان جیسے حکیم اور دانشور جن کی عقل و حکمت کا تم بھی لوہا مانتے ہو وہ بھی توحید کے قائل تھے، اورانہوں نے اللہ تعالی کے ساتھ کوئی شریک ماننے کو ظلم عظیم قرار دیا تھا، اور اپنے بیٹے کو وصیت کی تھی کہ تم کبھی شرک مت کرنا۔ {وَاِذۡ قَالَ لُقۡمٰنُ لِا بۡنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَىَّ لَا تُشۡرِكۡ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّ الشِّرۡكَ لَظُلۡمٌ عَظِيۡمٌ} [القمان:13]

بلکہ ایک روایت کے مطابق اس سورت کا سبب نزول ہی یہ ہے کہ قریش مکہ نے آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم سے حضرت لقمان اور ان کی نصیحتوں کے حوالے سے سوال کیا تھا اس پر سورت نازل ہوئی تھی۔

وسبب نزولها على ما في البحر أن قريشا سألت عن قصة لقمان مع ابنه وعن بر والديه فنزلت (روح المعانی:411)

3۔اس ضمن میں اس سورت نے ان کی اور بھی کئی قیمتی نصیحتیں ذکر فرمائی ہیں، جو انہوں نے اپنے بیٹے کو کی تھیں۔ مثلاً: اللہ تعالی کو ہر وقت حاضر ناظر سمجھو۔ نماز قائم کرو۔ نیکی کا حکم کرو۔ برائی سے روکو۔ آزمائشیں آئیں تو اس پر صبر کرو۔ لوگوں سے تواضع اور محبت سے پیش آؤ۔ زمین میں اکڑ کر نہ چلو۔ چال ڈھال معتدل رکھو۔ گفتگو

www.suffahpk.com

کی آواز معتدل رکھو۔ يَا بُنَيَّ إِنَّهَا إِن تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُن فِي صَخْرَةٍ أَوْ فِي السَّمَاوَاتِ أَوْ فِي الْأَرْضِ يَأْتِ بِهَا اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ لَطِيفٌ خَبِيرٌ (16) يَا بُنَيَّ أَقِمِ الصَّلَاةَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنكَرِ وَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا أَصَابَكَ إِنَّ ذَٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ (17) وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ (18) وَاقْصِدْ فِي مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِن صَوْتِكَ إِنَّ أَنكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيرِ}[القمان:16-19]

4۔ دوسری طرف مکہ مکرمہ کے مشرکین کا حال یہ تھا کہ وہ اپنی اولاد کو توحید اور نیک عمل کی نصیحت تو کیا کرتے انہیں شرک پر مجبور کرتے تھے، اور اگر ان کی اولاد میں سے کوئی مسلمان ہو جاتا تو اس پر دباؤ ڈالتے تھے کہ وہ دوبارہ شرک کو اختیار کرلے، اس مناسبت سے حضرت لقمان کی نصیحتوں کے درمیان {وَوَصَّيْنَا الْإِنسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْنًا عَلَىٰ وَهْنٍ وَفِصَالُهُ فِي عَامَيْنِ أَنِ اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ إِلَيَّ الْمَصِيرُ (14) وَإِن جَاهَدَاكَ عَلَىٰ أَن تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا وَاتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ ثُمَّ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ}[القمان:15،14] اللہ تعالیٰ نے ایک بار پھر وہ اصول بیان فرمایا ہے جو پیچھے سورۂ عنکبوت (۸:۲۹) میں بھی گزرا ہے کہ والدین کی عزت اور اطاعت اپنی جگہ لیکن اگر وہ اپنی اولاد کو شرک اختیار کرنے کے لیے دباؤ ڈالیں تو ان کا کہنا ماننا جائز نہیں۔

اس کے علاوہ یہ سورت توحید کے دلائل اور آخرت کی یاد دہانی کے موثر مضامین پر مشتمل ہے۔

احکام

1۔ گانا بجانا درست نہیں۔ {وَمِنَ النَّاسِ مَن يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَن سَبِيلِ اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَيَتَّخِذَهَا هُزُوًا}[القمان:6]

2۔ "لھو الحدیث" یعنی باتوں کا کھیل جس سے انسان نمازوں اور حقوق سے غافل ہو جائے درست نہیں۔ لھو الحدیث کا مصداق جیسے گانا ہے آج کل ٹی وی بھی اس کا مصداق ہے۔

3۔ شکر سے نعمت میں اضافہ ہوتا ہے۔ {وَمَن يَشْكُرْ فَإِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهِ}[القمان:12]

www.suffahpk.com

4۔لاؤڈ اسپیکر کی آواز میں بھی اعتدال مطلوب ہے۔{وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ إِنَّ أَنْكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيرِ}[القمان:19]

5۔{وَاتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ}[القمان:15] سے معلوم ہوتا ہے کہ مجتہد فیہ مسائل میں نیک علما کی رائے پر چلنا ہوگا۔ظاہر ہے ائمہ مجتہدین سے بڑھ کر کون متقی علما میں سے ہوگا اس لیے اس آیت سے ان کی تقلید پر استدلال کیا جاسکتا ہے۔

6۔لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو جو نصائح فرمائے انہیں بھی مزید احکام کے ضمن میں شامل کیا جاسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ہر وقت حاضر ناظر سمجھو۔نماز قائم کرو۔نیکی کا حکم کرو۔برائی سے روکو۔آزمائشیں آئیں تو اس پر صبر کرو۔لوگوں سے تواضع اور محبت سے پیش آو۔زمین میں اکڑ کر نہ چلو۔چال ڈھال معتدل رکھو۔گفتگو کی آواز معتدل رکھو۔

سائنس

توحید کے ضمن میں یہ بتایا گیا ہے کہ پانچ چیزوں کا علم اللہ تعالیٰ ہی کو ہے:قیامت کب آئے گی؟بارش کہاں اور کتنی برسے گی؟پیٹ میں بچہ کن اوصاف کا حامل ہے؟انسان کل کیا کرے گا؟موت کب اور کہاں آئے گی؟{إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ}[القمان:34]

اس میں یہ بات سمجھ لیں کہ آج کل جو بارش کی پیشین گوئی کی جاتی ہے یا الٹرا ساؤنڈ سے بچے کا علم ہو جاتا ہے،یہ سب آلات کی مدد سے ہوتا ہے اور ظن و تخمین پر مبنی ہوتا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کو ان مغیبات کا علم براہ راست ہے،آلات کے بغیر ہے اور قطعی علم ہے ظنی نہیں۔

www.suffahpk.com

سورۃ الم سجدہ

اعداد و شمار:

مصحف کی ترتیب کے لحاظ سے 32 ویں اور نزول کی ترتیب کے لحاظ سے یہ 75 نمبر کی سورت ہے۔اس سورت میں 3 رکوع،30 آیات،374 کلمات اور 1523 حروف ہیں۔

وجہ تسمیہ:

اس سورت کی آیت نمبر 15 سجدے کی آیت ہے،یعنی جو شخص بھی اس کی تلاوت کرے یا سنے اس پر سجدۂ تلاوت واجب ہے،اس لیے اس کا نام تنزیل السجدہ یا الم سجدہ یا صرف سورہ سجدہ رکھا گیا ہے۔

اس کا ایک نام سورۃ المضاجع بھی ہے۔مضاجع جمع ہے مضجع کی کروٹ اور پہلو کو کہتے ہیں،اس سورت میں نیک لوگوں کی ایک صفت یہ بیان ہوئی ہے کہ رات کو جب تمام غافل لوگ سو رہے ہوتے ہیں،یہ اپنے پہلو بستر سے علیحدہ کرکے اللہ تعالی کی عبادت کرتے ہیں،اس لیے اس کا نام سورۃ المضاجع رکھا گیا۔ایک نام سجدۃ لقمان بھی ہے؛کیونکہ سورہ لقمان کے فوراً بعد واقع ہے۔

زمانہ نزول:

یہ مکی سورت ہے۔بعض مفسرین نے سورت کی آیت نمبر 16 تا 20 کو مدنی قرار دیا ہے۔

تفسیر الألوسی=روح المعانی (113/11)

وتسمى المضاجع أيضا كما في الإتقان وفي مجمع البيان أنها كما تسمى سورة السجدة تسمى سجدة لقمان لئلا تلتبس بحم السجدة وأطلق القول بمكيتها أخرج ابن الضريس وابن مردويه والبيهقي في الدلائل عن ابن عباس إنها نزلت بمكة وأخرج ابن مردويه عن عبد الله بن الزبير مثله وجاء في رواية أخرى عن الحبر

www.suffahpk.com

استثناء أخرج النحاس عنه رضي الله تعالى عنه أنه قال: نزلت سورة السجدة بمكة سوى ثلاث آيات أَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِناً إلى تمام الآيات الثلاث، وروى مثله عن مجاهد والكلبي واستثنى بعضهم أيضا آيتين أخريين وهما قوله تعالى: تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ [السجدة:16] إلخ واستدل عليه ببعض الروايات في سبب النزول وستطلع على ذلك إن شاء الله تعالى واستبعد استثناؤهما لشدة ارتباطهما بما قبلهما

فضائل:

1۔ صحیح بخاری کی ایک حدیث میں ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ جمعہ کے دن نماز فجر کی پہلی رکعت میں بکثرت سورہ سجدہ اور دوسری رکعت میں سورۃ الدھر پڑھا کرتے تھے۔

2۔ مسند احمد کی ایک حدیث میں ہے کہ آپ رات کو سونے سے پہلے دو سورتوں کی تلاوت ضرور فرماتے تھے: سورۂ تنزیل السجدہ اور سورۂ ملک۔

3۔ سورہ سجدہ اور سورۃ الملک مستقل مزاجی سے پڑھنے والے کے لیے یہ خوش خبری ہے کہ قبر میں یہ سورتیں اس کے لیے سفارش کریں گی اور عذاب قبر سے بچائیں گی۔

التفسیر المظهری (280/7)

عن ابی هریرة قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يقرأ في الفجر يوم الجمعة الم تَنْزِيلُ وهَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ وعن جابر قال كان النبي صلى الله عليه وسلم لا ينام حتى يقرأ الم تَنْزِيلُ وتَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ رواه احمد والترمذي والدارمي وقال الترمذي هذا حديث صحيح

وعن خالد بن معدان قال بلغني في الم تنزيل ومثله في تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ ان رجلا كان يقراهما ما يقرأ شيئا غيرهما وكان كثير الخطايا فنشرت

www.suffahpk.com

جناحها علیہ وقالت رب اغفر لہ فانہ کان یکثر قراءتی فشفعها الرب تعالیٰ فیہ وقال

اکتبوا لہ بکل خطیئۃ حسنۃ وارفعوا لہ درجۃ وقال ایضا انہا تجادل عن صاحبہا فی

القبر تقول ان کنت من کتابك فشفعنی فیہ وان لم اکن من کتابك فامحنی عنہ

وانہا تکون کالطیر تجعل جناحها علیہ فتشفع لہ فتمنعہ من عذاب القبر وقال

فضلتا علی کل سورۃ فی القران بستین حسنۃ رواہ الدارمی

خلاصہ مضامین

سورت کا مرکزی موضوع اسلام کے بنیادی عقائد، یعنی توحید آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی رسالت اور آخرت کا اثبات ہے، نیز جو کفار عرب ان عقائد کی مخالفت کرتے تھے، اس سورت میں ان کے اعتراضات کا جواب دیا گیا ہے، اور ان کا انجام بھی بتایا گیا ہے۔ ایمان والوں کی صفات بیان کی گئی ہے کہ وہ تواضع والے ہوتے ہیں، ان کے اندر تکبر نہیں ہوتا۔ نصیحت ان پر اثر کرتی ہے اور وہ تہجد گزار اور دعائیں کرنے والے لوگ ہوتے ہیں۔{إِنَّمَا يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا الَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا بِهَا خَرُّوا سُجَّدًا وَسَبَّحُوا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ تَتَجَافَىٰ جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ}[السجدۃ:1615]

احکام

1۔قیامت کا دن ایک ہزار سال کے برابر ہوگا۔{ثُمَّ يَعْرُجُ إِلَيْهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ أَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّونَ}[السجدۃ:5]

2۔جب صلاحیت کسی شخص کے اندر کسی چیز کی پیدا ہو جائے تو اسے وہ کام سونپ دینا چاہیے۔اللہ تعالی فرماتے ہیں جب ہم دیکھتے ہیں کہ کسی شخص کے اندر صبر و یقین کی صفات پیدا ہو گئی ہیں تو اسے امام بنا دیتے ہیں۔وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوا [السجدۃ: 24]

www.suffahpk.com

سورۃ الاحزاب

اعداد و شمار:

مصحف کی ترتیب کے لحاظ سے 33 ویں اور نزول کی ترتیب کے لحاظ سے یہ 90 نمبر کی سورت ہے۔اس سورت میں 9رکوع،73آیات،1303کلمات اور5618حروف ہیں۔

وجہ تسمیہ:

اس سورت میں جنگ احزاب کا ذکر آیا ہے۔جنگ احزاب کے نام پر اس سورت کا نام رکھا گیا ہے۔

زمانہ نزول:

یہ سورت حضور سرورِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ منورہ ہجرت فرمانے کے بعد چوتھے اور پانچویں سال کے درمیان نازل ہوئی ہے۔امام رازی فرماتے ہیں: سبعون وثلاث آیات وھی مدینۃ بإجماع (تفسیر کبیر:153/25)

فضیلت:

یہ سورت سورہ بقرہ کے برابر تھی پھر اس کا ایک بہت بڑا حصہ منسوخ ہوگیا اور صرف آدھے پارے کے برابر رہ گئی۔البتہ ایک آیت ایسی ہے جس کی تلاوت منسوخ ہے لیکن حکم منسوخ نہیں وہ ہے: الشیخ والشیخۃ اذا زنیا فارجموھما البتۃ نکالا من اللہ واللہ عزیز حکیم۔

تفسیر الألوسی=روح المعانی(140/11)

www.suffahpk.com

وأخرج عبد الرزاق فی المصنف والطیالسی وسعید بن منصور وعبد الله
بن أحمد فی زوائد المسند والنسائی والحاکم وصححه والضیاء فی المختارة وآخرون عن
زر بن حبیش قال: قال لی أبی بن کعب رضی الله تعالی عنه کأئن تقرأ سورة
الأحزاب أو کأئن تعدها؛ قلت: ثلاثا وسبعین آیة فقال: اقطع لقد رأیتها وإنها
لتعادل سورة البقرة ولقد قرأنا فیها «الشیخ والشیخة إذا زنیا فارجموهما البتة نکالا
من الله والله عزیز حکیم» فرفع فیما رفع وأراد رضی الله تعالی عنه بذلك النسخ وأما
کون الزیادة کانت فی صحیفة عند عائشة فأکلها الداجن فمن وضع الملاحدة
وکذبهم فی أن ذلك ضاع بأکل الداجن من غیر نسخ کذا فی الکشاف.

خلاصہ مضامین

شیخ الاسلام حضرت مفتی تقی عثمانی مدظلہم العالی نے اس سورت کا جو تعارف اور خلاصہ پیش کیا ہے وہ کچھ نئی ترتیب کے ساتھ پیش خدمت ہے:

اس سورت کے پس منظر میں چار واقعات خصوصی اہمیت رکھتے ہیں جن کا حوالہ اس سورت میں آیا ہے، ان چار واقعات کا تعارف درج ذیل ہے:

1۔۔۔پہلا واقعہ جنگ احزاب کا ہے جس کے نام پر اس سورت کا نام رکھا گیا ہے بدر واحد کی ناکامیوں کے بعد قریش کے لوگوں نے عرب کے دوسرے قبائل کو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف اکسایا اور ان کا ایک متحدہ محاذ بنا کر مدینہ منورہ پر حملہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے مشورے پر مدینہ منورہ کے دفاع کے لیے شہر کے گرد ایک خندق کھودی تاکہ دشمن اسے عبور کر کے شہر تک نہ پہنچ سکے، اسی لیے اس جنگ کو جنگ خندق بھی کہا جاتا ہے، اس جنگ کے اہم واقعات اس سورت میں بیان ہوئے ہیں، اور اس موقع پر مسلمانوں کو جس شدید آزمائش سے گزرنا پڑا کہ دشمن نے ہر طرف

www.suffahpk.com

سے گھیر لیا تھا، کلیجے منہ کو آ گئے تھے، منافقین اپنے نفاق کا اظہار کر رہے تھے، اس کی تفصیل بھی بیان فرمائی گئی ہے۔ اس جنگ میں آخر کار دشمن کو خالی ہاتھ واپس جانا پڑا تھا۔ اللہ تعالی نے ایسی ہوائیں بھیجی تھیں کہ دشمن کے خیمے اکھڑ گئے تھے، ہانڈیاں الٹ گئی تھیں، سواری کے جانور بدک گئے تھے۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ جَاءَتْكُمْ جُنُودٌ فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا وَجُنُودًا لَمْ تَرَوْهَا وَكَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرًا إِذْ جَاءُوكُمْ مِنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ أَسْفَلَ مِنْكُمْ وَإِذْ زَاغَتِ الْأَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّونَ بِاللَّهِ الظُّنُونَا هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُونَ وَزُلْزِلُوا زِلْزَالًا شَدِيدًا

2۔۔۔ دوسرا اہم واقعہ جنگ قریظہ کا ہے، قریظہ یہودیوں کا ایک قبیلہ تھا جو مدینہ منورہ کے مضافات میں آباد تھا، آنحضرت صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ہجرت کے بعد ان سے امن کا ایک معاہدہ کیا تھا جس کا ایک حصہ یہ بھی تھا کہ مسلمان اور یہودی ایک دوسرے کے دشمنوں کی مدد نہیں کریں گے، لیکن قریظہ کے یہودیوں نے معاہدے کی دوسری خلاف ورزیوں کے علاوہ جنگ احزاب کے نازک موقع پر خفیہ ساز باز کر کے پیچھے سے مسلمانوں کی پشت میں خنجر گھونپنا چاہا، اس لیے جنگ احزاب سے فراغت کے بعد اللہ تعالی کا حکم ہوا کہ فوراً قریظہ پر حملہ کر کے ان آستین کے سانپوں کا قلع قمع فرمائیں، چنانچہ آپ نے ان کا محاصرہ فرمایا، جس کے نتیجے میں ان کے بہت سے افراد قتل ہوئے اور بہت سے گرفتار، اس واقعے کی بھی تفصیل اس سورت کی آیات وَأَنْزَلَ الَّذِينَ ظَاهَرُوهُمْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ مِنْ صَيَاصِيهِمْ وَقَذَفَ فِي قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِيقًا تَقْتُلُونَ وَتَأْسِرُونَ فَرِيقًا وَأَوْرَثَكُمْ أَرْضَهُمْ وَدِيَارَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ وَأَرْضًا لَمْ تَطَئُوهَا [الأحزاب:27،26] میں آئی ہے۔

3۔۔۔ تیسرا اہم واقعہ یہ تھا کہ اہل عرب جب کسی کو اپنا منہ بولا بیٹا بنا لیتے تو اسے ہر معاملے میں سگے بیٹے کا درجہ دیتے تھے، یہاں تک کہ وہ میراث بھی پاتا تھا، اور اس کے منہ بولے باپ کے لیے جائز نہیں سمجھا جاتا تھا کہ وہ اس کی بیوہ یا مطلقہ بیوی سے نکاح کرے، بلکہ اس کو بدترین معیوب عمل سمجھا جاتا تھا، حالانکہ اللہ تعالی کی طرف سے اس کی کوئی ممانعت نہیں تھی، عرب کی یہ جاہلانہ رسمیں دلوں میں ایسا گھر کر گئی تھیں کہ ان کا

www.suffahpk.com

خاتمہ صرف زبانی نصیحت سے نہیں ہوسکتا تھا، اس لیے آنحضرت ﷺ نے ایسی رسموں کا خاتمہ کرنے کے لیے سب سے پہلے خود علی الاعلان ان رسموں کے خلاف عمل فرمایا تاکہ یہ بات واضح ہوجائے کہ اگر اس کام میں ذرا بھی کوئی خرابی ہوتی تو آنحضرت ﷺ اس کے پاس بھی نہ جاتے، اس کی بہت سی مثالیں آپ کی سیرت طیبہ میں موجود ہیں، منہ بولے بیٹے کے بارے میں جو رسم تھی، اس کے سد باب کے لیے بھی اللہ تعالی نے آنحضرت ﷺ کو حکم دیا کہ آپ اپنے ایک منہ بولے بیٹے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کی مطلقہ بیوی حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمائیں، واضح رہے کہ حضرت زینب آنحضرت ﷺ کی پھوپی کی بیٹی تھیں اور حضرت زید رضی اللہ عنہ سے ان کا نکاح خود آپ نے کروایا تھا، اس لیے اگرچہ اب اُن سے نکاح کرنا آپ کے لیے صبر آزما عمل تھا؛ لیکن آپ نے اللہ تعالی کے حکم اور دینی مصلحت کے آگے سر جھکا دیا، اور ان سے نکاح کرلیا، اسی نکاح کے ولیمے میں حجاب (پردے) کے احکام پر مشتمل آیات نازل ہوئیں جو اس سورت کا حصہ ہیں۔

{مَا جَعَلَ اللَّهُ لِرَجُلٍ مِنْ قَلْبَيْنِ فِي جَوْفِهِ وَمَا جَعَلَ أَزْوَاجَكُمُ اللَّائِي تُظَاهِرُونَ مِنْهُنَّ أُمَّهَاتِكُمْ وَمَا جَعَلَ أَدْعِيَاءَكُمْ أَبْنَاءَكُمْ ذَلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِأَفْوَاهِكُمْ وَاللَّهُ يَقُولُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيلَ (4) ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ فَإِنْ لَمْ تَعْلَمُوا آبَاءَهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ وَمَوَالِيكُمْ وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيمَا أَخْطَأْتُمْ بِهِ وَلَكِنْ مَا تَعَمَّدَتْ قُلُوبُكُمْ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا} [الأحزاب: 4، 5] {فَلَمَّا قَضَى زَيْدٌ مِنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنَاكَهَا لِكَيْ لَا يَكُونَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ حَرَجٌ فِي أَزْوَاجِ أَدْعِيَائِهِمْ إِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ مَفْعُولًا} [الأحزاب: 37]

4۔۔۔چوتھا واقعہ یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کی ازواج مطہرات نے اگرچہ ہر طرح کے سرد گرم حالات میں آنحضرت ﷺ کا بھرپور ساتھ دیا، لیکن جب آپ کے پاس مختلف فتوحات کے نتیجے میں مالی طور پر وسعت ہوئی تو انہوں نے اپنے نفقے میں اضافے کا مطالبہ کردیا، یہ مطالبہ عام حالات میں کسی بھی طرح کوئی

www.suffahpk.com

ناجائز مطالبہ نہیں تھا لیکن پیغمبر اعظم ﷺ کی زوجیت کا شرف رکھنے والی ان مقدس خواتین کا بلند مقام اس قسم کے مطالبات سے بالاتر تھا۔اس لیے اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے ازواج مطہرات کو یہ اختیار دیا ہے کہ اگر وہ دنیا کی زیب وزینت چاہتی ہیں تو آنحضرت ﷺ انہیں اعزاز واکرام کے ساتھ علیحدہ کرنے کو تیار ہیں،اور اگر وہ پیغمبر اعظم ﷺ کے مشن کی ساتھی ہیں اور آخرت کے انعامات کی طلب گار ہیں تو پھر اس قسم کے مطالبے ان کو زیب نہیں دیتے۔ {يَاأَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا فَتَعَالَيْنَ أُمَتِّعْكُنَّ وَأُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا (28) وَإِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ فَإِنَّ اللَّهَ أَعَدَّ لِلْمُحْسِنَاتِ مِنْكُنَّ أَجْرًا عَظِيمًا}[الأحزاب:2928]

چونکہ حضرت زینب رضی اللہ عنہ سے نکاح کے واقعے پر کفار اور منافقین نے آپ کے خلاف اعتراضات کئے تھے،اس لیے اسی سورت میں حضور سرور عالم ﷺ کا مقام بلند بتایا گیا ہے،اور آپ کی تعظیم وتکریم اور اطاعت کا حکم دے کر یہ واضح فرمایا گیا ہے کہ آپ جیسی عظیم شخصیت پر نادانوں کے یہ اعتراضات آپ کے مقامِ بلند میں ذرہ برابر کمی نہیں کرسکتے۔{النَّبِيُّ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَأَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ}[الأحزاب:6] {مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلَكِنْ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ}[الأحزاب:40] {يَاأَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا (45) وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا}[الأحزاب:4645]

زمانہ جاہلیت کے تین غلط خیالات کی تردید

1۔زمانہ جاہلیت میں لوگوں میں مشہور تھا کہ جو شخص بہت ذہین وفطین ہو اس کے دل میں دو دل ہوتے ہیں۔سورت میں اس پر رد کیا گیا ہے کہ دل تو بس ایک ہی ہوتا ہے۔

2۔زمانہ جاہلیت میں مشہور تھا کہ بیوی کو کلمات ظہار کہنے سے بیوی کو ماں کی طرح حرام سمجھتے تھے اور نکاح کو ختم سمجھتے تھے۔اس خیال کی تردید فرمائی گئی کہ کلمات ظہار کہنا گناہ ہے لیکن اس سے بیوی کو طلاق نہیں ہوتی،کفارہ ادا کرنے کے بعد بیوی حلال ہوجاتی ہے۔

www.suffahpk.com

3۔گود لیے ہوئے بچے کو حقیقی اولاد کی طرح سمجھتے تھے،اس کی تردید کی گئی کہ منہ بولا بیٹا شرعی احکام میں حقیقی بیٹے کی طرح نہیں ہوتا۔

دس صفات پر مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ

اسلام،ایمان،فرماں برداری،راست گوئی،صبرواستقامت،خشوع،صدقہ وخیرات،روزہ،پاکدامنی،کثرت ذکر؛یہ دس صفات جس کے اندر پیدا ہوجائیں،چاہے وہ مرد ہوں یا عورتیں،اللہ تعالی اس کی مغفرت فرمائیں گے اور اجر عظیم عطا فرمائیں گے۔{إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْقَانِتِينَ وَالْقَانِتَاتِ وَالصَّادِقِينَ وَالصَّادِقَاتِ وَالصَّابِرِينَ وَالصَّابِرَاتِ وَالْخَاشِعِينَ وَالْخَاشِعَاتِ وَالْمُتَصَدِّقِينَ وَالْمُتَصَدِّقَاتِ وَالصَّائِمِينَ وَالصَّائِمَاتِ وَالْحَافِظِينَ فُرُوجَهُمْ وَالْحَافِظَاتِ وَالذَّاكِرِينَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُم مَّغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا}[الأحزاب:35]

عقائد:

1۔اللہ تعالی یا نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے احکامات سامنے آنے کے بعد اس کی نافرمانی جائز نہیں جو کوئی بھی نافرمانی کرے گا وہ گمراہی کے راستے پر جا پڑے گا۔{وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَن يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ وَمَن يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُّبِينًا}[الأحزاب:

2۔اللہ کے احکام کے مقابلے میں کفار اور منافقین کی تجاویز پر عمل نہیں کرنا درست نہیں۔{وَلَا تُطِعِ الْكَافِرِينَ وَالْمُنَافِقِينَ}[الأحزاب:1]

3۔نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم امت کے لیے اسوہ حسنہ ہیں۔آپ کی اطاعت کامیابی ہی کامیابی ہے۔لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا[الأحزاب:21]

www.suffahpk.com

4۔ازواج مطہرات، حضرت فاطمہ اور آپ کی اولاد اور حضرت علی رضی اللہ عنہن وعنہم اہل بیت میں سے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں سے گناہوں کی گندگی کو دور کرکے تقوی کے اعلی معیار پر پہنچادیا ہے۔{إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا}[الأحزاب:33]

5۔نبی کریم ﷺ خاتم النبیین ہیں۔آپ ﷺ کے بعد کسی بھی شکل میں کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔{مَّا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ}[الأحزاب:40]

رسالت مآب ﷺ کے آداب:

1۔نبی کریم ﷺ سے محبت ایک مسلمان کی نظر میں سب سے زیادہ ہونی چاہیے۔{النَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ}[الأحزاب:6]

2۔نبی کریم ﷺ کو اذیت دینا،آپ ﷺ کی شان میں گستاخی کرنا جائز نہیں،جو ایسا کریں گے ان پر دنیا و آخرت میں اللہ کی لعنت ہے اور سخت اور رسواکن عذاب ہے۔{وَمَا كَانَ لَكُمْ أَن تُؤْذُوا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا أَن تَنكِحُوا أَزْوَاجَهُ مِن بَعْدِهِ أَبَدًا}[الأحزاب:53]{إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوا فَقَدِ احْتَمَلُوا بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُّبِينًا}[الأحزاب:58،57]

3۔آپ ﷺ امت محمدیہ بلکہ تمام امتوں کے گواہ،بشیر،نذیر،داعی الی اللہ اور سراج منیر ہیں۔{يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا(45)وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُّنِيرًا}[الأحزاب:46،45]

4۔اللہ تعالیٰ اور فرشتے نبی کریم ﷺ پر درود بھیجتے ہیں،امت کو بھی حکم ہے کہ جب آپ ﷺ کا اسم مبارک سنیں تو محبت سے درود و سلام بھیجیں۔{إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا}[الأحزاب:56]

www.suffahpk.com

5۔نبی کریم ﷺ امت کے لیے اسوۂ حسنہ ہیں۔امت کو چاہیے کہ آپ ﷺ کی مبارک اور نورانی سنتوں پر عمل کریں۔{لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ}[الأحزاب:21]

نکاح و طلاق:

1۔ازواج مطہرات سے کسی کے لیے نکاح کرنا جائز نہیں،یہ آپ ﷺ کی خصوصیت ہے۔{وَلَا أَنْ تَنْكِحُوا أَزْوَاجَهُ مِنْ بَعْدِهِ أَبَدًا}[الأحزاب:53]

2۔رخصتی سے پہلے عورت کو طلاق ہوجائے تو اس کی عدت نہیں ہوگی۔{يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمَسُّوهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّونَهَا}[الأحزاب:49]

3۔طلاق کے بعد عورت کو ایک جوڑا کپڑوں کا دیا جائے اور طلاق کے بعد کے مراحل خوش اسلوبی سے طے ہونے چاہییں۔{فَمَتِّعُوهُنَّ وَسَرِّحُوهُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا}[الأحزاب:49]

4۔لے پالک کی طلاق یافتہ بیوی سے نکاح جائز ہے۔اسے معیوب سمجھنا سخت گناہ اور جہالت ہے۔{لِكَيْ لَا يَكُونَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ حَرَجٌ فِي أَزْوَاجِ أَدْعِيَائِهِمْ}[الأحزاب:37]

5۔ظہار سے بیوی کو طلاق نہیں ہوتی۔{وَمَا جَعَلَ أَزْوَاجَكُمُ اللَّائِي تُظَاهِرُونَ مِنْهُنَّ أُمَّهَاتِكُمْ}[الأحزاب:4]

نبی کریم ﷺ کی پانچ خصوصیات:

1۔نبی کریم ﷺ کے لیے بیک وقت چار سے زائد شادیوں کی اجازت ہے،عام مسلمانوں کے لیے بیک وقت چار سے زیادہ بیویاں رکھنا جائز نہیں۔

www.suffahpk.com

2۔نبی کریم ﷺ صرف مسلمان عورت سے نکاح کر سکتے ہیں، کتابی عورت سے نہیں، جبکہ امت کے لیے یہ اجازت ہے کہ وہ جیسے مسلمان عورت سے نکاح کر سکتے ہیں، یہودی نصرانی عورت سے بھی نکاح کر سکتے ہیں۔

3۔آپ ﷺ صرف مہاجر عورتوں سے نکاح کر سکتے ہیں، غیر مہاجر سے نہیں، جبکہ امت کے عام مردوں کے لیے مہاجر غیر مہاجر سب عورتوں سے نکاح جائز ہے۔

4۔نبی کریم ﷺ کو کوئی عورت بغیر مہر کے نکاح کرنے کی پیشکش کرے تو آپ کے لیے قبول کرنا جائز ہے جبکہ عام امت کے لیے بغیر مہر کے نکاح جائز نہیں۔

5۔آپ ﷺ پر بیویوں میں برابری ضروری نہیں، امت کے لیے ضروری ہے۔﴿تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ﴾[الأحزاب:51]

لے پالک کے احکام

1۔منہ بولی اولاد کے احکام حقیقی اولاد کی طرح نہیں ہیں، لہذا اس سے پردہ ہوگا، وہ میراث کا حق دار بھی نہیں ہوگا۔اس کے ساتھ اس کے حقیقی والد کا نام لکھا جائے گا۔﴿ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ فَإِنْ لَمْ تَعْلَمُوا آبَاءَهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ وَمَوَالِيكُمْ وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيمَا أَخْطَأْتُمْ بِهِ وَلَكِنْ مَا تَعَمَّدَتْ قُلُوبُكُمْ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا﴾[الأحزاب:5]

گود لینے والے کو اس کا والد کہنا درست نہیں۔اگر اس کے حقیقی والد کا علم نہ ہو تو اس کے والد کے خانے میں آدم یا عبداللہ لگا دیا جائے۔

2۔بھول چوک میں یا مجازاً منہ بولے بیٹے کو بیٹا کہہ دیا تو حرج نہیں۔گناہ اس وقت ہے جب ولدیت سنجیدگی سے بتائی جائے۔اس وقت بیٹا ظاہر کرنا درست نہیں۔(ایضا)

www.suffahpk.com

میراث:

1۔ میراث کے حق دار نسبی وارث ہیں، رضاعی یا منہ بولا بیٹا میراث کا حق دار نہیں۔ {وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَى بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ إِلَّا أَنْ تَفْعَلُوا إِلَى أَوْلِيَائِكُمْ مَعْرُوفًا} [الأحزاب:6]

2۔ ازواج مطہرات امت کی مائیں ہیں، لیکن روحانی مائیں ہیں۔ حقیقی مائیں نہیں، چنانچہ میراث صرف حقیقی ماں کو ملے گی۔ {وَأَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ}

پردہ:

1۔ ازواج مطہرات، بنات طاہرات اور تمام مسلمان عورتوں پر پردہ فرض ہے۔ جب باہر نکلیں تو لمبی چادر سے چہرہ اور پورا بدن ڈھانک کر نکلیں {يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ ذَلِكَ أَدْنَى أَنْ يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ} [الأحزاب:59]

2۔ عورت کے لیے والد، بیٹے، بھائی، بھتیجے، بھانجے اور عورتوں سے پردہ نہیں ہے۔ {لَا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِي آبَائِهِنَّ وَلَا أَبْنَائِهِنَّ وَلَا إِخْوَانِهِنَّ وَلَا أَبْنَاءِ إِخْوَانِهِنَّ وَلَا أَبْنَاءِ أَخَوَاتِهِنَّ وَلَا نِسَائِهِنَّ وَلَا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ} [الأحزاب:55]

3۔ عورتوں سے راستوں میں چھیڑ چھاڑ کرنے والے سخت سزا کے مستحق ہے۔ یہ ایسا جرم ہے کہ باز نہ آنے کی صورت میں قتل تک کیا جاسکتا ہے۔ {لَئِنْ لَمْ يَنْتَهِ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ وَالْمُرْجِفُونَ فِي الْمَدِينَةِ لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُونَكَ فِيهَا إِلَّا قَلِيلًا (60) مَلْعُونِينَ أَيْنَمَا ثُقِفُوا أُخِذُوا وَقُتِّلُوا تَقْتِيلًا} [الأحزاب:60، 61]

4۔ خواتین کے لیے نامحرم مردوں کے ساتھ نزاکت کے ساتھ بات کرنا جائز نہیں، اس سے کمزور دل کے مردوں کے دل میں لالچ اور برے خیالات پیدا ہوتے ہیں۔ نامحرم سے بات بداخلاقی کے بغیر پھیکے انداز

www.suffahpk.com

میں کرنی چاہیے۔ یٰنِسَاءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَاءِ اِنِ اتَّقَیْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَیَطْمَعَ الَّذِیْ فِیْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا[الأحزاب:32]

5۔جب نامحرم سے نزاکت سے بات کرنا منع ہے تو نامحرم کے سامنے گانا گانے اور ترنم سے اشعار پڑھنے کی کہاں اجازت ہوگی؟

6۔اصول یہی ہے کہ خواتین بلا ضرورت گھر سے نہ نکلیں؛اس لیے کہ اگر خواتین نے دفتروں میں اور بازاروں میں آنا شروع کر دیا تو اس سے معاشرے میں مفاسد پیدا ہوں گے،معاشرے کا توازن بگڑ جائے گا۔مغرب اس کی زندہ مثال ہے۔{وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰی}

7۔احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ عورت کسی حاجت سے باہر نکل سکتی ہے اس لیے اس صورت میں پردے میں نکلیں،زمانۂ جاہلیت کی خواتین کی طرح اپنی زینت اور ستر کا اظہار کرتے ہوئے باہر نہ نکلیں۔ (ایضا)

8۔کسی کے گھر میں بلا اجازت داخل ہونا درست نہیں۔{لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتَ النَّبِیِّ اِلَّا اَنْ یُّؤْذَنَ لَكُمْ} [الأحزاب:53]

9۔کسی کے گھر جانا پڑ جائے تو ضرورت پوری ہونے پر واپس ہو جانا چاہیے،بہت دیر تک بیٹھے رہنے سے گھر کے دیگر امور متاثر ہوتے ہیں۔{وَلٰكِنْ اِذَا دُعِیْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَاْنِسِیْنَ لِحَدِیْثٍ}[الأحزاب:53]

10۔کسی نامحرم کے گھر سے کوئی چیز لینے کی ضرورت پڑ جائے تو پردے کے پیچھے سے لی جائے۔{وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْـَٔلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ}[الأحزاب:53]

www.suffahpk.com

جہاد:

جنگ میں قیدیوں کو قتل کرنا بھی جائز ہے اور قیدی بنا کر رکھنا بھی درست ہے۔{فَرِيقًا تَقْتُلُونَ وَتَأْسِرُونَ فَرِيقًا} [الأحزاب: 26] اس حوالے سے مزید احکام سورہ انفال میں آچکے ہیں۔ وہاں ضرور دیکھ لیا جائے۔

پیشین گوئیاں:

1۔ پیشین گوئی فرمائی گئی ہے کہ مسلمان بہت سی ایسی زمینیں فتح کریں گے جن کو انہوں نے ابھی تک روندا تک نہیں یعنی کبھی ان زمینوں کو دیکھا تک نہیں، وہاں تک اسلام کا جھنڈا لہرائے گا۔{وَأَرْضًا لَمْ تَطَئُوهَا} [الأحزاب: 27] ظاہر ہے یہ پیشین گوئی بعد میں پوری ہوئی۔

2۔ اشارہ دیا گیا ہے کہ پہلے زمانہ جاہلیت میں خواتین جس طرح زیب وزینت ظاہر کرتی پھرتی تھیں ایسی جاہلیت دوبارہ بھی آنے والی ہے جس میں یہ سب بے حیائی کے کام ہوں گے۔{وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَى} [الأحزاب: 33] یہ پیشین گوئی بھی پوری ہوئی۔ آج کی جاہلیت، پہلی جاہلیت کو بھی مات دے چکی ہے۔

ہوم ورک

1- ایران کا روم پر پلڑا بھاری رہا اور .... میں اس نے روم کو مغلوب کر دیا۔

- 615ء
- 612ء
- 610ء

2- روم کی سلطنت میں یہ علاقے داخل تھے:

- شام، عراق، ایشیائے کوچک
- شام، مصر، ایشیائے کوچک اور یورپ

www.suffahpk.com

▪یورپ، مصر، بلغاریہ، شام، لیبیا

3- مسلمانوں کو رومیوں کی فتح کی خبر ____________ کے وقت ملی۔

▪غزوہ احد

▪غزوہ بدر

▪غزوہ خندق

4- حضرت لقمان حکیم کا حوالہ قرآن اس لیے دیتا ہے کہ:

▪وہ اولوالعزم پیغمبروں میں سے تھے

▪وہ اہل عرب میں بڑے عقل منداور دانش ور شمار ہوتے تھے

▪وہ اللہ تعالیٰ کے ولی تھے

5- لاؤڈ اسپیکر کی آواز کتنی بلند ہونی چاہیے؟

▪کان پھٹ جائیں

▪لاؤڈ اسپیکر کا استعمال جائز ہی نہیں

▪متوسط آواز ہونی چاہیے جس سے ضرورت پوری ہو جائے

6- سورۃ الم سجدہ کا دوسرا نام کیا ہے؟

▪سورۃ سجدۃ لقمان

▪سورۃ المضاجع

▪سورۃ تنزیل السجدۃ

▪تینوں باتیں درست ہیں

7- سورۃ الاحزاب شروع میں کتنی بڑی تھی؟

▪سورۃ المائدہ سے بڑی

▪سورۃ البقرۃ سے بڑی

▪سورۃ الکہف سے بڑی

www.suffahpk.com

8- سورۃ الاحزاب میں کون کون سے واقعات بیان ہوئے ہیں؟

- جنگ خندق کا
- غزوہ بنو قریظہ کا
- منہ بولے بیٹے کی بیوی سے شادی کا
- ازواج مطہرات کو طلاق کا اختیار سونپے جانے کا
- یہ چاروں واقعات بیان ہوئے ہیں

9- زمانہ جاہلیت میں بیوی کو الفاظ ظہار کہنا کیا سمجھا جاتا تھا؟

- بیوی سے محبت کا اظہار
- طلاق
- عارضی دوری

10- ختم نبوت کی آیت ان سورتوں میں سے کون سی سورت میں ہے اور کون سی ہے؟

- سورۃ لقمان آیت نمبر 20
- سورۃ الاحزاب آیت نمبر 45
- سورۃ الاحزاب آیت نمبر 40

11- قرآن و حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ قیامت کا ایک دن __________ کے برابر ہو گا۔

- ایک ہزار سال
- پچاس ہزار سال
- اعمال کے بقدر طویل معلوم ہو گا
- تینوں درست ہیں

12- سورۃ الاحزاب کی ایک منسوخ التلاوۃ آیت کا حکم باقی ہے جو __________ سے متعلق ہے۔

- عدت وفات
- مدت رضاعت

www.suffahpk.com

▪رجم

13-حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے بنو قریظہ کے مردوں کو قتل کرنے کا حکم دیا کیونکہ:

▪انھوں نے مسلمانوں کو بہت نقصان پہنچایا تھا

▪یہ حکم توریت میں بھی موجود تھا

▪انسے مسلمانوں کو شدید خطرہ تھا

14-سورہ الاحزاب کی پردے سے متعلق آیات ______ کے موقع پر نازل ہوئیں۔

▪زینب بنت جحش کے ولیمے

▪حجۃ الوداع میں مجمع میں

▪ازواج مطہرات کی طرف مالی وسعت کا مطالبہ کرنے پر

15-نکاح کے معاملے میں آپ کی خصوصیت یہ تھی کہ:

▪آپ کے لیے انصاری خواتین سے نکاح جائز نہ تھا

▪آپ کے لیے اہل کتاب عورت سے نکاح جائز نہ تھا

▪آپ کے لیے مہاجر عورتوں سے نکاح جائز تھا۔

▪تینوں درست ہیں

16-عورت کے لیے پردہ کے معاملے میں بنیادی حکم ______ کا ہے۔

▪ستر کے پردے

▪گھروں سے نہ نکلنے

▪آواز کے پردے

17-آج کی بے پردگی سورہ احزاب کے مطابق ______ ہے۔

* جاہلیت اولیٰ

* جاہلیت ثانیہ

* جاہلیت ثالثہ

www.suffahpk.com

سورۃ سبا

اعداد و شمار

مصحف کی ترتیب کے لحاظ سے 34ویں اور نزول کی ترتیب کے لحاظ سے یہ 58ویں سورت ہے۔اس سورت میں 6رکوع،54آیات ہیں۔آیت 15 کے فقرے لقد کان لسبا فی مسکنھم آیۃ سے ماخوذ ہے۔مراد یہ ہے کہ وہ سورت جس میں سبا کا ذکر آیا ہے۔

زمانہ نزول:

یہ مکی سورت ہے۔یہ سورت مکہ کے دور متوسط یا دور اول میں نازل ہوئی جب ظلم و ستم کی شدت شروع نہ ہوئی تھی اور ابھی صرف تضحیک واستہزا،افواہی جنگ، جھوٹے الزامات اور وسوسہ اندازیوں سے اسلام کی تحریک کو دبانے کی کوشش کی جارہی تھی۔مَكِّيَّةٌ وَقِيلَ فِيهَا آيَةٌ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ وَيَرَى الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ الَّذِي أُنْزِلَ إِلَيْكَ الْآيَةَ (تفسیر کبیر:190/25)

خلاصہ مضامین

1۔۔۔اس سورت کا بنیادی موضوع مشرکین کو اسلام کے بنیادی عقائد توحید رسالت اور آخرت کی دعوت دینا ہے۔

2۔۔۔اس سلسلے میں ان کے اعتراضات اور شبہات کا جواب بھی دیا گیا ہے۔

3۔۔۔ان کو نافرمانی کے برے انجام سے بھی ڈرایا گیا ہے۔

4۔۔۔چھوٹے درجے کے کفار جہنم میں اپنے سرداروں کے ساتھ جو مکالمہ کریں گے اس کا اس میں ذکر آیا ہے۔وَلَوْ تَرَىٰ إِذِ الظَّالِمُونَ مَوْقُوفُونَ عِنْدَ رَبِّهِمْ يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ الْقَوْلَ يَقُولُ الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا

www.suffahpk.com

لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا لَوْلَا أَنْتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِينَ قَالَ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا لِلَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا أَنَحْنُ صَدَدْنَاكُمْ عَنِ الْهُدَى بَعْدَ إِذْ جَاءَكُمْ بَلْ كُنْتُمْ مُجْرِمِينَ وَقَالَ الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا بَلْ مَكْرُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ إِذْ تَأْمُرُونَنَا أَنْ نَكْفُرَ بِاللَّهِ وَنَجْعَلَ لَهُ أَنْدَادًا وَأَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَأَوُا الْعَذَابَ وَجَعَلْنَا الْأَغْلَالَ فِي أَعْنَاقِ الَّذِينَ كَفَرُوا {سبأ:33:32}

5۔۔۔اسی مناسبت سے ایک طرف حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہما السلام کی اور دوسری طرف قوم سبا کی عظیم الشان حکومتوں کا ذکر فرمایا گیا ہے۔ حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہما السلام کو ایسی زبردست سلطنت سے نوازا گیا جس کی کوئی نظیر دنیا کی تاریخ میں نہیں ملتی۔ ہواؤں، پہاڑوں، جانوروں اور لوہے اور تانبے جیسی مضبوط دھاتوں کو ان کے لیے نرم کردیا گیا۔ جنات تابع کردیے گئے۔ ان سب اعلیٰ امتیازات کے باوجود ان برگزیدہ پیغمبروں کو کبھی اس سلطنت پر ذرہ برابر غرور نہیں ہوا، اور وہ اس سلطنت کو اللہ تعالیٰ کا انعام سمجھ کر اللہ تعالیٰ کے حقوق ادا کرتے رہے اور اپنی حکومت کو نیکی کی ترویج اور بندوں کی فلاح و بہبود کے کاموں میں استعمال کیا، چنانچہ وہ دنیا میں بھی سرخرو رہے، اور آخرت میں بھی اونچا مقام پایا۔ {وَلَقَدْ آتَيْنَا دَاوُودَ مِنَّا فَضْلًا يَا جِبَالُ أَوِّبِي مَعَهُ وَالطَّيْرَ وَأَلَنَّا لَهُ الْحَدِيدَ (10) أَنِ اعْمَلْ سَابِغَاتٍ وَقَدِّرْ فِي السَّرْدِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ (11) وَلِسُلَيْمَانَ الرِّيحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَرَوَاحُهَا شَهْرٌ وَأَسَلْنَا لَهُ عَيْنَ الْقِطْرِ وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ يَعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ بِإِذْنِ رَبِّهِ وَمَنْ يَزِغْ مِنْهُمْ عَنْ أَمْرِنَا نُذِقْهُ مِنْ عَذَابِ السَّعِيرِ (12) يَعْمَلُونَ لَهُ مَا يَشَاءُ مِنْ مَحَارِيبَ وَتَمَاثِيلَ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ وَقُدُورٍ رَاسِيَاتٍ اعْمَلُوا آلَ دَاوُودَ شُكْرًا وَقَلِيلٌ مِنْ عِبَادِيَ الشَّكُورُ (13) فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلَى مَوْتِهِ إِلَّا دَابَّةُ الْأَرْضِ تَأْكُلُ مِنْسَأَتَهُ فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ أَنْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ الْغَيْبَ مَا لَبِثُوا فِي الْعَذَابِ الْمُهِينِ} [سبأ:10-14]

6۔۔۔دوسری طرف قوم سبا کو جو یمن میں آباد تھی، اللہ تعالیٰ نے ہر طرح کی خوش حالی سے نوازا، دائیں بائیں باغات کے سلسلے رکھ دیے، انہیں سیاسی اور معاشی استحکام نصیب تھا؛ لیکن انہوں نے ناشکری کی روش اختیار کی اور کفر و شرک کو فروغ دیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان پر اللہ تعالیٰ کا عذاب آیا۔ وہ ڈیم جس سے ان کے باغات

www.suffahpk.com

سیراب ہوتے تھے، چوہوں نے اس کی بنیادوں کو کمزور کر دیا۔جب بند ٹوٹا تو ان کے تمام باغات ملیامیٹ ہو گئے اور ان کی خوشحالی ایک قصہ پارینہ بن کر رہ گئی۔

{لَقَدْ كَانَ لِسَبَإٍ فِي مَسْكَنِهِمْ آيَةٌ جَنَّتَانِ عَنْ يَمِينٍ وَشِمَالٍ كُلُوا مِنْ رِزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوا لَهُ بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَرَبٌّ غَفُورٌ فَأَعْرَضُوا فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ وَبَدَّلْنَاهُمْ بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ أُكُلٍ خَمْطٍ وَأَثْلٍ وَشَيْءٍ مِنْ سِدْرٍ قَلِيلٍ ذَلِكَ جَزَيْنَاهُمْ بِمَا كَفَرُوا وَهَلْ نُجَازِي إِلَّا الْكَفُورَ} [سبأ: 15-17]

ان دونوں واقعات کا ذکر فرما کر سبق یہ دیا گیا ہے کہ اللہ تعالی کی طرف سے کوئی اقتدار حاصل ہو یا دنیوی خوش حالی نصیب ہو تو اس میں مگن ہو کر اللہ تعالی کو بھلا بیٹھنا تباہی کو دعوت دینا ہے، اس سے مشرکین کے ان سرداروں کو متنبہ کیا گیا ہے جو اپنے اقتدار کے گھمنڈ میں مبتلا ہو کر دین حق کے راستے میں روڑے اٹکا رہے تھے۔

شبہات کا جواب:

منکرین، قیامت کو اس لیے بعید سمجھتے تھے کہ مر کر ختم ہو جانے والے انسان ایک دو نہیں، کروڑوں کی تعداد میں ہیں ان سب کو کیسے جوڑا اور زندہ کیسے کیا جاسکتا ہے؟ اس کا جواب یہاں دیا گیا اللہ تعالی کے علم وقدرت کا تمہیں ابھی اندازہ نہیں، اس کے علم سے ایٹم کے باریک ذرات بھی مخفی نہیں۔کون مر رہا ہے کون پیدا ہو رہا ہے؟ کس کے جسم کے ذرات کس حالت میں ہیں؟ اس کی روح کہاں ہیں؟ اسے جوڑنا کیسے ہے؟ سب اللہ تعالی کے علم وقدرت میں ہے۔پھر فرمایا گیا کہ قیامت کا وقوع عقل عام کے بھی مطابق ہے، قیامت کے تصور ہی سے نیکی کے جذبات اور خدا خوفی کی صفات باقی ہیں۔اور قیامت اس لیے آنا ضروری ہے تاکہ نیکی کرنے والے کو اس کی نیکیوں کی جزا اور بدی کرنے والوں کو ان کی بدی کی مکمل سزا مل سکے۔{يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْأَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيهَا وَهُوَ الرَّحِيمُ الْغَفُورُ (2) وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَأْتِينَا السَّاعَةُ قُلْ

www.suffahpk.com

بَلَىٰ وَرَبِّي لَتَأْتِيَنَّكُمْ عَالِمِ الْغَيْبِ لَا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ وَلَا أَصْغَرُ مِنْ ذَٰلِكَ وَلَا أَكْبَرُ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ}[سبأ:3]

احکام

1۔ نبی کریم ﷺ صرف عرب ہی نہیں بلکہ سارے عالم کے انسانوں کے لیے نبی بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ جو لوگ یہ کہتے ہیں آپ ﷺ کی بعثت صرف عرب کے لیے تھی وہ صریح غلطی پر ہیں۔ {وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِلنَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا}[سبأ:28]

2۔ اللہ تعالی صدقے کا نعم البدل ضرور عطا فرماتے ہیں۔ {وَمَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهُ وَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ}[سبأ:39]

3۔ ہر کام اور صنعت میں سلیقے اور توازن کا خیال رکھنا چاہیے۔ {أَنِ اعْمَلْ سَابِغَاتٍ وَقَدِّرْ فِي السَّرْدِ}[سبأ:11]

4۔ صنعت کا کام انبیائے کرام نے کیا ہے۔ (ایضا)

5۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کی شریعت میں تصویر سازی جائز تھی، اسلام میں اس کو منسوخ کر دیا گیا ہے۔ اب صرف درختوں اور بے جان اشیا کی تصویر بنانا درست ہے۔ {يَعْمَلُونَ لَهُ مَا يَشَاءُ مِنْ مَحَارِيبَ وَتَمَاثِيلَ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ وَقُدُورٍ رَاسِيَاتٍ}[سبأ:13]

6۔ بعض اوقات خوف وہیبت افہام وتفہیم سے مانع بن جاتی ہے۔ اس لیے شیخ اور معلم کو اتنا سخت بھی نہیں ہونا چاہیے کہ بچے خوف کی وجہ سے بات سمجھ نہ سکیں۔ {حَتَّىٰ إِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ}[سبأ:23]

7۔ تباہ شدہ قوموں میں ایسی ایسی قومیں گزری ہیں کہ موجودہ زمانے کے لوگوں کے پاس ان جیسی طاقت اور وسائل کا دسواں حصہ بھی نہیں۔ {وَكَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَمَا بَلَغُوا مِعْشَارَ مَا آتَيْنَاهُمْ} [سبأ: 45]

www.suffahpk.com

8۔ مشرکین مکہ کے شرک کی تفصیلات بھی اس سورت سے معلوم ہوتی ہیں کہ کچھ مشرک بتوں ہی کو خدا کہتے تھے، کچھ خدا تو نہیں کہتے تھے لیکن انہیں خدا کا شریک سمجھتے تھے جبکہ تیسری قسم کے مشرک وہ تھے جو صرف انہیں سفارشی مانتے تھے۔ سورت کی آیت 22، 23 میں ان سب پر رد کیا گیا ہے۔{قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ لَا يَمْلِكُونَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيهِمَا مِنْ شِرْكٍ وَمَا لَهُ مِنْهُمْ مِنْ ظَهِيرٍ} [سبأ:22]{وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهُ إِلَّا لِمَنْ أَذِنَ لَهُ} [سبأ:23]

9۔ جنات وشیاطین پر ایک دور ایسا بھی گزرا ہے کہ وہ سب حضرت سلیمان علیہ السلام کے ماتحت ہو گئے تھے، اسی وجہ سے وہ آج بھی ان سے ڈرتے ہیں۔{وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ يَعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ بِإِذْنِ رَبِّهِ وَمَنْ يَزِغْ مِنْهُمْ عَنْ أَمْرِنَا نُذِقْهُ مِنْ عَذَابِ السَّعِيرِ} [سبأ:12]

10۔ جنات کو غیب کا علم نہیں ہوتا۔{فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ أَنْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ الْغَيْبَ مَا لَبِثُوا فِي الْعَذَابِ الْمُهِينِ} [سبأ:14]

11۔ انسان عموماً جنات کو غیب دان سمجھتے ہیں، ان سے مدد مانگتے ہیں۔{قَالُوا سُبْحَانَكَ أَنْتَ وَلِيُّنَا مِنْ دُونِهِمْ بَلْ كَانُوا يَعْبُدُونَ الْجِنَّ أَكْثَرُهُمْ بِهِمْ مُؤْمِنُونَ} [سبأ:41]

12۔ دنیا کی کچھ تعمیرات جنات کے ہاتھوں بنی ہوئی ہیں۔{يَعْمَلُونَ لَهُ مَا يَشَاءُ مِنْ مَحَارِيبَ وَتَمَاثِيلَ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ وَقُدُورٍ رَاسِيَاتٍ} [سبأ:13]

13۔ جنات خود بخود کسی کے تابع بن جائیں تو کوئی حرج نہیں لیکن عملیات کر کے تابع بنانا آزاد کو غلام بنانے کی طرح ہے۔ اس لیے جائز نہیں البتہ اگر مقصد ان شریر جنات کے شر سے بچنا ہو اور ناجائز عملیات سے بچتے ہوئے انہیں تابع کیا جائے تو صرف اس خاص صورت میں جائز ہے۔{وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ يَعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ بِإِذْنِ رَبِّهِ وَمَنْ يَزِغْ مِنْهُمْ عَنْ أَمْرِنَا نُذِقْهُ مِنْ عَذَابِ السَّعِيرِ (12) يَعْمَلُونَ لَهُ مَا يَشَاءُ مِنْ مَحَارِيبَ وَتَمَاثِيلَ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ وَقُدُورٍ رَاسِيَاتٍ} [سبأ:12]

www.suffahpk.com

14۔سمندر سے نکلے ہوئے مونگے اور زیور کا پہننا مردوں کے لیے بھی جائز ہے۔ وَتَسْتَخْرِجُونَ حِلْيَةً تَلْبَسُونَهَا

سائنس

1۔ایٹم سے بھی چھوٹے ذرات موجود ہیں۔{لَا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ وَلَا أَصْغَرُ مِنْ ذَٰلِكَ وَلَا أَكْبَرُ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ}

2۔لوہے، تانبے اور دیگر دھاتوں کو نرم کیا جاسکتا ہے۔{وَأَلَنَّا لَهُ الْحَدِيدَ}[سبأ:10]

3۔آسمان پر اڑنا انسانوں کی بہت پرانی خواہش ہے۔حضرت سلیمان علیہ السلام سب سے پہلے وہ انسان تھے جو آسمانوں میں مع لشکر اڑتے تھے۔ہوائی جہاز، تخت سلیمانی کی ترقی یافتہ شکل ہے۔{وَلِسُلَيْمَانَ الرِّيحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَرَوَاحُهَا شَهْرٌ}[سبأ:12]

www.suffahpk.com

سورۃ فاطر

اعداد و شمار

مصحف کی ترتیب کے لحاظ سے 35ویں اور نزول کی ترتیب کے لحاظ سے یہ 43ویں سورت ہے۔اس سورت میں 5رکوع،45آیات 780کلمات اور 3159حروف ہیں۔

وجہ تسمیہ:

سورت کا نام "فاطر" بالکل پہلی آیت سے لیا گیا ہے، جس کے معنی ہیں پیدا کرنے والا۔ اسی سورت کا دوسرا نام سورۃ "ملائکہ" بھی ہے، کیونکہ اس کی پہلی آیت میں فرشتوں کا بھی ذکر ہے۔

زمانہ نزول:

قیام مکہ کے دور متوسط میں نازل ہوئی اور اس کا بھی وہ حصہ جس میں مخالفت اچھی خاصی شدت اختیار کر چکی تھی اور دعوت کو ناکام کرنے کے لیے ہر طرح کی بری بری چالیں چلی جا رہی تھیں۔

خلاصہ مضامین

1۔اس سورت میں بنیادی طور پر مشرکین کو توحید، رسالت اور آخرت پر ایمان لانے کی دعوت دی گئی ہے۔

2۔اس سلسلے میں فرمایا گیا ہے کہ اس کائنات میں اللہ تعالی کی قدرت کاملہ اور حکمت بالغہ کی جو نشانیاں چاروں طرف پھیلی ہوئی ہیں، مثلاً: آسمان، زمین کی تخلیق، انسانوں کی اپنی تخلیق، انسانوں کے چہرے اور رنگ، حیوانات، سمندروں کا نظام، دن رات کا نظام، کھیت کھلیان، رنگ برنگے خوب صورت پہاڑوں کا

www.suffahpk.com

نظام، فرشتے، بادل اور بارشوں کا نظام، ان سب پر سنجیدگی سے غور کرنے سے اول تو یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ جس قادر مطلق نے یہ کائنات پیدا فرمائی ہے اسے اپنی خدائی کا نظام چلانے میں کسی شریک یا مددگار کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

اور دوسرے یہ کہ وہ یہ کائنات کسی مقصد کے بغیر فضول پیدا نہیں کر سکتا، یقیناً اس کا کوئی مقصد ہے، اور وہ یہ کہ جو لوگ یہاں اس کے احکام کے مطابق نیک زندگی گزاریں، انہیں انعامات سے نوازا جائے، اور جو نافرمانی کریں ان کو سزا دی جائے، جس کے لیے آخرت کی زندگی ضروری ہے۔

تیسرے یہ کہ جو ذات کائنات کے اس عظیم الشان کارخانے کو عدم سے وجود میں لے کر آئی ہے، اس کے لیے اس کو ختم کر کے نئے سرے سے آخرت کا عالم پیدا کرنا کوئی مشکل کام نہیں ہے، جسے ناممکن سمجھ کر اس کا انکار کیا جائے۔

اور جب یہ حقیقتیں مان لی جائیں تو اس سے خود بخود یہ بات ثابت ہو سکتی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کو یہ منظور ہے کہ اس دنیا میں انسان اس کی مرضی کے مطابق زندگی گزارے، تو ظاہر ہے کہ اپنی مرضی لوگوں کو بتانے کے لیے اس نے رہنمائی کا کوئی سلسلہ ضرور جاری فرمایا ہوگا، اسی سلسلے کا نام رسالت نبوت یا پیغمبری ہے، اور حضور نبی کریم ﷺ اسی سلسلے کے آخری نمائندے ہیں۔

3۔ اس سورت میں آپ کو یہ تسلی بھی دی گئی ہے کہ اگر کافر لوگ آپ کی بات نہیں مان رہے ہیں تو اس میں آپ پر کوئی ذمہ داری عائد نہیں ہوتی، بلکہ آپ کا فریضہ صرف اتنا ہے کہ لوگوں تک حق کا پیغام واضح طریقے سے پہنچا دیں، آگے ماننا نہ ماننا ان کا کام ہے اور وہی اس کے لیے جواب دہ ہیں۔

4۔ بعض کافر لوگ مسلمانوں پر زور دیتے تھے کہ دین اسلام کو چھوڑ دو، اور اس کے نتیجے میں تم پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی سزا آئی تو تمھاری طرف سے ہم اسے بھگت لیں گے، اس سورت کی آیت 18 میں اس

www.suffahpk.com

لغو پیشکش کی حقیقت واضح کردی گئی ہے کہ آخرت میں کوئی شخص کسی دوسرے کے گناہوں کا بوجھ نہیں اٹھا سکے گا۔

5۔ مومن اور کافر کی پانچ مثالیں بھی سورت میں بیان ہوئی ہیں۔ مومن میٹھا سمندر ہے کافر کڑوا۔ مومن کے اندر بصارت ہے کافر اندھا ہے۔ مومن نور ہے کافر اندھیر ہے۔ مومن چھاؤں ہے کافر گرم لو ہے۔ مومن زندہ ہے کافر مردہ کی طرح ہے۔

6۔ آیت 32 میں مسلمانوں کی تین قسمیں بتائی گئی ہیں: ایک وہ جو زیادہ تر گناہوں میں ملوث رہتے ہیں، دوسرے گناہوں سے بچتے ہیں لیکن عبادات بھی زیادہ نہیں کرتے، یہ متوسط درجے کے مسلمان ہیں۔ تیسرے وہ جو فرائض ونوافل دونوں کا اہتمام کرتے ہیں اور گناہوں سے بھی بچتے ہیں۔

احکام

1۔ مردے سنتے ہیں یا نہیں سنتے؟ یہ اختلافی مسئلہ ہے، البتہ قرآن سے اتنا ضرور معلوم ہوتا ہے کہ مردوں کو زندہ انسان اپنے اختیار سے کوئی بات سنا نہیں سکتے۔ {إِنَّ اللَّهَ يُسْمِعُ مَن يَشَاءُ وَمَا أَنتَ بِمُسْمِعٍ مَّن فِي الْقُبُورِ} فاطر: 22

2۔ حقیقی علماء وہی ہیں جو اللہ تعالی سے ڈرتے ہوں۔ {إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ} فاطر: 28

3۔ مسلمان اس دنیا میں اللہ تعالی کے خلیفہ اور نائبین ہیں۔ ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا فاطر: 32

4۔ تکبر ایسی خبیث صفت ہے کہ نبی اور قرآن بھی اس شخص کو بعض اوقات نفع نہیں پہنچا پاتے بلکہ متکبر پر اس کا الٹا اثر ہوتا ہے۔ {فَلَمَّا جَاءَهُمْ نَذِيرٌ مَّا زَادَهُمْ إِلَّا نُفُورًا اسْتِكْبَارًا فِي الْأَرْضِ وَمَكْرَ السَّيِّئِ} فاطر: 42-43

5۔ فرشتوں کی تخلیق انسانوں سے بالکل الگ ہے۔ فرشتوں کی جسامت اور ان کے پروں کی تعداد مختلف ہے، یکساں نہیں۔ {جَاعِلِ الْمَلَائِكَةِ رُسُلًا أُولِي أَجْنِحَةٍ مَّثْنَىٰ وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ يَزِيدُ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَاءُ} فاطر: 1

www.suffahpk.com

سائنس

آسمان گیسز کی صورت میں نہیں ہیں بلکہ ٹھوس شکل میں موجود ہیں۔{إِنَّ اللَّهَ يُمْسِكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ أَنْ تَزُولَا وَلَئِنْ زَالَتَا إِنْ أَمْسَكَهُمَا مِنْ أَحَدٍ مِنْ بَعْدِهِ}[فاطر:41]

سورة يس

اعداد و شمار

مصحف کی ترتیب کے لحاظ سے 36ویں اور نزول کی ترتیب کے لحاظ سے یہ 41ویں سورت ہے۔اس سورت میں 5رکوع، 83آیات 733کلمات اور 2988حروف ہیں۔

وجہ تسمیہ:

سورت کا نام "یس" بالکل پہلی آیت سے لیا گیا ہے، جس کے معنی میں اختلاف ہے بعض حضرات کے نزدیک یہ نبی کریم ﷺ کا اسم مبارک ہے جبکہ بعض اسے حروف مقطعات میں سے کہتے ہیں۔

زمانہ نزول:

اس سورت کے نزول کا زمانہ قیام مکہ کا دور متوسط ہے اور اس کا بھی وہ حصہ جس میں مخالفت اچھی خاصی شدت اختیار کر چکی تھی اور دعوت کو ناکام کرنے کے لیے ہر طرح کی بری بری چالیں چلی جا رہی تھیں۔

فضائل:

1۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے: "سورۂ یس کو اپنے قریب المرگ لوگوں کے سامنے پڑھو!"

www.suffahpk.com

2۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے: "سورۂ یس قرآن کریم کا قلب یعنی دل ہے۔ جو شخص اسے اللہ تعالیٰ کی رضا اور آخرت کی بھلائی کی خاطر پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمادیں گے۔"

3۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے: "ہر چیز کا ایک دل ہوتا ہے، قرآن کا دل سورۂ یس ہے۔ جو شخص ایک بار یس شریف پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کو دس بار قرآن پڑھنے کا ثواب عطا فرمائیں گے۔" (ضعیف)

التفسیر المظہری (103/8)

عن معقل بن یسار قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرءوا علی موتاکم یس۔ رواہ احمد وابوداود وابن ماجۃ وابن حبان والحاکم وفی لفظ یس قلب القران لا یقرأها رجل یرید اللہ والدار الاخرۃ الا غفر لہ اقرءوها علی موتاکم۔ وذکرہ الجزری فی الحصن الحصین بلفظ یس لا یقرأها رجل یرید اللہ والدار الاخرۃ الا غفر لہ اقرءوها علی موتاکم۔ وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لکل شیء قلبا وقلب القران یس من قرأ یس کتب اللہ لہ بقراءتها قراءۃ القران عشر مرات سندہ ضعیف رواہ الترمذی

خلاصہ مضامین

شیخ الاسلام حضرت مفتی تقی عثمانی مدظلہم تحریر فرماتے ہیں:

"اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ اور حکمت بالغہ کی وہ نشانیاں بیان فرمائی ہیں جو نہ صرف پوری کائنات میں بلکہ خود انسان کے اپنے وجود میں پائی جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت کے ان مظاہر سے ایک طرف یہ بات واضح ہوتی ہے کہ جو ذات اتنی قدرت اور حکمت کی مالک ہے اس کو اپنی خدائی کا نظام چلانے کے لیے نہ کسی شریک کی ضرورت ہے نہ کسی مددگار کی، اس لیے وہ اور صرف وہ عبادت کے لائق ہے، اور دوسری طرف قدرت کی ان نشانیوں سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ جس ذات نے یہ کائنات

www.suffahpk.com

اوراس کامحیر العقول نظام پیدا فرمایا ہے، اس کے لیے یہ بات کچھ بھی مشکل نہیں ہے کہ وہ انسانوں کے مرنے کے بعد انہیں دوسری زندگی عطا فرمائے۔ اس طرح قدرت کی ان نشانیوں سے توحید اور آخرت کا عقیدہ واضح طور پر ثابت ہوجاتا ہے۔

حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم لوگوں کو یہی دعوت دینے کے لیے تشریف لائے ہیں کہ وہ ان نشانیوں پر غور کر کے اپنا عقیدہ اور عمل درست کریں، اس کے باوجود اگر کچھ لوگ اس دعوت کو قبول نہیں کر رہے ہیں تو وہ اپنا ہی نقصان کر رہے ہیں؛ کیونکہ اس کے نتیجے میں وہ اللہ تعالی کی طرف سے عذاب کے مستحق بن رہے ہیں، اسی سلسلے میں آیات نمبر ۱۳ سے ۲۹ تک ایک ایسی قوم کا واقعہ ذکر فرمایا گیا ہے جس نے حق کی دعوت کو قبول نہ کیا، بلکہ حق کے داعیوں کے ساتھ ظلم وبربریت کا معاملہ کیا جس کے نتیجے میں حق کے داعی کا انجام تو بہترین ہوا لیکن حق کے یہ منکر اللہ تعالی کے عذاب کی پکڑ میں آگئے

چونکہ اس سورت میں اسلام کے بنیادی عقائد کو بڑے فصیح وبلیغ اور جامع انداز میں بیان فرمایا گیا ہے، اس لیے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ آپ نے اس سورت کو قرآن کا دل قرار دیا ہے۔"

احکام وہدایات

1۔ علماو مشائخ کو چاہیے کہ اپنے شاگردوں اور خلفاء کو اصلاح احوال کے لیے مختلف جگہوں اور مختلف ممالک میں بھیجتے رہا کریں۔ {إِذْ أَرْسَلْنَا إِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ} [یس:14]

2۔ ہر دور میں اللہ والوں کے انکار کے جرم میں امراض اور وبائیں پھوٹتی ہیں۔ قَالُوا إِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ لَئِنْ لَمْ تَنْتَهُوا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُمْ مِنَّا عَذَابٌ أَلِيمٌ قَالُوا طَائِرُكُمْ مَعَكُمْ أَئِنْ ذُكِّرْتُمْ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ مُسْرِفُونَ [یس:19،18]

3۔ عوام کا فرض بنتا ہے کہ وہ اہل حق کا ساتھ دیں۔ وَجَاءَ مِنْ أَقْصَى الْمَدِينَةِ رَجُلٌ يَسْعَى قَالَ يَا قَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِينَ [یس:20]

4۔ اجرت کا مطالبہ نہ کرنا اخلاص کی دلیل ہے۔ {اتَّبِعُوا مَنْ لَا يَسْأَلُكُمْ أَجْرًا وَهُمْ مُهْتَدُونَ} [یس:21]

www.suffahpk.com

5۔آپ ﷺ کے لیے شاعری کونامناسب کہا گیا ہے،کیونکہ شاعری اکثر حقیقت کے بجائے تخیل پر مبنی ہوتی ہے۔وَمَا عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنبَغِي لَهُ[یس:69]مزید تفصیل سورہ شعراء میں گزر چکی ہے۔

6۔بڑی عمر میں انسان کی بصارت،سماعت،عقل وسمجھ ضعیف پڑجاتی ہے۔اعضاءو اعصاب کمزور پڑجاتے ہیں۔{وَمَن نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ}

7۔قبر میں انسانوں کے حالات یکساں نہیں ہوتے۔کوئی ایسے بھی ہوتے ہیں جنہیں مرنے کے بعد سے قیامت تک سوال جواب کے بعد کسی طرح کا کوئی ہوش نہ ہوگا اور وہ یہ کہتے ہوئے اٹھیں گے کہ ہمیں ہماری قبروں سے کس نے اٹھادیا؟قَالُوا يَا وَيْلَنَا مَن بَعَثَنَا مِن مَّرْقَدِنَا[یس:52]

8۔قیاس شرعی جائز ہے،جیسے اس آیت میں اللہ تعالی نے قیامت کو انسان کی تخلیق پر قیاس فرمایا ہے کہ جو خدا انسان کو پہلی بار پیدا کر سکتا ہے اس کے لیے دوسری بار پیدا کرنا کوئی مشکل نہیں،بلکہ آسان ہے۔

أحکام القرآن للکیا الھراسی(355/4)

قوله تعالى:(مَن يُحْيِي الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيمٌ قُلْ يُحْيِيهَا الَّذِي أَنشَأَهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ)

الآية/79,78 فيه دليل على استعمال القياس والاعتبار والتعلق بطريق الأولى فإن الابتداء أصعب من الإعادة والإعادة أيسر من الابتداء والقادر على الأعظم قادر على الأهون الأدون لا محالة.

سائنس

1۔جس طرح حیوانات میں نر و مادہ ہوتے ہیں نباتات میں بھی ہوتے ہیں۔{سُبْحَانَ الَّذِي خَلَقَ الْأَزْوَاجَ كُلَّهَا}[یس:36]

2۔سورج چاند اور تمام آسمانی اجرام گردش کرتے ہیں۔{وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ (38) وَالْقَمَرَ قَدَّرْنَاهُ مَنَازِلَ حَتَّىٰ عَادَ كَالْعُرْجُونِ الْقَدِيمِ (39) لَا الشَّمْسُ يَنبَغِي لَهَا أَن تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا اللَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ وَكُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ}[یس:38-40]

www.suffahpk.com

3۔پہلی کاچاند کھجور کی پرانی ٹہنی کی طرح نظر آتا ہے۔ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنَاهُ مَنَازِلَ حَتَّىٰ عَادَ كَالْعُرْجُونِ الْقَدِيمِ

4۔تمام بحری جہازوں کاذکرقرآن کی آیت ﴿وَآيَةٌ لَّهُمْ أَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ وَخَلَقْنَا لَهُم مِّن مِّثْلِهِ مَا يَرْكَبُونَ﴾ یس:4241میں موجودھے۔

ہوم ورک

سورت اورآیت کا حوالہ دیتے ہوئے مختصر جواب دیجیے!

1	آپ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دنیا کے تمام انسانوں کے نبی ہیں،اس کاحوالہ بتائیے۔	
2	کیادنیا کی کوئی عمارت جنات کے ہاتھوں بنی ہوئی ہوسکتی ہے؟	
3	کیاایٹم سے بھی چھوٹے ذرات ہوسکتے ہیں؟	
4	سورہ فاطر کی کس آیت میں مسلمانوں کی تین قسمیں بتائی گئی ہیں؟	
5	آسمان کاوجود گیسز کی شکل میں ہے یاٹھوس چھت کی شکل میں؟	
6	وہ کون سی سورت ہے جس کو قرآن کریم کادل قرار دیا گیاہے؟	
7	اجرت اور فیس کامطالبہ نہ کرنا کس چیز کی دلیل ہے؟	
8	سورہ یس کی کس آیت کو قیاس شرعی کی دلیل کے طورپر پیش کیا جاسکتاہے؟	
9	اجرام فلکیہ گردش کررہے ہیں۔یہ بات کس آیت سے اخذ کی جاسکتی ہے؟	
10	قرآن کریم کی کون سی آیت میں تمام بحری جہازوں کاذکر ہے؟	

www.suffahpk.com

سورۃ الصافات

اعداد و شمار

مصحف کی ترتیب کے لحاظ سے 37ویں اور نزول کی ترتیب کے لحاظ سے یہ 56ویں سورت ہے۔اس سورت میں 5 رکوع 182 آیات 865 الفاظ،3,790 حروف ہیں۔اس کا نام اس کی پہلی ہی آیت کے فقرے والصافات سے ماخوذ ہے۔بغیر کسی اختلاف کے مکی سورت ہے۔ مكية ولم يحكوا في ذلك خلافا(روح المعاني:63/12)

فضائل:

1۔حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں: جو شخص یہ چاہتا ہو کہ قیامت کے دن اسے بھرپور پیمانے سے اجر ملے اسے چاہیے کہ وہ اپنی ہر مجلس کے آخر میں یہ پڑھا کرے۔سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ۔ یہی قول ابن حاتم نے حضرت شعبی کی روایت مرفوعاً بھی نقل کیا ہے۔

التفسیر المظہری(152/8)

عن علی کرم اللہ وجهه انه قال من أحب ان یکتال بالمکیال الاوفی من الاجر یوم القیامة فلیکن اخر کلامه من مجلسه سبحان ربّك ربّ العزّة عمّا یصفون وسلام علی المرسلین والحمد للہ ربّ العالمین۔رواہ البغوی فی تفسیرہ وعبد بن زنجویة فی ترغیبه

2۔علامہ قرطبی نے یہاں اپنی سند سے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا قول نقل کیا ہے کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے کئی بار سنا کہ آپ ﷺ نماز کے آخر میں یا نماز ختم ہونے کے بعد یہ آیات تلاوت فرماتے تھے سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ۔

www.suffahpk.com

تفسیر القرطبی (141/15)

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ يَقُولُ فِي آخِرِ صَلَاتِهِ أَوْ حِينَ يَنْصَرِفُ "سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ"

فتح القدير للشوكانی (479/4)

وَأَخْرَجَ ابْنُ سَعْدٍ وَابْنُ مَرْدَوَيْهِ مِنْ طَرِيقِ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «إِذَا سَلَّمْتُمْ عَلَى الْمُرْسَلِينَ فَسَلِّمُوا عَلَيَّ فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِنَ الْمُرْسَلِينَ» وَأَخْرَجَ ابْنُ مَرْدَوَيْهِ مِنْ طَرِيقِ أَبِي الْعَوَّامِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ مَرْفُوعًا نَحْوَهُ بِأَطْوَلَ مِنْهُ وَأَخْرَجَ سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَأَبُو يَعْلَى وَابْنُ مَرْدَوَيْهِ عن أبي سعيد عن رسول الله أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُسَلِّمَ مِنْ صَلَاتِهِ قَالَ: سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَأَخْرَجَ الطَّبَرَانِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كُنَّا نَعْرِفُ انْصِرَافَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الصَّلَاةِ بِقَوْلِهِ: سُبْحَانَ رَبِّكَ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ.

وَأَخْرَجَ الْخَطِيبُ نَحْوَهُ مِنْ حَدِيثِ أبي سعيد وأخرج الطبراني عن زيد ابن أَرْقَمَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ قَالَ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ: سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ» ثَلَاثَ مَرَّاتٍ «فقد اكْتَالَ بِالْمِكْيَالِ الْأَوْفَى مِنَ الْأَجْرِ» وَأَخْرَجَ حُمَيْدُ بْنُ زَنْجُوَيْهِ فِي تَرْغِيبِهِ مِنْ طَرِيقِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ نَحْوَهُ

www.suffahpk.com

خلاصہ مضامین

1۔ توحید رسالت اور آخرت اس کے مرکزی موضوعات ہیں۔

2۔ آپ ﷺ پر اٹھائے گئے اعتراضات کا جواب دیا گیا ہے۔

3۔ مشرکین مکہ فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں کہا کرتے تھے، اس پر رد کیا گیا ہے کہ صف باندھ کر کھڑا ہونا طاغوتی طاقتوں پر روک ٹوک کرنا اور ذکر و تسبیح میں مشغول رہنا، اللہ تعالیٰ کی طرف سے ذمہ لگائے کاموں کو انجام دینے کی مکمل کوشش کرنا؛ یہ بندگی کی صفات ہیں۔ فرشتوں اور اللہ تعالیٰ کے درمیان عابد اور معبود کا رشتہ ہے، باپ بیٹیوں کا نہیں۔

4۔ سورت میں محشر کی منظر کشی کی گئی ہے، جنت اور دوزخ کے مناظر بتائے گئے ہیں۔

5۔ وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِينَ (171) إِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُورُونَ (172) وَإِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغَالِبُونَ﴾[الصافات:171-173] ان آیات مبارکہ میں وارننگ دی گئی ہے کہ عنقریب یہی پیغمبر، جس کا تم مذاق اڑا رہے ہو، تمھارے دیکھتے دیکھتے تم پر غالب آجائیں گے اور تم اللہ کے لشکر کو خود اپنے گھر کے صحن میں اترا پاؤ گے۔ یہ نوٹس اس زمانے میں دیا گیا تھا جب نبی ﷺ کی کامیابی کے آثار دور دور تک نظر نہ آتے تھے۔ نبی کریم ﷺ کے ساتھ بمشکل 40 سے 50 صحابہ مکے میں رہ گئے تھے اور ہر طرح کی زیادتیاں برداشت کر رہے تھے، لیکن پھر حالات نے پلٹا کھایا اور چند ہی سالوں بعد مکہ فتح ہو گیا۔

شخصیات، واقعات

حضرت نوح، حضرت موسیٰ، حضرت الیاس، حضرت لوط اور حضرت یونس علیہم السلام کے واقعات مختصر اور حضرت ابراہیم کا واقعہ تفصیلاً بیان کیا گیا ہے۔ خصوصاً حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اکلوتے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ راہ میں قربان کرنے کا جو حکم دیا تھا اور انہوں نے اس حکم کی تعمیل جس عظیم جذبے سے فرمائی تھی اسے خصوصیت سے ذکر کیا گیا ہے۔

www.suffahpk.com

معارف و مسائل

1۔لمثل ھذافلیعمل العملون آیت 61 سے معلوم ہوتا ہے کہ جنت کی نعمتیں مطلوب ہیں جن کی ترغیب دی گئی ہے۔ بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہمیں جنت کی کیا پروا؟ ہمیں صرف اعمال سے غرض ہے اس آیت سے ان پر رد ہو گیا۔

2۔شہاب ثاقب کے بارے میں آیت نمبر 6 تا 10 میں بحث کی گئی ہے جس کی تفصیل سورۃ الحجر میں گزر چکی ہے۔

3۔جنت کی عورتوں کی خوبی یہ بتائی گئی ہے کہ وہ بڑی آنکھوں والی، نیچی نظر والی ہوں گی، ان کا وجود ایسا لگے گا جیسے چھپا کر رکھے انڈے ہوں۔ نیچی نظر والی ہونا حیادار ہونے سے استعارہ ہے جبکہ چھپا کر رکھے انڈوں سے تشبیہ ان کے صفائی ستھرائی اور باپردہ ہونے کی طرف اشارہ ہے۔ معلوم ہوا کہ شرم و حیا، صفائی ستھرائی کا خیال رکھنا اور پردہ عورت کی خوبیاں ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ خواب میں چھپا ہوا انڈا دیکھنے کی تعبیر لڑکی سے دی جائے گی۔ {وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ عِيْنٌ (48) كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ} [الصافات:49،48]

4۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جب ان کی قوم میلے میں شرکت کی دعوت دینے آئے تو انہوں نے فرمایا: انی سقیم (آیت 89) یعنی میری طبیعت خراب ہے۔ یہ دراصل توریہ تھا۔ توریہ کا مطلب یہ ہے کہ ایسی بات کرنا جس کے دو مطلب نکلتے ہوں، ایک وہ معنی جس کی طرف عموماً ذہن جاتا ہو اور دوسرے وہ معنی جو عموماً مراد نہ لیا جاتا ہو لیکن مراد لیا جا سکتا ہو اور کہنے والا دوسرا معنی مراد لے اس کے عام معنی مراد نہ لے۔ یہاں بھی ابراہیم علیہ السلام کے کلام کا مطلب قوم یہ سمجھی کہ آپ کی جسمانی طبیعت خراب ہے جبکہ آپ کی مراد یہ تھی کہ تمھاری شرکیہ حرکات دیکھ دیکھ کر میری روحانی طبیعت خراب ہوتی ہے۔ توریہ کرنا بوقت ضرورت جائز ہے۔

5۔انبیائے کرام کا خواب وحی ہوتا ہے تبھی حضرت اسماعیل علیہ السلام نے اسے اللہ کا حکم قرار دیا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے صاحبزادے کو قربان کرنے کا عزم کر لیا اور اس کو عملی جامہ پہنانے کی تیاریاں

www.suffahpk.com

شروع کردیں۔ {فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يَا بُنَيَّ إِنِّي أَرَىٰ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ فَانظُرْ مَاذَا تَرَىٰ قَالَ يَا أَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِي إِن شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّابِرِينَ} [الصافات:102]

6۔ امتحانات اور آزمائشوں میں کامیابی کے بعد بڑے بڑے مناصب عطا کیے جاتے ہیں اور آزمائشیں بعض اوقات خواص پر بھی آتی ہیں۔ {وَبَشَّرْنَاهُ بِإِسْحَاقَ نَبِيًّا مِّنَ الصَّالِحِينَ وَبَارَكْنَا عَلَيْهِ وَعَلَىٰ إِسْحَاقَ وَمِن ذُرِّيَّتِهِمَا مُحْسِنٌ وَظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ مُبِينٌ} [الصافات:113،112]

7۔ اگر کوئی شخص یہ منت مان لے کہ میرا فلاں کام ہو گیا تو میں اپنے بچے کو قربان کردوں گا تو یہ نذر ہو جائے گی لیکن بچے کی جگہ اسے بکرا ذبح کرنا پڑے گا۔ وَفَدَيْنَاهُ بِذِبْحٍ عَظِيمٍ [الصافات:107]

8۔ سچے دل سے اللہ کا ذکر اور دعا اللہ کے غصے کو ٹھنڈا کرتی ہے اور حل مشکلات میں نسخہ اکسیر کی حیثیت رکھتی ہے۔ {فَلَوْلَا أَنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِينَ لَلَبِثَ فِي بَطْنِهِ إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ} [الصافات:144،143]

9۔ قرعہ اندازی سے مدد لینا بہت سے امور میں جائز ہے۔ {فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِينَ} [الصافات:141] مثلاً: جائیداد کا بٹوارہ ہو گیا اب صرف تعیین کرنی ہے کہ کس کو کون سا حصہ دیا جائے تو اس میں قرعہ اندازی سے مدد لی جاسکتی ہے۔ یا جیسے حج کی قرعہ اندازی ہوتی ہے یا پلاٹوں کی قرعہ اندازی ہوتی ہے یہ جائز ہے۔

10۔ مرد افضل ہے عورت سے۔ {أَصْطَفَى الْبَنَاتِ عَلَى الْبَنِينَ} [الصافات:153]

11۔ فرشتوں کے مراتب اللہ تعالیٰ کے ہاں مقرر ہیں جن میں کمی زیادتی نہیں ہوتی جبکہ انسان کے مراتب میں اس کے اعمال کی بنا پر کمی زیادتی ہوتی رہتی ہے۔ {وَمَا مِنَّا إِلَّا لَهُ مَقَامٌ مَّعْلُومٌ} [الصافات:164]

دعائیں

رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصَّالِحِينَ [الصافات: 100]

میرے پروردگار! مجھے ایک ایسا بیٹا دیدے جو نیک لوگوں میں سے ہو۔

www.suffahpk.com

سورۃ ص

اعداد و شمار

مصحف کی ترتیب کے لحاظ سے 38 ویں اور نزول کی ترتیب کے لحاظ سے بھی 38 ویں ہی سورت ہے۔اس سورت میں 5 رکوع، 88 آیات ہیں۔سورت کا نام "ص" پہلی آیت سے لیا گیا ہے، جو حروف مقطعات میں سے ہے۔

زمانہ نزول:

ابوطالب کے مرض الوفات کے زمانہ میں وہ معاملہ پیش آیا تھا جس پر یہ سورت نازل ہوئی۔جس کا ذکر آگے خلاصہ میں آرہا ہے۔اسے اگر صحیح مانا جائے تو اس کا زمانہ نزول نبوت کا دسواں یا گیارھواں سال ہے۔حضرت مفتی تقی عثمانی مدظلہم نے اسی روایت کو لیا ہے۔وھی مکیۃ کما روی عن ابن عباس وغیرہ وقیل مدنیۃ ولیس بصحیح کما قال الدانی (روح المعانی:154/12)

خلاصہ مضامین

شیخ الاسلام حضرت مفتی تقی عثمانی دامت برکاتہم "آسان ترجمہ قرآن" میں تحریر فرماتے ہیں:

"اس سورت کے نزول کا ایک خاص واقعہ ہے جو معتبر روایتوں میں بیان کیا گیا ہے، آنحضرت ﷺ کے چچا ابوطالب اگرچہ آنحضرت ﷺ پر ایمان نہیں لائے تھے، لیکن اپنی رشتہ داری کے حق کو نبھانے کے لیے آپ کی مدد بہت کرتے تھے، ایک مرتبہ قریش کے دوسرے سردار ابوطالب کے پاس وفد کی شکل میں آئے اور کہا کہ اگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہمارے بتوں کو برا کہنا چھوڑ دیں تو ہم انہیں ان کے اپنے دین پر عمل کرنے کی اجازت دے سکتے ہیں، حالانکہ

www.suffahpk.com

ﷺ ان کے بتوں کو اس کے سوا کچھ نہیں کہتے تھے کہ ان میں کوئی نفع یا نقصان پہنچانے کی کوئی طاقت نہیں، اور ان کو خدا ماننا گمراہی ہے، چنانچہ جب آنحضرت ﷺ کو مجلس میں بلا کر آپ کے سامنے یہ تجویز رکھی گئی تو آپ نے ابوطالب سے فرمایا کہ چچا جان کیا میں انہیں اس چیز کی دعوت نہ دوں جس میں ان کی بہتری ہے، ابوطالب نے پوچھا وہ کیا چیز ہے، آپ نے فرمایا میں ان سے ایک ایسا کلمہ کہلانا چاہتا ہوں جس کے ذریعے سارا عرب ان کے آگے سرنگوں ہو جائے، اور یہ پورے عجم کے مالک ہو جائیں، اس کے بعد آپ نے کلمہ توحید پڑھا، یہ سن کر تمام لوگ کپڑے جھاڑ کر اٹھ کھڑے ہوئے ، اور کہنے لگے کہ کیا ہم سارے معبودوں کو چھوڑ کر ایک کو اختیار کر لیں، یہ تو بڑی عجیب بات ہے اس موقع پر سورہ ص کی آیات نازل ہوئیں۔!!

{وَعَجِبُوا أَنْ جَاءَهُمْ مُنْذِرٌ مِنْهُمْ وَقَالَ الْكَافِرُونَ هَذَا سَاحِرٌ كَذَّابٌ (4) أَجَعَلَ الْآلِهَةَ إِلَهًا وَاحِدًا إِنَّ هَذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ (5) وَانْطَلَقَ الْمَلَأُ مِنْهُمْ أَنِ امْشُوا وَاصْبِرُوا عَلَى آلِهَتِكُمْ إِنَّ هَذَا لَشَيْءٌ يُرَادُ (6) مَا سَمِعْنَا بِهَذَا فِي الْمِلَّةِ الْآخِرَةِ إِنْ هَذَا إِلَّا اخْتِلَاقٌ (7) أَأُنْزِلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ مِنْ بَيْنِنَا} [ص: 4-8]

شخصیات، واقعات

سورت کا زیادہ تر موضوع رسالت ہے۔ حضرت آدم ، حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ہود، حضرت صالح، حضرت شعیب، حضرت ابراہیم، حضرت لوط، حضرت اسماعیل، حضرت اسحاق، حضرت یعقوب، حضرت الیسع، حضرت ذوالکفل اور حضرت موسی علیہم السلام کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ خصوصیت سے حضرت داؤد و سلیمان علیہما السلام اور حضرت ایوب علیہ السلام کا قصہ زیادہ مفصل ذکر کیا گیا ہے۔ ان میں سے چند واقعات سے تسلی دی گئی ہے کہ انبیائے کرام کے ساتھ بھی سخت حالات آئے لیکن آخر کار وہ مشکلات

www.suffahpk.com

ختم ہوگئیں اور کامیابی ان کا مقدر ٹھیری اسی طرح تمھارے مشکل حالات بھی آخر ختم ہوجائیں گے اور فتح تمھارا مقدر ہوگی۔

حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہما السلام کے واقعات سے اللہ تعالی نے یہ بات بھی ذہن نشین کرائی ہے کہ اس کا قانونِ عدل بالکل بے لاگ ہے، اس کے ہاں انسان کا صحیح رویہ ہی مقبول ہے، بے جا بات خواہ کوئی بھی کرے وہ اس پر گرفت کرتا ہے اور اس کے ہاں وہی لوگ پسند کیے جاتے ہیں جو لغزش پر اصرار نہ کریں بلکہ اس پر متنبہ ہوتے ہی تائب ہوجائیں اور دنیا اور آخرت کی جواب دہی کو یاد رکھتے ہوئے زندگی بسر کریں۔

حضرت داؤد علیہ السلام سے ایک غلطی ہوگئی کہ کئی بیویوں کے ہوتے ہوئے اپنے جرنیل "اوریا" سے فرمائش کی کہ تم اگر اپنی بیوی کو طلاق دیدو تو میں اس سے شادی کرنے کے لیے تیار ہوں۔ اس زمانے کے چلن کے مطابق ایسی فرمائش جائز بھی تھی لیکن اللہ تعالی کو یہ بات پسند نہ آئی اور تنبیہ کے لیے فرشتوں کو انسانی صورت میں بھیجا گیا۔ {وَهَلْ أَتَاكَ نَبَأُ الْخَصْمِ إِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ(21) إِذْ دَخَلُوا عَلَى دَاوُودَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ قَالُوا لَا تَخَفْ خَصْمَانِ بَغَى بَعْضُنَا عَلَى بَعْضٍ فَاحْكُمْ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَلَا تُشْطِطْ وَاهْدِنَا إِلَى سَوَاءِ الصِّرَاطِ(22) إِنَّ هَذَا أَخِي لَهُ تِسْعٌ وَتِسْعُونَ نَعْجَةً وَلِيَ نَعْجَةٌ وَاحِدَةٌ فَقَالَ أَكْفِلْنِيهَا وَعَزَّنِي فِي الْخِطَابِ}[ص:21-

اسی طرح ایک بار حضرت سلیمان علیہ السلام سے کوئی غلطی ہوگئی اس پر جب انہیں تنبیہ ہوئی تو انہوں نے بھی اپنے والد کی طرح اللہ تعالی کی طرف انابت اور آہ وزاری کی۔ اب یہ غلطی کیا تھی؟ کسی مستند روایت میں اس کا کوئی سراغ نہیں ملتا، تاہم بعض مفسرین نے یہ لکھا کہ ایک بار آپ اپنے جرنیلوں سے کسی بات پر ناراض ہوگئے اور قسم کھاکر کہہ دیا کہ آج رات میں اپنی تمام بیویوں کے پاس جاؤں گا اور سب سے اولادِ نرینہ ہوگی اور ان سب کو میں جرنیل بناؤں گا پھر مجھے تمھاری ضرورت نہیں رہے گی اور ان شاءاللہ کہنا بھول گئے۔ اس پر

www.suffahpk.com

ایسا ہوا کہ صرف ایک ادھورا بچہ پیدا ہوا باقی کسی بیوی کو کوئی اولاد نہ ہوئی۔ وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمٰنَ وَاَلْقَيْنَا عَلٰى كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ ﴿ص:31-34﴾

آیت نمبر46 تا58 میں فرماں بردار بندوں اور سرکش بندوں کے اس انجام کا نقشہ کھینچا گیا ہے جو وہ عالم آخرت میں دیکھنے والے ہیں۔

اس سلسلے میں کفار کو دو باتیں خاص طور پر بتائی گئی ہیں۔ ایک یہ کہ آج جن سرداروں اور پیشواؤں کے پیچھے جاہل لوگ اندھے بن کر ضلالت کی راہ پر چلے جا رہے ہیں، کل وہی جہنم میں اپنے پیروؤں سے پہلے پہنچے ہوئے ہوں گے اور دونوں ایک دوسرے کو کوس رہے ہوں گے۔ دوسرے یہ کہ آج جن اہل ایمان کو یہ لوگ ذلیل و خوار سمجھ رہے ہیں، کل یہ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر حیرت کے ساتھ دیکھیں گے اُن کا جہنم میں کہیں نام و نشان تک نہیں ہے اور یہ خود اس کے عذاب میں گرفتار ہیں۔ ﴿هٰذَا فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ لَا مَرْحَبًا بِهِمْ اِنَّهُمْ صَالُوا النَّارِ (59) قَالُوْا بَلْ اَنْتُمْ لَا مَرْحَبًا بِكُمْ اَنْتُمْ قَدَّمْتُمُوْهُ لَنَا فَبِئْسَ الْقَرَارُ (60) قَالُوْا رَبَّنَا مَنْ قَدَّمَ لَنَا هٰذَا فَزِدْهُ عَذَابًا ضِعْفًا فِي النَّارِ﴾ ص: 59-61﴾ ﴿وَقَالُوْا مَا لَنَا لَا نَرٰى رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِّنَ الْاَشْرَارِ (62) اَتَّخَذْنٰهُمْ سِخْرِيًّا اَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ الْاَبْصَارُ﴾ ص:62،63﴾

آخر میں قصۂ آدم و ابلیس کا ذکر فرمایا گیا ہے اور اس سے مقصود کفار قریش کو یہ بتانا ہے کہ محمد ﷺ کے آگے جھکنے سے جو تکبر تمہیں مانع ہو رہا ہے وہی تکبر آدم کے آگے جھکنے سے ابلیس کو بھی مانع ہوا تھا۔ اس لیے جو انجام ابلیس کا ہونا ہے وہی آخر کار تمہارا بھی ہونا ہے۔

معارف و مسائل

1۔ جُندٌ ما هنالك مهزوم من الاحزاب (آیت 11) سے فتح مکہ کی پیشین گوئی کی گئی ہے۔

2۔ پہاڑوں اور پرندوں کی حضرت داؤد علیہ السلام کے ساتھ مل کر تسبیح کرنے سے ذکر اجتماعی کا مسئلہ مستنبط کیا گیا ہے۔ ﴿اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهٗ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِشْرَاقِ (18) وَالطَّيْرَ مَحْشُوْرَةً كُلٌّ لَّهٗ اَوَّابٌ﴾ ص:18،19﴾

www.suffahpk.com

3۔اسی آیت سے اشراق اور چاشت کی نماز کا ثبوت بھی نکلتا ہے۔

أحکام القرآن للکیا الهراسی (359/4)

عن ابن عباس أنه قال لم یزل فی نفسی من صلاۃ الضحی شیء حتی

قرأت: (إِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهُ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْإِشْرَاقِ) وعلی صلاۃ الضحی تأول

ابن عباس قوله تعالی: (فِي بُيُوتٍ أَذِنَ اللَّهُ أَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ يُسَبِّحُ لَهُ فِيهَا

بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ)

4۔حاکم، قاضی، شیخ اور مفتی کو چاہیے کہ عوام اور سائلین کے ناشائستہ الفاظ کو برداشت کیا کریں، جیسے حضرت داؤد علیہ السلام نے باوجود معصوم ہونے کے لا تشطط (آیت 22) (فیصلے میں زیادتی اور ناانصافی نہیں کیجیے گا) جیسے سخت الفاظ برداشت کیے۔

5۔جو چیز گناہ اور اللہ تعالی سے غفلت کا باعث بنے اسے اپنی ملکیت سے نکال دینا مستحسن فعل ہے۔جیسے سلیمان علیہ السلام نے ان گھوڑوں کو ذبح کروادیا جن کی محبت کے باعث نفل یا نماز عصر قضا ہوگئی تھی۔{إِذْ عُرِضَ عَلَيْهِ بِالْعَشِيِّ الصَّافِنَاتُ الْجِيَادُ (31) فَقَالَ إِنِّي أَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّي حَتَّى تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ (32) رُدُّوهَا عَلَيَّ فَطَفِقَ مَسْحًا بِالسُّوقِ وَالْأَعْنَاقِ}[ص: 31-33]

6۔گناہ کے علاوہ دیگر دنیاوی چیزیں جیسے امراض وغیرہ میں کاملین اور مومنین پر شیطانی تسلط ممکن ہے جیسے حضرت ایوب علیہ السلام پر مرض کی صورت میں شیطان کا تسلط ہوا۔ہاں یہ ممکن نہیں کہ شیطان انبیائے کرام سے گناہ کرواسکے۔{وَاذْكُرْ عَبْدَنَا أَيُّوبَ إِذْ نَادَى رَبَّهُ أَنِّي مَسَّنِيَ الشَّيْطَانُ بِنُصْبٍ وَعَذَابٍ}[ص: 41]

7۔حیلہ کرنا صحیح ہے۔البتہ حیلہ ضرورت کے وقت کیا جاتا ہے۔{وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِهِ وَلَا تَحْنَثْ}[ص: 44]

www.suffahpk.com

8۔اسی آیت سے یہ مسئلہ بھی مستنبط ہوتا ہے کہ شوہر کے لیے بیوی کو مارنا جائز ہے تبھی حضرت ایوب علیہ السلام نے یہ قسم اٹھائی۔(ایضا)

9۔عورتوں کی رغبت ایمان اور کمال کے منافی نہیں تبھی تو قرآن نے حوروں کا ذکر کیا ہے۔البتہ بدنظری اور بات چیت وغیرہ حرام ہے۔اور فرق دونوں باتوں میں واضح ہے۔{وَعِندَهُمْ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ أَتْرَابٌ}[ص:52]

10۔تکلف اور تصنع مناسب چیز نہیں۔{وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ}[ص:86]

سورۃ الزمر

اعداد و شمار

مصحف کی ترتیب کے لحاظ سے 39ویں اور نزول کی ترتیب کے لحاظ سے یہ 59ویں سورت ہے۔اس سورت میں 8رکوع،75آیات ہیں۔

نام اور وجہ تسمیہ

سورت کے آخر میں نقشہ کھینچا گیا ہے کہ آخرت میں کافر کس طرح گروہوں کی شکل میں دوزخ تک لے جائیں گے اور مسلمانوں کو کس طرح گروہوں کی شکل میں جنت کی طرف لے جایا جائے گا، گروہوں کے لیے عربی لفظ زمر استعمال کیا گیا ہے اور یہی اس سورت کا نام ہے۔اس کا دوسرا نام سورۃ الغرف بھی ہے۔ وتسمی سورۃ الغرف کما فی الإتقان والکشاف لقولہ تعالی:لَهُمْ غُرَفٌ مِن فَوْقِهَا غُرَفٌ[الزمر:20]

www.suffahpk.com

زمانہ نزول:

یہ قیام مکہ کا وہ دور ہے جب مسلمانوں کو مشرکین کے ہاتھوں بدترین اذیتوں کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا، اس لیے اس سورت میں مسلمانوں کو اجازت دی گئی ہے کہ وہ کسی ایسے خطے کی طرف ہجرت کر جائیں جہاں وہ اطمینان سے اللہ تعالی کی عبادت کر سکیں۔ اس کے بعد مسلمانوں نے حبشہ کی طرف ہجرت شروع کی تھی۔

تفسیر الألوسی = روح المعانی (223/12)

أخرج ابن الضريس وابن مردويه والبيهقي في الدلائل عن ابن عباس أنها أنزلت بمكة ولم يستثن وأخرج النحاس عنه أنه قال: نزلت سورة الزمر بمكة سوى ثلاث آيات نزلت بالمدينة في وحشي قاتل حمزة قُلْ يَاعِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ [الزمر: 53] إلى ثلاث آيات وزاد بعضهم قُلْ يَاعِبَادِ الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا رَبَّكُمْ [الزمر: 10] الآية ذكره السخاوي في جمال القراء وحكاه أبو حيان عن مقاتل وزاد بعض اللَّهُ نَزَّلَ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ [الزمر: 23] حكاه ابن الجوزي والمذكور في البحر عن ابن عباس استثناء اللَّهُ نَزَّلَ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ وقوله تعالى: قُلْ يَاعِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا إلخ وعن بعضهم إلا سبع آيات من قوله سبحانه قُلْ يَاعِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا إلى آخر السبع

خلاصہ مضامین

شیخ الاسلام حضرت مفتی تقی عثمانی دامت برکاتہم "آسان ترجمۂ قرآن" میں تحریر فرماتے ہیں:

"یہ سورت مکی زندگی کے ابتدائی دور میں نازل ہوئی تھی۔ اس میں مشرکین کے مختلف باطل عقیدوں کی تردید فرمائی گئی ہے۔ مشرکین مانتے تھے کہ کائنات کا خالق اللہ تعالی ہے؛ لیکن انہوں نے مختلف دیوتا گھڑ کر یہ مانا ہوا تھا کہ ان کی عبادت کرنے سے وہ خوش ہوں گے، اور اللہ تعالی کے پاس ہماری

www.suffahpk.com

سفارش کریں گے اور بعض نے فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں قرار دیا ہوا تھا۔اس سورت میں ان مختلف عقائد کی تردید کر کے انہیں توحید کی دعوت دی گئی ہے۔

نیز کافروں کو متنبہ کیا گیا ہے کہ اگر انہوں نے اپنی معاندانہ روش نہ چھوڑی تو انہیں بدترین سزا کا سامنا کرنا پڑے گا۔"

شرک کے رد کے لیے ایک پیاری سی مثال بھی اس سورت میں دی گئی ہے۔کسی شخص کے کئی باس ہوں اور سب کے اندر کھینچاتانی رہتی ہو تو وہ کتنا پریشان رہتا ہے۔کبھی سکون سے بیٹھنا نصیب نہیں ہوتا۔ہر وقت پریشانی رہتی ہے، تھکن سے چور ہو جاتا ہے اور حاصل بھی کچھ نہیں ہوتا اور فکر لگی رہتی ہے کہ کہیں کوئی باس ناراض نہ ہو جائے۔اس کے مقابلے میں دوسرا وہ شخص ہے جس کا ایک ہی مالک اور آقا ہے جو مال دار اور صاحب صفات ہے، اس کا ہر طرح کا خیال رکھتا ہے۔ان دو میں سے کون سا شخص زیادہ بہتر ہے؟ظاہر ہے دوسرا شخص بہت سکون میں ہے۔یہی مثال اللہ اور غیر اللہ کی ہے۔انسان غیر اللہ اور بتانِ دنیا کو کبھی راضی نہیں رکھ سکتا جبکہ ایک خدا جو قادر مطلق اور کریم ذات ہے، کو بآسانی راضی رکھ سکتا ہے۔{ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلًا فِيْهِ شُرَكَآءُ مُتَشٰكِسُوْنَ وَرَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا}[الزمر:29]

سورت میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ سوتے وقت کسی درجہ میں انسان کی روح آسمانوں میں سیر کرنے چلی جاتی ہے پھر اللہ تعالیٰ جب روح قبض کرنا چاہتے ہیں تو اس کی وہ روح وہیں روک لیتے ہیں اور جس کی زندگی باقی ہوتی ہے اس کی روح کو واپس بھیج دیتے ہیں۔{اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا فَيُمْسِكُ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْاُخْرٰٓى اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى}[الزمر:42]

احکام و ہدایات

1۔اللہ تعالیٰ کے ہاں اخلاص مطلوب ہے۔توحید بھی اخلاص ہی کی ایک قسم ہے۔تمام عبادتیں محض اللہ ہی کی رضا کے لیے کی جائیں یہ اخلاص ہے۔{فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ}[الزمر:2]

www.suffahpk.com

2۔ نماز اور تمام عبادات کا طریقہ یہ ہے کہ اللہ کی رحمت کی امید بھی ہونی چاہیے اور ساتھ میں آخرت کا خوف بھی۔ أَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ آنَاءَ اللَّيْلِ سَاجِدًا وَقَائِمًا يَحْذَرُ الْآخِرَةَ وَيَرْجُو رَحْمَةَ رَبِّهِ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ [الزمر:9]

3۔ علما افضل ہیں غیر علما سے۔ (ایضا)

4۔ جہاں دین پر عمل مشکل ہو جائے وہاں سے ہجرت کر جانی چاہیے۔ {وَأَرْضُ اللَّهِ وَاسِعَةٌ} [الزمر:10]

5۔ خود کو ولی اللہ ظاہر کرنا حالانکہ ولی اللہ نہ ہو، یہ افتراء علی اللہ اور ظلم میں داخل ہے۔ {فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللَّهِ} [الزمر:32]

6۔ اللہ کی رحمت سے مایوسی کفر ہے۔ جتنا بڑا گناہ ہو جائے اللہ تعالی سے معافی مانگی جائے اللہ تعالی معاف فرمادیں گے۔ {قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا} [الزمر:53]

سائنس

1۔ يُكَوِّرُ اللَّيْلَ عَلَى النَّهَارِ وَيُكَوِّرُ النَّهَارَ عَلَى اللَّيْلِ [الزمر:5] سے بعض علما نے زمین کی گردش پر استدلال کیا ہے۔

2۔ جنین تین اندھیروں میں بنتا ہے۔ {يَخْلُقُكُمْ فِي بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ خَلْقًا مِنْ بَعْدِ خَلْقٍ فِي ظُلُمَاتٍ ثَلَاثٍ} [الزمر:6] سائنس اس بات کو تسلیم کرتی ہے کہ اس سے مراد پیٹ کی دیوار، رحم کا پردہ اور اندرونی جھلی ہے جس میں بچہ لپٹا ہوتا ہے۔

3۔ آیت {أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَسَلَكَهُ يَنَابِيعَ فِي الْأَرْضِ ثُمَّ يُخْرِجُ بِهِ زَرْعًا مُخْتَلِفًا أَلْوَانُهُ} [الزمر:21] سے واضح ہوتا ہے کہ بارش کا پانی زمین کی درزوں میں چلا جاتا ہے اور یہی پانی نباتات اور حیوانات کے کام آتا ہے۔

www.suffahpk.com

ہوم ورک

1- اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهٗ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِشْرَاقِ (ص:18) سے ____ کا ثبوت ملتا ہے۔

- ذکر خفی
- پہاڑوں کے تسبیح کرنے
- نماز چاشت

2- قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ (زمر:53) کی خصوصیت یہ ہے:

- اس آیت کو سن کر حضرت وحشی نے توبہ کی تھی۔
- اس کو سن کر کفار کے تین سرداروں نے توبہ کی تھی۔
- اس میں پہلی بار توبہ کی قبولیت کا ذکر آیا۔
- تینوں درست ہیں

3- سورہ ص نبوت کے ____ سال میں نازل ہوئی:

- دسویں سال
- پانچویں سال
- دونوں درست ہیں
- دونوں غلط ہیں

4- اِذْ دَخَلُوْا عَلٰي دَاوٗدَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ قَالُوْا لَا تَخَفْ ۚ خَصْمٰنِ بَغٰى بَعْضُنَا عَلٰي بَعْضٍ فَاحْكُمْ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَلَا تُشْطِطْ وَاهْدِنَآ اِلٰى سَوَاۗءِ الصِّرَاطِ (ص:22) سے معلوم ہوا:

- قاضی کو حق دار کا ساتھ دینا چاہیے

www.suffahpk.com

▪مسائلین کی بدکلامی سے درگزر کرنا چاہیے

▪قاضی پر لازم ہے کہ شریعت کے مطابق درست فیصلہ کرے

▪تینوں جواب درست ہیں۔

5-سورہ زمر کو سورہ غرف بھی کہتے ہیں کیونکہ اس میں:

▪جنت کے باغات کا ذکر ہے

▪جنت کی حوروں کا ذکر ہے

▪جنت کے بالاخانوں کا ذکر ہے

6-قُلۡ هَلۡ يَسۡتَوِي الَّذِيۡنَ يَعۡلَمُوۡنَ وَالَّذِيۡنَ لَا يَعۡلَمُوۡنَ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الۡاَلۡبَابِ (زمر:9) سے معلوم ہوا:

▪ایمان کا دارومدار اعمال پر ہے

▪علما غیر علما سے افضل ہیں

▪عوام پر علماء کی اتباع لازم ہے

7-خواب میں چھپا ہوا انڈا دیکھنے کی تعبیر یہ ہے کہ صاحب خواب کے ہاں ______ ہوگا

▪لڑکا

▪لڑکی

▪بیوی

8-نبی کا خواب ______ ہوتا ہے۔

▪عام انسان کے خواب کی طرح ہوتا ہے

▪الہام شرعی ہوتا ہے

www.suffahpk.com

▪وحی ہوتا ہے

9-اسلام میں قرعہ اندازی ____________ ہے۔

▪جوا ہے

▪بعض امور میں جائز ہے

▪ہر جگہ حجت شرعیہ ہے

10-قریش کے سردار آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے چچا حضرت ____________ کے پاس اپنا سمجھوتا لے کر آئے تھے:

▪ابولہب

▪عقیل

▪ابوطالب

www.suffahpk.com

سورۃ المؤمن

اعداد و شمار

مصحف کی ترتیب کے لحاظ سے 40ویں اور نزول کی ترتیب کے لحاظ سے یہ 60ویں سورت ہے۔اس سورت میں 9رکوع، 85آیات ہیں۔

نام اور وجہ تسمیہ:

سورت میں حضرت موسی علیہ السلام کا واقعہ بیان کرتے ہوئے آیت ۲۸ سے ۳۵ تک فرعون کی قوم کے ایک ایسے مرد مومن کی تقریر نقل فرمائی گئی ہے جنہوں نے اپنا ایمان ابھی تک چھپایا ہوا تھا،لیکن جب حضرت موسی علیہ السلام پر اور ان کے رفقاء پر فرعون کے مظالم بڑھنے کا اندیشہ ہوا،اور فرعون نے حضرت موسی علیہ السلام کو قتل کرنے کا ارادہ ظاہر کیا تو انہوں نے اپنے ایمان کا کھلم کھلا اعلان کرتے ہوئے فرعون کے دربار میں یہ موثر تقریر فرمائی،اسی مرد مؤمن کے حوالے سے اس سورت کا نام بھی مؤمن ہے اور اسے سورہ غافر بھی کہتے ہیں غافر کے معنی ہیں معاف کرنے والا،اس سورت کی ابتدائی آیت میں یہ لفظ اللہ تعالی کی صفات بیان کرتے ہوئے استعمال ہوا ہے،اس وجہ سے سورت کی پہچان کے لیے اس کا ایک نام غافر بھی رکھا گیا۔اس سورت کا ایک نام سورۃ الطَّول بھی ہے۔

زمانہ نزول:

یہاں سے سورۂ احقاف تک سات سورتوں میں ہر سورت حٰم کے حروف مقطعات سے شروع ہو رہی ہے،ان حروف کا ٹھیک ٹھیک مطلب اللہ تعالی کے سوا کوئی نہیں جانتا،چونکہ یہ سات سورتیں حٰم سے

www.suffahpk.com

شروع ہورہی ہیں اس لیے ان کو حوامیم کہا جاتا ہے، اور ان کے اسلوب میں عربی بلاغت کے لحاظ سے جو اولی حسن ہے اس کی وجہ سے انہیں عروس القرآن یعنی قرآن کی دلہن کا لقب بھی دیا گیا ہے، یہ تمام سورتیں مکی ہیں۔

تفسیر الألوسی=روح المعانی(293/12)

وتسمى سورة غافر وسورة الطول وهي كما روى عن ابن عباس وابن الزبير ومسروق وسمرة بن جندب مكية وحكى أبو حيان الإجماع على ذلك وعن الحسن أنها مكية إلا قوله تعالى: وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ[غافر:55] لأن الصلوات نزلت بالمدينة وكانت الصلاة بمكة ركعتين من غير توقيت وأنت تعلم أن الحق قول الأكثرين: إن الخمس نزلت بمكة على أنه لا يتعين إرادة الصلاة بالتسبيح في الآية وقيل: هي مكية إلا قوله تعالى: إِنَّ الَّذِينَ يُجَادِلُونَ[غافر:35] الآية فإنها مدنية فقد أخرج ابن أبي حاتم عن أبي العالية وغيره أنها نزلت في اليهود لما ذكروا الدجال وهذا ليس بنص على أنها نزلت بالمدينة قال شيخ الإسلام ابن تيمية: قولهم نزلت الآية في كذا يراد به تارة سبب النزول ويراد به تارة أن ذلك داخل في الآية وإن لم يكن السبب كما تقول: عنى بهذه الآية كذا، وقال الزركشي في البرهان: قد عرف من عادة الصحابة والتابعين أن أحدهم إذا قال: نزلت الآية في كذا فإنه يريد بذلك أنها تتضمن هذا الحكم لا أن هذا كان السبب في نزولها فهو من جنس الاستدلال على الحكم بالآية لا من جنس النقل لما وقع.

حوامیم سبعہ کے فضائل:

1۔ارشاد نبوی ﷺ ہے:"اللہ تعالی نے مجھے سات لمبی سورتیں تورات کے بدلے میں عطا فرمائی ہیں۔الر سے طس تک کی سورتیں انجیل کے بدلے میں عطا فرمائی ہیں۔طس سے حوامیم تک کی سورتیں زبور

www.suffahpk.com

کے بدلے عطا فرمائی ہیں جبکہ حوامیم سبعہ اور مفصلات ایسی سورتیں ہیں کہ مجھ ہی پر نازل ہوئی ہیں، مجھ سے پہلے کبھی کسی نبی نے اس کو نہیں پڑھا۔"

2۔ارشادنبوی ہے:"حم والی سورتیں سات ہیں اور جہنم کے دروازے بھی سات ہیں، قیامت کے دن ساتوں حوامیم جہنم کے ایک ایک دروازے پر کھڑی ہو کر کہے گی: اللهم لا تدخل من هذا الباب من كان يؤمن بي ويقرؤني۔ یعنی یااللہ! اس دروازے کسی بھی ایسے شخص کو داخل نہ فرما جو مجھ پر ایمان رکھتا تھا اور میری تلاوت کرتا تھا۔"

3۔اسلوب میں عربی بلاغت کے لحاظ سے جو ادبی حسن ہے اس کی وجہ سے انہیں عروس القرآن یعنی قرآن کی دلہن کا لقب بھی دیا گیا ہے۔

تفسیر الألوسی=روح المعانی(294/12)

عن أنس بن مالك قال:《سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول:إن الله تعالى أعطاني السبع الطوال مكان التوراة وأعطاني الراءات إلى الطواسين مكان الإنجيل وأعطاني ما بين الطواسين إلى الحواميم مكان الزبور وفضلني بالحواميم والمفصل ما قرأهن نبي قبلي》.

وأخرج البيهقي في الشعب عن الخليل بن مرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال:《الحواميم سبع وأبواب جهنم سبع تجيء كل حم منها فتقف على باب من هذه الأبواب تقول:اللهم لا تدخل من هذا الباب من كان يؤمن بي ويقرؤني》

سورۃ المومن کی ابتدائی آیات کی فضیلت:

جو شخص صبح کے وقت اس کی شروع کی تین آیات اور آیت الکرسی پڑھ لے وہ شام تک اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہے گا اور جو شام کو ان آیات کی تلاوت کر لے گا وہ صبح تک اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہے گا۔

تفسیر الألوسی=روح المعانی(294/12)

www.suffahpk.com

أخرج الترمذي والبزار ومحمد بن نصر وابن مردويه والبيهقي في الشعب عن أبي هريرة قال: ‹‹قال رسول الله من قرأ حم إلى إِلَيْهِ الْمَصِيرُ وآية الكرسي حين يصبح حفظ بهما حتى يمسي ومن قرأهما حين يمسي حفظ بهما حتى يصبح››

خلاصہ مضامین

سورت کے شروع میں اللہ تعالی کے بعض اسمائے حسنیٰ آئے ہیں: عزیز، علیم، غافر الذنب، قابل التوب، شدید العقاب، ذو الطول، رفیع الدرجات، ذو العرش، الحی، یعلم خائنۃ الاعین وما تخفی الصدور۔ اس کے علاوہ بھی بہت سے مبارک اسمائے الٰہی اس سورت میں موجود ہیں۔ اسلام کے بنیادی عقائد توحید، رسالت ،اور آخرت کے مضامین پر زور دیا گیا ہے، کفار کے اعتراضات کا جواب دیا گیا ہے، اور کفر کے بُرے انجام سے خبر دار کیا گیا ہے ،اور بعض انبیائے کرام کے واقعات کا حوالہ دیا گیا ہے، اس پہلی سورت میں حضرت موسی علیہ السلام کے واقعے کی بعض اہم جزئیات بیان ہوئی ہیں۔

احکام

1۔ انبیاء ورسل سے معجزات اسی طرح اولیائے کرام سے کرامات اللہ تعالی اجازت کے بغیر ممکن نہیں۔ اس لیے یہ عقیدہ رکھنا کہ یہ نفوس قدسیہ مختار کل ہیں، تصرفات مستقلہ کے مالک ہیں درست نہیں۔ وَمَا كَانَ لِرَسُولٍ أَنْ يَأْتِيَ بِآيَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ غافر:78]

2۔ بدنظری اور دل کے ناپاک عزائم سے اللہ تعالی واقف ہیں، ۔ يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ[غافر:19]

3۔ جان کے خوف کی وجہ سے ایمان چھپانا جائز ہے۔ {وَقَالَ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ إِيمَانَهُ}[غافر:28]

www.suffahpk.com

4۔برزخ کی حیات ثابت ہوتی ہے۔آل فرعون کو برزخ کی زندگی میں صبح وشام عذاب ہورہا ہے۔{النَّارُ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَعَشِيًّا وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ أَدْخِلُوا آلَ فِرْعَوْنَ أَشَدَّ الْعَذَابِ}[غافر:46]

5۔دعا کرنا توکل کے منافی نہیں۔اللہ تعالیٰ کو دعائیں پسند ہیں،وہ لوگ اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہیں جو دعائیں نہیں کرتے۔{وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ}[غافر:60]

6۔تاریخ کے حوالے سے اہم بات یہ بتائی گئی ہے کہ قرآن قریم نے تمام انبیاء کا تذکرہ نہیں کیا،کچھ کا تذکرہ کیا ہے اور بہت سے انبیاء ورسل کا تذکرہ قرآن نے نہیں کیا۔{وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِنْ قَبْلِكَ مِنْهُمْ مَنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ}[غافر:78]

7۔سکرات کے عالم میں اور عذاب دیکھ لینے کے بعد ایمان معتبر نہیں۔{فَلَمَّا رَأَوْا بَأْسَنَا قَالُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَحْدَهُ وَكَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهِ مُشْرِكِينَ (84) فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ إِيمَانُهُمْ لَمَّا رَأَوْا بَأْسَنَا}[غافر:8584]

دعائیں

رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَحْمَةً وَعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِينَ تَابُوا وَاتَّبَعُوا سَبِيلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ ‎،‏ رَبَّنَا وَأَدْخِلْهُمْ جَنَّاتِ عَدْنٍ الَّتِي وَعَدْتَهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ‎،‏ وَقِهِمُ السَّيِّئَاتِ وَمَنْ تَقِ السَّيِّئَاتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهُ وَذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ [غافر: 8،9]

ترجمہ:اے ہمارے پروردگار!تیری رحمت اور علم ہر چیز پر حاوی ہے،اس لیے جن لوگوں نے توبہ کرلی ہے اور تیرے راستے پر چل پڑے ہیں،ان کی بخشش فرمادے اور انہیں دوزخ کے عذاب سے بچالے۔اور اے پروردگار!انہیں ہمیشہ رہنے والی جنتوں میں داخل فرما۔جس کا تونے ان سے وعدہ کیا ہے۔نیز ان کے ماں باپ اور بیوی بچوں میں سے جو نیک ہوں،انہیں بھی،یقیناً تیری اور صرف تیری ذات وہ ہے جس کا اقتدار بھی کامل ہے،جس کی حکمت بھی کامل اور ان کو ہر طرح کی برائیوں سے محفوظ رکھ اور اس دن جسے تونے برائیوں سے محفوظ کرلیا اس پر تونے بڑا رحم فرمایا۔اور یہی زبردست کامیابی ہے۔

www.suffahpk.com

سورۃ حم السجدۃ

اعدادو شمار

مصحف کی ترتیب کے لحاظ سے 41ویں اور نزول کی ترتیب کے لحاظ سے یہ 61ویں سورت ہے۔اس سورت میں 6رکوع،54آیات ہیں۔

نام اور وجہ تسمیہ:

اس سورت کی آیت نمبر:۳۸آیتِ سجدہ ہے،یعنی اس کے پڑھنے اور سننے سے سجدہ واجب ہوتا ہے ،اس لیے اس کو حم السجدہ کہا جاتا ہے،اس کا دوسرا نام فصلت بھی ہے،کیونکہ اس کی پہلی آیت میں یہ لفظ آیا ہے ،نیز اسے سورۃ المصابیح اور سورۃ الاقوات بھی کہا جاتا ہے۔وتسمی سورۃ السجدۃ وسورۃ حم السجدۃ وسورۃ المصابیح وسورۃ الأقوات وھی مکیۃ بلا خلاف ولم أقف فیھا علی استثناء(روح المعانی:347/12)

خلاصہ مضامین

یہ سورت اس مجموعے کا ایک حصہ ہے جسے حوامیم کہا جاتا ہے،اور جس کا تعارف پیچھے سورہ مؤمن کے شروع میں گزر چکا ہے،اس سورت کے مضامین بھی دوسری مکی سورتوں کی طرح اسلام کے بنیادی عقائد کے اثبات اور مشرکین کی تردید پر مشتمل ہیں۔

احکام

1۔انسان صحت اور جوانی میں نیک اعمال کرتا رہا اور اب بڑھاپے،مرض یا عذر کی وجہ سے وہ نہ کرسکے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے وہی ثواب لکھتے ہیں جو جو صحت اور جوانی میں وہ کرتا تھا:إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ(فصلت:8)(اس کے شان نزول کو دیکھیے)

www.suffahpk.com

2۔داعی کو خود بھی علم پر عمل کرنا چاہیے ورنہ اس کی تعلیم اور دعوت میں برکت نہیں ہوتی۔{وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّن دَعَا إِلَى اللَّهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَقَالَ إِنَّنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ}[فصلت:33]

3۔ہر انسان کے ساتھ جیسے فرشتے مقرر ہیں اسی طرح شیاطین بھی مسلط ہیں جو انسان کو وساوس ڈالتے رہتے ہیں اور بہکاتے رہتے ہیں پھر انسان اپنے اختیار سے اقدام اٹھاتا ہے۔{وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَاءَ فَزَيَّنُوا لَهُم مَّا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ}[فصلت:25]

4۔شیطانی وساوس کا علاج یہ ہے کہ انسان تعوذ پڑھ لیا کرے اور شیطان کے مقابلے میں اللہ کی پناہ لے لے۔{وَإِمَّا يَنزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ}[فصلت:36]

5۔سب سے بہترین بول وہ بول ہیں جو دعوت الی اللہ کے لیے بولے جائیں۔{وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّن دَعَا إِلَى اللَّهِ}[فصلت:33]

6۔برائی کا جواب اچھائی سے دیتے رہنا ایک ایسا وصف ہے کہ دشمن کو آخر کار رام کر دیتا ہے اور اسے دوست بنا کر چھوڑتا ہے۔{ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ}[فصلت:34]

7۔قرآن عربی زبان میں ہے اس لیے اگر غیر عربی میں کسی نے عمداً نماز میں قراءت کی تو وہ قراءت نہیں کہلائے گی اور نماز واجب الاعادہ ہوگی۔{وَلَوْ جَعَلْنَاهُ قُرْآنًا أَعْجَمِيًّا لَّقَالُوا لَوْلَا فُصِّلَتْ آيَاتُهُ أَأَعْجَمِيٌّ وَعَرَبِيٌّ}[فصلت:44]

سائنس

1۔کائنات خود سے نہیں ہے، بلکہ اس کا ایک خالق ہے، جس نے چھ دنوں میں اس کائنات اور اس کے تمام تر قوانین کی تخلیق کی ہے۔ چھ دن سے اِس جہاں کے ہیں، بلکہ اللہ تعالی کے ہاں کے چھ دن مراد ہیں۔ تخلیق کا طریقہ یہ رہا کہ اللہ تعالی نے پہلے زمین کا مادہ بنایا، پھر آسمانوں کا۔ یہ عمل دو دنوں میں انجام پایا۔ اس کے بعد زمین کو بچھایا اور اس کے اندر درخت، نباتات، پہاڑ، سمندروں کا نظام وضع کیا۔ یہ عمل بھی دو دنوں میں

www.suffahpk.com

انجام پایا۔اس کے بعد سات آسمان بنادیے۔یہ عمل بھی دو دنوں میں انجام پایا۔اس طرح چھ دنوں میں کائنات کی تخلیق عمل میں آئی۔﴿قُلْ أَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُونَ بِالَّذِي خَلَقَ الْأَرْضَ فِي يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُونَ لَهُ أَندَادًا ذَٰلِكَ رَبُّ الْعَالَمِينَ وَجَعَلَ فِيهَا رَوَاسِيَ مِن فَوْقِهَا وَبَارَكَ فِيهَا وَقَدَّرَ فِيهَا أَقْوَاتَهَا فِي أَرْبَعَةِ أَيَّامٍ سَوَاءً لِّلسَّائِلِينَ ثُمَّ اسْتَوَىٰ إِلَى السَّمَاءِ وَهِيَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلْأَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا أَوْ كَرْهًا قَالَتَا أَتَيْنَا طَائِعِينَ فَقَضَاهُنَّ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ فِي يَوْمَيْنِ وَأَوْحَىٰ فِي كُلِّ سَمَاءٍ أَمْرَهَا﴾[فصلت:9۔12]

2۔اللہ تعالیٰ ہر دور میں اپنی قدرت کی اور اسلام کی حقانیت کے ایسے دلائل دکھاتے رہیں گے جس سے اللہ کا وجود اور اس کے دین کی برتری اور سچائی ثابت ہوتی رہے۔﴿سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَفِي أَنفُسِهِمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ الْحَقُّ﴾[فصلت:53]

ہوم ورک

1-وَلَوْ جَعَلْنَاهُ قُرْآنًا أَعْجَمِيًّا لَّقَالُوا لَوْلَا فُصِّلَتْ آيَاتُهُ ۖ أَأَعْجَمِيٌّ وَعَرَبِيٌّ (حم سجدۃ 44) سے معلوم ہوا کہ:

▪قرآن پاک کا صرف ترجمہ پڑھنا کافی نہیں۔

▪قرآن عربی میں نازل ہوا کیونکہ اولین مخاطب عرب تھے۔

▪نماز میں غیر عربی میں قرأت معتبر نہیں۔

2-سورہ حم سجدہ کے دیگر نام یہ ہیں:

▪سورہ فصلت، سورہ الاقوات، سورہ سجدہ

▪سورہ فصلت، سورہ المصابیح، سورہ الاقوات

▪سورہ فصلت، سورہ المصابیح، سورہ الغرفات

3-وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ مِّنْ آلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ إِيمَانَهُ (مومن:28) میں یکتم ایمانہ سے معلوم ہوا کہ:

▪کافر کے سامنے حق بیان کرنا چاہیے

www.suffahpk.com

■فرعون کو حق بات پسند نہ تھی

■جان کے خوف سے ایمان چھپانا جائز ہے

4-سورہ مومن کے مومن شخص کا تعلق ــــــــــــ خاندان سے تھا۔

■فرعون کے خاندان

■بنی اسرائیل

■قدیم مصری قبیلہ

5- إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ (حم سجدہ:8) کے شان نزول سے معلوم ہوتا ہے کہ:

■بڑھاپے میں ان ان اعمال کا ثواب ملتا ہے جن کی جوانی میں پابندی کی۔

■بڑھاپے میں ان کاموں کی توفیق ملتی ہے جن کی پابندی جوانی میں کی۔

■بڑھاپے میں نیک کاموں کی توفیق ملنا اللہ کا فضل ہے۔

6- وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّن قَبْلِكَ مِنْهُم مَّن قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُم مَّن لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ (مؤمن:78) سے معلوم ہوا کہ:

■قرآن پاک میں تمام انبیائے کرام کا ذکر نہیں ہے

■رسولوں کی درست تعداد اللہ کو معلوم ہے

■تمام رسولوں پر اجمالی ایمان لانا فرض ہے

■تینوں باتیں درست ہیں

7-رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو زبور کے بدلے یہ سورتیں دی گئیں:

■الر سے طس تک

www.suffahpk.com

▪طس سے حوامیم تک

▪حوامیم سے مفصلات سے تک

8-حوامیم کو عروس القرآن کہا جاتا ہے کیونکہ:

▪عربی بلاغت کے اعلی شہ پارے ہیں

▪یہ تمام مکی سورتیں ہیں

▪یہ سب جہنم کے دروازے پر اپنے پڑھنے والوں کی سفارش کریں گی

▪تینوں درست ہیں

9-انبیاء کے بارے میں یہ عقیدہ رکھنا درست نہیں کہ:

▪یہ نفوس قدسیہ ہیں

▪یہ تصرفات مستقلہ کے مالک ہیں

▪یہ معصوم ہیں

▪تینوں درست ہیں

10-کیا ہر انسان کے ساتھ شیطان بھی ہوتے ہیں؟

▪جی نہیں۔یہ محض باتیں ہیں۔

▪جی ہاں!ہوتے ہیں۔

www.suffahpk.com

سورۃ الشوری

اعداد و شمار:

مصحف کی ترتیب کے لحاظ سے 42ویں اور نزول کی ترتیب کے لحاظ سے یہ 62ویں سورت ہے۔ اس سورت میں 5 رکوع، 53 آیات ہیں۔ یہ مکی سورت ہے تاہم کچھ مدنی آیات بھی موجود ہیں۔

تفسیر الألوسی = روح المعانی (11/13)

وتسمى سورة حم عسق وعسق نزلت على ما روى عن ابن عباس وابن الزبير بمكة وأطلق غير واحد القول بمكيتها من غير استثناء وفي البحر هي مكية إلا أربع آيات من قوله تعالى: قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى [الشورى: 23] إلى آخر أربع آيات وقال مقاتل: فيها مدني قوله تعالى: ذَٰلِكَ الَّذِي يُبَشِّرُ اللَّهُ عِبَادَهُ إلى الصُّدُورِ [الشورى: 23، 24] واستثنى بعضهم قوله تعالى: أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَى [الشورى: 24] إلخ قال الجلال السيوطي: ويدل له ما أخرجه الطبراني والحاكم في سبب نزولها فإنها نزلت في الأنصار وقوله سبحانه: وَلَوْ بَسَطَ اللَّهُ الرِّزْقَ [الشورى: 27] إلخ فإنها نزلت في أصحاب الصفة رضي الله تعالى عنهم، واستثنى أيضا الَّذِينَ إِذَا أَصَابَهُمُ الْبَغْيُ إلى قوله تعالى: مِنْ سَبِيلٍ [الشورى: 39، 41] حكاه ابن الفرس

www.suffahpk.com

وجہ تسمیہ:

سورت کی آیت نمبر:۳۸میں مسلمانوں کی یہ خصوصیت بیان فرمائی گئی ہے کہ ان کے اہم معاملات آپس کے مشورے سے طے ہوتے ہیں، مشورے کے لیے عربی کا لفظ شوریٰ استعمال کیا گیا ہے، اسی بنا پر سورت کا نام سورہ شوریٰ ہے۔

خلاصہ مضامین

شیخ الاسلام حضرت مفتی تقی عثمانی دامت برکاتہم "آسان ترجمہ قرآن" میں تحریر فرماتے ہیں:

"یہ حوامیم کے مجموعے کی تیسری سورت ہے، دوسری مکی سورتوں کی طرح اس میں بھی توحید، رسالت اور آخرت کے بنیادی عقائد پر زور دیا گیا ہے، اور ایمان کی قابل تعریف صفات بیان فرمائی گئی ہیں، اسی ذیل میں ایک صفت مشورے کی بتائی گئی ہے۔ سورت کے آخر میں یہ بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی بھی انسان سے روبرو ہو کر ہم کلام نہیں ہوتا، بلکہ وحی کے ذریعے کلام فرماتا ہے، اور پھر وحی کی مختلف صورتیں بیان فرمائی گئی کہ کبھی فرشتے کو پیغام دے کر بھیجا جاتا ہے، کبھی دل میں پیغام القاء کر دیا جاتا ہے کبھی اللہ تعالیٰ حجاب میں کلام فرماتے ہیں جس کی آواز کانوں کو سنائی دیتی ہے۔"

وَأَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ [الشوری:38] ﴿وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَن يُكَلِّمَهُ اللَّهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِن وَرَاءِ حِجَابٍ أَوْ يُرْسِلَ رَسُولًا فَيُوحِيَ بِإِذْنِهِ مَا يَشَاءُ﴾ [الشوری:51]

احکام

1۔ ﴿أَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ شَرَعُوا لَهُم مِّنَ الدِّينِ مَا لَمْ يَأْذَن بِهِ اللَّهُ﴾ [الشوری:21] اس میں شرک و بدعت پر رد کیا گیا ہے۔

www.suffahpk.com

2۔حدیث انما الاعمال بالنیات کا ماخذ یہ آیت ہے:مَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الْآخِرَةِ نَزِدْ لَهُ فِي حَرْثِهِ وَمَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهِ مِنْهَا﴾[الآية/20]

3۔شاگردوں اور مریدین کو اپنے استاذ اور شیخ کے اہل خانہ سے بھی محبت ہونی چاہیے۔استاذ اور شیخ سے محبت ہوگی تو لازما اس کے اہل خانہ سے بھی ہوگی۔﴿قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ﴾[الشوری:23]

3۔امیری اور غریبی کی تقسیم کی وجہ بتائی گئی ہے کہ اگر دنیا میں یہ امیر اور غریب کا یہ نظام نہ ہوتا تو زمین میں فساد پھیل جاتا۔ہر شخص مال دار ہوتا تو وہ کسی کی بات نہ مانتا بلکہ دوسروں سے اپنی بات منوانے کی کوشش کرتا۔کوئی کسی پیشے کو اختیار نہ کرتا اور دنیا ترقی نہ کرتی۔﴿وَلَوْ بَسَطَ اللَّهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهِ لَبَغَوْا فِي الْأَرْضِ﴾[الشوری:27]

4۔برابری کا بدلہ لینا جائز ہے۔البتہ معاف کر دینا عزیمت اور ثواب کا کام ہے۔﴿وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ إِنَّ ذَٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ﴾[الشوری:43]

5۔عادی مجرم سے بدلہ لینا افضل ہے اور جو عادی نہ ہو یا اسے اپنی غلطی پر ندامت ہو اس سے درگزر کرنا افضل ہے۔

أحكام القرآن للكيا الهراسي(366/4)

قوله تعالى:﴿وَالَّذِينَ إِذَا أَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنْتَصِرُونَ﴾:يدل ظاهره على أن الإنتصار في هذه المواضع أفضل ألا ترى أنه قرنه إلى ذكر الاستجابة لله تعالى وإقام الصلاة وهو محمول على ما ذكره إبراهيم النخعي أنهم كانوا يكرهون للمؤمنين أن يذلوا أنفسهم فيجترء عليهم الفساق وهذا فيمن تعدى وأصر على ذلك والموضع المأمور فيه بالعفو إذا كان الجاني نادما.

6۔توکل،گناہوں سے پرہیز،درگزر،نماز،زکوۃ اور مشورہ مومنین کی صفات میں سے ہے۔اجتماعی امور میں مشورے کی اہمیت اور زیادہ بڑھ جاتی ہے۔وَمَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ لِلَّذِينَ آمَنُوا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ

www.suffahpk.com

وَالَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَإِذَا مَا غَضِبُوا هُمْ يَغْفِرُونَ وَالَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِرَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَمْرُهُمْ شُورَى بَيْنَهُمْ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ وَالَّذِينَ إِذَا أَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنتَصِرُونَ الشوری:36-39

7۔اولیائے کرام کو وحی کے بجائے الہام ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ کی آواز سنائی دینا اسی طرح فرشتوں کا اہل اللہ سے ملاقات کرنا یہ باتیں بھی ممکن ہیں اور واقع ہوئی ہیں لیکن ظاہر ہے انبیائے کرام کی وحی قطعی ہے جبکہ کشف والہام، غیبی آواز وغیرہ کا تعلق ظنیات سے ہے۔خلاف شریعت ہوں تو رد کردیا جائے گا۔(بیان القرآن للتھانوی)

سورۃ الزخرف

اعداد و شمار:

مصحف کی ترتیب کے لحاظ سے 43ویں اور نزول کی ترتیب کے لحاظ سے 63ویں سورت ہے۔اس سورت میں 7رکوع، 89آیات ہیں۔ایک آیت کے علاوہ باقی تمام آیات مکی ہیں۔

تفسیر الألوسی=روح المعانی(63/13)

مكية كما روى عن ابن عباس وحكى ابن عطية إجماع أهل العلم على ذلك ولم ينقل استثناء وقال مقاتل: إلا قوله تعالى: وَسْئَلْ مَنْ أَرْسَلْنا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُسُلِنا الزخرف:45 فإنها نزلت ببيت المقدس كذا في مجمع البيان وفي الإتقان نزلت بالسماء وقيل بالمدينة

www.suffahpk.com

وجہ تسمیہ:

"زخرف" عربی زبان میں سونے کو کہتے ہیں اور اس سورت کی آیت نمبر:۳۵ میں اس کا ذکر اس سیاق میں کیا گیا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو سارے کافروں کو سونے ہی سونے سے نہال کر دے، اسی وجہ سے اس سورت کا نام زخرف ہے۔

خلاصہ مضامین

شیخ الاسلام حضرت مفتی تقی عثمانی دامت برکاتہم "آسان ترجمۂ قرآن" میں تحریر فرماتے ہیں:

"اس سورت کا مرکزی موضوع مشرکینِ مکہ کی تردید ہے جس میں ان کے اس عقیدے کا خاص طور پر ذکر فرمایا گیا ہے جس کی رو سے وہ فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں کہتے تھے، نیز وہ اپنے دین کو صحیح قرار دینے کے لیے یہ دلیل دیتے تھے کہ ہم نے اپنے باپ دادوں کو اسی طریقے پر پایا ہے، اس کے جواب میں اول تو یہ حقیقت واضح کی گئی ہے کہ قطعی عقائد کے معاملے میں باپ دادوں کی تقلید بالکل غلط طرزِ عمل ہے، اور پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کا حوالہ دے کر فرمایا گیا ہے کہ اگر باپ دادوں ہی کے پیچھے چلنا ہے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پیروی کیوں نہیں کرتے، جنہوں نے شرک سے کھلم کھلا بیزاری کا اعلان فرمایا تھا۔

مشرکین آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر جو اعتراضات کیا کرتے تھے اس سورت میں ان کا جواب بھی دیا گیا ہے، ان کا ایک اعتراض یہ تھا کہ اگر اللہ تعالیٰ کو کوئی پیغمبر بھیجنا ہی تھا تو کسی دولت مند سردار کو اس مقصد کے لیے کیوں نامزد نہیں کیا گیا، اللہ تعالیٰ نے اس سورت میں یہ واضح فرمایا ہے کہ دنیوی مال و دولت کا انسان کے تقدس اور اللہ تعالیٰ کے تقرب سے کوئی تعلق نہیں ہے، اللہ تعالیٰ کافروں کو بھی سونا چاندی اور دنیا بھر کی دولت دے سکتا ہے، لیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے مقرب ہیں، کیونکہ آخرت کی نعمتوں کے مقابلے میں اس مال و دولت کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

www.suffahpk.com

اس سورت نے یہ بھی واضح فرمایا ہے کہ دنیا میں اللہ تعالی معاشی وسائل کی تقسیم اپنی حکمت کے مطابق ایک خاص انداز سے فرماتے ہیں، جس کے لیے ایک مستحکم نظام بنایا گیا ہے، اسی ذیل میں اللہ تعالی نے حضرت موسی علیہ السلام اور فرعون کا واقعہ بھی اختصار کے ساتھ بیان فرمایا ہے، کیونکہ فرعون کو بھی حضرت موسی علیہ السلام پر یہی اعتراض تھا کہ وہ دنیوی مال و دولت کے اعتبار سے کوئی بڑی حیثیت نہیں رکھتے، اور فرعون کے پاس سب کچھ ہے؛ لیکن انجام یہ ہوا کہ فرعون اپنے کفر کی وجہ سے غرق ہوا، اور حضرت موسی علیہ السلام غالب آکر رہے، نیز اس سورت میں حضرت عیسی علیہ السلام کا بھی مختصر ذکر فرما کر ان کی صحیح حیثیت واضح فرمائی گئی ہے۔"

احکام وہدایات

1۔ خواتین کے لیے زیب وزینت اور زیورات کا استعمال جائز ہے۔ أَوَمَن يُنَشَّأُ فِي الْحِلْيَةِ وَهُوَ فِي الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِينٍ

2۔ عورتوں کے اندر مرد کی بنسبت صلاحیتیں کم ہوتی ہیں، ایک تو جسمانی صلاحیتیں اس کی کم ہیں دوسرے عورتوں کی توجہ زیادہ تر زیب وزینت اور زیورات کی طرف ہوتی ہے، تیسرے اپنی بات کو خوب واضح کرنے کا مادہ بھی ان کے اندر کم ہوتا ہے۔{أَوَمَن يُنَشَّأُ فِي الْحِلْيَةِ وَهُوَ فِي الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِينٍ}

3۔ آباء واجداد کی تقلید کرنی ہی ہے تو نیک اور اہل علم آباء واجداد کی تقلید کرنی چاہیے بلکہ نیک آباء کی تقلید مطلوب بھی ہے۔ جاہل کی تقلید نقصان دہ ہے خصوصا عقائد اور مذہبی معاملات میں جاہل کی تقلید سرے سے جائز ہی نہیں۔ كَذَٰلِكَ مَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ فِي قَرْيَةٍ مِّن نَّذِيرٍ إِلَّا قَالَ مُتْرَفُوهَا إِنَّا وَجَدْنَا آبَاءَنَا عَلَىٰ أُمَّةٍ وَإِنَّا عَلَىٰ آثَارِهِم مُّقْتَدُونَ قَالَ أَوَلَوْ جِئْتُكُم بِأَهْدَىٰ مِمَّا وَجَدتُّمْ عَلَيْهِ آبَاءَكُمْ قَالُوا إِنَّا بِمَا أُرْسِلْتُم بِهِ كَافِرُونَ الزخرف: 24-23]

www.suffahpk.com

4۔نبوت، رسالت، ولایت، علمی فضل وشرف یہ باتیں مال واسباب کی زیادتی پر موقوف نہیں۔

{وَقَالُوا لَوْلَا نُزِّلَ هَذَا الْقُرْآنُ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيمٍ أَهُمْ يَقْسِمُونَ رَحْمَتَ رَبِّكَ}[الزخرف:3231]

5۔امیری اور غریبی کی تقسیم کی وجہ بتائی گئی ہے کہ دنیا کی صلاح اور بہتری اسی میں ہے کہ انسانوں میں درجات کا فرق ہو تاکہ مال دار غریب سے کام کرواسکے اور غریب کے گھر کا چولھا بھی جلتا رہے۔اس طرح باہمی تعاون اور ربط سے دنیا کا نظام قائم رہے۔اگر ہر شخص مال دار ہوجائے تو دنیا کا نظام کیسے چلے گا؟کام کون کرے گا؟{نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَعِيشَتَهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ لِيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِيًّا}[الزخرف:32]

6۔عیسی علیہ السلام علامات قیامت میں سے ہیں یعنی قرب قیامت میں آسمان سے نزول فرمائیں گے اور ایک امتی ہونے کے ناطے دنیا کا نظام سنبھالیں گے۔{وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِلسَّاعَةِ}[الزخرف:61]

7۔اس سورت میں سواری پر سوار ہونے کی دعا بتائی گئی ہے:{سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ (13) وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ}[الزخرف:14،13]

8۔کسی بھی معاملے کی گواہی اس وقت جائز ہوگی جب گواہ کو معاملہ کا پورا علم حاصل ہو۔

أحكام القرآن للكيا الهراسي (369/4)

قوله تعالى: {إِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ} الآية/86: أن شرط سائر الشهادات في الحقوق وغيرها أن يكون الشاهد عالما بها، ونحوه ما روي عن النبي عليه الصلاة والسلام أنه قال: «إذا رأيت مثل الشمس فاشهد وإلا فدع»

دعائیں

سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ. وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ [الزخرف: 14،13]

www.suffahpk.com

ترجمہ: پاک ہے وہ ذات جس نے اس سواری کو ہمارے بس میں دے دیا، ورنہ ہم میں سے یہ طاقت نہیں تھی کہ اس کو قابو میں لا سکتے۔ اور بیشک ہم اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔

سورۃ الدخان

اعداد و شمار:

مصحف کی ترتیب کے لحاظ سے 44ویں اور نزول کی ترتیب کے لحاظ سے 64ویں سورت ہے۔ اس سورت میں 3 رکوع، 59 آیات ہیں۔ یہ مکی سورت ہے۔

تفسیر الألوسی = روح المعانی (109/13)

مکیة کما روی عن ابن عباس وابن الزبیر رضی الله تعالی عنهم

واستثنی بعض قوله تعالی: إِنَّا كَاشِفُو الْعَذَابِ قَلِيلًا إِنَّكُمْ عَائِدُونَ [الدخان: 15]

وجہ تسمیہ:

دھوئیں کو عربی زبان میں دخان کہتے ہیں، اس سورت میں دھویں سے متعلق ایک واقعہ بیان کیا گیا ہے اس وجہ سے اس سورت کا نام سورۂ دخان ہے۔

فضائل:

1۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے: جو شخص جمعہ کی رات کو سورہ دخان پڑھ لے صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لیے دعائے مغفرت کریں گے۔

2۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے: جو شخص جمعہ کی رات کو سورہ دخان پڑھ لے صبح اس کے تمام (صغیرہ) گناہ معاف ہو چکے ہوں گے۔

www.suffahpk.com

3۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعا روایت ہے: جس شخص نے جمعہ کی رات یا دن میں سورہ دخان پڑھ لی اللہ تعالی اس کے لیے جنت میں گھر بنائیں گے۔

4۔ جو شخص کسی بھی رات کو سورہ دخان پڑھ لے اس کی مغفرت کردی جاتی ہے، ایک اور راوی علی اسے اس طرح نقل کرتے ہیں کہ جو شخص جمعہ کی رات کو سورہ دخان پڑھ لے اس کے گزشتہ تمام گناہ معاف ہوجائیں گے۔ (المطالب العالیہ)

تفسیر الألوسی = روح المعانی (109/13)

أخرج الترمذی ومحمد بن نصر وابن مردویه والبیهقی عن أبی هریرة قال: قال رسول الله صلّی الله علیه وسلّم: «من قرأ حم الدخان فی لیلة أصبح یستغفر له سبعون ألف ملك» وأخرج المذکورون عنه أیضا یرفعه من قرأ حم الدخان فی لیلة جمعة أصبح مغفورا له» وفی روایة للبیهقی وابن الضریس عنه مرفوعا «من قرأ لیلة الجمعة حم الدخان ویس أصبح مغفورا له» وأخرج ابن الضریس عن الحسن أن النبی صلّی الله علیه وسلّم قال «من قرأ سورة الدخان فی لیلة غفر له ما تقدم من ذنبه» وأخرج ابن مردویه عن أبی أمامة قال: قال رسول الله صلّی الله علیه وسلّم «من قرأ حم الدخان فی لیلة جمعة أو یوم جمعة بنی الله تعالی له بیتا فی الجنة».

خلاصہ مضامین

شیخ الاسلام حضرت مفتی تقی عثمانی دامت برکاتہم "آسان ترجمہ قرآن" میں تحریر فرماتے ہیں:

"اس سورت کا کچھ حصہ پیشین گوئی کے طور پر نازل ہوا اور کچھ حصہ پیشین گوئی پوری ہونے کے بعد۔ پیشین گوئی یہ تھی کہ اللہ تعالی مکہ مکرمہ کے کافروں کو متنبہ کرنے کے لیے ایک شدید قحط میں مبتلا فرمائیں گے۔ فارتقب یوم تاتی السماء بدخان مبین۔ انتظار کرو اس دن کا

www.suffahpk.com

جب آسمان پر ایک نظر آنے والا دھواں ظاہر ہوگا۔ قحط سالی میں بھوک کی شدت کی وجہ سے یہی حالت ہوجاتی ہے کہ آسمان پر دھواں دھواں سا نظر آتا ہے۔ یہ آیت اس بات کی قوی دلیل ہے کہ یہ پیشین گوئی تھی جو قحط نازل ہونے سے پہلے کی گئی۔

پیشین گوئی اس طرح پوری ہوئی کہ بارشیں رک گئیں اور اناج کے تاجروں نے اناج بھیجنا بند کردیا۔ اس موقع پر لوگ چمڑے تک کھانے پر مجبور ہوئے، اور ابوسفیان کے ذریعے کافروں نے آنحضرت صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم سے درخواست کی کہ قحط دور کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں، اور ہم وعدہ کرتے ہیں کہ اگر قحط دور ہوگیا تو ہم ایمان لے آئیں گے، حضور اقدس صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے دعا فرمائی اور اللہ تعالیٰ نے قحط سے نجات عطا فرمادی، لیکن ساتھ میں اگلی آیات نازل فرمائیں کہ یہ لوگ ایمان نہ لائیں گے بلکہ حسب سابق وہی پرانے اعتراضات کرتے رہیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا، آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کی دعا کی برکت سے جب قحط دور ہوگیا تو یہ کافر لوگ اپنے وعدے سے پھر گئے اور ایمان نہیں لائے جس طرح فرعون ایمان کے وعدے کرتا اور عذاب ٹل جانے پر وعدے سے مکر جاتا۔ سورت میں مشرکین مکہ کو آل فرعون سے تشبیہ دی گئی ہے۔

سورت کے باقی مضامین توحید رسالت، آخرت کے اثبات اور جنت جہنم کے مناظر پر مشتمل ہیں۔ سورت میں یمن کے بادشاہ تبع کا حوالہ دیا گیا ہے۔ تبع کسی زمانے میں یمن کے بادشاہوں کا لقب ہوا کرتا تھا۔ یہاں وہ تبع مراد ہے جو آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کی تشریف آوری سے 700 سال پہلے آیا تھا اور دین موسوی پر کاربند تھا، لیکن اس کے بعد کی نسلوں نے شرک اختیار کرلیا جس کے نتیجے میں قوم پر عذاب آیا۔"

www.suffahpk.com

احکام وہدایات

1۔قرآن کریم شب قدر میں نازل ہوا ہے۔شب قدر میں سال بھر ہونے والے اہم فیصلوں کو اللہ تعالیٰ ان کی تنفیذ کے لیے فرشتوں کے حوالے فرمادیتے ہیں۔﴿إِنَّا أَنزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةٍ مُّبَارَكَةٍ إِنَّا كُنَّا مُنذِرِينَ فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ أَمْرًا مِّنْ عِندِنَا﴾[الدخان:3-5]

2۔جس شخص کی اصلاح کی امید نہ ہو اس سے قطع تعلقی اختیار کی جاسکتی ہے۔﴿وَإِن لَّمْ تُؤْمِنُوا لِي فَاعْتَزِلُونِ﴾[الدخان:21]

سورۃ الجاثیہ

اعدادوشمار:

مصحف کی ترتیب کے لحاظ سے 45ویں اور نزول کی ترتیب کے لحاظ سے 65ویں سورت ہے۔اس سورت میں 4رکوع،37آیات ہیں۔یہ مکی سورت ہے۔

تفسیر الألوسی=روح المعانی(136/13)

وتسمى سورة الشريعة وسورة الدهر كما حكاه الكرماني في العجائب

لذكرهما فيها وهي مكية قال ابن عطية بلا خلاف وذكر الماوردي إلا قُل لِّلَّذِينَ

آمَنُوا يَغْفِرُوا[الجاثية:14]الآية فمدنية

www.suffahpk.com

نام اور وجہ تسمیہ:

آیت نمبر:۲۸ میں فرمایا گیا ہے کہ قیامت کے دن لوگ اتنے خوف زدہ ہوں گے کہ ڈر کے مارے گھٹنوں کے بل بیٹھ جائیں گے، جاثیہ عربی زبان میں ان لوگوں کو کہتے ہیں جو گھٹنے کے بل بیٹھتے ہوں، اسی لفظ کو سورت کا نام بنادیا گیا ہے۔ اس سورت کا ایک نام سورۃ الشریعۃ اور ایک نام سورۃ الدھر بھی ہے۔

خلاصہ مضامین

شیخ الاسلام حضرت مفتی تقی عثمانی دامت برکاتہم "آسان ترجمہ قرآن" میں تحریر فرماتے ہیں:

"اس سورت کے مضامین حسب سابق توحید، رسالت اور آخرت ہیں۔ البتہ بنیادی طور پر تین باتوں پر زور دیا گیا ہے:

1۔ اس کائنات میں ہر طرف اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ اور حکمت بالغہ کی اتنی نشانیاں پھیلی ہوئی ہیں کہ ایک انسان اگر معقولیت کے ساتھ اُن پر غور کرے تو اس نتیجے پر پہنچے بغیر نہیں رہ سکتا کہ اس کائنات کے خالق کو اپنی خدائی کے انتظام میں کسی شریک کی کوئی ضرورت نہیں ہے، لہذا اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرا کر اس کی عبادت کرنا سراسر بے بنیاد بات ہے۔

2۔ دوسرے حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو بتایا گیا ہے کہ آپ کو شریعت کے کچھ ایسے احکام دیے گئے ہیں جو پچھلی امتوں کو دیے ہوئے احکام سے کسی قدر مختلف ہیں، چونکہ یہ سارے احکام اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں، اس لیے اس پر کسی کو تعجب نہیں ہونا چاہیے۔

3۔ تیسرے اس سورت میں قیامت کے ہولناک مناظر کا نقشہ کھینچا گیا ہے، اسی سلسلے میں آیت نمبر:۲۸ میں فرمایا گیا ہے کہ قیامت کے دن لوگ اتنے خوف زدہ ہوں گے کہ ڈر کے مارے گھٹنوں کے بل بیٹھ جائیں گے، جاثیہ عربی زبان میں ان لوگوں کو کہتے ہیں جو گھٹنے کے بل بیٹھتے ہوں، اسی لفظ کو سورت کا نام بنادیا گیا ہے۔"

www.suffahpk.com

ہوم ورک

1-سورہ شوری حوامیم کے مجموعے کی ــــــ سورت ہے۔

- دوسری
- تیسری
- چوتھی

2-سوری شوری میں وحی کی ــــــ صورتیں بتائی گئی ہیں۔

- دو
- تین
- چار

3- انبیائے کرام پر آنے والی وحی قطعی ہوتی ہے جبکہ کشف ــــــ میں سے ہے۔

- مبشرات
- قطعیات
- ظنیات

4-وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُوْنِ ۚ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ (زخرف:61) سے ــــــ کا عقیدہ ثابت ہوتا ہے۔

- حیات بعد الموت
- نزول عیسی
- خروج دجال

5- وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ (زخرف:31) سے معلوم ہوا کہ:

www.suffahpk.com

- رسالت مل جانا مال کی زیادتی پر موقوف نہیں
- رسول کا تعلق بڑے شہر سے ہونا ضروری نہیں
- رسول کا اعلیٰ نسب ہونا ضروری نہیں
- تینوں باتیں درست ہیں

6-ترمذی شریف میں حضرت ابوامامہ سے مرفوعًا روایت ہے کہ جو شخص جمعے کی رات یا دن میں سورہ دخان پڑھ لے:

- اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنائیں گے
- اللہ تعالیٰ اس کے صغیرہ گناہ معاف فرمائیں گے
- اللہ تعالیٰ اس کو محشر میں اپنے سائے میں جگہ دیں گے

7-جاثیہ عربی زبان میں ان لوگوں کو کہتے ہیں جو:

- چلنے پھرنے سے معذور ہوں
- جو گھٹنوں کے بل بیٹھے ہوں
- جو ڈر کے مارے حواس باختہ ہو جائیں

8-اِيْتُوْنِيْ بِكِتَابٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَآ اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ (احقاف::4) میں اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ سے مراد ______ ہے۔

- عقلی دلائل
- تاریخی شواہد
- معتبر روایات

9-وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنْتَصِرُوْنَ (شوریٰ::39) سے معلوم ہوا کہ:

- بدلہ لینے والے کے ساتھ اللہ کی مدد ہوتی ہے

www.suffahpk.com

▪قصداً قتل کرنا درست ہے

▪برابری کا بدلہ لینا جائز ہے

10-وَاِنۡ لَّمۡ تُؤۡمِنُوۡا لِیۡ فَاعۡتَزِلُوۡنِ (دخان:21) سے معلوم ہوا کہ:

▪کافروں سے دوستانہ تعلق جائز نہیں۔

▪گناہ گاروں کی صحبت سے بچنا چاہیے

▪جس کی اصلاح کی امید نہ ہو اس سے قطع تعلقی جائز ہے

11-سورہ دخان میں ______ سے متعلق پیش گوئی کی گئی۔

▪قحط

▪فتح مکہ

▪صلح حدیبیہ

12-زخرف عربی زبان میں ______ کو کہتے ہیں۔

▪سونا

▪چاندی

▪جواہرات

13-اللہ تعالی ______ میں سال بھر کے فیصلے تنفیذ کے لیے فرشتوں کے سپرد کرتے ہیں۔

▪شب براءت

▪شب قدر

▪دس محرم کی رات

www.suffahpk.com

سورۃ الاحقاف

اعداد و شمار:

مصحف کی ترتیب کے لحاظ سے 46ویں سورت ہے۔اس سورت میں 4رکوع اور 35 آیات ہیں۔

تاریخ نزول

یہ مکی سورت ہے۔بعض مفسرین نے ایک آیت قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ [الاحقاف: 10) کا استثناء کرتے ہوئے اسے مدنی قرار دیا ہے؛کیونکہ یہ آیت حضرت عبداللہ بن سلام کے بارے میں نازل ہوئی ہے جو مدینے میں اسلام لائے تھے۔بعض نے سورت کی آیت نمبر 18،17،16،15 اور 35 کو بھی مدنی قرار دیا ہے۔

تفسير الألوسي = روح المعاني (161/13)

أخرج ابن مردويه عن ابن عباس وابن الزبير أنها نزلت بمكة فأطلق غير واحد القول بمكيتها من غير استثناء واستثنى بعضهم قوله تعالى: قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ الأحقاف: 10] الآية فقد أخرج الطبراني بسند صحيح عن عوف بن مالك الأشجعي أنها نزلت بالمدينة في قصة إسلام عبد الله بن سلام، وروى ذلك عن محمد بن سيرين

وفي الدر المنثور أخرج البخاري ومسلم والنسائي وابن جرير وابن المنذر وابن مردويه عن سعد بن أبي وقاص أنه قال: ما سمعت رسول الله صلّى الله عليه

www.suffahpk.com

وسلم يقول لأحد يمشي على وجه الأرض: إنه من أهل الجنة إلا لعبد الله بن سلام وفيه نزلت وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنۢ بَنِيٓ إِسۡرَٰٓءِيلَ [الأحقاف: 10]

تفسير الألوسي = روح المعاني (161/13)

واستثنى بعضهم وَٱلَّذِي قَالَ لِوَٰلِدَيۡهِ [الأحقاف: 17] الآيتين وزعم مروان من لعن رسول الله صلّى الله عليه وسلّم أباه وهو في صلبه أنهما نزلتا في عبد الرحمن بن أبي بكر رضي الله تعالى عنهما فكذبته عائشة وقالت: كذب مروان مرتين والله ما هو به ولو شئت أن أسمي الذي أنزلت فيه لسميته ولكن رسول الله صلّى الله عليه وسلّم لعن أبا مروان ومروان في صلبه فمروان فضض أي قطعة من لعنة الله تعالى وفي رواية أنها قالت: إنما نزلت في فلان بن فلان وسمت رجلا آخر؛ واستثنى آخر وَوَصَّيۡنَا ٱلۡإِنسَٰنَ [الأحقاف: 15] الآيات الأربع كما حكاه في جمال القراء وحكى أيضا استثناء فَٱصۡبِرۡ كَمَا صَبَرَ أُوْلُواْ ٱلۡعَزۡمِ [الأحقاف: 35] الآية ونقله في البحر عن ابن عباس وقتادة وكذا نقل فيه عنهما استثناء قُلۡ أَرَءَيۡتُمۡ إلخ

وجہ تسمیہ

اس سورت میں قوم عاد کا خاص طور پر ذکر فرمایا گیا ہے، جس جگہ یہ قوم آباد تھی وہاں بہت سے ریت کے ٹیلے تھے جنہیں عربی زبان میں احقاف کہا جاتا ہے، اسی مناسبت سے اس سورت کا نام احقاف ہے۔

خلاصہ مضامین

شیخ الاسلام حضرت مفتی تقی عثمانی دامت برکاتہم "آسان ترجمہ قرآن" میں تحریر فرماتے ہیں:

www.suffahpk.com

"اس سورت کی آیت نمبر ۲۹ اور ۳۰ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ اس وقت نازل ہوئی تھی جب جنات کی ایک جماعت نے حضور نبی کریم ﷺ سے قرآن کریم سنا تھا۔ یہ واقعہ ہجرت سے پہلے اس وقت پیش آیا تھا جب حضور اقدس ﷺ طائف سے واپس تشریف لا رہے تھے اور نخلہ کے مقام پر فجر کی نماز میں قرآن کریم کی تلاوت فرما رہے تھے۔ بنیادی طور پر دوسری مکی سورتوں کی طرح اس سورت میں بھی اسلام کے بنیادی عقائد یعنی توحید، رسالت اور آخرت کو دلائل کے ساتھ بیان فرمایا گیا ہے۔

اسی زمانہ میں اس قسم کے واقعات پیش آرہے تھے کہ ایک ہی گھرانے میں والدین مسلمان ہوگئے اور اولاد مسلمان نہیں ہوئی، اور اس نے اپنے والدین کو ملامت شروع کردی کہ وہ کیوں اسلام لائے، اس کے برعکس بعض گھرانوں میں اولاد مسلمان ہوگئی اور والدین مسلمان نہیں ہوئے، اور انہوں نے اولاد پر تشدد شروع کردیا، اس سورت کی آیات ۱۹ و ۱۷ میں اسی قسم کی صورت حال کا تذکرہ کیا گیا ہے، اور اسی پس منظر میں اولاد پر ماں باپ کے حقوق بیان فرمائے گئے ہیں۔

اس کے علاوہ ماضی میں جن قوموں نے کفر اور نافرمانی کی روش اختیار کی ان کے بُرے انجام کا حوالہ دیا گیا ہے، اور قوم عاد کا خاص طور پر ذکر فرمایا گیا ہے، جس جگہ یہ قوم آباد تھی وہاں بہت سے ریت کے ٹیلے تھے جنہیں عربی زبان میں احقاف کہا جاتا ہے، اسی مناسبت سے اس سورت کا نام احقاف ہے۔"

احکام وہدایات

1۔ جس طرح آسمانی کتاب حجت ہے اسی طرح معتبر احادیث وروایات بھی حجت ہیں جس کو سورت میں أَثَارَةٍ مِنْ عِلْمٍ سے تعبیر کیا گیا ہے۔ ﴿ائْتُونِي بِكِتَابٍ مِنْ قَبْلِ هَذَا أَوْ أَثَارَةٍ مِنْ عِلْمٍ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ﴾ [الأحقاف:4]

2۔ اسی آیت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ دین کے معاملے میں بغیر شرعی دلیل کے کوئی بات معتبر نہیں۔ کشف والہام اور خواب بھی معتبر نہیں۔

www.suffahpk.com

3۔ حمل کی کم سے کم مدت چھ ماہ ہے اور دودھ پلانے کی زیادہ سے زیادہ مدت 24 ماہ ہے۔اس کے بعد دودھ پلانا جائز نہیں۔{وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا} [الأحقاف:15]

4۔ جنات کا وجود برحق ہے۔ان کا انکار نہیں کرسکتے۔{وَإِذْ صَرَفْنَا إِلَيْكَ نَفَرًا مِنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُونَ الْقُرْآنَ فَلَمَّا حَضَرُوهُ قَالُوا أَنْصِتُوا فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا إِلَى قَوْمِهِمْ مُنْذِرِينَ} [الأحقاف:29]

5۔ بعض احکام ایسے ہیں جو پہلے اس طرح کی آیات کی تحت گزر چکے ہیں۔

دعائیں:

رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَى وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَصْلِحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِي إِنِّي تُبْتُ إِلَيْكَ وَإِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ} [الأحقاف:15]

ترجمہ: یارب! مجھے توفیق دیجیے کہ میں آپ کی اس نعمت کا شکر ادا کروں جو آپ نے مجھے اور میرے ماں باپ کو عطا فرمائی، اور ایسے نیک عمل کروں جن سے آپ راضی ہوجائیں، اور میرے لیے میری اولاد کو بھی صلاحیت دے دیجیے، میں آپ کے حضور توبہ کرتا ہوں اور میں فرمانبرداروں میں شامل ہوں۔

www.suffahpk.com

سورۃ محمد

اعداد و شمار:

مصحف کی ترتیب کے لحاظ سے 47ویں سورت ہے۔ اس سورت میں 4 رکوع اور 38 آیات ہیں۔ آیت نمبر 13 کے علاوہ بقیہ سورت مدنی ہے۔

وجہ تسمیہ

اس سورت کی دوسری ہی آیت میں حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک نام لیا گیا ہے، اس لیے اس کا نام سورہ محمد ہے، چونکہ اس میں جہاد و قتال کے احکام بیان فرمائے گئے ہیں اس لیے اس کو سورہ قتال بھی کہا جاتا ہے۔

تفسیر الألوسی = روح المعانی (193/13)

وتسمی سورة القتال وهی مدنية عند الأكثرين ولم يذكروا استثناء، وعن ابن عباس وقتادة أنها مدنية إلا قوله تعالى: وَكَأَيِّنْ مِنْ قَرْيَةٍ [محمد: 13] إلى آخره فإنه صلّى الله عليه وسلّم لما خرج من مكة إلى الغار التفت إليها وقال: «أنت أحب بلاد الله تعالى إلى الله وأنت أحب بلاد الله تعالى إليّ ولولا أن أهلك أخرجوني منك لم أخرج منك» فأنزل الله تعالى ذلك فيكون مكيا بناء على أن ما نزل في طريق المدينة قبل أن يبلغها النبی صلّى الله عليه وسلّم. أعنی ما نزل فی سفر الهجرة من المكی اصطلاحا

خلاصہ مضامین

شیخ الاسلام حضرت مفتی تقی عثمانی دامت برکاتہم "آسان ترجمہ قرآن" میں تحریر فرماتے ہیں:

www.suffahpk.com

"یہ سورت مدنی زندگی کے ابتدائی دور میں، اور بیشتر مفسرین کی رائے میں جنگ بدر کے بعد نازل ہوئی۔ چونکہ اس سورت کی دوسری ہی آیت میں حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک نام لیا گیا ہے، اس لیے ان کا نام سورہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے، چونکہ اس میں جہاد وقتال کے احکام بیان فرمائے گئے ہیں اس لیے اس کو سورہ قتال بھی کہا جاتا ہے۔

یہ وہ وقت تھا جب عرب کے کفار مدینہ منورہ کی ابھرتی ہوئی اسلامی حکومت کو کسی نہ کسی طرح دبانے کی کوششوں میں لگے ہوئے تھے اور اس پر حملے کرنے کی تیاریاں کر رہے تھے، اس لیے اس سورت میں بنیادی طور پر جہاد وقتال کے احکام بیان فرمائے گئے ہیں۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے دین کا کلمہ بلند رکھنے کے لیے جہاد کرتے ہیں، ان کی فضیلت بیان فرمائی گئی ہے۔ جنت کی نہروں کا اس میں تذکرہ آیا ہے: پانی کی نہریں، دودھ کی نہریں، شراب کی نہریں اور شہد کی نہریں۔ مدینہ منورہ میں ایک بڑی تعداد ان منافقوں کی تھی جو زبان سے تو اسلام لے آئے تھے، لیکن دل سے وہ کافر تھے، ایسے لوگوں کے سامنے جب جہاد اور لڑائی کی بات کی جاتی تو اپنی بزدلی اور دل کے کھوٹ کی وجہ سے لڑائی سے بچنے کے بہانے تلاش کرتے تھے، اس سورت میں ان کی مذمت کر کے ان کا بُرا انجام بتایا گیا ہے۔"

احکام

1۔ جنگی قیدیوں کے ساتھ کیا معاملہ برتا جائے؟ انہیں قید میں رکھا جائے، فدیہ لے کر آزاد کر دیا جائے، بغیر معاوضے کے آزاد کیا جائے یا اپنے مسلم قیدیوں کے ساتھ ان کا تبادلہ کیا جائے؟ یہ سب حالات اور مصالح پر موقوف ہے۔ {حَتَّىٰٓ إِذَآ أَثْخَنتُمُوهُمْ فَشُدُّوا۟ ٱلْوَثَاقَ فَإِمَّا مَنًّۢا بَعْدُ وَإِمَّا فِدَآءً حَتَّىٰ تَضَعَ ٱلْحَرْبُ أَوْزَارَهَا}

[محمد:4]

2۔ اپنے نیک اعمال کو باطل نہیں کرنا چاہیے۔ اس کا ایک مطلب یہ ہے کہ نفل عمل شروع کر دیا تو اسے ضائع نہیں کرنا چاہیے بلکہ مکمل کرنا چاہیے۔ { وَلَا تُبْطِلُوٓا۟ أَعْمَٰلَكُمْ} [محمد: 33] اس سے یہ اصول اخذ ہوتا ہے کہ نفل عمل شروع کرنے کے بعد لازم اور واجب کے حکم میں ہو جاتا ہے۔

www.suffahpk.com

3۔دعا میں مسلمان مردوعورتوں کو بھی یادرکھنا چاہیے،ان کے لیے بھی دعائے مغفرت کرنی چاہیے۔{وَاسْتَغْفِرْ لِذَنبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ} [محمد: 19]

4۔کسی بھی دینی خدمت کو اپنی ذات پر موقوف نہیں سمجھنا چاہیے۔{وَإِن تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُونُوا أَمْثَالَكُمْ} [محمد:38]

سورة الفتح

اعداد وشمار:

مصحف کی ترتیب کے لحاظ سے 48ویں سورت ہے۔اس سورت میں 4رکوع اور 29آیات ہیں۔یہ مدنی سورت ہے۔سن6ہجری میں صلح حدیبیہ سے واپسی کے سفر میں نازل ہوئی تھی۔ اس کا نام اس کی پہلی آیت سے ماخوذ ہے۔

تفسير الألوسی=روح المعانی(238/13)

نزلت بالمدينة على ما روی عن ابن عباس وابن الزبير رضی الله تعالى عنهم، والأخبار تدل على أنها نزلت فی السفر لا فی المدينة نفسها وهو الصحيح أخرج ابن أبی شيبة وأحمد والبخاری فی تاريخه وأبو داود والنسائی وجماعة عن ابن مسعود قال: «أقبلنا من الحديبية مع رسول الله صلّى الله عليه وسلّم أی عام ست بعد الهجرة وكان قد خرج إليها عليه الصلاة والسلام يوم الاثنين هلال ذی القعدة فأقام بها بضعة عشر يوما، وقيل: عشرين يوما ثم قفل عليه الصلاة والسلام فبينما نحن نسير إذ أتاه الوحی وكان إذا أتاه اشتد عليه فسری عنه وبه من السرور ما شاء الله تعالى فأخبرنا أنه أنزل عليه إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا [الفتح:1]

suffahpk.com

وأخرج أحمد والبخار والترمذی والنسائی وابن حبان وابن مردویه عن عمر بن الخطاب قال: «كنا مع رسول الله صلّى الله عليه وسلّم فی سفر فسألته عن شیء ثلاث مرات فلم يرد علی فحركت بعيری ثم تقدمت أمام الناس وخشيت أن ينزل فی القرآن فما نشبت إذ سمعت صارخا يصرخ بی فوجفت وأنا أظن أنه نزل فی شیء فقال النبی صلّى الله عليه وسلّم: لقد أنزلت علی الليلة سورة أحب إلی من الدنيا وما فيها إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحاً مُبِيناً لِيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ ما تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَما تَأَخَّرَ الفتح: 2،1 وفی حديث صحيح أخرجه أحمد وأبو داود وغيرهما عن مجمع بن جارية الأنصاری ما يدل علی أنها نزلت بعد منصرفه صلّى الله عليه وسلّم من الحديبية أيضا وأن ذلك عند كراع الغميم فقرأها عليه الصلاة والسلام علی الناس وهو علی راحلته وفی رواية ابن سعد عنه ما يدل علی أنها بضجنان ونقل ذلك عن البقاعی وضجنان بضاد معجمة وجيم ونونين بينهما ألف بزنة سكران كما فی القاموس جبل قرب مكة وهذا ونحوه قول بنزولها بين مكة والمدينة ومثل ذلك يعد مدنيا علی المشهور وهو أن المدنی ما نزل بعد الهجرة سواء نزل بالمدينة أم بمكة أم بسفر من الأسفار والمكی ما نزل قبل الهجرة وأما علی القول بأن المكی ما نزل ولو بعد الهجرة بمكة ويدخل فيها كما قال الجلال السيوطی نواحيها كمنى وعرفات والحديبية بل بعضها علی ما فی الهداية وأكثرها علی ما قال المحب الطبری من حرم مكة والمدنی ما نزل بالمدينة ويدخل فيها كما قال أيضا نواحيها كأحد وبدر وسلع فلا بل يعد علی القول بأنه نزل قرب مكة مكيا فالقول بأن السورة مدنية بلا خلاف فيه نظر ظاهر

www.suffahpk.com

خلاصہ مضامین

شیخ الاسلام حضرت مفتی تقی عثمانی دامت برکاتہم "آسان ترجمہ قرآن" میں تحریر فرماتے ہیں:

"یہ سورت صلح حدیبیہ کے موقع پر نازل ہوئی تھی، جس کا واقعہ مختصراً یہ ہے کہ سن 6 ہجری میں آپ نے یہ خواب دیکھا کہ آپ مسجد حرام میں اپنے صحابہ کے ساتھ داخل ہو رہے ہیں، آپ ﷺ اپنے اجتہاد سے یہ سمجھے کہ خواب اسی سال پورا ہوگا، چنانچہ حضور نبی کریم ﷺ نے یہ ارادہ فرمایا کہ اپنے صحابہ کے ساتھ عمرہ ادا فرمائیں۔

آپ چودہ سو صحابہ کے ساتھ مکہ مکرمہ روانہ ہوئے، جب مکہ مکرمہ کے قریب پہنچے تو آپ کو پتہ چلا کہ قریش کے مشرکین نے ایک بڑا لشکر تیار کیا ہے، جس کا مقصد یہ ہے کہ آپ کو مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے روکے، اس خبر کے ملنے پر آپ نے اپنی پیش قدمی روک دی، اور مکہ مکرمہ سے کچھ دور حدیبیہ کے مقام پر پڑاؤ ڈالا، (یہ جگہ آج کل شمیسی کہلاتی ہے) وہاں سے آپ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اپنا سفیر بنا کر مکہ مکرمہ بھیجا کہ وہ وہاں کے سرداروں کو بتائیں کہ آنحضرت ﷺ کسی جنگ کے ارادے سے نہیں آئے ہیں، وہ صرف عمرہ کرنا چاہتے ہیں اور عمرہ کر کے پرامن طور پر واپس چلے جائیں گے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ گئے تو ان کے جانے کے کچھ ہی بعد یہ افواہ پھیل گئی کہ مکہ مکرمہ کے کافروں نے انہیں قتل کر دیا ہے، اس موقع پر آنحضرت ﷺ نے صحابہ کرام کو جمع کر کے ان سے یہ بیعت لی، (یعنی ہاتھ میں ہاتھ لے کر یہ عہد لیا) کہ اگر کفار مکہ مسلمانوں پر حملہ آور ہوئے تو وہ ان کے مقابلے میں اپنی جانوں کی قربانی پیش کریں گے۔

اس کے بعد آنحضرت ﷺ نے قبیلہ خزاعہ کے ایک سردار کے ذریعے قریش کے سرداروں کو یہ پیشکش کی کہ اگر وہ ایک مدت تک جنگ بندی کا معاہدہ کرنا چاہیں تو آپ اس کے لیے

www.suffahpk.com

تیار ہیں، جواب میں مکہ مکرمہ سے کئی سفیر آئے، اور آخر کار ایک معاہدہ لکھا گیا، جس میں محمد بن اسحاق کی روایت کے مطابق یہ طے ہوا کہ آنحضرت ﷺ اور قریش آئندہ دس سال تک ایک دوسرے کے خلاف کوئی جنگ نہیں کریں گے۔ (سیرت ابن ہشام ۳:۳۱۷ و فتح الباری ۸: ۳۴۳) اسی معاہدے کو صلح حدیبیہ کا معاہدہ کہا جاتا ہے۔

صحابہ کرام اس موقع پر کافروں کے طرزِ عمل سے بہت غم و غصے کی حالت میں تھے۔ کافروں نے صلح کی یہ شرط رکھی تھی کہ اس وقت مسلمان واپس مدینہ منورہ چلے جائیں اور اگلے سال آکر عمرہ کریں، تمام صحابہ احرام باندھ کر آئے تھے، اور کافروں کی ضد کی وجہ سے احرام کھولنا ان کو بہت بھاری معلوم ہو رہا تھا۔

اس کے علاوہ کافروں نے ایک شرط یہ بھی رکھی تھی کہ اگر مکہ مکرمہ کا کوئی شخص مسلمان ہو کر مدینہ منورہ جائے گا تو مسلمانوں کے لیے ضروری ہوگا کہ وہ اسے واپس مکہ مکرمہ بھیجیں، اور اگر کوئی شخص مدینہ منورہ چھوڑ کر مکہ مکرمہ آئے گا تو قریش کے ذمے یہ نہیں ہوگا کہ وہ اسے واپس مدینہ منورہ بھیجیں، یہ شرط بھی مسلمانوں کے لیے بہت تکلیف دہ تھی، اور اس کی وجہ سے وہ یہ چاہتے تھے کہ ان شرائط کو قبول کرنے کے بجائے ان کافروں سے ابھی ایک فیصلہ کن معرکہ ہو جائے، لیکن اللہ تعالیٰ کو یہ منظور تھا کہ اسی صلح کے نتیجے میں آخر کار قریش کا اقتدار ختم ہو، اس لیے اللہ تعالیٰ کے حکم سے آنحضرت ﷺ نے یہ شرائط منظور کر لیں، صحابہ کرام اس وقت جہاد کے جوش سے سرشار تھے اور موت پر بیعت کر چکے تھے؛ لیکن آنحضرت ﷺ کے حکم کے آگے انہوں نے سر جھکا دیا اور صلح پر راضی ہو کر واپس مدینہ منورہ چلے گئے، اور اگلے سال عمرہ کیا۔

اس کے کچھ ہی عرصے کے بعد ایک واقعہ تو یہ ہوا کہ ایک صاحب جن کا نام ابو بصیر (رضی اللہ عنہ) تھا، مسلمان ہو کر مدینہ منورہ آئے، اور آنحضرت ﷺ نے معاہدے کے مطابق انہیں

www.suffahpk.com

واپس بھیج دیا، انہوں نے مکہ مکرمہ جانے کے بجائے ایک درمیانی جگہ پڑاؤ ڈال کر قریش کے خلاف چھاپہ مار جنگ شروع کر دی، کیونکہ وہ صلح حدیبیہ کے معاہدے کے پابند نہیں تھے، اس چھاپہ مار جنگ سے قریش اتنے پریشان ہوئے کہ خود انہوں نے آنحضرت ﷺ سے یہ درخواست کی کہ اب ہم وہ شرط واپس لیتے ہیں جس کی رو سے مکہ مکرمہ کے مسلمانوں کو واپس بھیجنا ضروری قرار دیا گیا تھا، قریش نے کہا کہ اب جو کوئی مسلمان ہو کر آئے تو آپ اسے مدینہ منورہ ہی میں رکھیں، اور ابو بصیر اور ان کے ساتھیوں کو بھی اپنے پاس بلالیں، چنانچہ آپ نے انہیں مدینہ منورہ بلالیا۔

دوسرا واقعہ یہ ہوا کہ قریش کے کافروں نے دو سال کے اندر اندر حدیبیہ کے معاہدے کی خلاف ورزی کی اور آنحضرت ﷺ نے انہیں پیغام بھیجا کہ یا تو وہ اس کی تلافی کریں یا معاہدہ ختم کریں، قریش نے اس وقت غرور میں آکر کوئی بات نہ مانی، جس کی وجہ سے آنحضرت ﷺ نے ان کو پیغام بھیج دیا کہ اب ہمارا آپ کا معاہدہ ختم ہو گیا ہے، اس کے بعد آپ نے ہجرت کے آٹھویں سال دس ہزار صحابہ کرام کے ساتھ مکہ مکرمہ کی طرف پیش قدمی فرمائی، اس وقت قریش کا غرور ٹوٹ چکا تھا، اور آنحضرت ﷺ کسی خاص خونریزی کے بغیر مکہ مکرمہ میں فاتح بن کر داخل ہوئے، اور قریش کے لوگوں نے شہر آپ کے حوالے کر دیا۔

سورۂ فتح میں صلح حدیبیہ کے مختلف واقعات کا حوالہ دیا گیا ہے اور صحابہ کرام کی تعریف کی گئی ہے کہ انہوں نے اس واقعے کے ہر مرحلے پر بڑی بہادری سرفروشی اور اطاعت کے جذبے کا مظاہرہ کیا، دوسری طرف منافقین کی بداعمالیوں اور ان کے بُرے انجام کا بھی ذکر فرمایا گیا ہے۔"

www.suffahpk.com

فضائل:

ایک طویل حدیث کے آخر میں ارشاد نبوی ﷺ ہے: "آج رات مجھ پر ایسی سورت نازل ہوئی ہے جو مجھے ان سب چیزوں سے زیادہ پسند ہے جن پر سورج نکلتا ہے۔ پھر آپ نے سورہ انا فتحنا لك فتحا مبينا کی تلاوت فرمائی۔ (فتح الباري شرح صحيح البخاري، كتاب فضائل القرآن، باب فضل سورة الفتح)

احکام

1۔ يريدون ان يبدلوا كلام الله سے معلوم ہوتا ہے کہ حدیث بھی کلام اللہ ہے یعنی حجت ہے، کیونکہ منافقین کو ساتھ لے جانے کی ممانعت اس سے پہلے قرآن میں نہیں آئی تھی، لازما یہ ممانعت حکم خداوندی کے مطابق فرمان نبوی ﷺ کے تحت کی گئی ہوگی۔ {سَيَقُولُ الْمُخَلَّفُونَ إِذَا انطَلَقْتُمْ إِلَىٰ مَغَانِمَ لِتَأْخُذُوهَا ذَرُونَا نَتَّبِعْكُمْ ۖ يُرِيدُونَ أَن يُبَدِّلُوا كَلَامَ اللَّهِ ۚ قُل لَّن تَتَّبِعُونَا كَذَٰلِكُمْ قَالَ اللَّهُ مِن قَبْلُ} [الفتح:15]

2۔ بیعت رضوان کے شرکا کی فضیلت اور مقام بلند معلوم ہوا۔ {إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ} [الفتح:10] {لَّقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَنزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيبًا ۝ وَمَغَانِمَ كَثِيرَةً يَأْخُذُونَهَا} [الفتح:18، 19] {إِذْ جَعَلَ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي قُلُوبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَأَنزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَأَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوَىٰ وَكَانُوا أَحَقَّ بِهَا وَأَهْلَهَا} [الفتح:26]

3۔ بیعت کرنے کا جواز معلوم ہوا۔ (ایضا)

4۔ عہد شکنی سخت گناہ ہے۔ (ایضا)

5۔ معذوروں کو جہاد میں نہ جانے کا گناہ نہیں۔ {لَّيْسَ عَلَى الْأَعْمَىٰ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْأَعْرَجِ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْمَرِيضِ حَرَجٌ} [الفتح:17]

6۔ غنائم اور فتوحات کی پیشگوئی کی گئی ہے۔ {وَعَدَكُمُ اللَّهُ مَغَانِمَ كَثِيرَةً تَأْخُذُونَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هَٰذِهِ وَكَفَّ أَيْدِيَ النَّاسِ عَنكُمْ وَلِتَكُونَ آيَةً لِّلْمُؤْمِنِينَ وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا ۝ وَأُخْرَىٰ لَمْ تَقْدِرُوا عَلَيْهَا قَدْ أَحَاطَ اللَّهُ بِهَا ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرًا} [الفتح:20، 21]

www.suffahpk.com

7۔حدیبیہ کو بطن مکہ فرمایا گیا ہے اس سے معلوم ہوا کہ حدیبیہ حرم میں داخل ہے۔{وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُم بِبَطْنِ مَكَّةَ}

8۔حج، عمرہ، مسجد، قربانی اور نیکی کے کاموں میں رکاوٹ ڈالنا سخت گناہ ہے۔{هُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ مَعْكُوفًا أَن يَبْلُغَ مَحِلَّهُ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُونَ وَنِسَاءٌ مُّؤْمِنَاتٌ۔۔۔ الی آخر الآیت[الفتح:25]

9۔احرام کی ہدی حرم کے علاوہ کہیں اور ذبح نہیں کی جاسکتی۔(ایضا)

10۔احرام سے نکلنے کے لیے گو حلق افضل ہے لیکن قصر یعنی بال کتروانا بھی جائز ہے۔{مُحَلِّقِينَ رُءُوسَكُمْ وَمُقَصِّرِينَ}[الفتح:27]

11۔اسلام تمام ادیان پر غالب ہو کر رہے گا۔{هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا}[الفتح:28]

12۔صحابہ کرام کا ایمان، اوصاف اور ان کے فضائل معلوم ہوتے ہیں۔{مُّحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ۔۔۔ الخ

13–آیت نمبر 16 سے ایک تو حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کی خلافت درست ہونے کا ثبوت ملتا ہے، دوسرا جوان کے ساتھ مل کر کفار سے جہاد نہیں کرے گا ان کے لیے سخت عذاب کی تنبیہ ہے۔

أحكام القرآن للكيا الهراسي (377/4)

قوله تعالى: (قُل لِّلْمُخَلَّفِينَ مِنَ الْأَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ إِلَىٰ قَوْمٍ أُولِي بَأْسٍ شَدِيدٍ) الآية/16 المراد به: فارس والروم وقيل: المراد به بني حنيفة وفيه دلالة على صحة إمامة أبي بكر وعمر رضي الله عنهما لأن أبا بكر دعاهم إلى قتال فارس والروم، ولزمهم بذلك إتباع طاعة من يدعوهم إليه قوله تعالى: (تُقَاتِلُونَهُمْ أَوْ يُسْلِمُونَ فَإِن تُطِيعُوا يُؤْتِكُمُ اللَّهُ أَجْرًا حَسَنًا وَإِن تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُم مِّن قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا) الآية/16. أوعدهم على التخلف عن دعاء من دعاهم إلى قتال هؤلاء فدل ذلك على صحة إمامتهما إذ كان المتولي عن طاعتهما مستحقا للعذاب ولا يجوز أن يكون

www.suffahpk.com

الداعی لهم هوازن وثقيف يوم حنين لأنه يمتنع أن يكون الداعی لهم الرسول عليه الصلاة والسلام لأنه قال: (فَقُل لَّن تَخْرُجُوا مَعِيَ أَبَدًا وَلَن تُقَاتِلُوا مَعِيَ عَدُوًّا) فدل أن المراد بالداعی غير الرسول عليه الصلاة والسلام ومعلوم أنه لم يدع هؤلاء القوم بعد النبی عليه الصلاة والسلام إلا أبو بكر وعمر رضی الله عنهما

سورة الحجرات

وجہ تسمیہ و اعداد و شمار

حجرات عربی میں حجرۃ کی جمع ہے، کمرے کو کہتے ہیں، اس سورت کی چوتھی آیت میں حجروں کے پیچھے سے آپ ﷺ کو آواز دینے سے منع فرمایا گیا ہے اس وجہ سے اس سورت کا نام سورۂ حجرات رکھا گیا ہے۔ یہ سورت مدنی ہے۔ اس کے اندر دو رکوع اور 18 آیات ہیں۔ مصحف کی ترتیب کے لحاظ سے 49ویں اور نزول کے لحاظ سے 106 نمبر کی سورت ہے۔

تفسير الألوسی = روح المعانی (284/13)

مدنية كما قال الحسن وقتادة وعكرمة وغيرهم وفی مجمع البيان عن ابن عباس إلا آية وهی قوله تعالى: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن ذَكَرٍ وَأُنثَىٰ [الحجرات: 13] ولعل من يعتبر ما أخرجه الحاكم فی مستدركه والبيهقی فی الدلائل والبزار فی مسنده من طريق الأعمش عن علقمة عن عبد الله قال: ما كان يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا [الحجرات: 1، 2، 6، 11، 12، 15] أنزل بالمدينة وما كان يَا أَيُّهَا النَّاسُ فبمكة يقول بمكيتها استثنى والحق أن هذا ليس بمطرد وذكر الخفاجی أنها فی قول شاذ مكية

www.suffahpk.com

خلاصہ مضامین

اس سورت کے اندر نبی کریم ﷺ کے آداب، معاشرتی آداب اور نشر واشاعت اور میڈیا کے کئی اہم احکام مذکور ہیں:

1۔ مسلمانوں کو حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ تعظیم کا رویہ اختیار کرنا چاہیے۔ راہ چلتے ہوئے، بات کرتے ہوئے ان سے آگے نہیں بڑھنا چاہیے۔ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ﴾ [الحجرات:1]

2۔ حضور نبی کریم ﷺ کو عام افراد کی طرح بے تکلفانہ مخاطب کرنا چاہیے نہ آپ ﷺ کی آواز سے اپنی آواز بلند کرنی چاہیے۔ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَنْ تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ﴾ [الحجرات:2]

3۔ گھر کے باہر سے بلند آواز سے آپ ﷺ کو نہیں پکارنا چاہیے۔

4۔ روضہ رسول میں نبی کریم ﷺ حیات ہیں اس لیے وہاں بھی شور مچانے اور آوازیں بلند کرنے سے بچنا چاہیے۔ ادب کرنے والوں کو مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ ہے جبکہ بے ادبی کرنے والوں کے اعمال ضبط ہونے کا خطرہ ہے۔ ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَغُضُّونَ أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ أُولَئِكَ الَّذِينَ امْتَحَنَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ لِلتَّقْوَى لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ إِنَّ الَّذِينَ يُنَادُونَكَ مِنْ وَرَاءِ الْحُجُرَاتِ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ﴾ [الحجرات:1-4]

5۔ کسی کے بارے میں کہیں کوئی بھی الزام سنو تو فوراً سے اس کی تصدیق نہ کرو بلکہ پہلے تحقیق کرلو، کہیں ایسا نہ ہو کہ سازش کے تحت الزام لگایا جا رہا ہو، مسلمانوں میں توڑ پیدا کرنا مقصد ہو، کسی شخصیت کو بدنام کرنا مقصد ہو، تم بغیر تحقیق کے یقین کرلو گے تو بعد میں پچھتانا پڑ جائے گا۔ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا أَنْ تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَى مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ﴾ [الحجرات:6]

6۔ اگر مسلمانوں کے دو گروہوں، دو جماعتوں، دو خاندانوں، دو افراد میں اختلاف پیدا ہوجائے تو دوسرے مسلمانوں پر یہ فریضہ عائد ہوتا ہے کہ ان کے درمیان صلح کرائیں۔ جس کی زیادتی زیادہ ہے اسے زیادہ

www.suffahpk.com

سمجھاؤ تاکہ وہ درست راہ پر آجائے۔﴿وَإِن طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا فَإِن بَغَتْ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتَّى تَفِيءَ إِلَى أَمْرِ اللَّهِ فَإِن فَاءَتْ فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَأَقْسِطُوا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ﴾[الحجرات:109]

7۔کوئی بغاوت پر آمادہ ہوجائے اور سمجھانے سے بھی نہ سمجھے تو سب باغیوں کے خلاف ہوجاؤ اور جائز حکومت کا ساتھ دو۔(ایضًا)

8۔اس کے بعد وہ اسباب بیان فرمائے گئے ہیں جو عام طور سے رہن سہن کے دوران آپس کے لڑائی جھگڑے پیدا کرتے ہیں، مثلاً ایک دوسرے کا مذاق اڑانا، طعنے دینا، نام بگاڑنا، غیبت کرنا، دوسروں کے معاملات میں ناحق تجسس کرنا، بدگمانی کرنا وغیرہ؛ ان سب سے بچنے کی تلقین کی گئی ہے، ان میں سے ہر بات ایسی ہے کہ احادیث مبارکہ میں ہر ایک کے بارے میں وعیدیں آئی ہیں۔﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِن قَوْمٍ عَسَى أَن يَكُونُوا خَيْرًا مِنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِن نِسَاءٍ عَسَى أَن يَكُنَّ خَيْرًا مِنْهُنَّ وَلَا تَلْمِزُوا أَنفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ وَمَن لَمْ يَتُبْ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ﴾[الحجرات:11]﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا يَغْتَب بَعْضُكُم بَعْضًا أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَن يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ﴾[الحجرات:12]

9۔یہ حقیقت پوری وضاحت اور تاکید کے ساتھ بیان فرمائی گئی ہے کہ خاندان قبیلے زبان اور قومیت کی بنیاد پر ایک دوسرے کے مقابلے میں اپنی بڑائی جتانے کا اسلام میں کوئی جواز نہیں ہے۔تمام انسان برابر ہیں، اور اگر کسی کو دوسرے پر کوئی فوقیت ہوسکتی ہے تو وہ صرف اپنے کردار اور تقوی کی بنیاد پر ہوسکتی ہے۔﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُم مِن ذَكَرٍ وَأُنثَى وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ﴾[الحجرات:13]

www.suffahpk.com

10۔سورت کے آخر میں یہ حقیقت بیان فرمائی گئی ہے کہ مسلمان ہونے کے لیے صرف زبان سے اسلام کا اقرار کرلینا کافی نہیں ہے، بلکہ اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ کے تمام احکام کو دل سے ماننا بھی ضروری ہے، اس کے بغیر اسلام کا دعوی معتبر نہیں ہے۔﴿قَالَتِ الْأَعْرَابُ آمَنَّا قُل لَّمْ تُؤْمِنُوا وَلَٰكِن قُولُوا أَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْإِيمَانُ فِي قُلُوبِكُمْ﴾[الحجرات:14]

سورۃ ق

وجہ تسمیہ واعداد و شمار

اس سورت کا نام اس کی پہلی آیت سے ماخوذ ہے۔ایک آیت، ایت نمبر38 کے علاوہ باقی پوری سورت مکی ہے۔اس کے اندر تین رکوع اور 45 آیات ہیں۔مصحف کی ترتیب کے لحاظ سے 50ویں اور نزول کی ترتیب کے لحاظ سے 34ویں سورت ہے۔

تفسير الألوسي=روح المعاني(321/13)

وهي مكية وأطلق الجمهور ذلك، وفي التحرير عن ابن عباس، وقتادة أنها مكية إلا قوله تعالى: وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّماواتِ وَالْأَرْضَ[ق:38]الآية فهي مدنية نزلت في اليهود

خلاصہ مضامین

شیخ الاسلام حضرت مفتی تقی عثمانی مدظلہم "آسان ترجمہ قرآن" میں تحریر فرماتے ہیں:

"اس سورت کا اصل موضوع آخرت کا اثبات ہے، اسلام کے عقائد میں عقیدۂ آخرت کو بنیادی اہمیت حاصل ہے، یہی وہ عقیدہ ہے جو انسان کے قول و فعل میں ذمہ داری کا احساس پیدا کرتا

www.suffahpk.com

ہے، اور اگر یہ عقیدہ دل میں پیوست ہو جائے تو وہ ہر وقت انسان کو اس بات کی یاد دلاتا رہتا ہے کہ اسے اپنے ہر کام کا اللہ تعالیٰ کے سامنے جواب دینا ہے، اور پھر یہ عقیدہ انسان کو گناہوں، جرائم او رنا انصافیوں سے دور رکھنے میں بڑا اہم کردار ادا کرتا ہے، اس لیے قرآن کریم نے آخرت کی زندگی کو یاد دلانے پر بہت زور دیا ہے، اور اسی کا نتیجہ تھا کہ صحابہ کرام ہر وقت آخرت کی زندگی کو بہتر بنانے کی فکر میں لگے رہتے تھے۔

اب جو مکی سورتیں آ رہی ہیں، ان میں زیادہ تر اسی عقیدے کے دلائل اور قیامت کے حالات اور جنت اور دوزخ کی منظر کشی پر زور دیا گیا ہے۔

سورۂ ق کی یہ بھی خصوصیت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ بکثرت فجر اور جمعہ کی نمازوں میں اس سورت کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔"

فضائل:

1۔ ام ہشام بنت حارثہ بن النعمان رضی اللہ عنہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے بہت قریب میرا مکان تھا، دو سال کے قریب ہمارا اور رسول ﷺ کا تنور (جس میں روٹی پکتی تھی) ایک ہی تھا، مجھے سورہ ق پوری اسی طرح حفظ ہوئی کہ رسول اللہ ﷺ یہ سورہ ہر جمعہ کو ممبر پر خطبہ میں تلاوت فرماتے تھے۔ (رواہ مسلم از قرطبی)

2۔ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو واقد اللیثی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ عید الاضحی اور عید الفطر (کی نماز میں) رسول اللہ ﷺ کیا پڑھتے تھے؟ تو انھوں نے فرمایا (ق والقرآن المجید) اور (اقتربت الساعۃ وانشق القمر) پڑھتے تھے۔ (سنن أبي داود» کتاب الصلاۃ» باب ما يقرأ في الأضحى والفطر)

www.suffahpk.com

3۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز میں بکثرت سورہ ق تلاوت فرمایا کرتے تھے مگر اس کے باوجود نماز ہلکی رہتی تھی۔ (قرطبی) یہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کی تلاوت کا خاص اثر تھا کہ بڑی بڑی سورتیں بھی نماز پڑھنے والوں پر ہلکی رہتی تھیں۔

تفسیر الألوسی = روح المعانی (321/13)

وكان صلّى الله عليه وسلّم كثيرا ما يقرؤها في صلاة الفجر كما في حديث مسلم وغيره عن جابر ابن سمرة وفي رواية ابن ماجه وغيره عن قطبة بن مالك أنه عليه الصلاة والسلام كان يقرؤها في الركعة الأولى من صلاة الفجر. وأخرج أحمد ومسلم وأبو داود وابن ماجه والترمذي والنسائي عن أبي واقد الليثي أنه صلّى الله عليه وسلّم كان يقرأ في العيد بقاف واقتربت

وأخرج أبو داود والبيهقي وابن ماجه وابن أبي شيبة عن أم هشام ابنة حارثة قالت: «ما أخذت ق وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ [ق: 1] إلا من في رسول الله صلّى الله عليه وسلّم كان يقرأ بها في كل جمعة على المنبر إذا خطب الناس»

وفي حديث ابن مردويه عن أبي العلاء رضي الله تعالى عنه مرفوعا «تعلموا ق والقرآن المجيد» وكل ذلك يدل على أنها من أعظم السور.

احکام و ہدایات

1۔ آسمان کا وجود برحق ہے۔ وہ ٹھوس شکل میں موجود ہے۔ آسمان میں کہیں کوئی پھٹن نہیں ہے۔ ﴿أَفَلَمْ يَنظُرُوا إِلَى السَّمَاءِ فَوْقَهُمْ كَيْفَ بَنَيْنَاهَا وَزَيَّنَّاهَا وَمَا لَهَا مِن فُرُوجٍ﴾ [ق: 6]

2۔ بارش کا پانی بابرکت ہوتا ہے۔ ﴿وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً مُّبَارَكًا﴾ [ق: 9]

www.suffahpk.com

3۔اللہ تعالیٰ انسان سے اس کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہیں،یعنی وہ اپنے علم وقدرت کے لحاظ سے ہر جگہ موجود ہے۔﴿وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ﴾[ق:16]

4۔انسان کا کوئی لفظ بے کار نہیں،لفظ کو اہمیت دینا بہتر ہے بنسبت اسے رد کر دینے کے۔اعمال الکلام اولیٰ من اہمالہ اسی سے ماخوذ ہے۔﴿مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ﴾[ق:18]

www.suffahpk.com

ہوم ورک

1-اِیْتُوْنِیْ بِکِتَابٍ مِّنْ قَبْلِ ھٰذَآ اَوْ اَثٰرَۃٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ (احقاف:4) میں اَثٰرَۃٍ مِّنْ عِلْمٍ سے مراد ______ ہے:

- عقلی دلائل
- تاریخی شواہد
- معتبر روایات

2-وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْهِ اِحْسَانًا حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ کُرْھًا وَّوَضَعَتْهُ کُرْھًا وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا (احقاف:15) سے معلوم ہوا:

- حمل کی کم از کم مدت 9 ماہ اور دودھ پلانے کی زیادہ سے زیادہ مدت 24 ماہ ہے
- حمل کی کم از کم مدت 6 ماہ اور دودھ پلانے کی زیادہ سے زیادہ مدت 18 ماہ ہے
- حمل کی کم از کم مدت 6 ماہ اور دودھ پلانے کی زیادہ سے زیادہ مدت 24 ماہ ہے

3-جس جگہ ______ قوم آباد تھی وہاں بہت سے ٹیلے تھے۔

- قوم عاد
- قوم ثمود
- قوم فرعون

4-اکثر مفسرین کی رائے کے مطابق سورۃ محمد ______ کے بعد نازل ہوئی۔

- جنگ بدر
- جنگ احزاب
- فتح مکہ

www.suffahpk.com

5-رسول اللہ ﷺ ــــــــــ ہر جمعے کو منبر پر خطبے میں تلاوت فرماتے تھے۔

▪سورہ الحجرات

▪سورہ ق

▪سورہ النجم

6-يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَنْ تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ (الحجرات:2) سے یہ حکم معلوم ہوا:

▪ہر حال میں سنتوں کی پابندی ضروری ہے۔

▪کلام کے دوران آواز پست رکھنی چاہیے۔

▪روضہ رسول ﷺ کے سامنے شور مچانے سے بچنا چاہیے۔

7-حدیبیہ کا مقام آج کل ــــــــــ کہلاتا ہے۔

▪رابغ

▪شمیسی

▪بیر علی

8-سورۃ الفتح کی وہ کون سی آیت ہے جس سے حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی خلافت درست ہونے پر استدلال کیا گیا ہے؟

▪آیت نمبر 30

▪آیت نمبر 14

▪آیت نمبر 16

9-اعمال الکلام اولی من اہمالہ، یہ قاعدہ فقہیہ کس آیت سے ماخوذ ہے؟

www.suffahpk.com

▪سورۃالحجرات آیت 3

▪سورۃق آیت نمبر 18

▪سورۃ آیت نمبر 16

10-حجرات عربی میں ـــــــ کو کہتے ہیں۔

▪دسترخوان

▪کمروں

▪سواریاں

11-سورہ حجرات میں زیادہ تر ـــــــ بیان ہوئے ہیں۔

▪معاشرتی آداب

▪خانگی مسائل

▪مقاصد تبلیغ

12-وَلَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ وَنَعۡلَمُ مَا تُوَسۡوِسُ بِهٖ نَفۡسُهٗ ۖۚ وَنَحۡنُ اَقۡرَبُ اِلَيۡهِ مِنۡ حَبۡلِ الۡوَرِيۡدِ(ق:16)

سے معلوم ہوا کہ:

▪اللہ تعالیٰ انسان کی شہ رگ سے زیادہ قریب ہیں

▪اللہ اپنی قدرت کے لحاظ سے ہر جگہ موجود ہے

▪دونوں درست ہیں

13-مسلمان ہونے کے لیے صرف زبان سے کلمہ پڑھنا کافی نہیں بلکہ:

▪دل سے ماننا بھی شرط ہے

▪اعمال حسنہ بھی شرط ہے

▪اتباع سنت بھی شرط ہے

www.suffahpk.com

سورۃ الذاریات

وجہ تسمیہ واعداد وشمار

اس سورت کا نام اس کی پہلی آیت سے ماخوذ ہے۔ذاریات کے معنی گرد اڑا کر بکھیرنے والی۔یہ سورت مکی ہے۔اس کے اندر تین رکوع اور 60 آیات ہیں۔مصحف کی ترتیب کے لحاظ سے 51 ویں اور نزول کی ترتیب کے لحاظ سے 67 ویں سورت ہے۔

تفسير الألوسي = روح المعاني (3/14): «مكية» كما روى عن ابن عباس وابن الزبير رضي الله تعالى عنهما ولم يحك في ذلك خلاف۔

خلاصہ مضامین

1۔یہاں سے سورۂ حدید (سورت نمبر:57) تک چھ سورتیں ہیں: ذاریات، طور، نجم، قمر، رحمن، واقعہ۔یہ تمام سورتیں مکی ہیں۔ان تمام سورتوں کا بنیادی موضوع اسلام کے بنیادی عقائد کی تعلیم اور خاص طور پر آخرت کی زندگی، جنت اور دوزخ کے حالات اور پچھلی قوموں کے عبرت ناک انجام کا ہے۔یہ تذکرہ نہایت فصیح وبلیغ اور انتہائی مؤثر انداز میں ہے۔اس تاثیر کو کسی بھی ترجمے کے ذریعے کسی اور زبان میں منتقل کرنا ممکن نہیں ہے۔لیکن ترجمہ کے ذریعہ ان کے مفہوم کو کسی درجے میں بیان کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔(آسان ترجمہ قرآن)

2۔سورت الذاریات میں قدرت کے نہایت اہم رموز بیان ہوئے ہیں۔شروع میں ہوا کی مختلف قسمیں بتائی گئی ہیں، گرد اڑانے والی ہوائیں، بادل لے کر آنے والی ہوائیں، آسانی سے رواں دواں ہوائیں، بارش برسانے والی ہوائیں۔ان سب کی قسم کھانے کے بعد فرمایا گیا ہے کہ قیامت آکر رہے گی؛ کیونکہ ہواؤں اور بارشوں کا یہ نظام اس کا گواہ ہے۔جس طرح ہوا اور بارشوں سے اللہ تعالی مردہ زمین کو زندہ کردیتے ہیں وہی ذات

www.suffahpk.com

اس پر بھی قادر ہے کہ مردہ انسانوں کو قیامت میں زندہ کردے۔{وَالذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا فَالْجٰرِيٰتِ يُسْرًا فَالْمُقَسِّمٰتِ أَمْرًا إِنَّمَا تُوعَدُونَ لَصَادِقٌ وَإِنَّ الدِّينَ لَوَاقِعٌ}

3۔ پھر {وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْحُبُكِ} [الذاریات: 7] سے خلا کی منظر کشی کی گئی ہے کہ آسمان اور خلا کی شکل ایک جال کی طرح ہے۔ یہ تعبیر جدید سائنس سے بالکل مطابقت رکھتی ہے۔

4۔ آخری رکوع میں انکشاف کیا گیا ہے کہ آسمان کو بنانے کے بعد ہم اسے مسلسل پھیلا رہے ہیں، آسمان وسیع ہو رہا ہے۔ {وَالسَّمَاءَ بَنَيْنَاهَا بِأَيْدٍ وَإِنَّا لَمُوسِعُونَ} [الذاریات: 47] یہ آئن اسٹائن کے نظریے کے عین مطابق ہے۔

5۔ ہر چیز میں نر و مادہ کا وجود ہے۔ {وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ} [الذاریات: 49] سائنس اس کو بھی تسلیم کر چکی ہے۔

6۔ جس طرح آسمان اور زمین میں اللہ تعالی کی قدرت کی نشانیاں ہیں خود انسان کے اندر بھی اللہ تعالی کی قدرت کی ان گنت نشانیاں ہیں اور بالکل اسی ترتیب سے ہے جیسے آسمان زمین میں ہے۔ اسی لیے انسان کو عالم اصغر بھی کہا جاتا ہے۔ {وَفِي الْأَرْضِ آيَاتٌ لِّلْمُوقِنِينَ (20) وَفِي أَنفُسِكُمْ ۚ أَفَلَا تُبْصِرُونَ}

7۔ سورت میں میں جنتیوں کی صفات بیان کی گئی ہے کہ وہ خدا خوفی کی صفت رکھنے والے لوگ ہوتے ہیں۔ راتوں میں اللہ کی عبادت کرتے ہیں اور اس کے باوجود صبح استغفار کرتے ہیں کہ عبادت کا حق ادا نہیں کر سکے۔ وہ اپنے مال میں محتاجوں کا حق سمجھتے ہیں اور محتاجوں کو اللہ کی راہ میں دیتے رہتے ہیں۔ {إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ (15) آخِذِينَ مَا آتَاهُمْ رَبُّهُمْ ۚ إِنَّهُمْ كَانُوا قَبْلَ ذَٰلِكَ مُحْسِنِينَ (16) كَانُوا قَلِيلًا مِّنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ (17) وَبِالْأَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُونَ (18) وَفِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ} [الذاریات: 15-19]

7۔ ففروا الی اللہ کہہ کر اشارہ کیا گیا ہے کہ توجہ الی اللہ خوب شوق کے ساتھ ہونا چاہیے۔

www.suffahpk.com

9۔فرمایا گیا ہے کہ مسلمان کو دعوت وتبلیغ کا فریضہ ادا کرتے رہنا چاہیے۔اس سے اہل ایمان اور خدا خوفی کی صفت رکھنے والوں کو فائدہ ضرور ہوتا ہے۔{وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرَىٰ تَنفَعُ الْمُؤْمِنِينَ}[الذاریات:55]

10۔ایک بہت بڑے سوال کا جواب دیا گیا ہے کہ انسان بے کار پیدا نہیں کیا گیا بلکہ انسانوں اور جنات کی تخلیق کا ایک مقصد ہے اور وہ ہے اپنے خالق کی بندگی۔{وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ (56) مَا أُرِيدُ مِنْهُم مِّن رِّزْقٍ وَمَا أُرِيدُ أَن يُطْعِمُونِ (57) إِنَّ اللَّهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ}[الذاریات:56-58]

11۔فرشتے کھاتے پیتے نہیں۔{فَقَرَّبَهُ إِلَيْهِمْ قَالَ أَلَا تَأْكُلُونَ (27) فَأَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيفَةً قَالُوا لَا تَخَفْ وَبَشَّرُوهُ بِغُلَامٍ عَلِيمٍ}[الذاریات:27،28]

12۔ملاقات اور میزبانی کے آداب بھی بتائے گئے ہیں جن کا تذکرہ سورہ ہود میں گزر چکا ہے۔{إِذْ دَخَلُوا عَلَيْهِ فَقَالُوا سَلَامًا قَالَ سَلَامٌ قَوْمٌ مُّنكَرُونَ (25) فَرَاغَ إِلَىٰ أَهْلِهِ فَجَاءَ بِعِجْلٍ سَمِينٍ}[الذاریات:25،26]

www.suffahpk.com

سورۃ الطور

وجہ تسمیہ و اعداد و شمار

اس سورت کا نام اس کی پہلی آیت سے ماخوذ ہے۔ طور اس پہاڑ کا نام ہے جس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے 40 دن اعتکاف کیا تھا، جس کے بعد اللہ تعالیٰ نے انہیں تورات عطا فرمائی اور اپنے ساتھ ہم کلامی کا شرف بھی بخشا۔ اس کو طور سینا بھی کہا جاتا ہے۔ سورۂ طور مکی ہے، اس میں 49 آیات اور 2 رکوع ہیں۔ مصحف کی ترتیب کے لحاظ سے 52 ویں اور نزول کی ترتیب کے لحاظ سے 76 ویں سورت ہے۔

تفسیر الألوسي = روح المعاني (14/ 27): «مكية» كما روي عن ابن

عباس وابن الزبير رضي الله تعالى عنهم ولم نقف على استثناء شيء منها

خلاصہ مضامین

1۔ اس سورت کی ابتدا میں کوہ طور، اعمال نامہ، بیت المعمور، آسمان اور بھرے ہوئے سمندر ان پانچ چیزوں کو گواہ بنا کر اور ان کی قسمیں کھا کر فرمایا گیا ہے کہ آخرت ضرور آکر رہے گی، پھر قیامت کی ہولناکیاں بیان کی گئی ہیں۔ ﴿وَالطُّورِ (1) وَكِتَابٍ مَسْطُورٍ (2) فِي رَقٍّ مَنْشُورٍ (3) وَالْبَيْتِ الْمَعْمُورِ (4) وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوعِ (5) وَالْبَحْرِ الْمَسْجُورِ (6) إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ﴾ [الطور: 1-7]

2۔ پھر ایک اہم حقیقت سے پردہ اٹھایا گیا ہے کہ کل امرئ بما کسب رھین۔ ہر انسان کو اللہ تعالیٰ نے کچھ صلاحیتیں دی ہیں۔ یہ صلاحیتیں انسان کے پاس ادھار اور قرض کے طور پر ہیں۔ اس قرض کے بدلے انسان کی جان رہن یعنی گروی رکھی ہوئی ہے۔ اگر انسان نے ان صلاحیتوں کا درست استعمال کیا جس کی سب سے بڑی بنیاد ایمان اور عمل صالح ہے تو اس کی یہ جان رہن سے آزاد ہو جائے گی اور جنت میں مزے کرے گی جبکہ اگر وہ ایمان نہیں لایا تو وہ اپنی جان کو چھڑا نہ سکے گا، چاہے وہ کسی بڑی شخصیت کی اولاد ہو یا اس کا جو بھی مرتبہ ہو۔ وہ جہنم میں جائے گا۔

www.suffahpk.com

3۔اس کے بعد یہ سورت جنت کا تذکرہ کرتی ہے کہ وہاں توحید پرستوں کو حور و غلمان، لذیذ پھل اور گوشت اور لبالب جام جیسی نعمتیں مہیا ہوں گی، پھر وہ آپس میں بات چیت کرتے ہوئے کہیں گے "ہم اس سے پہلے اپنے گھر والوں کے درمیان ڈرا کرتے تھے، پس اللہ نے ہم پر احسان کیا اور ہمیں تیز گرم ہواؤں کے عذاب سے بچالیا۔{وَأَمْدَدْنَاهُم بِفَاكِهَةٍ وَلَحْمٍ مِّمَّا يَشْتَهُونَ (22) يَتَنَازَعُونَ فِيهَا كَأْسًا لَّا لَغْوٌ فِيهَا وَلَا تَأْثِيمٌ (23) وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَأَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُونٌ (24) وَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ (25) قَالُوا إِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِي أَهْلِنَا مُشْفِقِينَ (26) فَمَنَّ اللَّهُ عَلَيْنَا وَوَقَانَا عَذَابَ السَّمُومِ (27) إِنَّا كُنَّا مِن قَبْلُ نَدْعُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيمُ} [الطور:22-28]

4۔اگلی آیات میں یہ سورت حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی دعوت کے بارے میں مشرکین کے موقف کی وضاحت ہے کہ استہزا کرتے تھے اور آپ کو کاہن اور مجنون قرار دیتے تھے۔ اللہ تعالی نے اپنے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو حکم دیا کہ آپ دعوت و تذکیر کا سلسلہ جاری رکھیں، یہ آپ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔

5۔سورت کے اختتام پر{أَمْ خُلِقُوا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ أَمْ هُمُ الْخَالِقُونَ} [الطور:35] سے مشرکین کے باطل خیالات کی تردید کی گئی ہے۔وجود باری تعالی اور اللہ تعالی کی وحدانیت پر دلائل قائم کیے گئے ہیں اور ان احمقوں کی مذمت کی گئی ہے جو ملائکہ کو اللہ کی بیٹیاں کہتے تھے۔

6۔ آیت 48 میں فرمایا گیا ہے کہ جب آپ مجلس سے اٹھیں تو اللہ تعالی تسبیح و تقدیس بیان کریں۔

{وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِينَ تَقُومُ} [الطور:

حدیث مبارکہ میں مجلس سے اٹھنے کی دعا یہ منقول ہے:سبحانك اللهم وبحمدك لا اله الا انت استغفرك واتوب اليك۔

احکام

1۔دینی اور مذہبی شرافت انسان کو آخرت میں کام آئے گی جبکہ ایمان اور عمل صالح پایا جائے گو اپنے آباؤ اجداد سے کم درجے کا عمل ہو۔{وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُم بِإِيمَانٍ أَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ} [الطور:21]

2۔دوستوں میں ہنسی مزاح اور چھینا جھپٹی وقار اور تہذیب کے خلاف نہیں بلکہ جائز ہے۔{يَتَنَازَعُونَ فِيهَا كَأْسًا لَّا لَغْوٌ فِيهَا وَلَا تَأْثِيمٌ} [الطور:23]

www.suffahpk.com

3۔کسی کے دل کی رضا معلوم ہو تو اس کی چیز اس کی اجازت کے بغیر استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں۔(ایضا)

سورۃ النجم

وجہ تسمیہ و اعداد و شمار

اس سورت کا نام اس کی پہلی آیت سے ماخوذ ہے۔یہ سورت مکی زندگی کی ابتدائی دور میں نازل ہوئی ہے۔مصحف کی ترتیب کے لحاظ سے 53 ویں اور نزول کی ترتیب کے لحاظ سے 23 ویں سورت ہے۔اس میں 3 رکوع 62 آیات ہیں۔نجم عربی میں ستارے کو کہتے ہیں،اور چونکہ اس سورت کی پہلی ہی آیت میں ستارے کی قسم کھائی گئی ہے،اس لیے اس سورت کا نام سورہ نجم ہے۔

تفسير الألوسي=روح المعاني(44/14)

وتسمى أيضا سورة النجم-بدون واو وهي «مكية» على الإطلاق وفي الإتقان استثنى منها الَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ إلى اتَّقى [النجم:32] وقيل: أَفَرَأَيْتَ الَّذِي تَوَلَّى [النجم:33] الآيات التسع ومن الغريب حكاية الطبرسي عن الحسن أنها مدنية ولا أرى صحة ذلك عنه أصلا

فضیلت:

بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ پہلی وہ سورت ہے جو آپ نے علی الاعلان ایسے مجمع میں پڑھ کر سنائی جس میں مسلمانوں کے ساتھ مشرکین کی بھی بڑی تعداد موجود تھی۔اور نزول کے لحاظ سے یہ پہلی وہ سورت ہے جس میں آیت سجدہ نازل ہوئی۔جس وقت آپ نے سجدے کی آیت اس مجمع کے سامنے تلاوت فرمائی تو یہ حیرت انگیز واقعہ پیش آیا کہ آپ نے اور آپ کے ساتھ مسلمانوں نے سجدہ کیا ہی تھا،اس وقت جو

www.suffahpk.com

مشرکین موجود تھے انہوں نے بھی سجدہ کیا، غالباً اس سورت کے پر شکوہ اور موثر مضامین نے انہیں بھی مسلمانوں کے ساتھ سجدہ کرنے پر مجبور کر دیا تھا۔

خلاصہ مضامین

اس سورت کا اصل موضوع حضور اقدس ﷺ کی رسالت کو ثابت کرنا ہے اور یہ کہ جو وحی آپ پر نازل ہوتی ہے وہ کسی شک وشبہ کے بغیر اللہ تعالی ہی کی طرف سے آتی ہے اور حضرت جبرئیل علیہ السلام لے کر آتے ہیں، اور اس ضمن میں یہ حقیقت بھی بیان فرمائی گئی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے انہیں دو مرتبہ اپنی اصل صورت میں دیکھا ہے، ان میں سے ایک اس وقت دیکھا جب آپ معراج پر تشریف لے گئے۔

رسالت کے اثبات کے ساتھ اس میں مشرکین مکہ کے غلط عقائد اور ان کے بعض بے ہودہ دعووں کی تردید بھی ہے اور پچھلی امتوں پر نازل ہونے والے عذاب کے حوالے دے کر انہیں حق کو تسلیم کرنے کی موثر دعوت بھی دی گئی ہے۔

عقائد واحکام

1۔ نبی کریم ﷺ جو بھی بات ارشاد فرماتے ہیں وہ وحی الٰہی ہوتی ہے۔ {وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ (3) إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ} [النجم: 43]

2۔ سورت میں معراج کے بعض اہم واقعات خصوصاً سدرۃ المنتہی کے نظارے اور بڑی بڑی نشانیاں دیکھے جانے کی طرف اشارہ کر کے معراج کے واقعے کی تصدیق کی گئی ہے۔ {وَلَقَدْ رَآهُ نَزْلَةً أُخْرَىٰ (13) عِندَ سِدْرَةِ الْمُنتَهَىٰ (14) عِندَهَا جَنَّةُ الْمَأْوَىٰ (15) إِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشَىٰ (16) مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغَىٰ (17) لَقَدْ رَأَىٰ مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَىٰ} [النجم: 13-18]

www.suffahpk.com

3۔ عقائد کے معاملے میں قطعی اور یقینی دلائل چاہییں، ظنیات بلکہ مشکوک باتوں سے عقائد ثابت نہیں ہوتے۔{إِنْ هِيَ إِلَّا أَسْمَاءٌ سَمَّيْتُمُوهَا أَنتُمْ وَآبَاؤُكُم مَّا أَنزَلَ اللَّهُ بِهَا مِن سُلْطَانٍ إِن يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَهْوَى الْأَنفُسُ وَلَقَدْ جَاءَهُم مِّن رَّبِّهِمُ الْهُدَىٰ}[النجم:23]{وَمَا لَهُم بِهِ مِنْ عِلْمٍ إِن يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِي مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا}[النجم:28]

4۔ عقیدۂ شفاعت برحق ہے۔ شفاعت ہوگی لیکن اللہ کی اجازت کے بعد{وَكَم مِّن مَّلَكٍ فِي السَّمَاوَاتِ لَا تُغْنِي شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا إِلَّا مِن بَعْدِ أَن يَأْذَنَ اللَّهُ لِمَن يَشَاءُ وَيَرْضَىٰ}[النجم:26] آج کل کچھ لوگ شفاعت کے عقیدے کا انکار کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت دے۔ آمین

5۔ خود کو پاکباز اور متقی پرہیزگار گردانا منع ہے۔{فَلَا تُزَكُّوا أَنفُسَكُمْ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقَىٰ}[النجم:32]

6۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صحیفوں میں، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے صحیفوں میں اور اس قرآن میں ان سب میں چند حقائق مشترکہ طور پر لکھے ہوئے ہیں: ایک یہ کہ کسی کا گناہ کوئی اور اپنے سر نہیں لے سکتا، یعنی اصل گناہ گار بالکل بری الذمہ سمجھا جائے ایسا نہیں ہوسکتا۔ دوسرا یہ کہ کسی کا ایمان دوسرے کو کام نہ آئے گا۔ (جہاں تک بات ہے ایمان والے کو نفلی اعمال کا ثواب پہنچنا تو وہ دلائل سے ثابت ہے) اس کے علاوہ بھی بہت سی باتیں جو ان صحائف میں لکھی ہوئی ہیں۔{أَمْ لَمْ يُنَبَّأْ بِمَا فِي صُحُفِ مُوسَىٰ (36) وَإِبْرَاهِيمَ الَّذِي وَفَّىٰ (37) أَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ (38) وَأَن لَّيْسَ لِلْإِنسَانِ إِلَّا مَا سَعَىٰ}[النجم:36-39]

www.suffahpk.com

سورة القمر

وجہ تسمیہ و اعداد و شمار

یہ سورت مصحف کی ترتیب کے لحاظ سے 54 ویں اور نزول کی ترتیب کے لحاظ سے 37 ویں سورت ہے۔ تین رکوع اور 55 آیات پر مشتمل ہے۔ سورت کی پہلی آیت سے اس کا نام ماخوذ ہے۔ یہ سورت مکہ مکرمہ میں اُس وقت نازل ہوئی جب آنحضرت صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے چاند کو دو ٹکڑے کرنے کا معجزہ دکھلایا، اسی لیے اس کا نام سورۂ قمر ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے صحیح بخاری میں روایت ہے کہ جب یہ سورت نازل ہوئی، اس وقت میں بچی تھی، اور کھیلا کرتی تھی۔ اس کا دوسرا نام سورت اقتربت ہے۔

تفسیر الألوسی = روح المعانی (73/14)

وتسمى أيضا «اقتربت» وعن ابن عباس أنها تدعى في التوراة المبيضة تبيض وجه صاحبها يوم تسود الوجوه أخرجه عنه البيهقي في شعب الإيمان لكن قال: إنه منكر «وهي مكية» في قول الجمهور، وقيل مما نزل يوم بدر، وقال مقاتل: مكية إلا ثلاث آيات أَمْ يَقُولُونَ إلى وَأَمَرُّ [القمر: 44-46] واقتصر بعضهم على استثنا سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ [القمر: 45] إلخ

ورد بما أخرجه ابن أبي حاتم والطبراني في الأوسط وابن مردويه عن أبي هريرة قال: أنزل الله تعالى على نبيه صلى الله تعالى عليه وسلم بمكة قبل يوم بدر سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ وقال عمر بن الخطاب: قلت: يا رسول الله أي جمع يهزم؟ فلما كان يوم بدر وانهزمت قريش نظرت إلى رسول الله صلّى الله عليه وسلم في

www.suffahpk.com

آثارھم مصلتا بالسیف وھو یقول: سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ فكانت ليوم بدر وفی

الدر المنثور: أخرج البخاري عن عائشة قالت: «نزل علی محمد صلی اللہ تعالی علیه

وسلم بمكة وإني لجارية ألعب بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهَى وَأَمَرُّ [القمر: 46]»

خلاصہ مضامین واحکام

1۔ سورت کا موضوع دوسری مکی سورتوں کی طرح کفار عرب کو توحید رسالت اور آخرت پر ایمان لانے کی دعوت دینا ہے، اور اسی ضمن میں عاد و ثمود، حضرت نوح اور حضرت لوط علیہم السلام کی قوموں اور فرعون کے دردناک انجام کا مختصر لیکن بہت بلیغ انداز میں تذکرہ فرمایا گیا ہے۔

2۔ مکی سورت ہے لیکن اس میں پیشین گوئی کی گئی ہے کہ کفار مکہ ہزیمت کو شکار ہوں گے اور ایک دن آئے گا جب یہ سب میدان جنگ سے پیٹھ پھیر کر بھاگ رہے ہوں گے۔ یہ پیشین گوئی غزوہ بدر میں پوی ہوئی۔ {سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ} [القمر: 45]

3۔ سورت میں ایک تو حضرت نوح علیہ السلام کی پر سوز دعا کا تذکرہ ہے: {أَنِّي مَغْلُوبٌ فَانْتَصِرْ} [القمر: 10] جس کے بعد قوم نوح پر عذاب آیا تھا۔ دوسرا اس میں بار بار یہ جملہ دہرایا گیا ہے کہ اللہ تعالی نے نصیحت حاصل کرنے کے لیے قرآن کریم کو بہت آسان بنادیا ہے تو کیا کوئی ہے جو نصیحت حاصل کرے؟ {وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ} اس سے معلوم ہوا کہ نصیحت حاصل کرنے کے لیے قرآن بہت آسان ہے۔ جہاں تک تعلق ہے احکام کے استنباط اور اجتہاد کا تو وہ ایک نازک اور خطرناک کام ہے اس کے لیے وسیع علم و تجربے کی ضرورت ہے۔

4۔ اس سورت میں چاند کے دو ٹکڑے ہونے کا ذکر ہے۔ {اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ} [القمر: 1] یہ معجزہ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی سیرت مبارکہ کا ایک اہم واقعہ ہے جب آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی انگلی کے اشارے سے اللہ تعالی کے حکم سے چاند دو ٹکڑے ہو گیا۔ قرآن کریم نے اس کو قیامت کی علامات میں سے قرار دیا ہے۔ چاند کے دو ٹکڑے ہونے کے قرائن آج بھی چاند کی سیر کرنے والوں کو واضح طور پر نظر آتے ہیں۔

www.suffahpk.com

5۔دن کوئی بھی منحوس نہیں ہوتا۔انسان کے گناہوں کی شامت اسے منحوس بنادیتی ہے۔﴿إِنَّآ أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا صَرْصَرًا فِى يَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ﴾

سورۃ الرحمن

اعداد و شمار

یہ سورت مصحف کی ترتیب کے لحاظ سے 55ویں اور نزول کی ترتیب کے لحاظ سے 97نمبر کی سورت ہے۔اس میں 3رکوع اور 78آیات ہیں۔اس سورت کے مکی یامدنی ہونے میں اختلاف ہے،تاہم جمہور کے نزدیک یہ مکی سورت ہے۔

تفسیر الألوسی=روح المعانی(96/14)

«وهى مكية» فى قول الجمهور،وأخرج ذلك ابن مردويه عن عبد الله بن الزبير وعائشة رضى الله تعالى عنهم وابن النحاس عن ابن عباس رضى الله تعالى عنهما،وأخرج ابن الضريس وابن مردويه والبيهقى فى الدلائل عنه أنها نزلت بالمدينة،وحكى ذلك عن مقاتل وحكاه فى البحر عن ابن مسعود أيضا،وحكى أيضا قولا آخر عن ابن عباس وهو أنها مدنية سوى قوله تعالى:يَسْئَلُهُ مَنْ فِى السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ الرحمن:29الآية وحكى الاستثناء المذكور فى جمال القراء عن بعضهم ولم يعينه

حضرت مفتی تقی عثمانی مدظلہم "آسان ترجمہ قرآن"میں فرماتے ہیں:

www.suffahpk.com

"اس بارے میں روایات مختلف ہیں کہ یہ سورت مکی ہے یا مدنی،عام طور سے قرآن کریم کے نسخوں میں اس کو مدنی قرار دیا گیا ہے،لیکن علامہ قرطبی نے کئی روایتوں کی بنا پر یہ رجحان ظاہر کیا ہے کہ یہ مکی سورت ہے۔واللہ اعلم۔"

فضائل:

1۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور اہل بیت اطہار سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سورۃ الرحمن عروس القرآن یعنی قرآن کی دلہن ہے۔

تفسیر الألوسی=روح المعانی(96/14)

وسميت في حديث أخرجه البيهقي عن علي كرم الله تعالى وجهه مرفوعا ‹‹عروس القرآن›› ورواه موسى بن جعفر رضي الله تعالى عنهما عن آبائه الأطهار كذلك

2۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ (ایک دفعہ) اپنے صحابہ کے پاس تشریف لائے۔آپ نے سورۃ الرحمن اول سے آخر تک تلاوت فرمائی،صحابہ کرام خاموش سنتے رہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے سورۃ الرحمن جنات کے اوپر پڑھی وہ جواب دینے میں تم سے زیادہ اچھے تھے، میں جب بھی (فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ) پڑھتا تو وہ (جنات) کہتے لَا بِشَيْءٍ مِنْ نِعَمِكَ رَبَّنَا نُكَذِّبُ فَلَكَ الْحَمْدُ یعنی اے ہمارے رب ہم تیری نعمتوں میں سے کسی بھی نعمت کو نہیں جھٹلاتے تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں۔(سنن الترمذي،کتاب تفسیر القرآن)

3۔ یہ سورت وہ واحد سورت ہے جس میں بیک وقت انسانوں اور جنات دونوں کو صراحت کے ساتھ مخاطب فرمایا گیا ہے۔

www.suffahpk.com

خلاصہ مضامین

شیخ الاسلام حضرت مفتی تقی عثمانی "آسان ترجمہ قرآن" میں لکھتے ہیں:

"اس سورت میں جن وانس دونوں کو اللہ تعالی کی وہ بیشمار نعمتیں یاد دلائی گئی ہیں جو اس کائنات میں پھیلی پڑی ہیں، اور بار بار یہ فقرہ دہرایا گیا ہے { فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ } [الرحمن: 13] کہ اب بتاؤ کہ تم دونوں اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟

اپنے اسلوب اور فصاحت وبلاغت کے اعتبار سے بھی یہ ایک منفرد سورت ہے، جس کی تاثیر کو کسی اور زبان میں ترجمہ کر کے منتقل نہیں کیا جا سکتا۔"

احکام

1۔اللہ تعالی نے الرحمن فرما کر فوراً تعلیم کا ذکر فرمایا، اس میں یہ اشارہ ہے کہ بچوں کو تعلیم دینے کے لیے شفقت اور نرمی کا رویہ رکھنا زیادہ مؤثر اور مفید ہوگا۔{الرَّحْمَٰنُ (1) عَلَّمَ الْقُرْآنَ} [الرحمن: 2،1]

2۔جنات کے جدامجد کا نام "جان" ہے۔{وَخَلَقَ الْجَانَّ مِن مَّارِجٍ مِّن نَّارٍ} [الرحمن: 15] ایک قول یہ ہے کہ ابلیس ان کا جدامجد ہے جس کی تفصیل سورہ کہف میں بتائی جا چکی ہے۔ ممکن ہے کہ جان سے مراد جنات کی مخلوق ہو اور اصل ان کا جدامجد ابلیس ہی ہو۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ اصل جدامجد جان ہو جبکہ ابلیس اس کی نسل سے ہو اور سورہ کہف میں جنات کو ابلیس کی نسل سے قرار دینے کا مطلب شیاطین کو ابلیس کے تابع بتانا ہو۔

تفسير الألوسي = روح المعاني (104/14)

وَخَلَقَ الْجَانَّ هو أبو الجن وهو إبليس قاله الحسن وقال مجاهد: هو أبو الجن وليس بإبليس وقيل: هو اسم جنس شامل للجن

3۔اس سورت میں تمام خطابات انس وجن دونوں مخلوقات سے ہیں؛ یہ اس کی واضح دلیل ہے کہ انسانوں کی طرح جنات بھی احکام شریعت کے مکلف ہیں اور جنت جہنم دونوں کے لیے ہی بنائی گئی ہیں۔{سَنَفْرُغُ لَكُمْ أَيُّهَ الثَّقَلَانِ}[الرحمن:31]

4۔سورت کی آیت 33 سے بعض اہل علم نے استدلال کیا ہے کہ آسمان زمین کے کناروں سے نکلنا راکٹ وغیرہ سے ممکن ہے۔آج کا انسان راکٹ کی مدد سے زمین کے کناروں سے نکل چکا ہے لیکن آسمان کے کنارے تلاش تک نہیں کرسکا، پار کیسے کرے؟{يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ إِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَن تَنفُذُوا مِنْ أَقْطَارِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ فَانفُذُوا لَا تَنفُذُونَ إِلَّا بِسُلْطَانٍ}[الرحمن:33]

5۔سورت سے{هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ}[الرحمن:60] کا اصول بھی معلوم ہوتا ہے کہ نیکی کے بدلے نیکی کرنی چاہیے۔

6۔نیک عورتوں کی صفات بیان کی گئی ہیں کہ وہ پردہ نشین اور نیچی نگاہوں والی ہوتی ہیں، کبھی کسی نامحرم نے ان کو چھوا تک نہیں ہوتا۔{فِيهِنَّ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ}[الرحمن:56]{حُورٌ مَّقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ}

www.suffahpk.com

سورۃ الواقعۃ

اعداد و شمار و وجہ تسمیہ

یہ سورت مصحف کی ترتیب کے لحاظ سے 56ویں اور نزول کی ترتیب کے لحاظ سے 46ویں سورت ہے۔تین رکوع اور 96 آیات پر مشتمل ہے۔ یہ سورت مکی زندگی کے ابتدائی دور کی سورتوں میں سے ہے۔ سورت کی پہلی ہی آیت میں واقعہ کا لفظ آیا ہے جس سے مراد قیامت کا واقعہ ہے۔اسی کے نام پر اس سورت کو سورۂ واقعہ کہا جاتا ہے۔

تفسیر الألوسی = روح المعانی (128/14)

«مکیة» کما أخرجه البیهقی فی الدلائل وغیره عن ابن عباس وابن مردویه عن ابن الزبیر، واستثنی بعضهم قوله تعالى: ثُلَّةٌ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَثُلَّةٌ مِنَ الْآخِرِينَ [الواقعة: 39،40] کما حکاه فی الإتقان و کذا أستثنی قوله سبحانه: فَلَا أُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ النُّجُومِ إلى تُكَذِّبُونَ [الواقعة: 75،82] لما أخرجه مسلم فی سبب نزوله وسیأتی إن شاء الله تعالى وفی مجمع البیان حکایة استثناء قوله تعالى: وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ تُكَذِّبُونَ [الواقعة: 82] عن ابن عباس وقتادة

فضائل:

1۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی ایک طویل حدیث ہے جس میں آپ فرماتے ہیں:
"میں نے اپنی بیٹیوں کو حکم دیا ہے کہ وہ ہر رات سورۃ الواقعۃ پڑھا کریں، کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص ہر رات سورۃ الواقعۃ پڑھے تو اس کبھی بھی فقر و فاقہ نہیں پہنچے گا۔(تفسیر ابن کثیر)

www.suffahpk.com

3۔آپ ﷺ نے فرمایا: سورۃ الواقعہ مال دار کرنے والی سورت ہے۔اسے خود بھی پڑھو اور اپنی اولاد کو بھی سکھاؤ!

تفسیر الألوسی = روح المعانی (128/14)

وجاء فی فضلها آثار أخرج أبو عبيد فی فضائله وابن الضريس والحارث بن أبی أسامة وأبو يعلى وابن مردويه والبيهقی فی الشعب عن ابن مسعود قال: «سمعت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يقول: من قرأ سورة الواقعة كل ليلة لم تصبه فاقة أبدا» وأخرج ابن عساكر عن ابن عباس نحوه مرفوعا وأخرج ابن مردويه عن أنس عن رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قال: «سورة الواقعة سورة الغنى فاقرؤوها وعلموها أولادكم»

خلاصہ مضامین

شیخ الاسلام حضرت مفتی تقی عثمانی "آسان ترجمہ قرآن" میں لکھتے ہیں:

"اس سورت میں معجزانہ فصاحت وبلاغت کے ساتھ پہلے تو قیامت کے حالات بیان فرمائے گئے ہیں پھر بتایا گیا ہے کہ آخرت میں تمام انسان اپنے انجام کے لحاظ سے تین مختلف گروہوں میں تقسیم ہوجائیں گے:

1۔آیت نمبر 10 تا 26 میں ایک ایسے گروہ کا تذکرہ کیا گیا ہے جو اللہ تعالی کے مقرب بندوں کا ہوگا جو ایمان اور عمل صالح کے لحاظ سے اعلی ترین مرتبے کے حامل ہیں۔وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ (10) أُولَئِكَ الْمُقَرَّبُونَ۔۔۔الی۔۔۔إِلَّا قِيلًا سَلَامًا سَلَامًا﴾[الواقعة:10-26]

www.suffahpk.com

2۔آیت نمبر 27 تا 40 میں ایک اور گروہ کا تذکرہ فرمایا جو ان عام مسلمانوں کا ہوگا جنہیں ان کے اعمال نامے ان کے دائیں ہاتھ میں دیے جائیں گے۔{وَأَصْحَابُ الْيَمِينِ مَا أَصْحَابُ الْيَمِينِ...الی...ثُلَّةٌ مِّنَ الْأَوَّلِينَ (39) وَثُلَّةٌ مِّنَ الْآخِرِينَ}[الواقعة:27-40]

3۔تیسرا گروہ ان کافروں کا ہوگا جن کے اعمال نامے ان کے بائیں ہاتھ میں دیے جائیں گے۔{وَأَصْحَابُ الشِّمَالِ مَا أَصْحَابُ الشِّمَالِ (41) فِي سَمُومٍ وَحَمِيمٍ (42) وَظِلٍّ مِّن يَحْمُومٍ (43) لَّا بَارِدٍ وَلَا كَرِيمٍ}[الواقعة:41-44]

پھر ان تینوں گروہوں کو جن حالات سے سابقہ پیش آئے گا اس کی ایک جھلک بڑے مؤثر انداز میں دکھائی گئی ہے۔

اس کے بعد انسان کو خود اس کے اپنے وجود اور ان نعمتوں کی طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی عطا ہے اور اس کا تقاضا یہ ہے کہ انسان اسی کا شکر بجالا کر اس کی وحدانیت کا اعتراف کرے، اور توحید پر ایمان لائے۔

پھر آخری رکوع میں قرآن کریم کی حقانیت کا بیان فرماتے ہوئے انسان کو اس کی موت کا وقت یاد دلایا گیا ہے کہ اس وقت وہ کتنا ہی بڑا آدمی سمجھا جاتا ہو، نہ تو خود اپنی موت سے چھٹکارا پا سکتا ہے نہ اپنے کسی محبوب کو موت سے بچا سکتا ہے، لہٰذا جو پروردگار موت اور زندگی کا مالک ہے وہی مرنے کے بعد بھی انسان کے انجام کا فیصلہ کرنے کا حق رکھتا ہے، اور انسان کا کام یہ ہے کہ اس کی عظمت کے آگے سر بسجود ہو۔"

www.suffahpk.com

احکام

1۔آسمانوں میں فرشتے ہی قرآن کو چھو سکتے ہیں جو کہ نہایت پاک صاف مخلوق ہے اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ دنیا میں بھی قرآن کریم کو ناپاکی کی حالت میں ہاتھ نہیں لگانا چاہیے۔{لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ} [الواقعة:79] چنانچہ احادیث میں اس کی وضاحت موجود ہے کہ لا یمس القرآن الا طاھر

2۔بارش آسمان سے نہیں بلکہ بادلوں سے نکلتی ہے۔یہی سائنسی مشاہدہ بھی ہے۔ {أَأَنْتُمْ أَنْزَلْتُمُوهُ مِنَ الْمُزْنِ أَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُونَ} [الواقعة:69]

3۔جنت کے نظاروں سے بہت سے شاہی مہمانی کے کئی آداب بھی معلوم ہوتے ہیں کہ میز کس طرح لگائے جائیں؟ نوکر کیسے ہوں؟ کھانوں کی اقسام کون سی ہوں؟ عَلَى سُرُرٍ مَوْضُونَةٍ مُتَّكِئِينَ عَلَيْهَا مُتَقَابِلِينَ يَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُخَلَّدُونَ بِأَكْوَابٍ وَأَبَارِيقَ وَكَأْسٍ مِنْ مَعِينٍ لَا يُصَدَّعُونَ عَنْهَا وَلَا يُنْزِفُونَ وَفَاكِهَةٍ مِمَّا يَتَخَيَّرُونَ وَلَحْمِ طَيْرٍ مِمَّا يَشْتَهُونَ وَحُورٌ عِينٌ كَأَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُونِ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا تَأْثِيمًا إِلَّا قِيلًا سَلَامًا سَلَامًا}

4۔جنت کی حوریں ہم عمر ہوں گی۔اس سے یہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ شادی کے لیے کنواری ہم عمر یا عمر کے معمولی فرق سے جیون ساتھی کا انتخاب کرنا چاہیے، تاہم اگر کسی معاشرے میں عمروں میں کافی تفاوت ہوتا ہو تو شرعاً اس میں بھی کوئی حرج نہیں۔{فَجَعَلْنَاهُنَّ أَبْكَارًا (36) عُرُبًا أَتْرَابًا} [الواقعة:3736]

www.suffahpk.com

سورۃ الحدید

اعداد و شمار، وجہ تسمیہ

یہ سورت مصحف کی ترتیب کے لحاظ سے 57ویں اور نزول کی ترتیب کے لحاظ سے 94ویں سورت ہے۔اس سورت میں 4رکوع اور 29آیات ہیں۔

اس سورت کے مکی یا مدنی ہونے کے بارے میں اختلاف ہے۔جمہور کا موقف ہی ہے کہ یہ مدنی سورت ہے، تاہم اس کی ابتدائی آیات اور آیت نمبر16 کے بارے میں کہا جاسکتا ہے کہ یہ مکی آیات ہیں۔

اس سورت کی آیت نمبر:۲۵ میں لوہے کا ذکر آیا ہے، لوہے کو عربی میں حدید کہتے ہیں، اس لیے سورت کا نام سورۃ الحدید ہے۔

تفسیر الألوسی=روح المعانی(164/14)

أخرج جماعة عن ابن عباس أنها نزلت بالمدينة وقال النقاش وغيره هي مدنية بإجماع المفسرين ولم يسلم له فقد قال قوم: إنها مكية نعم الجمهور- كما قال ابن الفرس على ذلك.

وقال ابن عطية: لا خلاف أن فيها قرآنا مدنيا لكن يشبه أن يكون صدرها مكيا، ويشهد لهذا ما أخرجه البزار في مسنده والطبراني وابن مردويه وأبو نعيم في الحلية والبيهقي وابن عساكر عن عمر رضي الله تعالى عنه أنه دخل على أخته قبل أن يسلم فإذا صحيفة فيها أول سورة الحديد فقرأه حتى بلغ آمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَأَنْفِقُوا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُسْتَخْلَفِينَ فِيهِ الحديد: 7 فأسلم ويشهد لمكية آيات أخر ما أخرج مسلم والنسائي وابن ماجة وغيرهم عن ابن مسعود ما كان بين إسلامنا وبين أن عاتبنا

www.suffahpk.com

اللہ تعالی بہذہ الآیۃ أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنْ تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللَّهِ الحدید:16 إلا أربع سنین وأخرج الطبرانی والحاکم وصححہ وغیرھما عن عبداللہ بن الزبیر أن ابن مسعود أخبرہ أنہ لم یکن بین إسلامھم وبین أن نزلت ھذہ الآیۃ یعاتبھم اللہ تعالی بھا إلا أربع سنین وَلَا يَكُونُوا كَالَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلُ الحدید:16 الآیۃ لکن سیأتی إن شاء اللہ تعالی آثار تدل علی مدنیتھا ذکر ولعلھا لا تصلح للمعارضۃ.

ونزلت یوم الثلاثاء علی ما أخرج الدیلمی عن جابر مرفوعا لا تحتجموا یوم الثلاثاء فإن سورۃ الحدید أنزلت علیّ یوم الثلاثاء وفیہ أیضا خبر رواہ الطبرانی وابن مردویہ عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنھما بسند ضعیف

خلاصہ مضامین

گزشتہ سورتوں کے مقابلے میں اس کا انداز بیان مختلف ہے۔ سورت میں اللہ تعالی کے متعدّد اسمائے حسنی آئے ہیں: العزیز الحکیم، علی کل شیء قدیر، الاول الآخر الظاھر، الباطن، ھو معکم اینما کنتم، علیم بذات الصدور، الرؤف الرحیم، ذوالفضل العظیم، خبیر، قوی۔

شیخ الاسلام حضرت مفتی تقی عثمانی "آسان ترجمۂ قرآن" میں لکھتے ہیں:

"اس سورت کی آیت نمبر:١٠ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ فتح مکہ کے بعد نازل ہوئی تھی، اس موقع پر چونکہ مسلمانوں کے خلاف کافروں کی دشمنی کی کاروائیاں بڑی حد تک دھیمی پڑ گئی تھیں اور جزیرۂ عرب پر مسلمانوں کا تسلط بڑھ رہا تھا، اس لیے اس سورت میں مسلمانوں کو تلقین کی گئی ہے کہ وہ اپنے آپ کو ان صفات سے آراستہ کرنے پر زیادہ توجہ دیں جو ان کے دین کو مطلوب ہیں، اور اللہ تعالی سے اپنی کوتاہیوں پر مغفرت مانگیں نیز ترغیب دی گئی ہے کہ وہ اللہ تعالی کے راستے میں اپنا مال خرچ کریں اور آخرت کی بہبود کو دنیا کے مال و دولت پر ترجیح دیں جس کے نتیجے میں انہیں آخرت میں ایک

www.suffahpk.com

ایسا نور عطا ہو گا جو انہیں جنت تک لے جائے گا، جبکہ منافق لوگ اس نور سے محروم کر دیے جائیں گے۔"

عقائد و احکام

1۔ اللہ تعالیٰ اپنے علم و قدرت کے لحاظ سے ہر جگہ موجود ہے۔{وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنتُمْ}[الحدید:4]

2۔ تمام صحابہ کرام عادل ہیں اور اللہ تعالیٰ ان سب سے راضی ہیں، البتہ فتح مکہ سے پہلے اسلام لانے والے صحابہ کرام کا مرتبہ زیادہ بڑا ہے فتح مکہ کے بعد اسلام لانے والوں کے مقابلے میں۔{لَا يَسْتَوِي مِنكُم مَّنْ أَنفَقَ مِن قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ أُولَٰئِكَ أَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِينَ أَنفَقُوا مِن بَعْدُ وَقَاتَلُوا وَكُلًّا وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنَىٰ}[الحدید:10]

3۔ مال دراصل اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہے۔ انسان مال کی ملکیت میں اللہ تعالیٰ کا قائم مقام ہے مستخلفین فیہ، اس لیے اُسے چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق مال استعمال کرے۔

4۔ قساوت قلبی یعنی دل کی سختی غفلت کی زیادتی اور ایک لمبے عرصے تک دین سے دوری سے پیدا ہوتی ہے۔ دل کی سختی کا علاج اللہ کا ذکر ہے۔{أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَن تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللَّهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ وَلَا يَكُونُوا كَالَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِن قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوبُهُمْ}[الحدید:16]

5۔ عیسائیوں کی تاریخ بھی بتائی گئی ہے کہ ان کے اندر شفقت اور رحم دلی پائی جاتی ہے۔ ترک لذات، ترک نکاح اور ترک تعلقات جسے رہبانیت کہا جاتا ہے یہ اصل مذہب عیسائیت میں موجود نہیں ہے، عیسائیوں نے خود اپنی طرف سے اپنے مذہب کی حفاظت کے لیے یہ نظام وضع کیا تھا لیکن کیونکہ یہ نظام فطرت اور دین کے خلاف تھا اور مختلف طرح کے خود ساختہ التزامات اور رسوم و بدعات پر مشتمل تھا اس لیے وہ اس کی سختیوں کی رعایت نہ کر سکے اور اندر ہی اندر وہ ان حدود کو توڑتے رہے۔ ان میں سے جو آپ ﷺ پر ایمان لے آتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں اجر دیں گے اور اکثر ایمان نہیں لاتے وہ ناکام ہیں۔{وَرَهْبَانِيَّةً ابْتَدَعُوهَا مَا

www.suffahpk.com

كَتَبْنَاهَا عَلَيْهِمْ إِلَّا ابْتِغَاءَ رِضْوَانِ اللَّهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا فَآتَيْنَا الَّذِينَ آمَنُوا مِنْهُمْ أَجْرَهُمْ وَكَثِيرٌ مِنْهُمْ فَاسِقُونَ﴾[الحدید:27]

6۔وانزلنا الحدید(آیت25) سے معلوم ہوتا ہے کہ لوہا اس دنیا کی دھات نہیں بلکہ کسی اور جہاں سے نازل کیا گیا ہے۔جدید تحقیقات سے اس کی تصدیق ہوتی ہے۔

7۔دنیا کی حقیقت یہ ہے کہ بچپن کھیل کود میں جوانی زیب وزینت میں اور ادھیڑ بن مال واولاد کے اضافے کی خواہش میں گزر جاتی ہے۔اعْلَمُوا أَنَّمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَلَهْوٌ وَزِينَةٌ وَتَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ[الحدید:20]

www.suffahpk.com

ہوم ورک

1-كُلُّ امْرِئٍ بِمَا كَسَبَ رَهِينٌ (الطور:21) سے معلوم ہوا کہ:

▪انسان کی صلاحیتیں اس کے پاس بطور قرض ہیں۔

▪انسان کے اعمال جنت کی بدولت جنت ملے گی۔

▪انسان کو اچھے برے اعمال کا اختیار دیا گیا ہے۔

2-انسان کے اندر قدرت کی ان گنت نشانیاں ہیں اس لیے اس کو ــــــ بھی کہا جاتا ہے۔

▪آیات نفسانی

▪عالم فانی

▪عالم اصغر

3-سورہ القمر کے نزول کے وقت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا:

▪بچی تھیں۔

▪رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے نکاح میں آگئی تھیں

▪آپ کے ساتھ سفر میں تھیں

4-سورہ رحمن کی خاصیت یہ ہے کہ اس میں:

▪جنت کی نعمتوں کو خوب صورت پیرائے میں بیان کیا گیا ہے

▪بیک وقت انسانوں اور جنات کو مخاطب کیا گیا ہے

▪اللہ کی نعمتوں کو کھول کر بیان کیا گیا ہے

▪تینوں باتیں درست ہیں

5-سورہ واقعہ سے معلوم ہوا کہ قیامت میں انسانوں کے ــــــ گروہ ہوں گے

www.suffahpk.com

■ دو

■ تین

■ چار

6- ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ (واقعہ:69) سے معلوم ہوا کہ:

■ بارش آسمان سے نہیں بادلوں سے نکلتی ہے

■ بارش برسنے میں آسمانی ہواؤں کا اہم کردار ہے

■ بارش کے لیے آسمانوں میں ایک خاص نظام ہے

7- سورہ قمر مکہ مکرمہ میں اس وقت نازل ہوئی جب:

■ چاند کے دو ٹکڑے ہونے کا واقعہ پیش آیا

■ جب ابوطالب کا انتقال ہوا

■ جب پہلی بار ہجرت حبشہ ہوئی

8- وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ (القمر:22) سے معلوم ہوا کہ نصیحت حاصل کرنے کے لیے قرآن آسان ہے مگر:

■ اس کو اہل علم سے پڑھنا چاہیے

■ احکام کا استنباط علماء کا منصب ہے

■ صحیح سمجھ کے لیے عربی سیکھنا شرط ہے

9- رسول اللہ ﷺ نے جبرئیل امین کو اصلی شکل میں ــــــ بار دیکھا تھا

■ ایک

■ دو

■ تین

www.suffahpk.com

10-ذاریات کے معنی ہیں:

- ہوائیں اڑنے والی
- راکھ بن کر بکھرنے والی
- گرد اڑا کر بکھیرنے والی

11-سورہ الذاریات کے آخری رکوع میں آسمان سے متعلق بتایا گیا ہے کہ:

- وہ ایک ٹھوس شکل میں ہے
- وہ مسلسل پھیل رہا ہے
- آسمان ایک نہیں سات ہیں

12-لَا يَسْتَوِي مِنكُم مَّنْ أَنفَقَ مِن قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ ۚ أُولَٰئِكَ أَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِينَ أَنفَقُوا مِن بَعْدُ وَقَاتَلُوا ۚ وَكُلًّا وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنَىٰ (حدید:10) سے معلوم ہوا کہ:

- اللہ کی راہ میں بکثرت خرچ کرنے والوں کا مرتبہ زیادہ ہے
- تمام غزوات میں شرکت کرنے والوں کا مرتبہ زیادہ ہے
- فتح مکہ سے پہلے اسلام لانے والوں کا مرتبہ زیادہ ہے

13-وَأَنزَلْنَا الْحَدِيدَ فِيهِ بَأْسٌ شَدِيدٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللَّهُ مَن يَنصُرُهُ وَرُسُلَهُ بِالْغَيْبِ ۚ إِنَّ اللَّهَ قَوِيٌّ عَزِيزٌ (حدید:25) سے معلوم ہوا کہ:

- لوہا جہاد میں مسلمانوں کی نصرت کے لیے اتارا گیا
- لوہا جہاد کی اہم ضرورت ہے
- لوہا اس دنیا کی دھات نہیں ہے

14-قساوت قلبی کا علاج ______ ہے

- قبرستان جانا
- ذکر الٰہی
- نفلی روزے

www.suffahpk.com

سورۃ المجادلۃ

اعداد و شمار و وجہ تسمیہ

یہ سورت مصحف کی ترتیب کے لحاظ سے 58 ویں اور نزول کی ترتیب کے لحاظ سے 105 ویں سورت ہے۔ اس سورت میں 3 رکوع اور 22 آیات ہیں۔ اس کا دوسرا نام سورۃ قد سمع اور تیسرا نام سورۃ الظہار ہے۔ یہ مدنی سورت ہے۔ حضرت عطا کے مطابق شروع کی دس آیات مدنی اور باقی سب مکی ہیں۔

تفسیر الألوسی=روح المعانی (197/14)

بفتح الدال و كسرها والثانى هو المعروف وتسمى سورة قد سمع وسميت في مصحف أبي رضى الله تعالى عنه الظهار، وهي على ما روى عن ابن عباس وابن الزبير رضى الله تعالى عنهم مدنية وقال الكلبي وابن السائب إلا قوله تعالى: مَا يَكُونُ مِن نَّجْوَىٰ ثَلَاثَةٍ إِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ [المجادلة: 7]، وعن عطاء: العشر الأول منها مدني وباقيها مكي وقد انعكس ذلك على البيضاوي

مجادلہ (دال کے زبر کے ساتھ) کے معنی ہیں: باہم بحث و تکرار کرنا۔ اگر دال کے زیر کے ساتھ پڑھیں تو مطلب بنے گا: بحث کرنے والی عورت۔ یہ معنی بھی درست ہیں۔

سورت کا نام اس کی پہلی آیت سے لیا گیا ہے جس میں خولہ نامی ایک خاتون کے بحث کرنے کا تذکرہ فرمایا گیا ہے جن کے شوہر حضرت اوس رضی اللہ عنہ نے ان سے ظہار کے الفاظ کہہ دیے تھے۔ حضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم پر ابھی تک ظہار کے احکام نازل نہیں ہوئے تھے اس لیے آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ مجھ پر ظہار کے حوالے سے احکام نازل نہیں ہوئے البتہ شبہ ظاہر کیا کہ شاید تم اپنے شوہر پر حرام ہو چکی ہو۔ اس پر خاتون نے بحث کی کہ شوہر نے طلاق کے الفاظ نہیں کہے تو طلاق کیسے ہو گئی۔ اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں کا ذکر کر کے اللہ سے فریاد کی

www.suffahpk.com

، اس پر یہ آیات نازل ہوئیں۔{قَدْ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا وَتَشْتَكِي إِلَى اللَّهِ وَاللَّهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا} [المجادلة:1]

سورت میں متعدّد اہم موضوعات کا بیان ہے:

1۔ پہلا موضوع ظہار ہے، اہل عرب کے ہاں یہ طریقہ تھا کہ کوئی شوہر اپنی بیوی کو اپنی محرم عورتوں میں سے کسی سے تشبیہ دیتا مثلاً: یوں کہہ دیتا کہ تم میرے لیے میری ماں کی پشت کی طرح ہو، بہن کی طرح ہو تو جاہلیت کے زمانے میں اس کے بارے میں یہ سمجھا جاتا تھا کہ ایسا کہنے سے بیوی ہمیشہ کے لیے حرام ہو جاتی ہے، سورت کی ابتدا میں اسی کے احکام کا بیان ہے جس کی تفصیل ان آیات میں آئی ہے۔الَّذِينَ يُظَاهِرُونَ مِنكُم مِّن نِّسَائِهِم مَّا هُنَّ أُمَّهَاتِهِمْ إِنْ أُمَّهَاتُهُمْ إِلَّا اللَّائِي وَلَدْنَهُمْ وَإِنَّهُمْ لَيَقُولُونَ مُنكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُورًا وَإِنَّ اللَّهَ لَعَفُوٌّ غَفُورٌ وَالَّذِينَ يُظَاهِرُونَ مِن نِّسَائِهِمْ ثُمَّ يَعُودُونَ لِمَا قَالُوا فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مِّن قَبْلِ أَن يَتَمَاسَّا ذَٰلِكُمْ تُوعَظُونَ بِهِ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ فَمَن لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِن قَبْلِ أَن يَتَمَاسَّا فَمَن لَّمْ يَسْتَطِعْ فَإِطْعَامُ سِتِّينَ مِسْكِينًا [المجادلة:2-4]

سورہ احزاب میں بھی اس پر روشنی ڈالی جا چکی ہے کہ ایسا کہنا گناہ ہے لیکن کفارہ دے دینے کے بعد بیوی حلال ہو جاتی ہے۔ جب تک کفارہ نہ دیا جائے اس وقت حرام رہتی ہے۔ کفارہ یہ ہے کہ ایک غلام آزاد کیا جائے اگر غلام نہ ملے تو دو مہینے لگاتار روزے رکھے، بیچ میں ایک دن کا بھی ناغہ نہ ہونے پائے اور اگر کسی معذوری کی وجہ سے یہ بھی نہ ہو سکے تو 60 محتاجوں کو دو وقت کا کھانا کھلا دیا جائے۔

کفارے کے حکم سے بعض اہل علم نے یہ نکتہ اخذ کیا ہے مالی تاوان ایک ایسی چیز ہے جس سے اصلاح کی امید ہے۔ مالی تاوان کا مطلب یہ نہیں کہ مالی جرمانہ لگایا جائے بلکہ اپنے اوپر صدقہ کو لازم کرنا ہے کہ وہ خود کسی محتاج کو دے دے۔

www.suffahpk.com

2۔ دوسرا موضوع یہ ہے کہ بعض یہودی اور منافقین مسلمانوں کو پریشان کرنے کے لیے آپس میں اس طرح سرگوشیاں کیا کرتے تھے جس سے مسلمانوں کو یہ اندیشہ ہوتا تھا کہ وہ ان کے خلاف کوئی سازش کر رہے ہیں، اسی طرح یہودی جب سلام کرتے تو السلام علیکم کی جگہ السام علیکم کہتے جس کے معنی ہیں تمھاری موت ہو جائے۔ سورت میں ان کی شرارتوں کا راز فاش کیا گیا ہے۔ حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ السام علیکم کے جواب میں وعلیکم فرماتے۔ ﴿أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ نُهُوا عَنِ النَّجْوَىٰ ثُمَّ يَعُودُونَ لِمَا نُهُوا عَنْهُ وَيَتَنَاجَوْنَ بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُولِ﴾ [المجادلة:8]

3۔ بعض لوگ حضور اقدس ﷺ سے تنہائی میں کوئی مشورہ یا کوئی بات کرنا چاہتے تھے، اس سورت میں ان خفیہ باتوں کے احکام بیان فرمائے گئے ہیں کہ کیونکہ آپ ﷺ مصروف شخصیت ہیں، تنہائی میں بات کرتے ہوئے بعض اوقات وقت کا خیال نہیں رہ پاتا اور آپ ﷺ کا قیمتی وقت ان باتوں کی نذر ہو جاتا ہے، خصوصاً منافقین جان بوجھ کر آپ ﷺ کا وقت زیادہ لے لیتے تھے تاکہ دوسرے مخلص صحابہ متاثر ہوں اور وہ اپنی ضرورت کی بات نہ کر پائیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس بدنظمی کو ختم کرنے کے لیے قانون بنا دیا کہ جو بھی آپ ﷺ سے تنہائی میں بات کرنا چاہتا ہے اسے پہلے صدقہ نکالنا ہوگا۔ جب یہ آیت نازل ہوئی تو منافقین ان بے کار کی ملاقاتوں سے باز آگئے اور اس طرح آپ ﷺ کو اور صحابہ کرام کو آرام میسر آگیا۔ جب ان بے ضرورت ملاقاتوں کا سلسلہ ختم ہو گیا اور ڈسپلن قائم ہو گیا تو صدقہ دینے کا حکم منسوخ کر دیا گیا۔ ﴿أَأَشْفَقْتُمْ أَنْ تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَاتٍ فَإِذْ لَمْ تَفْعَلُوا وَتَابَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ﴾ [المجادلة:13]

4۔ چوتھا موضوع ان آداب کا بیان ہے جو مسلمانوں کو اپنی اجتماعی مجلسوں میں ملحوظ رکھنے چاہئیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ امیر مجلس اگر کشادہ بیٹھنے کا کہے تو کشادہ کشادہ ہو کر بیٹھو اور اگر وہ مل مل کر بیٹھنے کا کہے تو مل مل کر بیٹھو۔ کسی محترم فرد کے لیے جگہ بنانے کو کہا جائے تو اس کے لیے جگہ بنا دینی چاہیے۔ چاہے اس کے لیے

www.suffahpk.com

کسی کو اپنی جگہ سے اٹھنا پڑے۔ حدیث میں ہے کہ مجلس میں نیا آنے والا شخص خود سے کسی کو جگہ سے اٹھنے کا نہیں کہہ سکتا۔امیر مجلس کہہ سکتا ہے۔يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قِيلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوا فِي الْمَجَالِسِ فَافْسَحُوا يَفْسَحِ اللَّهُ لَكُمْ وَإِذَا قِيلَ انْشُزُوا فَانْشُزُوا[المجادلة:11]آداب مجلس سے یہ نکتہ بھی اخذ کیا گیا ہے کہ اسلام فرق مراتب اور انزل الناس منازلھم کا قائل ہے۔

5۔آخری موضوع ان منافقوں کا تذکرہ ہے جو ظاہر میں تو ایمان کا اور مسلمانوں سے دوستی کا دعوی کرتے رہتے تھے؛لیکن در حقیقت وہ ایمان نہیں لائے تھے،اور در پردہ وہ مسلمانوں کے دشمنوں کی مدد کرتے رہتے تھے۔{أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِم مَّا هُم مِّنكُمْ وَلَا مِنْهُمْ وَيَحْلِفُونَ عَلَى الْكَذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُونَ}[المجادلة:14]

www.suffahpk.com

سورۃ الحشر

اعداد و شمار

یہ سورت مصحف کی ترتیب کے لحاظ سے 59ویں اور نزول کی ترتیب کے لحاظ سے 101ویں سورت ہے۔اس سورت میں 3رکوع اور 24آیات ہیں۔یہ مدنی سورت ہے۔مدینہ منورہ ہجرت فرمانے کے دوسرے سال نازل ہوئی تھی۔

وجہ تسمیہ اور نام

حشر کے لفظی معنی ہیں جمع کرنا،چونکہ اس سورت کی آیت نمبر:۲میں یہ لفظ آیا ہے،اس لیے اس سورت کا نام سورۂ حشر ہے۔بعض صحابہ جیسے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ وہ اسے سورۂ بنی نضیر کہا کرتے تھے۔

تفسیر الألوسی=روح المعانی(232/14)

قال البقاعی:وتسمی سورة بنی النضیر-وأخرج البخاری وغیرہ عن ابن جبیر قال:قلت لابن عباس سورۃ الحشر قال:قل:سورة بنی النضیر قال ابن حجر:كانه كره تسميتها بالحشر لئلا يظن أن المراد به يوم القيامة وإنما المراد هنا إخراج بني النضير وهي مدنية وآيها أربع وعشرون بلا خلاف

حضرت مفتی تقی عثمانی مدظلہم العالی"آسان ترجمہ قرآن"میں تحریر فرماتے ہیں:

"مدینہ منورہ میں یہودیوں کی ایک بڑی تعداد آباد تھی۔انہوں نے اسلامی ریاست کے ساتھ یہ معاہدہ کرلیا تھا کہ آپس میں امن وامان سے رہیں گے اور مدینہ منورہ پر حملہ ہونے کی صورت میں مل کر اس کا دفاع کریں گے،یہودیوں نے اس معاہدے کو قبول تو کرلیا لیکن ان کو حضور نبی کریم

www.suffahpk.com

ﷺ سے دلی بغض تھا،اس لیے وہ خفیہ طور پر آپ کے خلاف سازشیں کرتے رہتے تھے،چنانچہ انہوں نے درپردہ مکہ مکرمہ کے بت پرستوں سے تعلقات رکھے ہوئے تھے اور ان کو مسلمانوں کے خلاف اکساتے رہتے تھے اور ان سے یہ وعدہ کرلیا تھا کہ اگر تم مسلمانوں پر حملہ کروگے تو ہم تمھارا ساتھ دیں گے، یہودیوں کا ایک قبیلہ بنو نضیر کہلاتا تھا،ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ ان سے معاہدے کی کچھ شرائط پر عمل کرانے کے لیے ان کے پاس تشریف لے گئے تو ان لوگوں نے یہ سازش کی کہ جب آپ بات چیت کرنے کے لیے بیٹھیں تو ایک شخص اوپر سے آپ پر ایک چٹان گرادے،جس سے (معاذ اللہ) آپ شہید ہوجائیں،اللہ تعالی نے وحی کے ذریعے آپ کو ان کی اس سازش سے باخبر فرمادیا،اور آپ وہاں سے اٹھ کر چلے آئے۔

اس واقعے کے بعد آپ نے بنو نضیر کے پاس پیغام بھیجا کہ اب آپ لوگوں کے ساتھ ہمارا معاہدہ ختم ہوگیا ہے،اور ہم آپ کے لیے ایک مدت مقرر کرتے ہیں کہ اس مدت کے اندر اندر آپ مدینہ منورہ چھوڑ کر کہیں چلے جائیں،ورنہ مسلمان آپ پر حملہ کرنے کے لیے آزاد ہوں گے،کچھ منافقین نے بنو نضیر کو جاکر یقین دلایا کہ آپ لوگ ڈٹے رہیں،اگر مسلمانوں نے حملہ کیا تو ہم آپ کا ساتھ دیں گے؛چنانچہ بنو نضیر مقررہ مدت میں مدینہ منورہ سے نہیں گئے،آنحضرت ﷺ نے مدت گزرنے کے بعد ان کے قلعے کا محاصرہ کرلیا اور منافقین نے ان کی کوئی مدد نہیں کی،آخر کار ان لوگوں نے ہتھیار ڈال دیے اور آنحضرت ﷺ نے ان کو مدینہ منورہ سے جلاوطن کرنے کا حکم دیا،البتہ یہ اجازت دی کہ ہتھیاروں کے سوا وہ اپنا سارا مال ودولت اپنے ساتھ لے جاسکتے ہیں،یہ سورت اس واقعے کے پس منظر میں نازل ہوئی،اور اس میں اس واقعے پر تبصرہ بھی فرمایا گیا ہے،اور اس سے متعلق بہت سی ہدایات بھی دی گئی ہیں۔"

www.suffahpk.com

احکام:

1۔کفار قتل یا قید کیے بغیر انہیں صرف جلاوطن کرنا بھی جائز ہے، تاہم بعض اہل علم نے اس کو منسوخ مانا ہے۔{هُوَ الَّذِي أَخْرَجَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ مِنْ دِيَارِهِمْ لِأَوَّلِ الْحَشْرِ}[الحشر:2]

2۔کافروں کے محاصرے کے دوران درختوں کو نقصان پہنچانا عام حالات میں مناسب عمل نہیں، البتہ کبھی جنگی تدبیر اور مصلحت کے طور پر کاٹنے پڑیں تو کاٹ سکتے ہیں جیسے یہود بنی نضیر کے درخت کاٹے گئے تو ان کے دلوں میں دہشت بیٹھ گئی اور وہ قلعہ سے نکلنے پر آمادہ ہوگئے۔{مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلَى أُصُولِهَا فَبِإِذْنِ اللَّهِ وَلِيُخْزِيَ الْفَاسِقِينَ}[الحشر:5]

3۔اسی آیت سے اجتہاد کی اجازت بھی ثابت ہوتی ہے؛ کیونکہ صحابہ کرام اپنے اجتہاد سے درخت وغیرکاٹ چکے تھے اس کے بعد آیت نازل ہوئی اور ان کے اجتہاد کی تصویب فرمائی گئی۔

4۔کفار سے ملنے والا وہ مال جو باقاعدہ لڑائی کے بغیر حاصل ہو اسے مال فیئ کہتے ہیں۔اس کے احکام مال غنیمت سے مختلف ہیں۔مال غنیمت وہ مال ہوتا ہے جو جنگ کے نتیجے میں فتح کے بعد حاصل ہوتا ہے۔لیکن جنگ کی نوبت ہی نہ آئے تو کیونکہ اس میں محنت زیادہ نہیں ہوئی اور نقصان نہیں اٹھانا پڑا اس لیے یہ سارا مال مسلمانوں کے اجتماعی اموال کہلائیں گے اور مجاہدین کے درمیان تقسیم نہ ہوں گے۔{وَمَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ وَلَكِنَّ اللَّهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ مَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْ أَهْلِ الْقُرَى فَلِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ كَيْ لَا يَكُونَ دُولَةً بَيْنَ الْأَغْنِيَاءِ مِنْكُمْ وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ

5۔مال فی کو آئندہ نسلوں کے لیے محفوظ رکھنا یا اس سے ان کے مفاد کے لیے کام کروانا جائز ہے۔{وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ}[الآیۃ/10]

6۔کفار اگر مسلمانوں کے ملک پر قبضہ کرلیں اور مسلمانوں کی جائیداد پر بھی باقاعدہ قبضہ کرکے خود اس میں رہنا شروع کردیں تو وہ جائیداد مسلمانوں کی ملکیت سے نکل کر کفار کی ملکیت میں چلی جاتی ہے۔آیت

www.suffahpk.com

ہیں مہاجرین کو فقرا اسی لیے کہا گیا ہے ورنہ ان کی مقبوضہ املاک مکہ میں موجود تھیں۔﴿لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِن دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ﴾ الحشر:8

7-ایثار اور اپنا تمام مال خرچ کردینا اس شخص کے لیے جائز ہے جسے مال خرچ کرنے کے بعد کسی طرح کا قلق یا اضطراب محسوس نہ ہو، انصار کا ایثار ایسا ہی تھا جہاں تک عام مسلمانوں کی بات ہے جنھیں ایثار کے بعد اضطراب اور بے صبری ہونے لگتی ہے ان کے لیے اپنا تمام مال خرچ کردینا مکروہ ہے۔

أحكام القرآن للكيا الهراسى (408/4)

والخصاصة الحاجة فأثنى الله تعالى عليهم بإيثارهم المهاجرين على أنفسهم فيما ينفقون عليهم وإن كانوا هم محتاجين إليه وورد ت أخبار صحيحة فى النهى عن التصدق بجميع ما يملكه الإنسان ولكن إنما كره ذلك فى حق من لا يوثق منه بالصبر على الفقر وخاف أن يتعرض للمسألة إذا فقد ما ينفقه ألا ترى أنه قال: يأتينى أحدكم بجميع ما يملكه فيتصدق به ثم يقعد يتكفف وجوه الناس فإنما كره الإيثار لمن كانت هذه صفته فأما الأنصار الذين أثنى الله عليهم فلم يكونوا على هذه الصفة بل كانوا كما قال تعالى: ﴿وَالصَّابِرِينَ فِي الْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ وَحِينَ الْبَأْسِ﴾ فكان الإيثار منهم أفضل من الإمساك والإمساك لمن لا يصبر ويتعرض للمسألة أولى من الإيثار

8۔مہاجرین اور انصار صحابہ کے فضائل معلوم ہوتے ہیں۔﴿لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِن دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا وَيَنصُرُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَٰئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ وَالَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ مِن قَبْلِهِمْ يُحِبُّونَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُونَ فِي صُدُورِهِمْ حَاجَةً مِّمَّا أُوتُوا وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَن يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾ الحشر:8-9

www.suffahpk.com

آخری تین آیات کی فضیلت

آخری تین آیات کی ایک فضیلت یہ ہے کہ جو شخص صبح کے وقت تین بار أعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم پڑھ کر یہ تین آیات پڑھ لے اللہ تعالی 70 ہزار فرشتے اس کے حق میں دعائے خیر کرنے کے لیے مقرر فرما دیتے ہیں جو شام تک اس کے لیے دعائیں کرتے ہیں چنانچہ اگر اس دوران یہ شخص انتقال کر جائے تو شہید کا مرتبہ پائے گا۔ اور اگر یہی عمل وہ شام میں کر لے تو اس کی بھی یہی فضیلت ہے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ جو شخص صبح یا شام میں کسی وقت یہ تین آیات پڑھ لے تو اگر وہ اس دن یا رات مر بھی جائے تو اس کے لیے جنت واجب ہو جائے گی۔

دعائیں:

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ [الحشر: 10]

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار! ہماری بھی مغفرت فرمایئے، اور ہمارے ان بھائیوں کی بھی جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں، اور ہمارے دلوں میں ایمان لانے والوں کے لیے کوئی بغض نہ رکھیے۔ اے ہمارے پروردگار! آپ بہت شفیق، بہت مہربان ہیں۔

www.suffahpk.com

سورۃ الممتحنہ

اعداد و شمار

یہ سورت مصحف کی ترتیب کے لحاظ سے 60ویں اور نزول کی ترتیب کے لحاظ سے 90ویں سورت ہے۔اس سورت میں 2رکوع اور 13 آیات ہیں۔

وجہ تسمیہ اور نام

اس سورت کو سورۃ الامتحان اور سورۃ المودۃ بھی کہا گیا ہے۔چونکہ اس سورت میں آنحضرت ﷺ کو ان عورتوں کا امتحان یا جائزہ لینے کا حکم دیا گیا تھا،اس لیے اس سورت کا نام ممتحنہ ہے،یعنی امتحان لینے والی۔

یہ مدنی سورت ہے۔صلح حدیبیہ اور فتح مکہ کے درمیانی عرصے میں نازل ہوئی،جن کی تفصیل پیچھے سورۂ فتح کے تعارف میں گزر چکی ہے۔

تفسير الألوسی=روح المعانی(259/14)

قال ابن حجر: المشهور فی هذه التسمية أنها بفتح الحاء وقد تكسر فعلى الأول هی صفة المرأة التی أنزلت بسببها،وعلى الثانی صفة السورة كما قيل لبراءة: الفاضحة وفی جمال القراء تسمى أيضا سورة الامتحان وسورة المودة وأطلق ابن عباس وابن الزبير رضی الله تعالى عنهم القول بمدنيتها،وذكر بعضهم أن أولها نزل يوم فتح مكة فكونها مدنية إما من باب التغليب أو مبنی على أن المدنی ما نزل بعد الهجرة وهی ثلاث عشرة آية بالاتفاق

www.suffahpk.com

سورت کی شروع کی آیتوں کے نزول کا پس منظر یہ ہے کہ سورۂ فتح کے تعارف میں ہم یہ بیان کر چکے ہیں کہ صلح حدیبیہ کے معاہدے کو مکہ مکرمہ کے کافروں نے دو سال کے اندر اندر ہی توڑ دیا تھا، اور آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے قریش کے لوگوں پر واضح فرما دیا تھا کہ اب وہ معاہدہ باقی نہیں رہا، اس کے بعد آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے مکہ مکرمہ کے کفار پر ایک فیصلہ کن حملہ کرنے کی تیاری شروع فرما دی تھی؛ لیکن ساتھ ہی کوشش یہ تھی کہ قریش کے لوگوں کو آپ کی تیاری کا علم نہ ہو، اسی دوران سارہ نام کی ایک عورت جو گانا بجا کر پیسے کماتی تھی، مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ آئی اور اس نے بتایا کہ وہ مسلمان ہو کر نہیں آئی؛ بلکہ وہ شدید مفلسی میں مبتلا ہے؛ کیونکہ جنگ بدر کے بعد قریشِ مکہ کی عیش و عشرت کی محفلیں ویران ہو چکی ہیں، اب کوئی اسے گانے بجانے کے لیے نہیں بلاتا، اس لیے مالی امداد حاصل کرنے کے لیے آئی ہے، آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے بنو عبد المطلب کو اس کی مدد کرنے کی ترغیب دی، اور اس کو کچھ نقدی اور کچھ کپڑے دے کر رخصت کیا گیا۔

دوسری طرف مہاجرین صحابہ کرام میں حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ ایک ایسے بزرگ تھے جو اصل میں یمن کے باشندے تھے اور مکہ مکرمہ آکر بس گئے تھے، مکہ مکرمہ میں ان کا قبیلہ نہیں تھا، وہ خود تو ہجرت کر کے مدینہ منورہ آگئے تھے، لیکن ان کے اہل و عیال مکہ مکرمہ ہی میں رہ گئے تھے، جن کے بارے میں انہیں یہ خطرہ تھا کہ کہیں قریش کے لوگ ان پر ظلم نہ کریں، دوسرے مہاجر صحابہ جن کے اہل و عیال مکہ مکرمہ میں رہ گئے تھے، انہیں تو کسی قدر اطمینان تھا کہ ان کا پورا قبیلہ وہاں موجود ہے جو کافروں کے ظلم سے انہیں تحفظ دے سکتا ہے؛ لیکن حضرت حاطب کے اہل و عیال کو یہ تحفظ حاصل نہیں تھا، جب سارہ نامی عورت مکہ مکرمہ واپس جانے لگی تو ان کے دل میں یہ خیال آیا کہ اگر میں قریش کے لوگوں کو خفیہ طور پر ایک خط میں یہ اطلاع دے دوں کہ حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ان پر حملہ کرنے کی تیاری کر رہے ہیں تو اس سے آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا تو کوئی نقصان نہیں ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ سے مکہ مکرمہ کی فتح کا وعدہ فرما رکھا ہے؛ لیکن میری

www.suffahpk.com

طرف سے قریش پر ایک احسان ہوجائے گا، اور اس احسان کی وجہ سے وہ میرے اہل وعیال کے ساتھ نرمی کا معاملہ کریں گے۔

چنانچہ انہوں نے ایک خط لکھ کر سارہ کے حوالے کردیا کہ وہ قریش کے سرداروں کو پہنچادے، ادھر اللہ تعالی نے وحی کے ذریعے آنحضرت ﷺ کو اطلاع دے دی کہ سارہ ایک خفیہ خط لے کر گئی ہے اور روضہ خاخ کے مقام تک پہنچ چکی ہے، آپ ﷺ نے حضرت علی، حضرت مرثد اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہم کو اس مہم پر روانہ فرمایا کہ وہ اس عورت کا پیچھا کر کے اس سے وہ خط برآمد کریں، اور یہاں واپس لے آئیں، یہ حضرات گئے اور انہوں نے وہ خط برآمد کرلیا، حضرت حاطب سے پوچھا گیا تو انہوں نے معذرت کی، اور اپنی اس غلطی کی وجہ بیان کی جو اوپر ذکر کی گئی ہے، آنحضرت ﷺ نے ان کی نیک نیتی کی وجہ سے ان کی اس غلطی کو معاف فرمادیا، اسی واقعے پر اس سورت کی ابتدائی آیتیں نازل ہوئیں۔ (مستفاد از آسان ترجمۂ قرآن)

اس سورت میں دو موضوعات پر بحث ہے: ایک کفار کے ساتھ دوستی کے تعلقات کے بارے میں دوسرے کافر ملکوں سے آنے والی نومسلم خواتین کے حوالے سے۔

سورت کے شروع میں یہ بیان ہوا ہے کہ مسلمانوں کے لیے غیر مسلموں سے کس قسم کے تعلقات رکھنا جائز ہے اور کس قسم کے ناجائز، چنانچہ فرمایا گیا ہے کہ مسلمانوں کو ان کفار سے جو مسلمانوں کے ساتھ حالت جنگ میں ہیں، ان سے کسی بھی طرح کے تعلقات نہیں رکھنے چاہییں، ایسے کفار سے تجارتی واقتصادی معاملات بھی جائز نہیں، ان سے کوئی بھی ایسا معاملہ درست نہیں جس سے ان کو نفع پہنچے۔ چنانچہ مسلمان اور حربی کے مابین اسی طرح حربی کافروں کے درمیان باہم وراثت بھی جاری نہ ہوگی۔ اور ایسے کافر باپ کا نفقہ بھی مسلمان بیٹے پر واجب نہیں۔ صرف دفع ضرر کے لیے یا کافر کی ہدایت کے لیے یا وہ مہمان بن کر آئے تب اس کے ساتھ ظاہری حسن اخلاق جائز ہے۔ قلبی دوستی کسی بھی صورت میں جائز نہیں، سخت گناہ ہے۔ البتہ وہ کفار جو مسلمانوں سے حالت جنگ میں نہیں ہیں، ان کے ساتھ حسن سلوک، رواداری یا تجارتی واقتصادی تعلقات یا

www.suffahpk.com

ان پر صدقہ وخیرات، جائز ہیں۔ تاہم قلبی دوستی ان سے بھی جائز نہیں۔ قلبی دوستی کا مطلب ایسی دوستی جس سے دونوں کا مقصد زندگی اور نفع نقصان ایک ہوجائے۔ لَا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَلَمْ يُخْرِجُوكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ أَنْ تَبَرُّوهُمْ وَتُقْسِطُوا إِلَيْهِمْ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ إِنَّمَا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ قَاتَلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَأَخْرَجُوكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ وَظَاهَرُوا عَلَى إِخْرَاجِكُمْ أَنْ تَوَلَّوْهُمْ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ [الممتحنة:98]

سورت کا دوسرا موضوع تو مسلم خواتین ہیں جو ہجرت کر کے اسلامی ریاست میں آجائیں۔ اس سورت میں بتایا گیا ہے کہ صلح حدیبیہ کی شرائط میں جو بات طے ہوئی تھی کہ اگر مکہ مکرمہ سے کوئی شخص مسلمان ہوکر مدینہ منورہ آئے گا تو مسلمان اسے واپس بھیجنے کے پابند ہوں گے، اس کا اطلاق مسلمان ہوکر آنے والی عورتوں پر نہیں ہوگا، اور اگر کوئی عورت مسلمان ہوکر آئے گی تو نبی کریم ﷺ اس کا جائزہ لے کر دیکھیں گے کہ کیا واقعی مسلمان ہوکر آئی ہے تو پھر اسے واپس نہیں بھیجا جائے گا، اس صورت میں اگر وہ شادی شدہ ہو، اور اس کا شوہر اسلام قبول نہ کرے اور دارالحرب میں رہ رہا ہو تو اس کا نکاح ٹوٹ جائے گا اور یہ عورت دوسری شادی کسی مسلمان سے کر سکتی ہے۔ اسی طرح جن مسلمانوں کے نکاح میں ابھی تک بت پرست عورتیں تھیں، ان کے بارے میں یہ حکم دیا گیا ہے کہ اب وہ ان کے نکاح میں نہیں رہ سکتیں۔ {لَا هُنَّ حِلٌّ لَهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّونَ لَهُنَّ وَآتُوهُمْ مَا أَنْفَقُوا وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ إِذَا آتَيْتُمُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ وَلَا تُمْسِكُوا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ} [الممتحنة:10]

سورت کے آخر میں بیعت کا مقصد بتایا گیا ہے کہ اصلاح اور عمل پر آنا بیعت کی غرض ہے، صرف رسمی بیعت جس میں عمل کی کوئی ترغیب نہ ہو، بے کار اور باطل ہے۔ اسی طرح لاطاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق کا ماخذ یہ آیت ہے: وَلَا يَعْصِينَكَ فِي مَعْرُوفٍ

www.suffahpk.com

دعائیں:

{رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ أَنَبْنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ (4) رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِلَّذِينَ كَفَرُوا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ} [الممتحنة: 5،4]

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار آپ ہی پر ہم نے بھروسہ کیا ہے، اور آپ ہی کی طرف ہم رجوع ہوئے ہیں، اور آپ ہی کی طرف سب کو لوٹ کر جانا ہے۔ اے ہمارے پروردگار! ہمیں کافروں کا تختہ مشق نہ بنایئے اور ہمارے پروردگار! ہماری مغفرت فرمادیجیے۔ یقینا آپ، اور صرف آپ کی ذات وہ ہے جس کا اقتدار بھی کامل ہے، جس کی حکمت بھی کامل۔

سورۃ الصف

اعداد و شمار، وجہ تسمیہ

یہ سورت مصحف کی ترتیب کے لحاظ سے 61 ویں اور نزول کی ترتیب کے لحاظ سے 109 ویں سورت ہے۔ اس سورت میں 2 رکوع اور 14 آیات ہیں۔ جمہور اہل علم کے نزدیک یہ مدنی سورت ہے۔ بعض اہل علم کے نزدیک مکی ہے۔

تفسير الألوسي = روح المعاني (277/14)

وتسمى أيضا سورة الحواريين وسورة عيسى عليه السلام، وهي مدنية في قول الجمهور، وروى ذلك عن ابن الزبير وابن عباس والحسن وقتادة وعكرمة ومجاهد وقال ابن يسار: مكية وروى ذلك عن ابن عباس ومجاهد أيضا، والمختار الأول ويدل له ما أخرجه الحاكم وغيره عن عبد الله بن سلام قال: قعدنا نفر أمن أصحاب رسول الله صلّى الله تعالى عليه وسلم فتذا كرنا فقلنا: لو نعلم أي الأعمال أحب إلى الله تعالى لعملنا فأنزل الله سبحانه سَبَّحَ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ

www.suffahpk.com

وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ الصف: 2،1 قال عبد الله فقرأها علينا رسول الله صلّى الله تعالى عليه وسلم حتى ختمها، وروى هذا الحديث مسلسلا يقرأها علينا، وهو حديث صحيح على شرط الشيخين أخرجه الإمام أحمد والترمذي وخلق كثير حتى قال الحافظ ابن حجر: إنه أصح مسلسل يروى في الدنيا إن وقع في المسلسلات مثله في مزيد علوه. كذا ما روي في سبب النزول عن الضحاك من أنه قول شباب من المسلمين: فعلنا في الغزو كذا ولم يفعلوا وما روي عن ابن زيد من أنه قول المنافقين للمؤمنين: نحن منكم ومعكم ثم يظهر من أفعالهم خلاف ذلك.

یہ سورت مدینہ منورہ میں اس وقت نازل ہوئی تھی جب منافقین آس پاس کے یہودیوں کے ساتھ مل کر مسلمانوں کے خلاف طرح طرح کی سازشیں کر رہے تھے۔ اس سورت میں بنی اسرائیل کے یہودیوں کا یہ کردار خاص طور پر ذکر فرمایا گیا ہے کہ انہوں نے خود اپنے پیغمبر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو طرح طرح سے تکلیفیں پہنچائیں، جس کے نتیجے میں ان کے مزاج میں ٹیڑھ پیدا ہو گئی۔ اور جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائے تو انہوں نے ان کی نبوت کا بھی انکار کیا۔ اور انہوں نے حضور سرورِ عالم ﷺ کی تشریف آوری کی جو بشارتیں دی تھیں ان پر بھی کان نہیں دھرا؛ چنانچہ آنحضرت ﷺ تشریف لائے تو انہوں نے نہ صرف یہ کہ آپ کی نبوت پر ایمان لانے سے انکار کر دیا؛ بلکہ آپ کے خلاف سازشیں شروع کر دیں۔

بنی اسرائیل کے اس کردار کو واضح کرنے کے ساتھ ساتھ اس سورت میں مخلص مسلمانوں کو یہ خوشخبری دی گئی ہے کہ اگر انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ کی ٹھیک پیروی کی اور وہ کام کیے جن کا اللہ تعالیٰ نے اس سورت میں خاص طور پر حکم دیا ہے اور ان میں جہاد خصوصی اہمیت رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ ان کو عنقریب فتح و نصرت عطا فرمانے والے ہیں، جس کے نتیجے میں منافقین اور یہودیوں کی ساری سازشیں خاک میں مل جائیں گی۔ (مستفاد از آسان ترجمۂ قرآن)

www.suffahpk.com

وجہ تسمیہ اور نام

اس سیاق میں اس سورت کی چوتھی آیت میں اللہ تعالی نے ان مسلمانوں کی تعریف فرمائی ہے جو اللہ تعالی کے راستے میں صف بناکر جہاد کرتے ہیں، اسی مناسبت سے اس سورت کا نام سورۃ صف ہے۔ اس سورت کو سورۃ عیسی اور سورۃ الحواریین بھی کہا گیا ہے۔

سورت سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان کو ایسے دعوے نہیں کرنے چاہییں جسے وہ پورا نہ کر سکے۔ لم تقولون مالا تفعلون کا تعلق دعوے سے ہے دعوت سے نہیں۔ سورت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اپنے بڑوں کو اذیت نہیں دینی چاہیے اور یہ کہ اسلام غالب آکر رہے گا۔

سورۃ الجمعۃ

اعداد و شمار، وجہ تسمیہ

یہ سورت مصحف کی ترتیب کے لحاظ سے 62 ویں اور نزول کی ترتیب کے لحاظ سے 110 ویں سورت ہے۔ اس سورت میں 2 رکوع اور 11 آیات ہیں۔

آپ ﷺ نماز جمعہ کی پہلی رکعت میں سورۃ الجمعہ اور دوسری رکعت میں سورۃ المنافقون پڑھا کرتے تھے۔

تفسیر الألوسی = روح المعانی (287/14)

مدنية كما روى عن ابن عباس وابن الزبير والحسن ومجاهد وعكرمة وقتادة وإليه ذهب الجمهور، وقال ابن يسار: هي مكية وحكى ذلك عن ابن عباس ومجاهد والأول هو الصحيح لما في صحيح البخاري وغيره عن أبي هريرة قال: كنا جلوسا عند النبي صلّى الله تعالى عليه وسلم حين أنزلت سورة الجمعة الحديث وسيأتي قريبا إن شاء الله تعالى وإسلامه رضي الله تعالى عنه بعد الهجرة بمدة

www.suffahpk.com

بلا تفاق ولأن أمر الانفضاض الذي تضمنه آخر السورة و كذا أمر اليهود المشار إليه

بقوله سبحانه: قُلْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ هَادُوا إِنْ زَعَمْتُمْ الجمعة: 6 إلخ لم يكن إلا بالمدينة

تفسير الألوسي = روح المعاني (303/14)

أخرج سعيد بن منصور والطبراني في الأوسط بسند حسن عن أبي هريرة

قال: كان رسول الله صلّى الله تعالى عليه وسلم يقرأ في صلاة الجمعة بسورة الجمعة

فيحرض بها المؤمنين وفي الثانية بسورة المنافقين فيقرّع بها المنافقين

چونکہ دوسرے رکوع میں جمعہ کے احکام بیان فرمائے گئے ہیں، اس لیے اس سورت کا نام جمعہ ہے ۔اس سورت کے پہلے رکوع میں حضور نبی کریم ﷺ کی رسالت اور آپ کی بعثت کے مقاصد بیان فرما کر پوری انسانیت کو آپ پر ایمان لانے کی دعوت دی گئی ہے۔ فرمایا گیا ہے کہ آپ صرف موجودہ انسانوں کے نبی نہیں ہیں بلکہ قیامت تک آنے والے تمام انسانوں کے نبی ہیں۔ جس کا صاف مطلب یہ نکلتا ہے کہ آپ ﷺ خاتم النبیین ہیں۔ آپ کے بعد کوئی نیا نبی کسی بھی صورت میں نہیں آئے گا۔

اس سورت میں خاص طور پر یہودیوں کی مذمت کی گئی ہے، کہ وہ جس کتاب یعنی تورات پر ایمان رکھنے کا دعوی کرتے ہیں، اس میں آنحضرت ﷺ کی تشریف آوری کی بشارت موجود ہے، اس کے باوجود وہ آپ پر ایمان نہ لا کر خود اپنی کتاب کی خلاف ورزی کر رہے ہیں۔ یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ یہودی زندگی کے بڑے حریص ہوتے ہیں یہ کبھی بھی موت کی تمنا نہیں کریں گے۔

دوسرے رکوع میں مسلمانوں کو یہ ہدایت دی گئی ہے کہ ان کی تجارتی سرگرمیاں اللہ تعالی کی عبادت کے راستے میں رکاوٹ نہیں بننی چاہئیں۔ چنانچہ حکم دیا گیا ہے کہ جمعہ کی پہلی اذان کے بعد ہر قسم کی خرید وفروخت بالکل ناجائز ہے، ہاں! جمعہ کے بعد تجارتی مشغولیات جاری رکھنے کی اجازت ہے۔

www.suffahpk.com

جب آنحضرت ﷺ خطبہ دے رہے ہوں تو اس وقت کسی تجارتی کام کے لیے آپ کو چھوڑ کر چلے جانا جائز نہیں؛ کیونکہ خطبہ سننا واجب ہے۔

اگر دنیوی مصروفیات کا شوق کسی دینی فریضے میں رکاوٹ بننے لگے تو اس بات کا دھیان کرنا چاہیے کہ اللہ تعالی نے مؤمنوں کے لیے آخرت میں جو کچھ تیار کر رکھا ہے وہ دنیا کی ان دل فریبیوں سے کہیں زیادہ بہتر ہے، اور دینی فرائض کو رزق کی خاطر چھوڑنا سراسر نادانی ہے؛ کیونکہ رزق دینے والا اللہ تعالی ہی ہے، لہذا رزق اس کی نافرمانی کرکے نہیں؛ بلکہ اس کی اطاعت کرکے طلب کرنا چاہیے۔

سورۃ المنافقون

اعداد و شمار و وجہ تسمیہ

یہ سورت مصحف کی ترتیب کے لحاظ سے 63ویں اور نزول کی ترتیب کے لحاظ سے 104ویں سورت ہے۔ اس سورت میں 2 رکوع اور 11 آیات ہیں۔ یہ بالاتفاق مدنی سورت ہے۔

حضرت مفتی تقی عثمانی مد ظلہم "آسان ترجمۂ قرآن" میں تحریر فرماتے ہیں:

"یہ سورت ایک خاص واقعے کے پس منظر میں نازل ہوئی ہے، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ بنو المصطلق عرب کا ایک قبیلہ تھا، جس کے بارے میں آنحضرت ﷺ کو یہ اطلاع ملی تھی کہ وہ مدینہ منورہ میں حملہ کرنے کے لیے لشکر جمع کر رہا ہے، آپ اپنے صحابہ کرام کے ساتھ خود وہاں تشریف لے گئے، ان سے جنگ ہوئی اور آخر کار ان لوگوں نے شکست کھائی اور بعد میں مسلمان بھی ہوئے۔

جنگ کے بعد چند دن آپ نے وہیں ایک چشمے کے قریب پڑاؤ ڈالے رکھا جس کا نام مریسیع تھا، اسی قیام کے دوران ایک مہاجر اور ایک انصاری کے درمیان پانی ہی کے کسی معاملے پر جھگڑا ہوگیا، جھگڑے میں نوبت ہاتھا پائی کی آگئی، اور ہوتے ہوتے مہاجر نے اپنی مدد کے لیے مہاجرین کو

www.suffahpk.com

پکارا، اور انصاری نے انصار کو، یہاں تک کہ اندیشہ ہوگیا کہ کہیں مہاجرین اور انصار کے درمیان لڑائی نہ چھڑ جائے۔

حضور اقدس ﷺ کو علم ہوا تو آپ تشریف لائے اور فرمایا کہ مہاجر اور انصار کے نام پر لڑائی کرنا وہ جاہلانہ عصبیت ہے جس سے اسلام نے نجات دی ہے، آپ نے فرمایا کے یہ عصبیت کے بدبودار نعرے ہیں جو مسلمانوں کو چھوڑنے ہوں گے یہاں مظلوم جو کوئی بھی ہو اس کی مدد کرنی چاہیے، اور ظالم جو کوئی ہو اسے ظلم سے باز رکھنے کی کوشش کرنی چاہیے، آنحضرت ﷺ کی تشریف آوری کے بعد جھگڑا فرو ہو گیا اور جن حضرات میں ہاتھا پائی ہوئی تھی ان کے درمیان معافی تلافی ہو گئی۔

یہ جھگڑا تو ختم ہو گیا، لیکن مسلمانوں کے لشکر میں کچھ منافق لوگ بھی تھے جو مال غنیمت میں حصہ دار بننے کے لیے شامل ہو گئے تھے، ان کے سردار عبداللہ بن ابی کو جب اس جھگڑے کا علم ہوا تو اس نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ تم نے مہاجروں کو اپنے شہر میں پناہ دے کر اپنے سر پر چڑھا لیا ہے، یہاں تک کہ اب وہ مدینے کے اصل باشندوں پر ہاتھ اٹھانے لگے ہیں یہ صورت حال قابل برداشت نہیں ہے، پھر اس نے یہ بھی کہا کہ جب ہم مدینہ واپس پہنچیں گے تو جو عزت والا ہے وہ ذلت والے کو نکال باہر کرے گا، اس کا واضح اشارہ اس طرف تھا کہ مدینے کے اصل باشندے مہاجروں کو نکال باہر کریں گے۔

اس موقع پر ایک مخلص انصاری صحابی حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے ، انہوں نے اس بات کو برا سمجھا اور حضور اکرم ﷺ کو بتایا کہ عبداللہ ابن ابی نے ایسا کہا ہے، آنحضرت ﷺ نے عبداللہ بن ابی سے پوچھا تو وہ صاف مکر گیا کہ میں نے یہ بات نہیں کہی، آنحضرت ﷺ نے درگزر فرمایا کہ شاید حضرت زید بن ارقم کو غلط فہمی ہوئی ہو، حضرت زید بن ارقم کو یہ رنج تھا کہ عبداللہ ابن ابی نے آنحضرت ﷺ کے سامنے ان کو جھوٹا بنایا، اس کے بعد آپ اپنے صحابہ کے ساتھ وہاں سے روانہ ہو گئے ابھی مدینہ منورہ نہیں پہنچے تھے کہ یہ سورت نازل ہوگئی جس نے حضرت زید بن ارقم کی تصدیق کی اور منافقین کی حقیقت واضح فرمائی۔"

www.suffahpk.com

احکام:

1۔اس سورت کی پہلی اور دوسری آیت سے علمانے یہ مسئلہ نکالا ہے کہ یہ کلمات کہ "اللہ کو حاضر جان کر کہتا ہوں" یا "اللہ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں" یہ قسم کے الفاظ ہیں۔ایسا کہنے سے قسم ہو جائے گی۔إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ قَالُوا نَشْهَدُ إِنَّكَ لَرَسُولُ اللَّهِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّكَ لَرَسُولُهُ وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَكَاذِبُونَ (1) اتَّخَذُوا أَيْمَانَهُمْ جُنَّةً[المنافقون:2،1]

2۔سورت کی آیت نمبر 10 سے معلوم ہوتا ہے کہ مالی واجبات زکوۃ وغیرہ کی ادائیگی میں تاخیر جائز نہیں۔{وَأَنْفِقُوا مِنْ مَا رَزَقْنَاكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُولَ رَبِّ لَوْلَا أَخَّرْتَنِي إِلَى أَجَلٍ قَرِيبٍ فَأَصَّدَّقَ وَأَكُنْ مِنَ الصَّالِحِينَ}[المنافقون:10]

www.suffahpk.com

سورۃ التغابن

اعداد و شمار، وجہ تسمیہ

یہ سورت مصحف کی ترتیب کے لحاظ سے 64ویں اور نزول کی ترتیب کے لحاظ سے 108ویں سورت ہے۔اس سورت میں 2رکوع اور 18 آیات ہیں۔

تفسیر الألوسی=روح المعانی(314/14)

مدنية في قول الأكثرين وعن ابن عباس وعطاء بن يسار أنها مكية إلا آيات من آخرها يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ التغابن:14 إلخ

حضرت مفتی تقی عثمانی مدظلہم "آسان ترجمہ قرآن" میں تحریر فرماتے ہیں:

"بعض مفسرین نے اس سورت کی کچھ آیتوں کو مکی اور کچھ کو مدنی کہا ہے؛ لیکن اکثر مفسرین نے پوری سورت کو مدنی قرار دیا ہے۔البتہ اس کے مضامین مکی سورتوں کی طرح اسلام کے بنیادی عقائد کی دعوت پر مشتمل ہیں، اللہ تعالی کی قدرت کاملہ کے حوالے سے توحید، رسالت اور آخرت پر ایمان کی دعوت دی گئی ہے۔اور پچھلی امتوں کی تباہی کے اسباب بتاتے ہوئے توجہ دلائی گئی ہے کہ ہر انسان کو اللہ تعالی کے رسول برحق اور ان پر نازل ہونے والی کتاب پر ایمان لا کر آخرت کی تیاری کرنی چاہیے۔اگر انسان کے بیوی بچے اس راستے میں رکاوٹ بنیں تو سمجھنا چاہیے کہ وہ انسان کی خیر خواہی نہیں، دشمنی کر رہے ہیں، سورت کا نام آیت نمبر:۹ سے ماخوذ ہے۔"

www.suffahpk.com

سورۃ الطلاق

اعداد و شمار، وجہ تسمیہ

یہ سورت مصحف کی ترتیب کے لحاظ سے 65ویں اور نزول کی ترتیب کے لحاظ سے 99 نمبر پر نازل ہونے والی سورت ہے۔ اس سورت میں 2 رکوع اور 12 آیات ہیں۔ اس کو سورۃ النساء القصریٰ بھی کہا گیا ہے۔ یہ سورت بالاتفاق مدنی ہے۔

تفسیر الألوسی = روح المعانی (324/14)

وتسمى سورة النساء القصرى كذا سماها ابن مسعود كما أخرجه البخاري وغيره وأنكره الداودي فقال: لا أرى القصرى محفوظا ولا يقال لشيء من سورة القرآن: قصرى ولا صغرى وتعقبه ابن حجر بأنه رد للأخبار الثابتة بلا مستند والقصر والطول أمر نسبي وقد أخرج البخاري عن زيد بن ثابت أنه قال: طولى الطوليين وأراد بذلك سورة الأعراف وهي مدنية بالاتفاق

پچھلی دو سورتوں میں مسلمانوں کو یہ تنبیہ فرمائی گئی تھی کہ وہ اپنے بچوں کی محبت میں گرفتار ہو کر اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل نہ ہوں، اب اس سورت اور اگلی سورت میں میاں بیوی کے تعلقات سے متعلق کچھ ضروری احکام بیان فرمائے گئے ہیں، ازدواجی تعلقات کے مسائل میں طلاق ایک ایسا مسئلہ ہے جس میں عملاً بہت افراط و تفریط پائی جاتی ہے، چنانچہ قرآن کریم نے اس کے بارے میں متوازن طرز عمل اختیار کرنے کے لیے طلاق کے کچھ احکام سورہ بقرۃ: ۲۲۶ تا ۲۳۰ میں بیان فرمائے ہیں، اب اس سورت میں طلاق کے وہ احکام بیان فرمائے گئے ہیں جو وہاں بیان نہیں ہوئے تھے، چنانچہ بتایا گیا ہے:

1۔ اگر طلاق دینی ہو تو اس کے لیے صحیح وقت طہر ہے حیض نہیں۔ لہذا حیض میں طلاق دینا گناہ ہے گو طلاق ہو جائے گی۔ {فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ}

www.suffahpk.com

2۔ اور طلاق کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ ایک یا دو طلاق رجعی دی جائیں، اکٹھی تین طلاقیں دینا گناہ ہے گو طلاق ہو جائے گی۔ {وَمَن يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ} [الطلاق:1] {فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ أَوْ فَارِقُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ} [الطلاق:2]

3۔ طلاق کے بعد عورت پر عدت گزارنا لازم ہے۔ {وَأَحْصُوا الْعِدَّةَ} [الطلاق:1]

4۔ اصول یہی ہے کہ عورت عدت اپنے شوہر ہی کے گھر میں گزارے گی، البتہ اگر وہ مال چوری کرنے لگے یا بدتمیزی کرنے لگے یا بدکاری کرنے لگے تو اسے میکے بھیج سکتے ہیں۔ {لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِن بُيُوتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ إِلَّا أَن يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ} [الطلاق:1]

5۔ طلاق رجعی کی عدت پوری ہونے لگے تو یا تو شوہر رجوع کرلے اور آئندہ بیوی کو اچھے طریقے سے رکھے یا پھر عدت مکمل ہو جانے دے تاکہ طلاق بائن ہو جائے۔ عدت گزرنے کے بعد اسے اچھے انداز سے کوئی جوڑا وغیرہ دے کر میکے روانہ کیا جائے۔ دونوں صورتوں میں معاملے کے گواہ بنا لینے چاہییں؛ تاکہ بوقت ضرورت کام آسکیں۔ {فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ أَوْ فَارِقُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ وَأَشْهِدُوا ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنكُمْ وَأَقِيمُوا الشَّهَادَةَ لِلَّهِ}

6۔ عدت کے دوران نان نفقہ اور مکان دینا شوہر کی ذمہ داری ہے کیونکہ عدت کے دوران ستانے سے منع فرمایا گیا ہے اور عدت کا خرچہ نہ دینا ستانا ہی ہے۔ اگر بیوی حمل سے تو اس کا نان نفقہ وضع حمل تک دینا ہوگا۔ {أَسْكِنُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنتُم مِّن وُجْدِكُمْ وَلَا تُضَارُّوهُنَّ لِتُضَيِّقُوا عَلَيْهِنَّ} [الطلاق:6]

7۔ جن عورتوں کو حیض نہ آتا ہو چاہے بچپن کی وجہ سے یا بڑھاپے کی وجہ سے تو اس کی عدت تین ماہ ہے۔ {وَاللَّائِي يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيضِ مِن نِّسَائِكُمْ إِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ وَاللَّائِي لَمْ يَحِضْنَ} [الطلاق:4]

8۔ حاملہ عورت کی عدت وضع حمل ہے۔ {وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَن يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ} [الطلاق:4]

www.suffahpk.com

9۔عدت کے دوران اس کے سابق شوہر کو اس کا خرچ اپنی حیثیت کے مطابق اٹھانا ہوگا۔{لِيُنفِقْ ذُو سَعَةٍ مِّن سَعَتِهِ وَمَن قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ فَلْيُنفِقْ مِمَّا آتَاهُ اللَّهُ لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا مَا آتَاهَا}[الطلاق:7]

10۔اگر اولاد ہو چکی ہو تو اس کو دودھ پلانے کی ذمہ داری باپ پر ہے لہذا عورت بچے کو دودھ پلانے کی معروف اجرت کا مطالبہ کر سکتی ہے۔ معروف سے زیادہ نہیں۔{فَإِنْ أَرْضَعْنَ لَكُمْ فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ} [الطلاق:6]

11۔اجرت مقرر کرنے میں فرمایا گیا ہے کہ وائتمروا بینکم بلمعروف کہ باہم مناسب طور پر مشورہ کر کے اجرت طے کر لیا کرو۔اس مشورے میں ظاہر ہے کہ عورت بھی شامل ہوگی اس سے معلوم ہوا کہ عورت سے بھی مشورہ لیا جا سکتا ہے۔

12۔اس قسم کے احکام بیان فرماتے ہوئے بار بار اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ ہر مرد اور عورت کو اللہ تعالی سے ڈرتے ہوئے اپنے فرائض ادا کرنے چاہئیں، کیونکہ میاں بیوی کا تعلق ایسا ہے کہ ان کی ہر شکایت کا علاج عدالتوں سے نہیں ہو سکتا، ایک متوازن خاندانی نظام اس وقت تک قائم نہیں ہو سکتا جب تک ہر فریق اللہ تعالی کے سامنے جواب دہی کا احساس کرتے ہوئے اپنے فرائض انجام نہ دے، اور جو لوگ ایسا کرتے ہیں انہی کو دنیا اور آخرت میں کامیابی نصیب ہوتی ہے۔

13۔سورت میں تقوی کے پانچ فوائد بتائے گئے ہیں:{وَمَن يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَل لَّهُ مَخْرَجًا (2) وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ}[الطلاق:3،2]{وَمَن يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَل لَّهُ مِنْ أَمْرِهِ يُسْرًا}[الطلاق:4]{وَمَن يَتَّقِ اللَّهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّئَاتِهِ وَيُعْظِمْ لَهُ أَجْرًا}[الطلاق:5]

14۔سورت کے آخر میں ایک سائنسی انکشاف کیا گیا ہے کہ جس طرح آسمان سات ہیں زمینیں بھی سات ہیں۔احادیث میں اس سے مراد ایسی زمینیں لی گئی ہیں جن میں باقاعدہ آبادی ہے اور وہاں وحی کا سلسلہ جاری ہوا۔{اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ وَمِنَ الْأَرْضِ مِثْلَهُنَّ يَتَنَزَّلُ الْأَمْرُ بَيْنَهُنَّ}[الطلاق:12]

www.suffahpk.com

سورۃ التحریم

اعداد و شمار، وجہ تسمیہ

یہ سورت مصحف کی ترتیب کے لحاظ سے 66 ویں اور نزول کی ترتیب کے لحاظ سے 107 ویں نمبر پر نازل ہونے والی سورت ہے۔ اس سورت میں 2 رکوع اور 12 آیات ہیں۔ اس کو سورۃ المتحرم اور سورۃ لم تحرم بھی کہا گیا ہے۔ یہ سورت مدنی ہے۔ ایک قول کے مطابق شروع کی دس آیات مدنی اور باقی مکی ہیں۔

تفسیر الألوسی=روح المعانی(341/14)

ويقال لها: سورة المتحرم وسورة لم تحرم وسورة النبي صلّى الله عليه وسلم عن ابن الزبير-سورة النساء-والمشهور أنها مدنية وعن قتادة أن المدني منها إلى رأس العشر والباقي مكي

جیسا کہ پچھلی سورت کے تعارف میں عرض کیا گیا، اس سورت کا بنیادی موضوع بھی یہ ہے کہ میاں بیوی کو آپس میں اور اپنی اولاد کے ساتھ کس طرح معتدل اور متوازن رویہ اختیار کرنا چاہیے، ایک طرف ان سے معقول حدود میں محبت بھی دین کا تقاضا ہے، اور دوسری طرف ان کی یہ نگرانی اور تربیت بھی ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالی کے احکام سے انحراف نہ کریں، اسی سلسلہ میں ایک واقعہ خود آنحضرت صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے ساتھ پیش آیا تھا کہ اپنی کچھ ازواج مطہرات کی خوشنودی کی خاطر آپ نے یہ قسم کھالی تھی کہ آئندہ شہد نہیں پیوں گا؛ اس پر اللہ تعالی نے آپ سے یہ فرمایا کہ جو چیز اللہ تعالی نے آپ کے لیے حلال کی ہے، اسے آپ اپنے اوپر حرام کیوں کرتے ہیں ؟ آپ اسے اپنے اوپر حلال کریں اور قسم کا کفارہ دے دیجیے۔ اس لیے سورت کا نام تحریم ہے، جس کے معنی ہیں حرام کرنا۔

www.suffahpk.com

احکام:

1۔ کسی بھی حلال کو اپنے اوپر حرام کردینا قسم ہے۔اس پر قسم کے احکام لاگو ہوں گے۔{يَاأَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ تَبْتَغِي مَرْضَاتَ أَزْوَاجِكَ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ (1) قَدْ فَرَضَ اللَّهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ أَيْمَانِكُمْ}

[التحریم:2،1]

2۔ انسان اپنی اصلاح کے ساتھ ساتھ اپنے اہل وعیال کی اصلاح وتربیت کا بھی ذمہ دار ہے۔{يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ}[التحریم:6]وهو معنى قوله تعالى:{وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا} ونحو قوله:{وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ} وفي الحديث مروهم بالصلاة وهم أبناء سبع واضربوهم عليها وهم أبناء عشر

3۔ فرشتے گناہوں سے معصوم ہوتے ہیں۔{لَا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ}

[التحریم:6]

4۔ سچی توبہ کی برکت سے اللہ تعالیٰ تمام گناہ معاف فرمادیتے ہیں اور توبہ پر قائم رہنے والا شخص جنت کا حق دار ہوجاتا ہے۔اللہ تعالیٰ اس کو میدان حشر میں نور عطا فرمائیں گے جس کو ساتھ لے کر وہ پل صراط کی گھاٹی کو یہ دعا کرتے ہوئے بآسانی پار کرلے گا{رَبَّنَا أَتْمِمْ لَنَا نُورَنَا وَاغْفِرْ لَنَا إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ}[التحریم:8]

www.suffahpk.com

ہوم ورک

مختصر جواب دیں!

1	سورۃ المجادلہ کے اندر اہم موضوعات کتنے ہیں؟	
2	سورۃ الحشر کا دوسرا نام کیا ہے؟	
3	حضرت حاطب بن ابی بلتعہ نے کس کے ہاتھ خفیہ خط بھیجا تھا؟	
4	اسلام غالب آکر رہے گا۔ یہ کس آیت میں بیان ہوا ہے؟	
5	آپ ﷺ جمعہ کی پہلی رکعت میں کون سی سورت پڑھا کرتے تھے؟	
6	اللہ کو گواہ بنا کر کوئی بات کہنا قسم ہے یا نہیں؟	
7	سورۃ النساء القصری کس سورت کو کہا جاتا ہے؟	
8	جن عورتوں کو حیض نہ آتا ہو ان کی طلاق کی عدت کتنی ہے؟	
9	زمینیں بھی سات ہیں۔ یہ بات کہاں بیان ہوئی ہے؟	
10	"یہ چیز مجھ پر حرام ہے۔" کیا یہ قسم کے الفاظ ہیں؟	

www.suffahpk.com

سورۃ الملک

اعداد و شمار

مصحف کی ترتیب کے لحاظ سے 67ویں اور نزول کی ترتیب کے لحاظ سے 77ویں نمبر پر نازل ہونے والی سورت ہے۔ اس سورت میں 2 رکوع اور 30 آیات ہیں۔ اس کے متعدّد نام ہیں: سورۃ تبارك سورۃ المانعه سورۃ المنجية سورۃ المجادله سورۃ الواقية سورۃ المناعة. یہ مکی سورت ہے۔

فضائل:

1۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے: "قرآن مجید میں ایک ایسی سورت ہے جس کی تیس آیات ہیں وہ آدمی کی سفارش کرے گی حتیٰ کہ اسے بخش دیا جائے گا، اور وہ سورت تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ ہے۔ (قال أبو عيسى هذا حديث حسن. وأخرجه أحمد وأبو داود والنسائي وابن ماجه وابن حبان في صحيحه والحاكم وقال صحيح الإسناد)

2۔ حضرت ابن عباس رضي الله عنهما نے ایک شخص سے فرمایا کہ کیا میں تجھے ایسی حدیث تحفہ نہ کروں جس سے تو خوش ہو؟ اس شخص نے کہا کیوں نہیں اے ابن عباس اللہ تجھ پر رحم کرے تو ابن عباس رضي الله عنهما نے فرمایا کہ تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ پڑھا کرو۔ اس کو زبانی یاد کرو اور اس کو اپنے گھر والوں کو اور اپنی سب اولاد کو اور اپنے گھر کے اور پڑوس کے بچوں کو سکھاؤ، بے شک وہ (تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ) نجات دینے والی ہے، وہ (تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ) قیامت کے دن اپنے رب کے پاس اپنے پڑھنے والے کے لیے جھگڑا کرنے والی ہے، اور اپنے رب سے اپنے پڑھنے والے کے لیے جہنم کی آگ سے نجات طلب کرتی ہے، اور اپنے ساتھی کو عذاب قبر سے نجات دیتی ہے۔

www.suffahpk.com

3۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی عادت مبارکہ یہ تھی کہ آپ سورہ الم سجدہ اور سورہ ملک کی تلاوت سے پہلے نہیں سوتے تھے یعنی سونے سے پہلے تلاوت فرماتے تھے۔ (مرقاۃ)

4۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: میں یہ پسند کرتا ہوں کہ یہ (یعنی سورت "تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ") میری امت کے ہر انسان کے دل میں ہو۔ (تفسیر ابن کثیر» تفسیر سورۃ الملک» فضل سورۃ الملک)

تفسير الألوسي=روح المعاني(3/15)

وتسمى تبارك والمانعة والمنجية والمجادلة فقد أخرج الطبراني عن ابن مسعود قال: كنا نسميها على عهد رسول الله صلّى الله عليه وسلم المانعة.

وأخرج الترمذي وغيره عن ابن عباس قال: ضرب بعض أصحاب النبي صلّى الله عليه وسلم خباءه على قبر وهو لا يحسب أنه قبر فإذا قبر إنسان يقرأ سورة الملك حتى ختمها فأتى النبي صلّى الله عليه وسلم فأخبره فقال رسول الله عليه الصلاة والسلام: «هي المانعة هي المنجية تنجيه من عذاب القبر»

وأخرج الطبراني والحاكم وابن مردويه وعبد بن حميد في مسنده واللفظ له عن ابن عباس أنه قال لرجل: ألا أتحفك بحديث تفرح به؟ قال: بلى قال اقرأ تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ [الملك: 1] وعلمها أهلك وجميع ولدك وصبيان بيتك وجيرانك فإنها المنجية والمجادلة يوم القيامة عند ربها لقارئها وتطلب له أن تنجيه من عذاب النار وينجو بها صاحبها من عذاب القبر الخبر.

www.suffahpk.com

وفي جمال القراء تسمى أيضا الواقية المناعة وهي مكية على الأصح وقيل
غير ثلاث آيات منها وأخرج ابن جويبر في تفسيره عن الضحاك عن ابن عباس وفي
قول غريب إنها مدنية

خلاصہ مضامین

سورہ ملک میں بنیادی طور پر تین مضامین بیان ہوئے ہیں:

1۔رب العالمین کے وجود اور وحدانیت پر تکوینی دلائل دیے گئے ہیں، آسمان کی چھت، اس میں ستاروں کی قندیلیں، زمین کا فرش اور پانی کے بہتے ہوئے چشمے، یہاں انسانوں کی آبادی، انسانوں کی حاکمیت ایک حکیم وخبیر ذات کے وجود کی خبر دے رہے ہیں۔

2۔ارض وسما پر حقیقی بادشاہت صرف اللہ کی ہے۔ موت وحیات اور نظام قدرت اسی کے ہاتھ میں ہے۔ ذرے ذرے کا اسے علم ہے، زمین میں چلنے پھرنے کے لیے اسی نے راستے بنائے ہیں، فضاؤں میں اڑتے ہوئے پرندوں کو وہی روکے ہوئے ہے، ہر کسی کو روزی وہی دیتا ہے۔ لہذا عبادت کا حق دار بھی وہی ہے۔

3۔قیامت کو جھٹلانے والوں کا انجام، وہ دوزخ جو جوش مار رہی ہوگی، یوں لگے گا کہ غصے کے مارے پھٹ ہی جائے گی، جب اس عذاب کو قریب سے دیکھیں گے تو ان کے چہرے بگڑ جائیں گے اور ان سے کہہ دیا جائے گا کہ یہی ہے جسے تم طلب کیا کرتے تھے۔

احکام:

1۔وقالوا لو كنا نسمع او نعقل سے علما نے یہ مسئلہ اخذ کیا ہے کہ کامیابی اور فلاح کے دو طریقے ہیں: ایک تقلید دوسرا تحقیق۔ جس کے اندر تحقیق کی قابلیت نہیں ہے جیسے عوام انہیں تقلید کرنی چاہیے اور جن کے اندر قابلیت ہے جیسے محقق علما، ان کے لیے تحقیق موزوں ہے۔

www.suffahpk.com

2۔اللہ تعالیٰ آسمانوں میں ہیں یا ہر جگہ ہے؟ یہ مشہور اختلافی مسئلہ ہے بعض حضرات نے آیت نمبر16 سے استدلال کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کو آسمانوں کے ساتھ محدود کردیا ہے،ظاہر ہے اس سے اللہ تعالیٰ کا مکان میں ہونا لازم آتا ہے۔ حقیقت یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ زمین وآسمان ہر جگہ موجود ہے البتہ اس کی حقیقت اور کیفیت ہماری ناقص عقلوں میں نہیں آسکتی۔ ہمیں سلف کی تحقیقات پر چلنا چاہیے اور ایسی کوئی رائے اختیار نہیں کرنی چاہیے جس سے اللہ تعالیٰ کی شان میں کمی آتی ہو۔{ءَأَمِنتُم مَّن فِي السَّمَاءِ أَن يَخْسِفَ بِكُمُ الْأَرْضَ فَإِذَا هِيَ تَمُورُ (16) أَمْ أَمِنتُم مَّن فِي السَّمَاءِ أَن يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا}[الملك:17،16]

سائنس:

1۔آسمان سات ہیں لیکن ستاروں اور شہاب ثاقب کا وجود آسمان دنیا میں ہے۔{وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ وَجَعَلْنَاهَا رُجُومًا لِّلشَّيَاطِينِ}

2۔انسان زمین کے اوپر رہتے ہیں زمین کے اندر نہیں۔{هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ ذَلُولًا فَامْشُوا فِي مَنَاكِبِهَا}[الملك:15]

3۔قرآن کریم نے سورہ ملک اور متعدّد مقامات پر جب بھی انسان کی ماں کے پیٹ میں تخلیق کا ذکر فرمایا ہے تو کانوں کا ذکر پہلے پھر آنکھوں کا اور آخر میں دل کا ذکر فرمایا ہے۔ایمبریالوجی کی جدید تحقیق نے ثابت کردیا ہے کہ انسانی کانوں کا نظام آنکھوں اور دماغ سے پہلے وجود میں آتا ہے۔{قُلْ هُوَ الَّذِي أَنشَأَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ}[الملك:23]

www.suffahpk.com

سورۃ القلم

اعداد و شمار، وجہ تسمیہ

یہ سورت مصحف کی ترتیب کے لحاظ سے 68 ویں اور نزول کی ترتیب کے لحاظ سے دوسرے نمبر پر نازل ہونے والی سورت ہے۔ اس سورت میں 2 رکوع اور 52 آیات ہیں۔ یہ مکی سورت ہے۔

تفسیر الألوسی = روح المعانی (26/15)

هی من أوائل ما نزل من القرآن بمكة فقد نزلت على ما روی عن ابن عباس اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ [العلق: 1] ثم هذه ثم المزمل ثم المدثر. وفی البحر أنها مكية بلا خلاف فيها بين أهل التأويل وفی الإتقان استثنى منها إِنَّا بَلَوْنَاهُمْ - إلى يَعْلَمُونَ [القلم: 17-33] ومن فَاصْبِرْ - إلى الصَّالِحِينَ [القلم: 48-50] فإنه مدنی حكاه السخاوی

سورت کی ابتدا میں اللہ نے تقدیر کے قلم اور تقدیر کے ان فیصلوں کی قسم کھائی ہے جسے فرشتے لوح محفوظ سے اپنے پاس لکھتے ہیں اور ان کو گواہ بنا کر کہا جا رہا ہے کہ آپ ﷺ مجنون نہیں بلکہ پیغمبر ہیں۔ سورت میں قلم کا ذکر ہے اس لیے اسے سورۂ قلم کہا جاتا ہے، یہ قلم کی عظمت اور اس کے عظیم نعمت ہونے کو ظاہر کرتی ہے، حدیث میں بھی قلم کی عظمت کو بیان کیا گیا ہے۔

سورۂ قلم میں تین مضامین کو بنیادی حیثیت حاصل ہے:

1۔ حضور اکرم ﷺ کی قدر و منزلت اور آپ کے اخلاق و مناقب کا بیان ہے کہ آپ کے اخلاق عظیم ہیں۔ مسلم، ابوداؤد اور نسائی میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول کریم ﷺ کے اخلاق کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ آپ کا خلق قرآن ہے۔ آپ کے اخلاق و مناقب بیان کرنے کے ساتھ ساتھ آپ کے مخالفین: جیسے ولید بن مغیرہ، اسود بن عبد یغوث، اخنس بن شریق وغیرہ کی اخلاقی برائیاں بیان کی گئی ہیں۔ وہ بداخلاقیاں یہ ہیں: جھوٹی قسمیں کھانا، ایسی حرکات کرنا جس سے لوگ بے وقعت سمجھیں۔ طعنے

www.suffahpk.com

دینا، چغلیاں کھانا، نیکی کے کام سے روکنے والا، مزاج میں اعتدال نہ ہونا، گناہوں کا ارتکاب کرنا، سخت مزاج ہونا، زنیم کے دو معنی ہیں: بے فائدہ اور بے کار ہونا۔ شرارتوں میں مشہور ہونا۔ {وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِينٍ (10) هَمَّازٍ مَّشَّاءٍ بِنَمِيمٍ (11) مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ أَثِيمٍ (12) عُتُلٍّ بَعْدَ ذَٰلِكَ زَنِيمٍ} [القلم: 10-13]

2۔ دوسرا مضمون اصحاب الجنۃ (باغ والوں کا قصہ ہے) یہ قصہ عربوں میں بہت مشہور تھا، یہ باغ یمن کے قریب ضروان نامی علاقے میں تھا، اس کا مالک اس کی پیداوار میں سے غرباء پر بھی خرچ کیا کرتا تھا، لیکن اس کے مرنے کے بعد جب اس کی اولاد اس باغ کی وارث بنی تو انہوں نے اپنے اخراجات اور مجبوریوں کا بہانا بنا کر مساکین کو محروم رکھنے اور ساری پیداوار سمیٹ کر گھر لے جانے کی منصوبہ بندی کی، اللہ نے اس باغ کو تباہ کر دیا، اس قصہ میں ان لوگوں کے لیے عبرت کا بڑا سامان ہے، جو اپنی ثروت اور غناء سے اکیلے ہی مستفید ہونا چاہتے ہیں، اور ان کا بخل یہ برداشت نہیں کرتا کہ اس کے مال و متاع سے کسی اور کو بھی فائدہ پہنچے، کفار کے لیے عبرت آموز مثال بیان کرنے کے بعد یہ سورت متقین کا انجام بھی بتاتی ہے۔ ضروان نامی یہ علاقہ اب بھی بے آباد اور ویران ہے۔

3۔ تیسرا اہم مضمون جو سورۂ قلم بیان کرتی ہے وہ آخرت کے بارے میں ہے، فرمایا گیا کہ جس دن پنڈلی کھول دی جائے گی اور سجدے کے لیے بلائے جائیں گے تو سجدہ نہ کر سکیں گے، کشف ساق یعنی پنڈلی کھولے جانے سے علماء نے قیامت کے شدائد اور ہولناکیاں مراد لی ہیں، آخر میں حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو مشرکین کی ایذاؤں پر صبر کی تلقین کی گئی ہے۔

احکام:

سورت کی آیت 51 سے معلوم ہوتا ہے کہ کفا اور اہل باطل کے پاس بھی تصرفات اور طبعی تاثیرات ہو سکتی ہیں جس کی وجہ سے وہ اہل حق پر غالب آسکتے ہیں لیکن اس طرح کے تصرفات پر حق و باطل کا مدار نہیں۔ {وَإِن يَكَادُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَيُزْلِقُونَكَ بِأَبْصَارِهِمْ} [القلم: 51]

www.suffahpk.com

سورۃ الحاقۃ

اعدادو شمار، وجہ تسمیہ

یہ سورت مصحف کی ترتیب کے لحاظ سے 69ویں اور نزول کی ترتیب کے لحاظ سے 78ویں نمبر پر نازل ہونے والی سورت ہے۔ اس سورت میں 2 رکوع اور 52 آیات ہیں۔ یہ بالاتفاق مکی سورت ہے۔

قیامت کے مختلف ناموں میں سے ایک حاقہ بھی ہے، حاقہ کے معنی ہے ثابت ہونے والی، چونکہ قیامت کے دن اللہ کے وعدے اور وعیدیں ثابت ہوں گی، اس لیے اسے حاقہ کہا جاتا ہے۔

تفسیر الألوسی = روح المعانی (45/15)

مكية وآيها إحدى وخمسون آية بلا خلاف فيهما ويدل للأول ما أخرج الإمام أحمد عن عمر بن الخطاب رضي الله تعالى عنه قال: خرجت أتعرض لرسول الله صلى الله عليه وسلم قبل أن أسلم فوجدته قد سبقني إلى المسجد فوقفت خلفه فاستفتح سورة الحاقة فجعلت أعجب من تأليف القرآن هذا والله شاعر فقال وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ قَلِيلًا مَا تُؤْمِنُونَ الحاقة: 41 قلت كاهن فقال وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ قَلِيلًا مَا تَذَكَّرُونَ تَنْزِيلٌ الحاقة: 43،42 إلى آخر السورة فوقع الإسلام في قلبي كل موقع

اس سورت کا اصل موضوع رسول کریم ﷺ کی سچائی کا بیان ہے اور آپ پر شاعری یا کہانت کے جو بے ہودہ الزامات لگا کرتے تھے ان کا جواب دیا گیا ہے۔

سورت کی ابتدا میں قیامت کی ہولناکیوں اور قوم ثمود، عاد، قوم لوط جیسی قوموں کے انجام بد کا بیان ہے، اس کے بعد یہ سورت ان واقعات کا تذکرہ کرتی ہے جو قیامت میں رونما ہوں گے بالخصوص یہ کہ نیکوکاروں کو ان کے نامۂ اعمال دائیں ہاتھ میں دیے جائیں گے وہ اس پر بڑے خوش ہوں گے اور سب کو دکھاتے پھریں گے کیونکہ انہیں جنت میں جانے کا پروانہ مل گیا ہوگا۔ فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَيَقُولُ هَاؤُمُ اقْرَءُوا كِتَابِيَهْ

www.suffahpk.com

(19) إِنِّي ظَنَنتُ أَنِّي مُلَاقٍ حِسَابِيَهْ (20) فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَّاضِيَةٍ (21) فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ (22) قُطُوفُهَا دَانِيَةٌ (23) كُلُوا
وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا أَسْلَفْتُمْ فِي الْأَيَّامِ الْخَالِيَةِ الحاقة:19-24]

جبکہ وہ لوگ جنہیں نامہ اعمال بائیں ہاتھ میں دیے جائیں گے وہ حسرت اور افسوس کریں گے اور انہیں بالآخر جہنم میں لے جایا جائے گا۔ ﴿وَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِشِمَالِهِ فَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي لَمْ أُوتَ كِتَابِيَهْ (25) وَلَمْ
أَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ (26) يَا لَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ (27) مَا أَغْنَىٰ عَنِّي مَالِيَهْ (28) هَلَكَ عَنِّي سُلْطَانِيَهْ (29) خُذُوهُ فَغُلُّوهُ (30)
ثُمَّ الْجَحِيمَ صَلُّوهُ (31) ثُمَّ فِي سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُونَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوهُ﴾ [الحاقة:25-32]

احکام:

آیت 44 تا 47 سے یہ مسئلہ اخذ کیا گیا ہے کہ جھوٹا مدعی نبوت دنیا میں ہی ہلاک ہوگا اور بری موت مرے گا، صوفیائے کرام فرماتے ہیں کہ ولایت کا جھوٹا دعوی دار بھی ہلاک ہوتا ہے لیکن وہ باطنی طور پر ہلاک ہوتا ہے کہ بزرگان دین کے دل میں اس سے کی نفرت پیدا ہو جاتی ہے۔ مطلب یہ ہوا کہ اہل اللہ جس سے نفرت کریں اس سے دور رہنا چاہیے۔

www.suffahpk.com

سورۃ المعارج

اعداد و شمار، وجہ تسمیہ

یہ سورت مصحف کی ترتیب کے لحاظ سے 70ویں اور نزول کی ترتیب کے لحاظ سے 79ویں نمبر پر نازل ہونے والی سورت ہے۔ اس سورت میں 2رکوع اور 44آیات ہیں۔ یہ بالاتفاق مکی سورت ہے۔

تفسیر الألوسی=روح المعانی(62/15)

وتسمى سورة المواقع وسورة سأل وهي مكية بالاتفاق على ما قال القرطبي وفي مجمع البيان عند الحسن إلا قوله تعالى وَالَّذِينَ فِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَعْلُومٌ[المعارج:24]

کفار مکہ مثلاً: نضر بن حارث وغیرہ حضور اکرم ﷺ اور آپ کی دعوت کا مذاق اڑاتے اور آپ سے مطالبہ کرتے کہ جو عذاب آنے والا ہے وہ جلدی لے آئیں؛ تاکہ آخرت سے پہلے ہم دنیا ہی میں اس سے نمٹ لیں، اس کا جواب دیا گیا ہے کہ وہ عذاب آکر رہے گا اور جب آجائے گا تو کوئی اسے دور نہیں کر سکے گا۔ تم اسے دور سمجھتے ہو لیکن اللہ تعالی کے ہاں وہ بہت نزدیک ہے۔

اس کے بعد یہ سورت قیامت کی منظر کشی کرتی ہے اور وہاں مجرموں کا جو حال ہو گا اسے بیان کرتی ہے کہ کسی کافر کو وہ 50ہزار سال دن معلوم ہو گا اور کسی کافر کو ایک ہزار دن کا، گناہوں کے لحاظ سے۔

یہ سورت انسان کی فطرت اور طبیعت بتاتی ہے کہ یہ بڑا کمزور ہے۔ پل میں ماشہ پل میں تولا ہے۔ تکلیف پہنچے تو چیختا چلاتا ہے اور نعمت حاصل ہو تو اکڑنے لگتا ہے، مال ہاتھ آجائے تو بخل کرنے لگتا ہے۔ البتہ مصلین (نمازی) اس سے مستثنی ہیں، پھر آگے آیت نمبر 22 تا 35 میں انہیں نمازیوں کی صفات بیان کی گئی ہیں۔ یہ وہی صفات ہیں جو سورہ مومنون کے شروع میں گزریں۔ ان صفات سے معلوم ہوا کہ نماز، ذکر و اذکار اور نیک اعمال سے انسان قلبی طور پر مضبوط ہو جاتا ہے اور وہ، وہ مشقتیں اٹھا سکتا ہے جو دوسرے نہیں اٹھا سکتے۔

www.suffahpk.com

سورت کے دوسرے رکوع میں ایک اور واقعہ کا ذکر ہے۔جب آپ ﷺ قرآن کریم کی تلاوت فرماتے تو کفار مکہ دائیں بائیں ٹولیوں کی شکل میں جمع ہوجاتے اور کہتے کہ اگر یہ جنت میں جائیں گے تو ان سے پہلے ہم جائیں گے،اس کا جواب دیا گیا کہ ابھی ان کو اپنی لغویات میں چھوڑے رکھیں،جب قیامت کو یہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں تب یہ بڑے پچھتا رہے ہوں گے اور ان پر ذلت چھائی ہوگی۔

سورۃ نوح

اعداد و شمار، وجہ تسمیہ

یہ سورت مصحف کی ترتیب کے لحاظ سے 71ویں اور نزول کی ترتیب کے لحاظ سے 71ویں نمبر پر نازل ہونے والی سورت ہے۔اس سورت میں 2رکوع اور 28آیات ہیں۔یہ بالاتفاق مکی سورت ہے۔

اس سورت میں صرف حضرت نوح علیہ السلام کی تبلیغی جدوجہد اور ان کی دعاؤں کا تذکرہ فرمایا گیا ہے، آپ کا مفصل واقعہ سورہ یونس(۷۱:۱۰)اور سورہ ہود(۲۵:۱۱)میں گزر چکا ہے۔

احکام و ہدایات:

1۔اصلاح کے لیے ہر طرح کا اقدام اٹھانا چاہیے جیسے حضرت نوح علیہ السلام نے ہر طرح کے اقدامات اور مختلف طریقوں سے قوم کو سمجھانے کی کوشش کی۔کبھی علانیہ دعوت دی کبھی تنہائی میں جاکر ایک ایک کو سمجھایا،دن میں بھی دعوت دی رات میں بھی دعوت دی۔انہیں استغفار کی تلقین کی اور اس کے فوائد بتائے لیکن قوم نہ مانی،آخر ان پر عذاب آیا۔آیت نمبر6تا12میں یہی مضمون وارد ہوا ہے۔

www.suffahpk.com

2۔ بزرگان دین کے آثار و تبرکات کا بہت زیادہ اہتمام کرنا جبکہ اس سے عقیدے کا فساد پیدا ہو رہا ہو واجب الترک ہے۔ جیسے قوم نوح بزرگان دین کی تصویروں سے گمراہ ہوئی تھی۔ ﴿وَقَالُوا لَا تَذَرُنَّ آلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَلَا سُوَاعًا وَلَا يَغُوثَ وَيَعُوقَ وَنَسْرًا (23) وَقَدْ أَضَلُّوا كَثِيرًا وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِينَ إِلَّا ضَلَالًا

دعائے نوح:

رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ [نوح: 28]

ترجمہ: میرے پروردگار! میری بھی بخشش فرما دیجیے، میرے والدین کی بھی، ہر اس شخص کی بھی جو میرے گھر میں ایمان کی حالت میں داخل ہوا ہے۔ اور تمام مومن مردوں اور مومن عورتوں کی بھی۔

سورۃ الجن

اعداد و شمار، وجہ تسمیہ

یہ سورت مصحف کی ترتیب کے لحاظ سے 72 ویں اور نزول کی ترتیب کے لحاظ سے 40 ویں نمبر پر نازل ہونے والی سورت ہے۔ اس سورت میں 2 رکوع اور 28 آیات ہیں۔ یہ بالاتفاق مکی سورت ہے۔

جیسا کہ سورۂ حجر (۱۵:۱۷) اور سورۂ صافات (۷ تا ۱۰) میں گزر چکا ہے کہ حضور اقدس صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی بعثت کے بعد جنات کو آسمانوں کے قریب جانے سے اس طرح روک دیا گیا تھا۔ جنات نے جب اس بدلی ہوئی صورت حال کو دیکھا تو ان کے دل میں یہ جستجو پیدا ہوئی کہ اس تبدیلی کی وجہ کیا ہے کہ اب انہیں آسمان کے پاس بھی پھٹکنے سے روک دیا جاتا ہے، اس غرض کے لیے ان کی ایک جماعت دنیا کا دورہ کرنے کے لیے نکلی، یہ وہ وقت تھا جب آنحضرت صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طائف سے واپس تشریف لا رہے تھے اور نخلہ کے مقام پر پڑاؤ ڈالے ہوئے تھے، وہاں آپ نے فجر کی نماز میں قرآن کریم کی تلاوت شروع کی تو جنات کی یہ جماعت اس وقت وہاں سے گزر رہی تھی، اس نے یہ کلام سنا تو وہ اسے اطمینان سے سننے کے لیے رک گئے، حضور نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی مبارک زبان سے فجر کے وقت قرآن کریم کے پر اثر کلام نے ان کے دل پر ایسا اثر کیا کہ وہ جنات مسلمان ہو گئے اور پھر

www.suffahpk.com

اپنی قوم کے پاس بھی اسلام کے داعی بن کر پہنچے، انہوں نے اپنی قوم سے جاکر جو باتیں کیں، ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے ان کا خلاصہ بیان فرمایا ہے۔ (توضیح القرآن)

احکام:

1۔ایسے تعویذات و عملیات جس میں جنات و شیاطین سے مدد مانگی جائے، قدیم زمانے سے چلے آرہے ہیں، عموماً جاہل اور مشرک اقوام اس کا سہارا لیتی رہی ہیں۔ وَّاَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ یَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا [الجن:6]

2۔جب آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم عالم الغیب اور مختار کل نہیں تو دوسرے کیسے ہو سکتے ہیں؟ قُلْ اِنِّیْ لَاۤ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا [الجن:21]

سورۃ المزمل

اعداد و شمار، وجہ تسمیہ

یہ سورت مصحف کی ترتیب کے لحاظ سے 73 ویں اور نزول کی ترتیب کے لحاظ سے تیسرے نمبر پر نازل ہونے والی سورت ہے۔ اس سورت میں 2 رکوع اور 20 آیات ہیں۔ مکی سورت ہے، تاہم دوسرا رکوع پہلے رکوع کے ایک سال بعد نازل ہوا تھا۔

مزمل کا معنی ہے کپڑے میں لپٹنے والے، پہلی وحی نازل ہونے کے بعد جب آپ کو بعثت کی ذمہ داریوں کے بوجھ کی وجہ سے بخار ہو گیا اور جاڑا لگنے لگا اور آپ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے چادر اوڑھانے کا فرمایا، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے چادر اوڑھی تو اس وقت ان آیات کا نزول ہوا تھا۔

تفسیر الألوسی = روح المعانی (112/15)

مكية كلها في قول الحسن وعكرمة وعطاء وجابر وقال ابن عباس وقتادة

كما ذكر الماوردي الآيتين منها وَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ [المزمل:10] والتي تليها وحكى

www.suffahpk.com

فی البحر عن الجمهور أنها مكية إلا قوله تعالى: إِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ المزمل: 20 إلى آخرها وتعقبه الجلال السيوطي بعد أن نقل الاستثناء عن حكاية ابن الفرس بقوله ويرده ما أخرجه الحاكم عن عائشة أن ذلك نزل بعد نزول صدر السورة بسنة وذلك حين فرض قيام الليل في أول الإسلام قبل فرض الصلوات الخمس

سورت میں تلاوت ترتیل کے ساتھ یعنی ٹھیر ٹھیر کر کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔اذیتوں پر صبر کرنے کا کہا گیا ہے۔شروع میں ایک سال تک تہجد فرض رہی ہے تہائی رات۔اس کا اس میں ذکر ہے اور تہجد کے فضائل بیان ہوئے ہیں کہ اس سے خواہش نفسانی پر قابو رکھنا آسان ہو جاتا ہے اور تلاوت اور دعا میں حضوری کی کیفیت بھی نصیب ہوتی ہے۔اگلی آیات میں تہجد کی فرضیت کو منسوخ کر دیا گیا ہے اس کے حکم کو استحباب میں تبدیل کر دیا گیا اور تنسیخ کی حکمتیں بھی بیان کی گئی ہیں۔

www.suffahpk.com

سورۃ المدثر

اعداد و شمار، وجہ تسمیہ

یہ سورت مصحف کی ترتیب کے لحاظ سے 74ویں اور نزول کی ترتیب کے لحاظ سے چوتھے نمبر پر نازل ہونے والی سورت ہے۔ اس سورت میں 2 رکوع اور 56 آیات ہیں۔ مکی سورت ہے۔

تفسیر الألوسی = روح المعانی (128/15)

مكية قال ابن عطية بإجماع وفي التحرير قال مقاتل إلا آية وهي وَمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ إِلَّا فِتْنَةً المدثر: 31 إلخ وسيأتي إن شاء الله تعالى ما يشعر بأن قوله تعالى عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ المدثر: 30 مدني بما فيه

اس سورت کی ابتدا میں حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو اللہ کی طرف دعوت، کفار کو ڈرانے اور ان کی تکلیفوں پر صبر کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ یہ سورت مجرموں کو اس دن کے عذاب سے ڈراتی ہے جو ان کے لیے بڑا سخت ثابت ہوگا۔

سورت میں حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے اس بدترین دشمن کا تذکرہ ہے جسے ولید بن مغیرہ کہا جاتا ہے، یہ شخص قرآن سنتا اور پہچانتا بھی تھا کہ یہ اللہ کا کلام ہے؛ لیکن بڑا ہونے کے گھمنڈ میں کفر وانکار کر دیتا تھا، اور قرآن کو معاذاللہ سحر اور جادو قرار دیتا تھا۔

یہ سورت جہنم کا اور اس کے 19 داروغوں کا ذکر کرتی ہے جن کا سامنا کفار و فجار کو کرنا پڑے گا جن کے دلوں میں نرمی نہیں ہوگی۔

www.suffahpk.com

یہ سورت ہر شخص کی مسئولیت اور ذمہ داری کو واضح کرتی ہے کہ ہر شخص سے اس کے اعمال کے بارے میں پوچھا جائے گا، اور وہ اپنے گناہوں کے اسیر ہوں گے، سوائے ان کے کہ جن کا اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا وہ اسیر نہیں ہوں گے۔

نیک لوگ قیامت کے دن مجرموں سے سوال کریں گے کہ تمہیں کس چیز نے دوزخ میں ڈالا؟ تو وہ جواب میں چار اسباب بیان کریں گے، پہلا یہ کہ ہم نمازی نہیں تھے، دوسرا یہ کہ ہم مسکینوں کو کھانا نہیں کھلاتے تھے، تیسرا یہ کہ ہم کج بحثی اور گمراہی کی حمایت میں خوب حصہ لیتے تھے، اور چوتھا یہ کہ ہم قیامت کا انکار کرتے تھے۔ سورت کے اختتام پر بتلایا گیا ہے کہ یہ قرآن ایک نصیحت ہے جو چاہے اس سے نصیحت حاصل کر سکتا ہے؛ لیکن اس کے لیے اللہ کی مشیت بھی ضروری ہے۔

احکام و ہدایات:

1۔ نماز میں تکبیر تحریمہ فرض ہے۔ {وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ} [المدثر:3]

2۔ نماز میں کپڑوں کا پاک ہونا، بدن کا پاک ہونا اور نماز کی جگہ کا پاک ہونا شرط ہے۔ {وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ} [المدثر:54]

3۔ کسی کو کوئی ہدیہ وغیرہ دیں تو یہ سوچ کر نہیں دینا چاہیے کہ جتنا میں نے دیا ہے اس سے زیادہ وصول کروں گا۔ {وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ} [المدثر: ایسا سوچنا خلاف اولی ہے، حرام نہیں۔

4۔ کفار بھی فروعات کے مکلف ہیں۔ کما قال بعض الاحناف {قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِينَ وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْخَائِضِينَ وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّينِ حَتَّىٰ أَتَانَا الْيَقِينُ} [المدثر:43-47]

www.suffahpk.com

سورۃ القیامۃ

اعداد و شمار، وجہ تسمیہ

یہ سورت مصحف کی ترتیب کے لحاظ سے 75ویں اور نزول کی ترتیب کے لحاظ سے 31ویں نمبر پر نازل ہونے والی سورت ہے۔ اس سورت میں 2 رکوع اور 40 آیات ہیں۔ مکی سورت ہے۔

سورت میں نفس لوامہ کی قسم کھائی گئی ہے۔ نفس لوامہ کا مطلب جو گناہ پر نادم ہو کہ گناہ کیوں ہوا؟ اور نیکی نہ کرنے پر بھی نادم ہو کہ نیکی کیوں نہیں کی؟ نفس کی دوسری قسم نفس امارہ ہے جو گناہ کا حکم کرے اور نفس مطمئنہ کا مطلب جو خیر اور نیکی میں مضبوط ہو جائے۔ نفس امارہ قیامت کی دلیل ہے۔ دل کا گناہوں پر بے چین ہونا اس کی علامت ہے کہ قیامت آنی ہے۔ {لَآ أُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ وَلَآ أُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ} القیامۃ: 2،1

سورت میں اللہ نے خاص طور پر ذکر کیا ہے کہ ہم انسان کی پور پور تک درست کرنے کی قدرت رکھتے ہیں، ہر انسان کی انگلی کی پور یعنی فنگر پرنٹس قدرت کی تخلیق کا شاہکار ہے کہ اس چھوٹی سی جگہ میں جو خطوط او رلکیریں ہیں وہ دوسرے انسان کے ساتھ مشابہت نہیں رکھتیں۔ {بَلَىٰ قَادِرِينَ عَلَىٰ أَن نُّسَوِّيَ بَنَانَهُ} القیامۃ: 4 یہ دریافت انسان کو انیسویں صدی میں ہوئی تھی قرآن نے پہلے ہی اس کا ذکر کر دیا تھا۔

اس سورت کا موضوع بعث یعنی مرنے کے بعد کی زندگی ہے۔ اس کے دلائل بھی دیے گئے ہیں اور احوال بھی بیان ہوئے ہیں۔ موت کے وقت انسان کی جو حالت ہوتی ہے اس کا نقشہ کھینچتی ہے۔

یہ سورت بتلاتی ہے کہ رسول اکرم ﷺ حفظِ قرآن کا بڑا اہتمام فرماتے تھے اور حضرت جبرئیل کی تلاوت کے وقت اس بات کی شدید کوشش کرتے تھے کہ آپ سے کوئی چیز فوت نہ ہو جائے، اس لیے آپ حضرت جبرئیل کی اتباع میں جلدی جلدی پڑھنے اور یاد کرنے کی سعی فرماتے تھے، اللہ نے فرمایا کہ آپ اپنے آپ کو تکلیف میں نہ ڈالیں، میرا یہ وعدہ ہے کہ قرآن میں سے کوئی چیز ضائع نہیں ہوگی، اسے جمع کرنے، محفوظ کرنے، باقی رکھنے اور بیان کرنے کا میں خود ذمہ دار ہوں۔

www.suffahpk.com

سورۃ الدھر

اعدادو شمار، وجہ تسمیہ

یہ سورت مصحف کی ترتیب کے لحاظ سے 76ویں اور نزول کی ترتیب کے لحاظ سے 98 نمبر پر نازل ہونے والی سورت ہے۔اس سورت میں 2 رکوع اور 31 آیات ہیں۔ مکی سورت ہے۔صحیح مسلم کی روایت سے ثابت ہے کہ حضور اکرم ﷺ جمعہ کے دن نماز فجر میں اس سورت کی تلاوت کرتے تھے۔اس سورت کے اور بھی نام ہیں:سورۃ الدھر سورۃ الأبرار سورۃ الأمشاج سورۃ ھل أتی

تفسیر الألوسی = روح المعانی(166/15)

وتسمى سورة الدهر والأبرار والأمشاج وهل أتى وهي مكية عند الجمهور على ما في البحر وقال مجاهد وقتادة مدنية كلها وقال الحسن وعكرمة والكلبي مدنية إلا آية واحدة فمكية وهي ولا تطع منهم آثما أو كفورا وقيل مدنية إلا من قوله تعالى فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ الإنسان:24 إلى آخرها فإنه مكي وعن ابن عادل حكاية مدنيتها على الإطلاق عن الجمهور

اس سورت کے مدنی یا مکی ہونے کے بارے میں اختلاف ہے۔راجح یہ ہے کہ یہ مکی سورت ہے؛کیونکہ اس کے مضامین مکی سورتوں جیسے ہیں،اس میں جنت اور جنت کی نعمتوں،جہنم اور جہنم کے عذابوں کا بیان ہے۔

اس سورت کی ابتدا میں اللہ تعالی کی قدرت عظیمہ کا بیان ہے کہ اس نے کیسے انسان کو ایک مخلوط نطفے سے پیدا کیا۔کسی زمانے میں بچے کی تخلیق کو صرف عورت کے بیضے کی طرف منسوب کیا جاتا تھا پھر بعد میں کسی نے تحقیق پیش کی کہ مرد کے جرثومے میں ننھا سا انسان ہوتا ہے۔آخر اٹھارویں صدی میں راز فاش ہوا کہ دونوں کے نطفوں کے ملاپ سے تخلیق کی ابتدا ہوتی ہے۔

www.suffahpk.com

فرمایا کہ انسان کو سمع و بصر اور عقل و فہم سے نوازا گیا ہے تاکہ وہ طاعت و عبادت کی ان تمام ذمہ داریوں کو ادا کر سکے جن کا اسے مکلف بنایا گیا ہے اور زمین کو ایک اللہ کی بندگی سے آباد کر سکے۔ لیکن پھر انسان دو گروہوں میں تقسیم ہو گئے بعض شاکر ہیں اور بعض کفور (ناشکرے) ہیں، کافروں کے لیے اللہ نے آخرت میں زنجیریں طوق اور شعلوں والی آگ بنا رکھی ہے، اور شکر گزاروں کے لیے وہ جام جن میں کافور کی آمیزش ہو گی۔

شکر گزاروں کی یہاں تین نشانیاں بیان کی گئی ہیں، ایک یہ کہ وہ جب کوئی نذر مان لیتے ہیں تو اسے پورا کرتے ہیں، دوسری یہ کہ وہ قیامت کے دن سے ڈرتے ہیں، تیسری یہ کہ وہ محض اللہ کی رضا کے لیے مسکینوں یتیموں اور قیدیوں کو کھانا کھلاتے ہیں، ان کے نیک اعمال اور صبر کا نتیجہ انہیں جنت کی صورت میں دیا جائے گا۔

جنت کیا ہے؟ لامحدود رقبہ پر پھیلے ہوئے حسین باغات، کھانے ہر قسم کے، مشروبات ہر قسم کے، ریشم اور عمدہ ملبوسات، کافور اور سونٹھ ملائی ہوئی شراب! پیالے اور برتن چاندی کے، ملازم خوب صورت اور سدا بہار جوان، حوریں، درخت لمبے، گھنے اور سایہ دار، میوے اور پھل بے حساب! نہ گرمی نہ سردی، نہ کوئی دکھ نہ غم، من چاہی نعمتیں، ہر تمنا پوری، الغرض ایک بہت بڑی بادشاہت!

سورت کے اختتام میں ذکر ہے کہ داعی کو ذکر و عبادت اور صبر لازم ہے، تاکہ اللہ کے دشمنوں کے مقابلے میں اسے تقویت قلبی حاصل ہو، خصوصاً رات کی نماز ایمان کی مضبوطی کا اہم وسیلہ ہے، اس سورت کی آخری آیات میں مشرکین کو سخت تنبیہ کی گئی ہے کہ ہم اگر چاہیں تو ان کو ختم کر کے ان کے عوض ان جیسے اور بھی پیدا کر سکتے ہیں۔

www.suffahpk.com

سورۃ المرسلات

اعداد و شمار، وجہ تسمیہ

یہ سورت مصحف کی ترتیب کے لحاظ سے 77ویں اور نزول کی ترتیب کے لحاظ سے 33ویں نمبر پر نازل ہونے والی سورت ہے۔ اس سورت میں 2 رکوع اور 50 آیات ہیں۔ مکی سورت ہے۔

تفسیر الألوسی = روح المعانی (187/15)

وتسمی سورة العرف وهی مکیة فقد أخرج البخاری ومسلم والنسائی وابن مردویه عن ابن مسعود قال: بینما نحن مع النبیّ صلّی الله علیه وسلم فی غار بمنی إذ نزلت علیه سورة وَالْمُرْسَلاتِ عُرْفاً فإنه لیتلوها وإنی لأتلقاها من فیه وإن فاه لرطب بها إذ خرجت علینا حیة فقال النبیّ صلّی الله علیه وسلم: «اقتلوها» فابتدرناها فسبقتنا. فدخلت جحرها فقال رسول الله صلّی الله علیه وسلم: «وقیت شرکم کما وقیتم شرها»

وعن ابن عباس وقتادة ومقاتل إن فیها آیة مدنیة وهی وَإِذا قِیلَ لَهُمُ ارْکَعُوا لا یَرْکَعُونَ [المرسلات: 48] وظاهر حدیث ابن مسعود هذا عدم استثناء ذلك وأظهر منه ما أخرجه الحاکم وصححه وابن مردویه عنه أیضا قال: کنا مع النبیّ صلّی الله علیه وسلم فی غار فنزلت علیه والمرسلات فأخذتها من فیه وإن فاه لرطب بها فلا أدری بأیها ختم فَبِأَیِّ حَدِیثٍ بَعْدَهُ یُؤْمِنُونَ

سورت کی ابتدا میں پانچ قسمیں ہیں: پہلی تین ہواؤں کی قسمیں ہیں اور آخری دو فرشتوں کی۔ مقصد یہ ہے کہ یہ ہوائیں اور یہ فرشتے گواہ ہیں کہ قیامت آکر رہے گی۔

www.suffahpk.com

اس کے بعد یہ سورت ان نشانیوں کو بیان کرتی ہے جو قیامت کے قریب واقع ہوں گی، یعنی ستارے بے نور کر دیے جائیں گے، آسمان توڑ پھوڑ دیا جائے گا، پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے کر کے اڑا دیے جائیں گے، اور تمام رسولوں کو مقررہ وقت پر یعنی قیامت کے دن جمع کر دیا جائے گا۔ قیامت کے دن کو اللہ نے یوم الفصل کہا، کیونکہ اس دن مخلوق کے درمیان عدل وانصاف پر مبنی فیصلہ کیا جائے گا۔

قیامت کو یوم الفصل قرار دینے کے بعد اسے جھٹلانے کے بارے میں اللہ فرماتے ہیں ویل یومئذ للمکذبین (یہ جھٹلانے والوں کے لیے بڑی خرابی کا دن ہے) یہ آیت اور یہ الفاظ اس سورت میں دس بار آئے ہیں، اس تکرار کا مقصد تخویف اور ترہیب ہے۔

یہ سورت مجرمین سابقین کا ذکر کرتی ہے جنہیں اللہ تعالی نے تباہ و برباد کر دیا، اور مخاطبین سے سوال کرتی ہے کہ کیا ہم نے تم کو حقیر پانی سے پیدا نہیں کیا؟ پھر مختلف مراحل سے گزار کر خوبصورت انسان بنا دیا۔ سورت میں بعث بعد الموت کے بعض حسی دلائل بھی یہاں مذکور ہیں جن سے ثابت کیا گیا ہے کہ وہ جو زمین کو مردوں اور زندوں کو سمیٹنے والی بنا سکتا ہے اور میٹھے پانی سے سیراب کر سکتا ہے وہ دوبارہ زندہ بھی کر سکتا ہے۔

www.suffahpk.com

ہوم ورک

مختصر جواب دیں!

1	عذاب قبر سے نجات دلانے والی سورت کون سی ہے؟	
2	تخلیق کے وقت پہلے کانوں کا نظام وجود میں آتا ہے یا آنکھوں کا؟	
3	زنیم کا کوئی ایک معنی بیان کریں۔	
4	حاقہ کے کیا معنی ہیں؟	
5	قیامت کا دن کتنے ہزار سال کا ہو گا؟	
6	قوم نوح کس چیز سے گمراہ ہوئی تھی؟	
7	سورۃ الجن کس جگہ نازل ہوئی تھی؟	
8	سورۃ المزمل کی کون سی آیتیں منسوخ ہیں؟	
9	جہنم کے داروغے کتنے ہیں؟	
10	سورۃ الدھر کا کوئی دوسرا نام بتایئے۔	

www.suffahpk.com

سورۃ النباء

اعداد و شمار، وجہ تسمیہ

یہ سورت مصحف کی ترتیب کے لحاظ سے 78 ویں اور نزول کی ترتیب کے لحاظ سے 80 نمبر پر نازل ہونے والی سورت ہے۔ اس سورت میں 2 رکوع اور 40 آیات ہیں۔ مکی سورت ہے۔

تفسیر الألوسی = روح المعانی (201/15)

وتسمى سورة عم وعم يتساءلون والتساؤل والمعصرات وهي مكية بلا اتفاق

کافر لوگ قیامت کے بارے میں طرح طرح کی باتیں بنایا کرتے تھے، کوئی اس کا مذاق اڑاتا، کوئی اس کے خلاف دلیلیں پیش کرتا، کوئی مسلمانوں سے اس کی تفصیلات کے بارے میں سوالات کرتا، اور سوال کرنے کا مقصد حق کی تلاش نہیں، بلکہ استہزا ہوتا تھا، ان آیتوں میں ان کے اسی طرز عمل کی طرف اشارہ ہے۔

اس کے بعد اللہ تعالی نے کائنات میں پھیلی ہوئی اپنی قدرت کی نشانیوں کا ذکر فرمایا ہے کہ جب تم یہ مانتے ہو کہ یہ سب کچھ اللہ تعالی نے پیدا فرمایا ہے تو اس کی یہ قدرت تسلیم کرنے میں تمہیں کیوں مشکل پیش آرہی ہے کہ وہ اس عالم کو ایک مرتبہ ختم کر کے دوبارہ پیدا فرما دے گا۔ جزا و سزا کے مناظر بھی بیان ہوئے ہیں۔

سائنسی انکشافات:

1۔ پہاڑ کیلوں کی مانند اندر تک گئے ہوئے ہیں۔ سائنس اس کو تسلیم کرتی ہے۔ ﴿وَالْجِبَالَ أَوْتَادًا﴾ [النبأ: 7]

2۔ سورج ایک ستارہ ہے اس کی روشنی اپنی ذاتی ہے، کسی سے ماخوذ نہیں۔ ﴿وَجَعَلْنَا سِرَاجًا وَهَّاجًا﴾ [النبأ: 13]

3۔ زمین کو بچھونا کہنے کا یہ مطلب نہیں کہ زمین گول نہیں ہے بلکہ زمین گول بھی ہے جیسا کہ مشاہدہ ہے لیکن اتنی لمبی ہے کہ دیکھنے والوں کو بچھونا اور سیدھی معلوم ہوتی ہے۔

www.suffahpk.com

سورۃ النازعات

اعدادو شمار، وجہ تسمیہ

یہ سورت مصحف کی ترتیب کے لحاظ سے 79 ویں اور نزول کی ترتیب کے لحاظ سے 81 نمبر پر نازل ہونے والی سورت ہے۔اس سورت میں 2 رکوع اور 46 آیات ہیں۔ مکی سورت ہے۔وتسمی سورۃ الساھرۃ والطامۃ وھی مکیۃ بالاتفاق

اس سورت کے شروع میں اللہ نے روح نکالنے والے فرشتوں کی قسم کھائی ہے۔ان فرشتوں کی قسم جو کافروں کی روح سختی سے نکالتے ہیں۔ان فرشتوں کی قسم جو مومنوں کی روح آسانی سے نکالتے ہیں، لیکن جواب قسم ذکر نہیں فرمایا، سیاق کلام کو دیکھ کر جو جواب قسم سمجھ میں آتا ہے وہ ہے: لتبعثن (تمہیں قیامت کے دن ضرور زندہ کیا جائے گا۔

سورۃ نازعات کا موضوع بھی قیامت اور اس کے احوال کو بیان کرنا ہے۔دلائل سے قیامت کو ثابت کرنا ہے۔جو لوگ قیامت کا انکار کرتے ہیں انہیں اس کے برے انجام سے خبردار کیا گیا ہے اور مثال کے لیے فرعون کا واقعہ پیش کیا گیا ہے۔

www.suffahpk.com

سورۃ عبس

اعدادو شمار، وجہ تسمیہ

یہ سورت مصحف کی ترتیب کے لحاظ سے 80ویں اور نزول کی ترتیب کے لحاظ سے 24ویں نمبر پر نازل ہونے والی سورت ہے۔اس سورت میں ایک رکوع اور 42آیات ہیں۔ مکی سورت ہے۔وتسمی سورۃالصاخۃ وسورۃالسفرۃوسمیت فی غیر کتاب سورۃالأعمی وھی مکیۃ لاخلاف

یہاں سے آخر تک ہر سورت ایک رکوع پر ہی مشتمل ہے۔اس سورت کا اصل موضوع بھی قیامت کے عقیدے کو ثابت کرنا اور منکرین کو قیامت کے انکار کے برے نتائج سے آگاہ کرنا ہے۔شروع میں یہ بیان ہوا کہ ایسے سخت کافر جو قیامت کے بھی منکر ہیں انہیں قائل کرے کے لیے آپ ﷺ اتنی کاوش اور کوشش کرتے تھے کہ بعض اوقات مخلص ساتھیوں سے کا سوال بھی ان کفار کی فکر کی وجہ سے گراں محسوس ہوتا تھا۔اس پر آپ ﷺ کو محبت بھرے انداز میں تنبیہ کی گئی کہ طالب صادق پر توجہ پہلے کرنی چاہیے۔

اس سورت کی ابتدا میں نابینا صحابی حضرت عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کا قصہ مذکور ہے جو طلب علم کے لیے ایسے موقع پر رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں آگئے جب کہ آپ چند سرداران قریش کو دعوت اسلام دینے میں مصروف تھے ،ایسی اہم مصروفیت کے وقت ان کے آنے سے آپ کو طبعی طور پر ناگواری ہوئی،اور آپ نے ان کی بات کا جواب دینے سے اعراض کیا،اس پر سورۂ عبس کی یہ آیات نازل ہوئیں ،جن میں اللہ نے آپ کو تنبیہ فرمائی۔

اس کے بعد جب بھی حضور اکرم ﷺ حضرت ابن مکتوم رضی اللہ عنہ کو دیکھتے توان کا استقبال کرتے ہوئے فرمایا کرتے تھے یہ ہیں وہ جن کی وجہ سے اللہ نے مجھے تنبیہ فرمائی تھی،اور ان سے دریافت فرماتے کہ کوئی کام ہے تو بتاؤ،آپ نے نابینا ہونے کے باوجود دو غزوات کے موقع پر انہیں مدینہ پر والی مقرر فرمایا۔

یہ واقعہ اور اس جیسے دوسرے واقعات جن میں حضور اکرم ﷺ کو تنبیہ فرمائی گئی ہے،ان کا قرآن کریم میں مذکور ہونا اس کی صداقت وحقانیت کی دلیل ہے،اگر معاذاللہ قرآن آپ کا خود تراشیدہ کلام ہوتا تو آپ ایسی آیات اس میں ہرگز ذکر نہ فرماتے جن میں خود آپ سے بازپرس کی گئی ہے۔

www.suffahpk.com

سائنسی انکشافات:

رحم مادر کے چھوٹے سے سوراخ سے 6،7 پونڈ کا بچہ باہر نکلنا قدرت کا عجیب شاہکار ہے۔ یہ قریب قریب ایسا ہی ہے جیسے سوئی کے ناکے سے اونٹ کا گزارنا، جدید سائنس نے اس کی وجوہات سے بحث کی ہے ۔وہاں کی ہڈیوں کے کھلنے کی وجہ سے یہ سب ہوتا ہے۔ سائنس ان سب باتوں کی تشریح و تصدیق کرتی نظر آتی ہے۔

سورة التكوير

اعداد و شمار، وجہ تسمیہ

یہ سورت مصحف کی ترتیب کے لحاظ سے 81ویں اور نزول کی ترتیب کے لحاظ سے ساتویں نمبر پر نازل ہونے والی سورت ہے۔ اس سورت میں ایک رکوع اور 29 آیات ہیں۔ مکی سورت ہے۔

اس سورت کے دو حصے ہیں، پہلے حصہ میں جو کہ 14 آیات پر مشتمل ہے اس ہولناک کائناتی انقلاب کا ذکر ہے جس کے اثرات سے کائنات کی کوئی چیز بھی محفوظ نہیں رہے گی، سب کچھ بدل جائے گا، یہ سورج اور ستارے، پہاڑ اور سمندر ریت کے گھروندے ثابت ہوں گے، اس دن ہر شخص کو پتہ چل جائے گا کہ کتنے پانی میں ہے اور اپنے دامن میں کیا لے کر آیا ہے گناہ یا نیکیاں!

دوسرے حصہ میں جو کہ 15 آیات پر مشتمل ہے، باری تعالیٰ نے تین قسمیں کھا کر قرآن کی حقانیت اور نبی کریم ﷺ کی نبوت و صداقت کو بیان فرمایا ہے۔ قرآن کے بارے میں فرمایا کہ یہ شیطان مردود کا کلام نہیں ہے یہ تو اہل جہاں کے لیے نصیحت ہے مگر اس کے لیے جو سیدھی راہ پر چلنا چاہے، اور تم نہیں چاہ سکتے جب تک کہ رب العالمین نہ چاہے۔

www.suffahpk.com

سورۃ الانفطار

اعدادو شمار، وجہ تسمیہ

یہ سورت مصحف کی ترتیب کے لحاظ سے 82ویں اور نزول کی ترتیب کے لحاظ سے 82ویں نمبر پر نازل ہونے والی سورت ہے۔ اس سورت میں ایک رکوع اور 19 آیات ہیں۔ مکی سورت ہے۔

اس سورت میں پہلے توان تبدیلیوں کا ذکر ہے جو وقوعِ قیامت کے وقت نظام کائنات میں رونما ہوں گی، پھر محبت آمیز انداز میں انسان سے شکوہ کیا گیا ہے کہ اے انسان تجھے آخر کس چیز نے اپنے پروردگار کے بارے میں دھوکے میں ڈال رکھا ہے؟ اس کے احسانات کو بھلا کر تو معصیت اور ناشکر اپن پر اتر آیا ہے، اصل بات یہ ہے کہ تمہیں جزا کے دن کا یقین نہیں ہے، حالانکہ وہ تو آکر رہے گا اور کراماً کاتبین تمھاری زندگی کا کچا چٹھا تمھارے سامنے پیش کردیں گے پھر تمہیں ابرار اور فجار دو گروہوں میں تقسیم کردیا جائے گا، ابرار نعمتوں کی جگہ یعنی جنت میں جائیں گے اور فجار عذاب کی جگہ یعنی دوزخ میں ہوں گے۔ (خلاصہ قرآن)

سائنسی انکشافات:

سورہ تکویر میں ایک لفظ آیا ہے کہ واذا البحار سجرت، اور سورہ انفطار میں ہے: واذا البحار فجرت، سورہ طور میں ہے: والبحر المسجور، ان سب آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ سمندر کے نیچے زیرزمین آگ ہے۔ دور حاضر میں زمین کی ڈرلنگ کرنے سے اس بات کی تصدیق ہوئی ہے کہ زیر زمین آگ اور لاوا ہے۔ قیامت میں یہ آگ سمندر میں مل جائے گی تو سمندر کا پانی بھڑک اٹھے گا۔

www.suffahpk.com

سورة المطففين

اعدادو شمار، وجہ تسمیہ

یہ سورت مصحف کی ترتیب کے لحاظ سے 83ویں اور نزول کی ترتیب کے لحاظ سے 86ویں نمبر پر نازل ہونے والی سورت ہے۔ اس سورت میں ایک رکوع اور 36 آیات ہیں۔ مکی سورت ہے۔

تفسير الألوسي = روح المعاني (274/15)

فقد أخرج الإمام أحمد والترمذي عن أبي سعيد قال: قال رسول الله صلّى الله عليه وسلم: «ويل وادفي جهنم يهوي فيه الكافر أربعين خريفا قبل أن يبلغ قعره» وفي صحيحي ابن حبان والحاكم بلفظ: «واد بين جبلين يهوي فيه الكافر»

اس سورت میں بھی بنیادی عقائد سے بحث کی گئی ہے، یوم القیامہ کے احوال اور اہوال اس میں خاص طور پر مذکور ہیں، اعمال کی جزا سزا مل کر رہے گی۔ خصوصاً حقوق العباد میں ڈنڈی مارنا مثلاً ناپ تول میں کمی اس کی سخت وعید بیان ہوئی ہے۔ یہ وعید صرف ناپ تول ہی سے متعلق نہیں ہے؛ بلکہ ہر قسم کے حقوق کو شامل ہے، اور اس طرح ڈنڈی مارنے کو عربی میں تطفیف کہتے ہیں، اسی لیے اس سورت کا نام مطففین ہے۔ سورت میں یہ بھی ذکر ہے کہ مومنین کا اعمال نامہ اور ان کی روحیں علیین میں جاتی ہیں جبکہ کفار کا اعمال نامہ اور روحیں سجین میں۔ (خلاصہ قرآن و توضیح القرآن)

www.suffahpk.com

سورۃ الانشقاق

اعداد و شمار، وجہ تسمیہ

یہ سورت مصحف کی ترتیب کے لحاظ سے 84ویں اور نزول کی ترتیب کے لحاظ سے 83ویں نمبر پر نازل ہونے والی سورت ہے۔ اس سورت میں ایک رکوع اور 25 آیات ہیں۔ مکی سورت ہے۔

پچھلی سورتوں کی طرح اس سورت میں بھی قیامت کے حالات بیان فرمائے گئے ہیں، عربی میں پھٹ پڑنے کو انشقاق کہتے ہیں، اسی لیے اس سورت کا نام انشقاق ہے۔ (توضیح القرآن)

سائنسی انکشافات:

{لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ} [الانشقاق:19] سے بعض اہل علم نے استدلال کیا ہے کہ نظریہ اضافیت جو آئن اسٹائن نے پیش کیا تھا، آیت میں اس کی طرف اشارہ موجود ہے۔

سورۃ البروج

اعداد و شمار

یہ سورت مصحف کی ترتیب کے لحاظ سے 85ویں اور نزول کی ترتیب کے لحاظ سے 27ویں نمبر پر نازل ہونے والی سورت ہے۔ اس سورت میں ایک رکوع اور 22 آیات ہیں۔ مکی سورت ہے۔

www.suffahpk.com

شانِ نزول

اسلام مخالفین نے ہر دور میں حق کو دبانے کی کوشش کی ہے۔ایسا ہی واقعہ عبداللہ بن تامر کے ساتھ پیش آیا۔ان کے پیغام کو دبانے کی کوشش کی گئی لیکن وہ پیغام پھیلا اور کامیابی سے دنیا میں چھا گیا۔اس طرح اس سورت میں تسلی ہے نبی اور مومنین کے لیے اور مخالفین کے برے انجام کا ذکر ہے۔

مشہور تفسیر کے مطابق ان آیتوں میں ایک واقعہ کی طرف اشارہ ہے جو حضور اکرم ﷺ سے صحیح مسلم کی ایک حدیث میں منقول ہے اور وہ یہ کہ پچھلی کسی امت میں ایک بادشاہ تھا جو ایک جادو گر سے کام لیا کرتا تھا ،جب وہ جادوگر بوڑھا ہو گیا تو اس نے بادشاہ سے کہا کہ میرے پاس کوئی لڑکا بھیج دیا کرو جسے میں جادو سکھاؤں تاکہ میرے بعد وہ تمھارے کام آسکے،بادشاہ نے ایک لڑکے کو بادشاہ کے پاس بھیجنا شروع کر دیا،یہ لڑکا جب جادوگر کے پاس جاتا تو راستے میں ایک عبادت گذار شخص کے پاس سے گزرتا جو عیسی علیہ السلام کے اصلی دین پر تھا (ایسے شخص کو راہب کہتے تھے)اور توحید کا قائل تھا یہ لڑکا اس کے پاس بیٹھ جاتا اور اس کی باتیں سنتا تھا جو اچھی لگتی تھیں،ایک دن وہ جارہا تھا تو راستے میں ایک بڑا جانور نظر آیا جس نے لوگوں کا راستہ روکا ہوا تھا(بعض روایتوں میں آتا ہے کہ وہ جانور شیر تھا)لڑکے نے ایک پتھر اٹھایا اور اللہ تعالی سے دعا کی کہ یا اللہ !اگر راہب کی باتیں آپ کو جادوگر کی باتوں سے زیادہ پسند ہے تو اس پتھر سے اس جانور کو مروادیجئے،اب جو اس نے پتھر اس جانور کی طرف پھینکا تو جانور مر گیا،اور لوگوں کا راستہ کھل گیا،اس کے بعد لوگوں کو اندازہ ہوا کہ اس لڑکے کے پاس کوئی خاص علم ہے۔

چنانچہ ایک اندھے شخص نے درخوست کی کہ اس کی بینائی واپس آجائے،لڑکے نے اس سے کہا کہ شفاء دینے والا اللہ تعالی ہے اس لیے اگر تم وعدہ کرو کہ اللہ کی توحید پر ایمان لے آؤ گے تو میں تمھارے لیے اللہ سے دعا کروں گا،اس نے یہ شرط مان لی لڑکے نے دعا کی تو اللہ تعالی نے اس کی بینائی عطا کر دی،اور توحید پر ایمان لے آیا ،ان واقعات کی خبر جب بادشاہ کو ہوئی تو اس نے اس نابینا کو بھی گرفتار کر لیا اور لڑکے اور راہب کو بھی،اور ان سب

www.suffahpk.com

کو توحید کے انکار پر مجبور کیا جب وہ نہ مانے تو اس نے اس نابینا شخص اور راہب کو تو آری سے چروادیا، اور لڑکے کے بارے میں اپنے نوکروں کو حکم دیا کہ اسے کسی اونچے پہاڑ پر لے جاکر نیچے پھینک دیں، لیکن جب وہ لڑکے کو لے کر گئے تو اس نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی پہاڑ پر زلزلہ آگیا جس سے وہ لوگ مر گئے اور لڑکا زندہ رہا، بادشاہ نے حکم دیا کہ اسی کشتی میں لے جاکر سمندر میں ڈبو دیا جائے، لڑکے نے پھر دعا کی، جس کے نتیجے میں کشتی الٹ گئی وہ سب ڈوب گئے اور لڑکا پھر سلامت رہا، بادشاہ جب عاجز آگیا۔

لڑکے نے اس سے کہا اگر تم مجھے واقعی مارنا چاہتے ہو تو اس کا ایک ہی طریقہ ہے اور وہ یہ کہ تم سب لوگوں کو ایک میدان میں جمع کر کے مجھے سولی پر چڑھاؤ، اور اپنے ترکش سے تیر نکال کر کمان میں چڑھاؤ، اور یہ کہو کہ: اس اللہ کے نام پر جو اس لڑکے کا پروردگار ہے پھر تیر سے میرا نشانہ لگاؤ، بادشاہ نے ایسے ہی کیا اور تیر اس لڑکے کی کنپٹی پر جاکر لگا اور اس سے وہ شہید ہو گیا، لوگوں نے جب یہ نظارہ دیکھا تو بہت سے ایمان لے آئے، اس موقع پر بادشاہ نے ان کو سزا دینے کے لیے سڑکوں کے کنارے پر خندقیں کھدوا کر ان میں آگ بھڑکائی اور حکم دیا کہ جو کوئی دین حق کو نہ چھوڑے اسے ان خندقوں میں ڈال دیا جائے، چنانچہ اس طرح ایمان والوں کی ایک بڑی تعداد کو زندہ جلا دیا گیا۔ صحیح مسلم کی اس حدیث میں یہ صراحت نہیں ہے کہ سورۂ بروج میں خندق والوں کا جو ذکر ہے اس سے یہی واقعہ مراد ہے، محمد بن اسحاق نے اس سے ملتا جلتا ایک اور واقعہ بیان کیا ہے اور اس کو سورۂ بروج کی تفسیر قرار دیا ہے، یہاں اس تفصیل کا موقع نہیں ہے حضرت مولانا حفظ الرحمن صاحب سیوہاروی نے قصص القرآن میں اس پر بہت مفصل بحث کی ہے، اہل علم اس کی مراجعت فرمائیں۔ (توضیح القرآن)

یوم موعود سے مراد قیامت کا دن ہے۔ شاہد سے مراد جمعہ اور مشہود سے مراد عرفہ کا دن ہے جس میں حاجی میدان عرفات میں جمع ہوتے ہیں۔

www.suffahpk.com

سورۃ الطارق

اعداد و شمار، وجہ تسمیہ

یہ سورت مصحف کی ترتیب کے لحاظ سے 86ویں اور نزول کی ترتیب کے لحاظ سے 36ویں نمبر پر نازل ہونے والی سورت ہے۔ اس سورت میں ایک رکوع اور 17 آیات ہیں۔ مکی سورت ہے۔

اس سورت کا موضوع بھی قیامت ہے البتہ اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ انسانوں کے اعمال محفوظ کرنے کا مکمل ایک سسٹم ہے اس لیے یہ نہ سمجھو کہ قیامت میں کوئی منکر کسی طرح بچ پائے پائے گا۔ ابتدائی آیات میں اللہ نے آسمان کی اور رات کو چمکنے والے ستارے کی قسم کھا کر فرمایا ہے کہ ہر انسان پر اللہ کی طرف سے نگہبان فرشتہ مقرر ہے، پھر انسان کی پہلی تخلیق سے اس کی دوسری زندگی پر استدلال کیا گیا ہے۔ سورت کے اختتام پر قرآن کی صداقت اور اس کے قول فیصل ہونے پر قسم کھائی گئی ہے اور کفار کو وعید سنائی گئی ہے۔

سورۃ الاعلیٰ

اعداد و شمار، وجہ تسمیہ

یہ سورت مصحف کی ترتیب کے لحاظ سے 87ویں اور نزول کی ترتیب کے لحاظ سے 8ویں نمبر پر نازل ہونے والی سورت ہے۔ اس سورت میں ایک رکوع اور 19 آیات ہیں۔ مکی سورت ہے۔

تفسیر الألوسی = روح المعانی (313/15)

وتسمى سورة سبح والجمهور على أنها مكية وحكى ابن الفرس عن

بعضهم أنها مدنية لذكر صلاة العيد وزكاة الفطر فيها ورده الجلال السيوطي

آخرت کی فلاح انسان کو کیسے حاصل ہوگی؟ یہ اس سورت کا موضوع ہے۔ ذکر و تسبیح، تزکیہ نفس، نماز یہ ایسی چیزیں ہیں جو آخرت کی فلاح کی ضامن ہیں۔

www.suffahpk.com

سورۃ الغاشیۃ

اعداد و شمار، وجہ تسمیہ

یہ سورت مصحف کی ترتیب کے لحاظ سے 88ویں اور نزول کی ترتیب کے لحاظ سے 68ویں نمبر پر نازل ہونے والی سورت ہے۔ اس سورت میں ایک رکوع اور 26 آیات ہیں۔ مکی سورت ہے۔ قیامت کے ناموں میں سے ایک نام غاشیہ بھی ہے یعنی چھپا لینے والی، قیامت کو غاشیہ اس لیے کہا جاتا ہے۔ کیونکہ اس کی ہولناکیاں ساری مخلوق کو ڈھانپ لیں گی۔

تفسیر الألوسی = روح المعانی (324/15)

وكان صلّى الله عليه وسلم كما أخرج مسلم وأبو داود والنسائي وابن

ماجة عن النعمان بن بشير يقرؤها في الجمع تمع سورتها

اس سورت میں قیامت کی تیاری کرنے والوں کی جزا اور تیاری نہ کرنے والوں کی سزا مذکور ہے۔ اور ساتھ ہی قیامت اور قدرت خداوندی کے دلائل بیان ہوئے ہیں۔ اور انکار کی وجہ سے جو غم آپ کو ہوتا تھا اس پر تسلی دی گئی ہے۔

یہ سورت بتاتی ہے کہ قیامت کے دن کچھ چہرے ذلیل ہوں گے، انہوں نے بڑی محنت کی ہوگی جس کی وجہ سے تھکے تھکے محسوس ہوں گے، علماء کہتے ہیں اس سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے دنیا میں بڑی عبادت و ریاضت کی ہوگی؛ لیکن چونکہ ان کے عقائد صحیح نہیں تھے، اس لیے یہ عبادت ان کے کسی کام نہیں آئے گی، یہ چہرے دہکتی ہوئی آگ کا ایندھن بنیں گے اور بعض چہرے ترو تازہ اور پر رونق ہوں گے یہ وہ چہرے ہوں گے جنہوں نے دنیا میں صحیح رخ پر محنت کی ہوگی اور ان کے عقائد میں بھی باطل کی آمیزش نہیں ہوگی، ان کا مسکن بلند و بالا جنتیں ہوں گی۔

www.suffahpk.com

سورۃ الفجر

اعداد و شمار، وجہ تسمیہ

یہ سورت مصحف کی ترتیب کے لحاظ سے 89ویں اور نزول کی ترتیب کے لحاظ سے 10ویں نمبر پر نازل ہونے والی سورت ہے۔ اس سورت میں ایک رکوع اور 10 آیات ہیں۔ جمہور کے نزدیک یہ مکی سورت ہے۔

سورت کے شروع میں چار قسمیں کھائی گئیں ہیں: فجر کے وقت کی، ذی الحجہ کی دس راتوں کی، دس ذی الحج کے دن اور عرفہ کی رات کی۔ اس سے ان کی اہمیت اور عظمت کو اجاگر کرنا مقصد ہے۔ پھر ان قسموں کے بعد اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ کفار پر اللہ کا عذاب واقع ہو کر رہے گا، اس کے بعد ان اعمال کا بیان ہے جو جزا و سزا کا باعث بنتے ہیں۔ قوم عاد، ثمود اور فرعون نے تکبر کیا، ظلم و فساد کا بازار گرم کیا، ان جرائم کی وجہ سے وہ اللہ کے عذاب کے مستحق ٹھہرے۔

اللہ کی سنت اور دستور یہ ہے کہ وہ دنیا کی زندگی میں انسان کو خیر و شر فقر و غنی اور صحت و بیماری جیسی آزمائشوں میں مبتلا کرتا ہے۔ ایک عام انسان کی طبیعت ایسی ہے کہ وہ اپنے رب کے فضل و احسان کا شکر ادا نہیں کرتا اور اللہ کا دیا ہوا مال اس کی راہ میں خرچ نہیں کرتا وہ مال کی محبت میں بڑا حریص ہے اس کا پیٹ بھرتا ہی نہیں۔ اچھے انجام کے لیے ان بری صفات سے خود کو بچانا ہو گا۔

قیامت کے دن جو زلزلے اور ہولناک واقعات پیش آئیں گے ان کا ذکر کرتے ہوئے بتایا گیا ہے کہ انسان دو قسموں میں تقسیم ہو جائیں گے، شقی لوگ اللہ کے غضب کے حق دار ہوں گے اور نفس مؤمن، جسے نفس مطمئنہ کہا گیا ہے اسے اپنے رب کی طرف لوٹنے اور جنت میں داخل ہونے کے لیے کہا جائے گا۔ (خلاصہ قرآن)

www.suffahpk.com

سورۃ البلد

اعداد و شمار، وجہ تسمیہ

یہ سورت مصحف کی ترتیب کے لحاظ سے 90 نمبر کی اور نزول کی ترتیب کے لحاظ سے 35 ویں نمبر پر نازل ہونے والی سورت ہے۔ اس سورت میں ایک رکوع اور 20 آیات ہیں۔ جمہور کے نزدیک یہ مکی سورت ہے۔

تفسیر الألوسی = روح المعانی (349/15)

مكية في قوله الجمهور بتمامها، وقيل مدنية بتمامها، وقيل مدنية إلا أربع آيات من أولها. واعترض كلا القولين بأنه يأباهما قوله تعالى بِهَذَا الْبَلَدِ [البلد: 2.1] قيل ولقوة الاعتراض ادعى الزمخشري الإجماع على مكيتها وسيأتي إن شاء الله تعالى أن في بعض الأخبار ما هو ظاهر في نزول صدرها بمكة بعد الفتح

اس سورت کی ابتداء میں تین قسمیں کھائی گئیں ہیں: مکہ کی، حضرت آدم اور ان کی تمام اولاد کی، جواب قسم یہ ہے کہ انسان بڑی مشقت میں عمر گزارتا ہے۔ اس کا تقاضا یہ ہونا چاہیے تھا کہ عاجز بن کر رہے لیکن انسان بجائے عاجزی کے بھول میں پڑا ہوا ہے۔ اس کے بعد ان اعمال کا بیان ہے جو جزا و سزا کا باعث بنتے ہیں۔ البتہ سورۃ الفجر کے برعکس یہاں اکثر اعمال اچھے بتائے گئے ہیں۔

اس کے بعد ان کفار کا تذکرہ ہے جنہیں اپنی قوت پر بڑا گھمنڈ تھا، وہ فخر و ریا کی نیت سے اموال خرچ کرتے تھے، ایسے لوگوں کو آنکھوں، ہونٹوں، زبان اور ہدایت جیسی نعمتیں یاد دلائی گئی ہیں، پھر قیامت کے شدائد و مصائب کا تذکرہ ہے، جن سے ایمان اور عمل صالح کے علاوہ کوئی چیز چھٹکارہ نہیں دے سکتی، سورت کے

www.suffahpk.com

اختتام پر کامیابی کا راستہ بیان کیا گیا ہے۔ جو یہ ہے: ایمان باللہ، اعمال صالحہ، ایک دوسرے کو صبر کی اور آپس میں رحم کرنے کی وصیت۔

سورۃ الشمس

اعداد و شمار، وجہ تسمیہ

یہ سورت مصحف کی ترتیب کے لحاظ سے 91 نمبر کی اور نزول کی ترتیب کے لحاظ سے 26 ویں نمبر پر نازل ہونے والی سورت ہے۔ اس سورت میں ایک رکوع اور 15 آیات ہیں۔ یہ مکی سورت ہے۔

اس سورت کا اصل مقصد نیکیوں کی طرف بڑھنے اور گناہوں سے بچنے کی ترغیب ہے۔ اس سورت کی ابتدا میں تکوینی مخلوقات میں سے سات ایسی چیزوں کی قسم کھائی ہے جو سب کی سب اللہ کی قدرت اور وحدانیت کے آثار ہیں، یعنی سورج، چاند، دن، رات، آسمان، زمین اور نفس انسانی، ان چیزوں کی قسم کھا کر فرمایا ہے کہ اگر انسان اپنے رب سے ڈرے اور اپنے نفس کا تزکیہ کر لے تو وہ کامیاب ہو جاتا ہے اور اگر اس کی تربیت سے غفلت اختیار کرے اور اس کو گندگی میں پڑا رہنے دے تو ناکام ہو جاتا ہے۔ اللہ نے انسان کے اندر نیکی اور بدی دونوں کی صلاحیت رکھی ہے، اب یہ انسان پر منحصر ہے کہ وہ کونسی صلاحیت کو بروئے کار لاتا ہے، اس تفصیل کے بعد یہ سورت ہمارے سامنے مثال اور نمونہ کے طور پر قوم ثمود کا قصہ بیان کرتی ہے جس نے اپنے نفس کا تزکیہ نہ کیا، بلکہ اسے معاصی کا عادی بنا دیا، جس کی وجہ سے وہ ہلاکت کے مستحق ہو گئے۔

www.suffahpk.com

سورۃ اللیل

اعداد و شمار، وجہ تسمیہ

یہ سورت مصحف کی ترتیب کے لحاظ سے 92 نمبر کی اور نزول کی ترتیب کے لحاظ سے 9 ویں نمبر پر نازل ہونے والی سورت ہے۔ اس سورت میں ایک رکوع اور 21 آیات ہیں۔ جمہور کے نزدیک یہ مکی سورت ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ یا ایک روایت کے مطابق حضرت ابودحداح انصاری رضی اللہ عنہ کی شان میں نازل ہوئی؛ تاہم اس کی آیت وَسَيُجَنَّبُهَا الْأَتْقَى [اللیل: 17] کے بارے میں تقریباً اجماع ہے کہ یہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی منقبت میں نازل ہوئی۔

تفسير الألوسى = روح المعانى (365/15)

لا خلاف فى أنها إحدى وعشرون آية واختلف فى مكيتها ومدنيتها فالجمهور على أنها مكية وقال على ابن أبى طلحة مدنية وقيل بعضها مكى وبعضها مدنى و كذا اختلف فى سبب نزولها فالجمهور على أنها نزلت فى شأن أبى بكر الصديق رضى الله تعالى عنه وروى ذلك بأسانيد صحيحة عن ابن مسعود وابن عباس وغيرهما

وقال السدّى إنها نزلت فى أبى الدحداح الأنصارى وذلك أنه كان فى دار منافق نخلة يقع منها فى دار يتامى فى جواره بعض بلح فيأخذه منهم فقال له صلّى الله عليه وسلم: «دعها لهم ولك بدلها نخل فى الجنة» فأبى فاشتراها أبو الدحداح بحائطها فقال للنبىّ صلّى الله عليه وسلم: «أهبها لهم بالنخلة التى فى الجنة». فقال صلّى الله عليه وسلم: «افعل» فوهبها فنزلت وروى نحوه مطولا مبهما فيه أبو الدحداح ابن أبى حاتم عن ابن عباس بسند ضعيف كما نص عليه الحافظ

www.suffahpk.com

السیوطی،وذکر بعضهم أن قوله تعالی فیها وَسَيُجَنَّبُهَا الْأَتْقَى [اللیل:17] إلخ نزل فی أبی بکر الصدیق رضی الله تعالی عنه وسکت عما عداه ونقل عن بعض المفسرین أن هذا مجمع علیه

اس سورت کا موضوع انسانوں کے مختلف قسم کی جدوجہد کو بیان کرنا ہے، جب اعمال اور جہدوسعی کا رخ مختلف ہے تو اس کے نتائج بھی مختلف برآمد ہوتے ہیں۔

اس کی ابتدائی آیات میں تین قسمیں کھا کر فرمایا گیا ہے کہ اے انسانو! تمھاری سعی مختلف ہے کوئی متقی ہے اور کوئی شقی ہے، کوئی مؤمن ہے اور کوئی کافر، کوئی اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے اور کوئی بخل کرتا ہے، کوئی اللہ سے ڈرنے والا ہے اور کسی نے بے نیازی اختیار کررکھی ہے، کوئی بھلائی کی بات کی تصدیق کرتا ہے اور کوئی تکذیب کرتا ہے، انسانوں میں سے جو کوئی اپنے لیے جس قسم کی راہ کا انتخاب کرتا ہے ہم اس راہ پر چلنا اس کے لیے آسان کردیتے ہیں۔

{فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى (5) وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى (6) فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَى (7) وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنَى (8) وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَى (9) فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرَى (10)} [اللیل:5۔10]

یہ آیات پورے قرآن کا خلاصہ ہیں، دین کے اہم اصول وفروع اس میں سماگئے ہیں۔

سورت کے اختتام پر بتایا گیا کہ اہل ایمان کو رب تعالی دوزخ کے عذاب سے بچالے گا، اور اس کے لیے ایک مؤمن صالح کا قصہ بیان کیا ہے جو اپنا مال رضاءِ الہی کی خاطر خرچ کرتا تھا۔ تمام تفاسیر میں ہے کہ یہ آیات حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی تھیں جن کا مال جہاد کی تیاری، حضور اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی نصرت اور ایسے غلاموں کو خرید کر آزاد کرنے میں خرچ ہوتا تھا جو قبول اسلام کی وجہ سے ظلم وستم کا نشانہ بنے ہوئے تھے۔

www.suffahpk.com

سورۃ الضحیٰ

اعداد و شمار، وجہ تسمیہ

یہ سورت مصحف کی ترتیب کے لحاظ سے 93 نمبر کی اور نزول کی ترتیب کے لحاظ سے 11 ویں نمبر پر نازل ہونے والی سورت ہے۔ اس سورت میں ایک رکوع اور 11 آیات ہیں۔ یہ مکی سورت ہے۔

سورۃ الضحیٰ سے والناس تک اکثر سورتیں رسالت اور اس سے متعلق امور پر مشتمل ہیں، بعض قیامت اور دیگر اہم اصول دین سے متعلق ہیں۔

نبوت کے بعد شروع شروع میں کچھ دن ایسے گزرے جس میں حضور صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے پاس کوئی وحی نہیں آئی اس پر ابولہب کی بیوی نے طعنہ دیا کہ تمھارے پروردگار نے ناراض ہو کر تمہیں چھوڑ دیا ہے، اس پر یہ سورت نازل ہوئی تھی، ضحیٰ عربی میں دن چڑھنے کے وقت جو روشنی ہوتی ہے اس کو کہتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے پہلی آیت میں اس کی قسم کھائی ہے اس لیے اس سورت کا نام سورۃ الضحیٰ ہے۔ (توضیح القرآن)

سورت میں آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے بچپن اور جوانی کے نشیب و فراز کا تذکرہ ہے اور تاکید کی گئی ہے کہ یتیم اور سائل کو جھڑکنا یا ڈانٹنا مناسب عمل نہیں، اس سے ہر مسلمان کو بچنا ہی چاہیے۔

www.suffahpk.com

سورۃ الانشراح

اعداد و شمار، وجہ تسمیہ

یہ سورت مصحف کی ترتیب کے لحاظ سے 94 نمبر کی اور نزول کی ترتیب کے لحاظ سے 12 ویں نمبر پر نازل ہونے والی سورت ہے۔ اس سورت میں ایک رکوع اور 8 آیات ہیں۔ جمہور کے نزدیک یہ مکی سورت ہے۔

تفسیر الألوسی = روح المعانی (385/15)

وتسمى سورة الشرح وهي كما روى عن ابن الزبير وعائشة مكية وأخرج ذلك ابن الضريس والنحاس والبيهقي وابن مردويه عن ابن عباس وفي رواية عنه زيادة نزلت بعد الضحى وزعم البقاعي أنها عنده مدنية وفي حديث طويل أخرجه ابن مردويه عن جابر بن عبد الله ما هو ظاهر في أن قوله تعالى فيها فَإِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْراً إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْراً [الشرح: 5، 6] نزل بالمدينة لكن في صحة الحديث توقف.

جب حضور اقدس ﷺ کو نبوت کی عظیم ذمہ داریاں سونپی گئیں تو شروع میں آپ نے ان کا زبردست بوجھ محسوس کیا، اس بوجھ کی وجہ سے شروع میں آپ بے چین رہتے تھے، لیکن پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کو وہ حوصلہ عطا فرمایا جس کے نتیجے میں آپ نے مشکل سے مشکل کام انتہائی اطمینان اور سکون کے ساتھ انجام دیے، اس صورت میں اللہ تعالیٰ کے اسی انعام کا تذکرہ ہے۔ صوفیائے کرام فرماتے ہیں کہ ایک سالک کے ساتھ بھی یہی صورت حال پیش آتی ہے۔

www.suffahpk.com

سورۃ التین

اعدادو شمار، وجہ تسمیہ

یہ سورت مصحف کی ترتیب کے لحاظ سے 95 نمبر کی اور نزول کی ترتیب کے لحاظ سے 28 ویں نمبر پر نازل ہونے والی سورت ہے۔ اس سورت میں ایک رکوع اور 8 آیات ہیں۔ جمہور کے نزدیک یہ مکی سورت ہے۔

تفسیر الألوسی = روح المعانی (393/15)

ویقال لها سورة التين بلا واو مكية في قول الجمهور وعن قتادة أنها مدنية وكذا عن ابن عباس على ما في البحر ومجمع البيان برواية المعدل وأخرج عنه ابن الضريس والنحاس وابن مردويه والبيهقي ما يوافق قول الجمهور ويؤيده إشارة الحضور في قوله تعالى وَهَذَا الْبَلَدِ الْأَمِينِ التين: 3 فإن المراد به مكة بإجماع المفسرين فيما نعلم.

انجیر اور زیتون فلسطین میں زیادہ پیدا ہوتے ہیں، ان کی قسم سے مراد فلسطین کا علاقہ ہے جہاں حضرت عیسی علیہ السلام کو نبی بنا کر بھیجا گیا۔ طور سینین سے مراد صحرائے سینا کا پہاڑ طور ہے جہاں موسی علیہ السلام پر توریت نازل ہوئی اور بلد امین سے مراد مکہ مکرمہ ہے۔

ان تینوں کی قسمیں کھا کر ان علاقوں کو گواہ بنانا مقصد ہے کہ یہ مقدس مقامات گواہ ہیں کہ نوع انسان مکرم اور سب سے افضل ہے، لیکن جب انسان انسانیت کے تقاضوں کو پورا نہیں کرتا اور ناشکرا پن کا راستہ اختیار کرتا ہے تو اسے نیچوں سے بھی نیچے گرا دیا جاتا ہے، البتہ ایمان اور عمل صالح والے اس پستی سے بچے رہتے ہیں۔

www.suffahpk.com

سورۃ العلق

اعدادوشمار، وجہ تسمیہ

یہ سورت مصحف کی ترتیب کے لحاظ سے 96 نمبر کی ہے جبکہ نزول کی ترتیب کے لحاظ سے اس کی شروع کی آیات سب سے پہلی وحی ہونے کا شرف رکھتی ہیں۔ اس سورت میں ایک رکوع اور 19 آیات ہیں۔ یہ بالاتفاق مکی سورت ہے۔

اس سورت کی پہلی پانچ آیتیں سب سے پہلی وحی ہے، جو آنحضرت ﷺ پر غارِ حرا میں نازل ہوئی ،اس کے بعد آپ ﷺ کے مخالفین پر نقد ہے۔ وتسمی سورۃ اقرأ

آپ ﷺ نبوت سے پہلے کئی کئی دن اس غار میں عبادت کیا کرتے تھے ،ایک روز اسی دوران حضرت جبرئیل علیہ السلام آپ کے پاس آئے، اور آپ کو دبایا اور کہا کہ "پڑھو" آپ نے فرمایا کہ " میں تو پڑھا ہوا نہیں ہوں" یہ مکالمہ تین مرتبہ ہوا، پھر حضرت جبرئیل نے یہ پانچ آیتیں پڑھیں۔

اس کے بعد سورت کے آخر تک جو آیتیں ہیں، وہ غار حرا کے مذکورہ بالا واقعے کے کافی بعد نازل ہوئی تھیں، اور ان کا واقعہ یہ ہے کہ ابوجہل آنحضرت ﷺ کا سخت دشمن تھا، ایک دن آنحضرت ﷺ سلم حرم میں نماز پڑھ رہے تھے، اس نے آپ کو نماز پڑھنے سے منع کیا، اور یہ بھی کہا کہ اگر آپ نے نماز پڑھی تو میں (معاذاللہ) آپ کی گردن کو پاؤں سے کچل دوں گا، اس موقع پر یہ آیات نازل ہوئی تھیں۔ (توضیح القرآن)

سائنسی انکشافات:

لنسفعا بالناصیۃ پیشانی سے گھسیٹنے کی وجہ یہ ہے کہ انسانی دماغ میں پیشانی ہی وہ حصہ ہے جس میں منفی جذبات اور برائی کے مادے پائے جاتے ہیں۔

www.suffahpk.com

سورۃ القدر

اعداد و شمار، وجہ تسمیہ

یہ سورت مصحف کی ترتیب کے لحاظ سے 97 نمبر کی اور نزول کی ترتیب کے لحاظ سے 25 ویں نمبر پر نازل ہونے والی سورت ہے۔ اس سورت میں ایک رکوع اور 5 آیات ہیں۔ اس کے مکی یا مدنی ہونے کے بارے میں اختلاف ہے۔ اس کی تلاوت ربع قرآن کا ثواب رکھتی ہے۔ وضو کے بعد پڑھنا مستحب ہے۔

تفسیر الألوسی = روح المعانی (411/15)

قال أبو حيان مدنية في قول الأكثر، وحكى الماوردي عكسه وذكر الواحدي أنها أول سورة نزلت بالمدينة. وقال الجلال في الإتقان: فيها قولان والأكثر على أنها مكية ويستدل لكونها مدنية بما أخرجه الترمذي والحاكم عن الحسن بن علي رضي الله تعالى عنهما أن النبي صلى الله عليه وسلم أرى بني أمية على منبره فساءه ذلك فنزلت إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ [الكوثر: 1] ونزلت إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ [القدر: 1] الحديث وهو كما قال المزني حديث منكر انتهى. وقد أخرج الجلال هذا الحديث في الدر المنثور عن ابن جرير والطبراني وابن مردويه والبيهقي في الدلائل أيضا من رواية يوسف بن سعد وذكر فيه أن الترمذي أخرجه وضعفه وأن الخطيب أخرج عن ابن عباس نحوه وكذا عن ابن المسيب بلفظ قال نبي الله صلى الله عليه وسلم: «أريت بني أمية يصعدون منبري فشق ذلك علي» فأنزلت إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ففي قول المزني هو منكر تردد عندي وأيا ما كان فقد استشكل وجه دلالته على كون السورة مدنية وأجيب بأنه يحتمل أن يكون ذلك لقوله فيه على منبره والظاهر أن يكون المنبر موجودا من الرؤيا وهو لم يتخذ إلا في المدينة

www.suffahpk.com

وآيها ست في المكي والشامي وخمس فيما عداهما وجاء في حديث أخرجه

محمد بن نصر عن أنس مرفوعا «أنها تعدل ربع القرآن» وذكر غير واحد من

الشافعية أنه يسن قراءتها بعد الوضوء.

قرآن، اسلام اور مسلمانوں کی عظمت و حقانیت اس سورت کا موضوع ہے۔ ابن ابی حاتم نے مجاہد سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے بنی اسرائیل کے ایک مجاہد کا حال ذکر کیا جو ایک ہزار مہینے تک مسلسل مشغولِ جہاد رہا، کبھی ہتھیار نہیں اتارے، مسلمانوں کو یہ سن کر تعجب ہوا، اس پر سورہ قدر نازل ہوئی، جس میں اس امت کے لیے صرف ایک رات کی عبادت کو اس مجاہد کی عمر بھر کی عبادت یعنی ایک ہزار مہینے سے بہتر قرار دیا، اور ابن جریر نے بروایت مجاہد ایک دوسرا واقعہ یہ ذکر کیا ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک عابد کا یہ حال تھا کہ ساری رات عبادت میں مشغول رہتا اور صبح ہوتے ہی جہاد کے لیے نکل کھڑا ہوتا، دن بھر جہاد میں مشغول رہتا، ایک ہزار مہینے اس نے اسی مسلسل عبادت میں گزار دیے، اس پر اللہ تعالیٰ نے سورہ قدر نازل فرما کر اس امت کی فضیلت سب پر ثابت فرمادی، اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ شب قدر امت محمدیہ کی خصوصیات میں سے ہے۔ (مظہری، از معارف القرآن)

www.suffahpk.com

سورۃ البینۃ

اعدادو شمار، وجہ تسمیہ

یہ سورت مصحف کی ترتیب کے لحاظ سے 98 نمبر کی اور نزول کی ترتیب کے لحاظ سے 100 ویں نمبر پر نازل ہونے والی سورت ہے۔ اس سورت میں ایک رکوع اور 8 آیات ہیں۔ اس کے مکی یا مدنی ہونے کے بارے میں اختلاف ہے۔ اس کی تلاوت اور اس پر اعتقاد سے اللہ تعالیٰ خوش ہو کر جنت کا پروانہ عطا فرماتے ہیں۔ اس سورت کے اور بھی متعدّد نام ہیں: سورۃ البلد، سورۃ المنفکین، سورۃ البریہ، سورۃ القیامۃ وغیرہ۔

تفسیر الألوسی = روح المعانی (424/15)

وتسمى سورة القيامة وسورة البلد وسورة المنفكين وسورة البرية وسورة لم يكن. قال في البحر: مكية في قول الجمهور. وقال ابن الزبير وعطاء بن يسار: مدنية قاله ابن عطية وفي كتاب التحرير مدنية وهو قول الجمهور. وروى أبو صالح عن ابن عباس أنها مكية واختاره يحيى بن سلام انتهى. وقال ابن الفرس: الأشهر أنها مكية ورواه ابن مردويه عن عائشة وجزم ابن كثير بأنها مدنية واستدل على ذلك بما أخرجه الإمام أحمد وابن قانع في معجم الصحابة والطبراني وابن مردويه عن أبي خيثمة البدري قال: لما نزلت لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إلى آخرها قال جبريل عليه السلام: يا رسول الله إن ربك يأمرك أن تقرئها أبيا فقال النبي صلّى الله عليه وسلم لأبي رضي الله تعالى عنه: «إن جبريل عليه السلام أمرني أن أقرئك هذه السورة» فقال أبي: أوقد ذكرت ثم يا رسول الله؟ قال: «نعم» فبكى وهذا هو الأصح وآيها تسع في البصري وثمان في غيره

www.suffahpk.com

وجاء في فضلها ما أخرجه أبو موسى المديني في المعرفة عن إسماعيل بن أبي حكيم عن مطر المزني أو المدني عن النبي صلّى الله عليه وسلم قال: «إن الله تعالى يسمع قراءة لَمۡ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا فيقول: أبشر عبدي فوعزتي لا أسألك على حال من أحوال الدنيا والآخرة ولأمكنن لك في الجنة حتى ترضى»

اس سورت کا موضوع رسالت کا اثبات اور ماننے والوں کی جزا اور منکرین کی سزا بیان کرنا ہے۔ سورت میں تین امور سے بحث کی گئی ہے:

1۔ اہل کتاب رسول اللہ ﷺ کی آمد کا انتظار کر رہے تھے؛ لیکن وہ تعصب اور حسد کی بنا پر یہ خواہش رکھتے تھے کہ آخری نبی بنی اسرائیل میں سے ہونا چاہیے؛ لیکن جب ایسا نہ ہوا تو انہوں نے آپ ﷺ کی نبوت کو جھٹلا دیا، اس سورت میں حضور اکرم ﷺ کو مشرکین اور اہل کتاب سبھی کے لیے واضح حجت اور دلیل قرار دیا گیا ہے؛ کیونکہ آپ ﷺ کی نبوت کے دلائل بہت واضح ہیں۔

2۔ یہ سورت بنیاد کی نشاندہی کرتی ہے اور وہ ہے ایمان اور اخلاص، کوئی عمل بغیر ایمان کے اور ایمان بغیر اخلاص کے معتبر نہیں، ہر نبی نے اپنی امت کو اس بنیاد کی دعوت دی۔

3۔ یہ سورت بد بختوں اور نیک بختوں یعنی کافروں اور مومنوں دونوں کا انجام بیان کرتی ہے۔

www.suffahpk.com

سورۃ الزلزال

اعداد و شمار، وجہ تسمیہ

یہ سورت مصحف کی ترتیب کے لحاظ سے 99 نمبر کی اور نزول کی ترتیب کے لحاظ سے 93ویں نمبر پر نازل ہونے والی سورت ہے۔ اس سورت میں ایک رکوع اور 8 آیات ہیں۔ اس کے مکی یا مدنی ہونے کے بارے میں اختلاف ہے۔ اس کی فضیلت یہ ہے کہ ایک بار اس کی تلاوت کا ثواب نصف قرآن یا ربع قرآن کے برابر ہے۔

تفسیر الألوسی = روح المعانی (433/15)

ویقال سورۃ إذا زلزلت وھی مکیۃ فی قول ابن عباس ومجاھد وعطاء، ومدنیۃ فی قول قتادۃ ومقاتل وصح فی حدیث الترمذی والبیھقی وغیرھما عن ابن عباس مرفوعا: «إذا زلزلت تعدل نصف القرآن» وجاء فی حدیث آخر تسمیتھا ربعا

اِس سورت کا موضوع قیامت ہے۔ سورت میں میں زلزلے کی خبر دی گئی ہے، جو قیامت سے پہلے واقع ہوگا، اور سارے انسان اپنی قبروں سے نکل کھڑے ہوں گے اور زمین انسان کے اعمال پر گواہی دے گی، لوگ حساب وکتاب کے لیے اللہ کے سامنے پیش ہوں گے، پھر ان کے اعمال کے مطابق انہیں دو قسموں میں تقسیم کیا جائے گا، بعض شقی ہوں گے اور بعض سعید، اور ان میں سے ہر ایک اپنے چھوٹے بڑے عمل کو دیکھ لے گا گو نتیجہ اکثریتی عمل کو دیکھ کر کیا جائے گا۔

www.saffahpk.com

سائنسی انکشافات:

زمین اپنے تمام بوجھ باہر نکال دے گی اس سے جہاں معدنیات: پیٹرول، گیس اور دیگر ذخائر کی طرف اشارہ ہوسکتا ہے وہاں اس بات کی طرف بھی اشارہ نکل سکتا ہے کہ زمین میں انسانی حرکات کا جو ریکارڈ محفوظ رہتا ہے جس کی سائنس تصدیق کرتی ہے وہ ظاہر کر دیا جائے گا۔

سورۃ العادیات

اعداد و شمار، وجہ تسمیہ

یہ سورت مصحف کی ترتیب کے لحاظ سے 100 نمبر کی اور نزول کی ترتیب کے لحاظ سے 14 ویں نمبر پر نازل ہونے والی سورت ہے۔ اس سورت میں ایک رکوع اور 11 آیات ہیں۔ اس کے مکی یا مدنی ہونے کے بارے میں اختلاف ہے۔ زیادہ قرین قیاس یہ ہے کہ یہ مدنی سورت ہو کیونکہ جہاد مدینہ میں فرض ہوا۔ اس کی فضیلت یہ ہے کہ ایک بار اس کی تلاوت کا ثواب نصف قرآن کے برابر ہے۔

تفسیر الألوسی = روح المعانی (441/15)

مكية في قول ابن مسعود وجابر والحسن وعكرمة وعطاء، مدنية في قول أنس وقتادة وإحدى الروايتين عن ابن عباس، وقد أخرج عنه البزار وابن المنذر وابن أبي حاتم والدارقطني في الأفراد وابن مردويه أنه قال: بعث رسول الله صلّى الله عليه وسلم خيلا فاستمرت شهرا لا يأتيه منها خبر، فنزلت وَالْعادِياتِ إلخ وآيها احدى عشرة آية بلا خلاف وأخرج أبو عبيد في فضائله من مرسل الحسن أنها تعدل بنصف القرآن، وأخرج ذلك محمد بن نصر من طريق عطاء بن أبي رباح عن ابن عباس مرفوعا ولم أقف على سنده

www.suffahpk.com

اس سورت میں بعض بری عادات سے بچنے کو کامیابی کی اساس کہا گیا ہے۔اس میں تین اہم مضامین بیان ہوئے ہیں:

1۔مجاہدین کے گھوڑوں کی قسم کھا کر فرمایا گیا کہ انسان بڑا ناشکرا ہے،اور اس کے ناشکرا ہونے پر خود اس کے اعمال گواہ ہیں۔انسان کو ناشکری سے بچنا چاہیے۔

2۔انسان کی فطرت اور طبیعت یہ بتائی گئی ہے کہ وہ مال کی محبت میں بڑا سخت ہے،اس کے پاس سونے کی ایک وادی ہو تو دوسری کی تلاش کرتا ہے،اور دوسری ہو تو تیسری تلاش کرتا ہے،اور اس کے منہ کو مٹی کے سوا کوئی چیز نہیں بھر سکتی۔

3۔انسان کو ان اعمال صالحہ پر ابھارا گیا ہے جو اسے اس وقت فائدہ دیں گے جب اسے حساب وجزا کے لیے پیش کیا جائے گا،اور بندوں کے سینوں میں جو راز ہیں آشکارہ کر دیے جائیں گے۔

سورة القارعة

اعداد و شمار، وجہ تسمیہ

یہ سورت مصحف کی ترتیب کے لحاظ سے 101 نمبر کی اور نزول کی ترتیب کے لحاظ سے 30ویں نمبر پر نازل ہونے والی سورت ہے۔اس سورت میں ایک رکوع اور 11 آیات ہیں۔یہ سورت مکی ہے۔

اس سورت میں قیامت کی ہولناکیوں سے ڈرایا گیا ہے کہ جب قیامت قائم ہوگی تو نظام کائنات میں بڑی بڑی تبدیلیاں واقع ہوں گی،جو انسان کو حیران اور ششدر کر دیں گی،سورت کے اختتام پر بتلایا گیا کہ قیامت کے دن انسان کے اعمال کا وزن ہوگا کسی کی حسنات زیادہ ہوں گی اور کسی کی سیئات،اور انہی کے اعتبار سے انسان کے انجام کا تعین ہوگا۔

www.suffahpk.com

سورۃ التکاثر

اعداد و شمار، وجہ تسمیہ

یہ سورت مصحف کی ترتیب کے لحاظ سے 102 نمبر کی اور نزول کی ترتیب کے لحاظ سے 16 ویں نمبر پر نازل ہونے والی سورت ہے۔ اس سورت میں ایک رکوع اور 8 آیات ہیں۔ یہ سورت مکی ہے۔

اس سورت میں ان لوگوں کی مذمت کی گئی ہے جو آخرت سے غافل ہیں اور صرف دنیا کی زندگی کو اپنا مقصد بنا لیتے ہیں، ان کے انہماک کو دیکھ کر یوں لگتا ہے کہ انہیں دنیا میں ہمیشہ رہنا ہے؛ لیکن پھر اچانک موت آجاتی ہے، جس کی وجہ سے ان کے منصوبے دھرے کے دھرے رہ جاتے ہیں اور انہیں قصر سے قبر کی طرف منتقل ہونا پڑتا ہے، ان لوگوں کو ڈرایا گیا کہ قیامت کے دن تمام اعمال کے بارے میں سوال ہوگا، پھر تم جہنم کو ضرور دیکھو گے اور تم سے اللہ کی نعمتوں کے بارے میں سوال کیا جائے گا کہ امن، فراغت، اکل و شرب، مسکن، علم اور مال و دولت جیسی نعمتوں کو کہاں استعمال کیا؟ (خلاصہ قرآن)

فضیلت:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے کوئی ایک یہ طاقت نہیں رکھتا کہ ہر دن ایک ہزار آیت پڑھے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ ہر دن ایک ہزار آیت پڑھنے کی کون طاقت رکھتا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کیا تم میں سے کوئی یہ طاقت نہیں رکھتا کہ وہ أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ پڑھے (یعنی آخر تک یا یہ سورت پڑھے تو اس کا پڑھنا گویا ایک ہزار آیت پڑھنے کی طرح ہے۔) (عن ابن عمر، مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح» کتاب فضائل القرآن)

www.suffahpk.com

سورۃ العصر

اعداد و شمار، وجہ تسمیہ

یہ سورت مصحف کی ترتیب کے لحاظ سے 103 نمبر کی اور نزول کی ترتیب کے لحاظ سے 13 ویں نمبر پر نازل ہونے والی سورت ہے۔ اس سورت میں 3 آیات ہیں۔ یہ سورت مکی ہے۔

سورۂ عصر قرآنِ کریم کی بہت مختصر سورت ہے لیکن ایسی جامع ہے کہ بقول امام شافعیؒ اگر لوگ اسی سورت کو غور و تدبر کے ساتھ پڑھ لیں تو دین و دنیا کی درستی کے لیے کافی ہو جائے، اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے وقت کو قیمتی بنانے کی تاکید فرمائی ہے۔ اور وقت کو مثبت اور اچھے اعمال میں صرف کرنے کی تلقین کی ہے ورنہ انسان ناکام ہو گا۔

سورۃ الھمزۃ

اعداد و شمار، وجہ تسمیہ

یہ سورت مصحف کی ترتیب کے لحاظ سے 104 نمبر کی اور نزول کی ترتیب کے لحاظ سے 32 ویں نمبر پر نازل ہونے والی سورت ہے۔ اس سورت میں 9 آیات ہیں۔ یہ سورت مکی ہے۔

اس سورت میں انسان کی تین بیماریوں کی نشاندہی کی گئی ہے، جن سے بچنا کامیابی کے لیے ضروری ہے:

1۔ پہلی بیماری ہے پس پشت کسی کے عیب بیان کرنا، اسے غیبت بھی کہتے ہیں او غیبت بدترین گناہ ہے۔

2۔ دوسری بیماری ہے کسی کو اس کے حسب و نسب، دین و مذہب اور شکل و صورت کا طعنہ دینا، اس کا مذاق اڑانا، یہ منافقین کی عادت تھی، وہ غریب مسلمانوں کا مذاق اڑایا کرتے تھے۔ تیسری بیماری ہے حب دنیا، جس میں

www.suffahpk.com

مبتلا ہو کر انسان حقوق اللہ بھی بھول جاتا ہے اور حقوق العباد بھی بھول جاتا ہے، اور اس کے دل میں اللہ کی محبت کے لیے کوئی جگہ نہیں رہتی۔

سورۃ الفیل

اعداد و شمار، وجہ تسمیہ

یہ سورت مصحف کی ترتیب کے لحاظ سے 105 نمبر کی اور نزول کی ترتیب کے لحاظ سے 19 ویں نمبر پر نازل ہونے والی سورت ہے۔ اس سورت میں 5 آیات ہیں۔ یہ سورت مکی ہے۔

اس سورت میں اصحابِ فیل کے واقعہ کا مختصر بیان ہے کہ انہوں نے بیت اللہ کو مسمار کرنے کے قصد سے ہاتھیوں کی فوج لے کر مکہ مکرمہ پر چڑھائی کی تھی، حق تعالیٰ نے معمولی پرندوں کے ذریعہ ان کی فوج کو عذابِ آسمانی نازل فرما کر نیست و نابود کر کے ان کے عزائم کو خاک میں ملا دیا۔ یہ واقعہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی ولادت سے پچاس پچپن سن پہلے پیش آیا تھا، جسے ارہاص کہا جاتا ہے۔ (معارف القرآن)

سورۃ القریش

اعداد و شمار، وجہ تسمیہ

یہ سورت مصحف کی ترتیب کے لحاظ سے 106 نمبر کی اور نزول کی ترتیب کے لحاظ سے 29 ویں نمبر پر نازل ہونے والی سورت ہے۔ اس سورت میں 4 آیات ہیں۔ یہ سورت مکی ہے۔

اس سورت میں اللہ نے اپنے احسانات بیان فرمائے ہیں جس کا مقصد یہ ہے کہ آخرت کی کامیابی کے لیے ضروری ہے کہ انعامات پر اللہ کا شکر بھی ادا کیا جائے۔ قریش بلا خوف و خطر گرمیوں میں شام کی طرف

www.suffahpk.com

اور سردیوں میں یمن کی طرف تجارتی سفر کیا کرتے تھے۔ یہ تجارتی سفران کا بہت بڑا ذریعۂ معاش تھے، دوسرا احسان یہ کہ انہیں بلد حرام میں امن، اطمینان اور تحفظ کی نعمت حاصل تھی، یہ دو نعمتیں ذکر فرما کر انہیں سمجھایا گیا ہے کہ خود فریبی خود پسندی اور قوم پرستی سے باز آجاؤ اور بیت اللہ کے رب کی عبادت کرو جس نے تمہیں نوازا ہے۔ (خلاصہ قرآن)

سورۃ الماعون

اعداد و شمار، وجہ تسمیہ

یہ سورت مصحف کی ترتیب کے لحاظ سے 107ویں اور نزول کی ترتیب کے لحاظ سے 17ویں نمبر پر نازل ہونے والی سورت ہے۔ اس سورت میں 7 آیات ہیں۔ یہ سورت مکی ہے۔

تفسير الألوسي = روح المعاني (474/15)

وتسمى سورة أرأيت والدين والتكذيب وهي مكية في قول الجمهور وأخرجه ابن مردويه عن ابن عباس وابن الزبير كما في الدر المنثور. وفي البحر أنها مدنية في قول ابن عباس وقتادة وحكى ذلك أيضا عن الضحاك وقال هبة الله المفسر الضرير: نزل نصفها بمكة في العاص بن وائل ونصفها في المدينة في عبد الله بن أبي المنافق.

اس سورت میں انسانوں کے دو گروہوں کا ذکر ہے:

1۔ وہ کافر جو قیامت کے دن پر ایمان نہیں رکھتے، یتیموں کے حقوق دبا لیتے ہیں اور ان کی ساتھ سختی کا معاملہ کرتے ہیں غربا اور مساکین کو نہ خود کھلاتے ہیں اور نہ دوسروں کو ترغیب دیتے ہیں، گویا کہ نہ تو اللہ کے ساتھ ان کا معاملہ صحیح ہے اور نہ اللہ کے بندوں کے ساتھ۔

www.suffahpk.com

2۔دوسرا گروہ،وہ منافقین کا ہے ان کی تین صفات قبیحہ یہاں بیان کی گئی ہیں:پہلی یہ کہ وہ نماز سے غافل ہیں،یہ غفلت دو اعتبار سے ہو سکتی ہے ایک یہ کہ نماز ادا ہی نہ کی جائے،دوسری یہ کہ نماز تو پڑھی جائے مگر نہ وقت کی پابندی کا لحاظ ہو اور نہ خشوع و خضوع ہو،دوسری صفت یہ کہ وہ دکھاوے کے لیے اعمال کرتے ہیں ،تیسری صفت یہ کہ وہ ایسے بخیل ہیں کہ عام ضرورت کی چیز دینے سے بھی انکار کر دیتے ہیں۔(خلاصہ قرآن)

سورۃ الکوثر

اعدادو شمار،وجہ تسمیہ

یہ سورت مصحف کی ترتیب کے لحاظ سے 108ویں اور نزول کی ترتیب کے لحاظ سے 15ویں نمبر پر نازل ہونے والی سورت ہے۔اس سورت میں 3آیات ہیں۔یہ سورت مکہ میں بھی نازل ہوئی اور مدینہ میں بھی۔

تفسیر الألوسی=روح المعانی(478/15)

وتسمى كما قال البقاعي سورة النحر. وهي مكية في قول ابن عباس والكلبي ومقاتل ونسب في البحر إلى الجمهور، مدنية في قول الحسن وعكرمة وقتادة ومجاهد وفي الإتقان أنه الصواب ورجحه النووي عليه الرحمة في شرح صحيح مسلم لما أخرج الإمام أحمد ومسلم وأبو داود والنسائي والبيهقي في سننه وغيرهم عن أنس بن مالك قال: أغفى رسول الله صلّى الله عليه وسلم إغفاءة فرفع رأسه متبسما فقال: «إنه أنزل عليّ آنفا سورة» فقرأ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمنِ الرَّحِيمِ إِنَّا أَعْطَيْناكَ الْكَوْثَرَ حتى ختمها الحديث

www.suffahpk.com

وفي أخبار سبب النزول ما يقتضي كلا من القولين وستسمع بعضا منها

إن شاء الله تعالى ومن هنا استشكل أمرها وذكر الخفاجي أن لبعضهم تأليفا صحح

فيه أنها نزلت مرتين وحينئذ فلا إشكال.

اس سورت میں تین مقاصد بیان ہوئے ہیں:

1۔ نبی کریم ﷺ پر اللہ کا فضل واحسان کہ اس نے آپ کو کوثر عطا کی، کوثر جنت کی وہ نہر ہے جہاں قیامت کے دن حضور اکرم ﷺ اپنے امتیوں کو جام بھر کر پلائیں گے، چونکہ کوثر کا معانی خیر کثیر ہے اس لیے نبوت، کتاب، حکمت، علم، حق شفاعت، مقام محمود، معجزات اور قرآن کریم کو بھی کوثر قرار دیا گیا ہے۔

2۔ نبی اکرم ﷺ کو حکم دیا گیا کہ کوثر جیسی عظیم نعمت کا شکر ادا کرنے کے لیے آپ نماز کی پابندی فرمائیں اور اللہ کے لیے قربانی دیں۔

3۔ آپ کو بشارت سنائی گئی کہ آپ کے دشمن ذلیل و خوار ہوں گے اور ان کا نام ونشان مٹ جائے گا، چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ (خلاصہ قرآن)

سورة الكافرون

یہ سورت مصحف کی ترتیب کے لحاظ سے 109ویں اور نزول کی ترتیب کے لحاظ سے 18ویں نمبر پر نازل ہونے والی سورت ہے۔ اس سورت میں 6 آیات ہیں۔ یہ سورت مکی ہے یا مدنی؟ اس میں اختلاف ہے۔ زیادہ قرین قیاس یہ ہے کہ یہ مکی ہو، کیونکہ اس کا انداز تخاطب مکی سورتوں والا ہے۔ اس کو سورۃ العبادۃ، سورۃ الاخلاص اور سورۃ المقشقشۃ بھی کہا گیا ہے۔

تفسير الألوسي = روح المعاني (15/ 484)

وتسمى المقشقشة كما أخرجه ابن أبي حاتم على زرارة بن أوفى وهو من

قشقش المريض إذا صح وبرأ أي المبرئة من الشرك والنفاق وتسمى أيضا كما في

جمال القراء سورة العبادة وكذا تسمى سورة الإخلاص وهي عند ابن عباس

والجمهور مكية. وأخرج ابن مردويه عن ابن الزبير أنها مدنية وحكاه في البحر عن

www.suffahpk.com

قتادةعلى خلاف ما في مجمع البيان من أن قائل بمكيتها وأيّاً ما كان فقول الدواني إنها مكية بلا تفاق ليس في محله

جب مشرکین مکہ نے آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کو دعوت دی کہ آؤ کچھ لو اور کچھ دو کی بنیاد پر ہم آپس میں مصالحت کریں، ایک سال آپ ہمارے خداؤں کی عبادت کرلیا کریں اور ایک سال ہم آپ کے معبود کی عبادت کرلیا کریں گے، اس سورت نے ایمان وکفر، موحدین اور مشرکین کے درمیان حد فاصل قائم کردی اور بتادیا کہ توحید اور شرک دو متصادم نظام ہیں، دونوں میں مصالحت کی کوئی صورت نہیں، یوں کفار کی امیدوں کا خاتمہ کردیا اور ہمیشہ کیلیے واضح کردیا کہ ایمان میں کفر کی ملاوٹ نہیں ہوسکتی۔ (خلاصہ قرآن)

فضیلت:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنھما سے روایت ہے کہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے فرمایا: اذا زلزلت نصف قرآن کے برابر ہے، اور قل یا أیہا الکافرون چوتھائی قرآن کے برابر ہے، اور قل ھو اللہ أحد تہائی قرآن کے برابر ہے۔ (سنن الترمذی، کتاب تفسیر القرآن. ورواه الحاكم في المستدرك على الصحيحين في كتاب فضائل القرآن وقال هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه)

www.suffahpk.com

سورۃ النصر

اعداد وشمار، وجہ تسمیہ

یہ سورت مصحف کی ترتیب کے لحاظ سے 110ویں اور نزول کی ترتیب کے لحاظ سے 114ویں نمبر پر نازل ہونے والی سورت ہے۔اس سورت میں 3آیات ہیں۔یہ سورت مدنی ہے۔اس کا ایک نام سورۃ التودیع بھی ہے؛کیونکہ اس میں آپ ﷺ کی وفات کی خبر دی گئی ہے۔اس سورت کے بعد آپ ﷺ سجدہ میں سبحانك اللهم ربنا وبحمدك اللهم اغفرلی پڑھا کرتے تھے۔

تفسیر الألوسی=روح المعانی(491/15)

وتسمى سورة إذا جاء،وعن ابن مسعود أنها تسمى سورة التوديع لما فيها من الإيماء إلى وفاته عليه الصلاة والسلام وتوديعه الدنيا وما فيها.

وجاء في عدة روايات عن ابن عباس وغيره أنه صلّى الله عليه وسلم قال حين نزلت:«نعيت إليّ نفسي»وفي رواية للبيهقي عنه أنه لما نزلت دعا عليه الصلاة والسلام فاطمة رضي الله تعالى عنها وقال:«إنه قد نعيت إليّ نفسي»فبكت ثم ضحكت فقيل لها فقالت: أخبرني أنه نعيت إليه بنفسه فبكيت ثم أخبرني بأنك أول أهلي لحاقا بي فضحكت

.وقد فهم ذلك منها عمر رضي الله تعالى عنه وكان يفعل عليه الصلاة والسلام بعدها فعل مودع وهي مدنية على القول الأصح في تعريف المدني

زیادہ تر مفسرین کے مطابق یہ سورت فتح مکہ سے کچھ پہلے نازل ہوئی تھی،اور اس میں ایک طرف تو یہ خوشخبری دی گئی ہے کہ مکہ مکرمہ فتح ہوجائے گا،اور اس کے بعد عرب کے لوگ جوق در جوق دین میں داخل ہوں گے،چنانچہ واقعہ بھی یہی ہوا،اور دوسری طرف چونکہ اسلام کے پھیل جانے سے حضور اقدس ﷺ کے دنیا

www.suffahpk.com

میں تشریف لانے کا مقصد حاصل ہوجائے گا اس لیے آپ کو دنیا سے رخصت ہونے کی تیاری کے لیے حمد تسبیح اور استغفار کا حکم دیا گیا ہے۔

سورۃ اللھب

اعداد و شمار، وجہ تسمیہ

یہ سورت مصحف کی ترتیب کے لحاظ سے 111 ویں اور نزول کی ترتیب کے لحاظ سے چھٹے نمبر پر نازل ہونے والی سورت ہے۔ اس سورت میں 5 آیات ہیں۔ یہ سورت مکی ہے۔ اس کا دوسرا نام سورۃ المسد ہے۔

یہ سورت حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے چچا مگر بدترین دشمن ابولہب اور اس کی بیوی ام جمیل کا انجام بتلاتی ہے، اس شخص کو اپنے مال اور اولاد پر بڑا غرور تھا؛ لیکن مال و اولاد اسے اللہ کے عذاب سے نہ بچا سکے، یہ دونوں میاں بیوی ذلت آمیز عبرتناک انجام سے دوچار ہوئے۔ (خلاصہ قرآن)

یہ سورت اسلام کی حقانیت کی دلیل بھی ہے اور وہ اس طرح ہے کہ ابولہب کی زندگی میں یہ آیات نازل ہو چکی تھیں۔ اگر قرآن جھوٹا ہوتا تو ابولہب اسلام لا کر ان آیات کی تردید کر سکتا تھا لیکن اس کا ان آیات کے علم میں آنے کے باوجود اسلام نہ لانا اور قرآن کی پیشین گوئی کے مطابق اس کا ہلاک ہونا قرآن کی حقانیت کی دلیل ہے۔

www.suffahpk.com

سورۃ الاخلاص

اعدادو شمار، وجہ تسمیہ

یہ سورت مصحف کی ترتیب کے لحاظ سے 112ویں اور نزول کی ترتیب کے لحاظ سے 22نمبر پر نازل ہونے والی سورت ہے۔اس سورت میں 4آیات ہیں۔یہ سورت مکی ہے یا مدنی؟اس کے بارے میں اختلاف ہے۔ایک قول یہ بھی کہ یہ دوبار نازل ہوئی:ایک بات مکہ میں دوسری بار مدینہ میں۔

اس کے کئی نام ہیں:سورۃ التوحید،سورۃ الاساس،، سورۃ التفرید،سورۃ التجرید،سورۃ النجاۃ،سورۃ الولایۃ، سورۃ المعرفۃ،سورۃ النور،سورۃ الجمال،سورۃ الصمد،سورۃ المعوذۃ،سورۃ المانعۃ،سورۃ المحضر،سورۃ المنفرۃ،سورۃ البراءۃ، سورۃ المذکرۃ اور سورۃ الایمان۔

تفسیر الألوسی=روح المعانی(503/15)

وسميت بها لما فيها من التوحيد ولذا سميت أيضا بالأساس فإن التوحيد أصل لسائر أصول الدين وعن كعب كمال قال الحافظ ابن رجب:أسست السماوات السبع والأرضون السبع على هذه السورة قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ورواه الزمخشري عن أبي وأنس مرفوعا ولم يذكره أحد من المحدثين المعتبرين كذلك وكيف كان فالمراد به كما قال:ما خلقت السماوات والأرضون إلا لتكون دلائل على توحيد الله تعالى ومعرفة صفاته التي تضمنتها هذه السورة وقيل:معنى تأسيسها عليها أنها إنما خلقت بالحق كما قال تعالى وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لَاعِبِينَ الأنبياء:16 مَا خَلَقْنَاهُمَا إِلَّا بِالْحَقِّ الدخان:39 وهو العدل والتوحيد

تفسير الألوسي=روح المعاني(503/15)

www.suffahpk.com

وتسمى أيضا سورة قل هو الله أحد كما هو مشهور يشير إليه الأثر أيضا. والمقشقشة لما سمعت في تفسير سورة الكافرون وسورة التوحيد وسورة التفريد وسورة التجريد وسورة النجاة وسورة الولاية وسورة المعرفة لأن معرفة الله تعالى إنما تتم بمعرفة ما فيها وفي أثر أن رجلا صلى فقرأها فقال النبي صلّى الله عليه وسلم: «إن هذا عبد عرف ربه» وسورة الجمال قيل لما روى أنه عليه الصلاة والسلام قال: «إن الله جميل يحب الجمال» فسألوه صلّى الله عليه وسلم عن ذلك فقال: «أحد صمد لم يلد ولم يولد» ولا أظن صحة الخبر، وسورة النسبة لورودها جوابا لمن قال: انسب لنا ربك على ما ستسمعه إن شاء الله تعالى وقيل لما أخرجه الطبراني من طريق عثمان بن عبد الرحمن الطرايفي عن الوازع بن نافع عن أبي سلمة عن أبي هريرة قال: قال رسول الله صلّى الله عليه وسلم: «لكل شيء نسبة ونسبة الله تعالى قل هو الله أحد الله الصمد»

وهو كما قال الحافظ ابن رجب ضعيف جدا وعثمان يروى المناكير. وفي الميزان أنه موضوع وسورة الصمد وسورة المعوذة لما أخرج النسائي والبزار وابن مردويه بسند صحيح عن عبد الله بن أنيس قال: إن رسول الله صلّى الله عليه وسلم وضع يده على صدري ثم قال: «قل» فلم أدر ما أقول ثم قال: «قل هو الله أحد» فقلت حتى فرغت منها ثم قال: «قل أعوذ برب الفلق من شر ما خلق» فقلت حتى فرغت منها ثم قال: «قل أعوذ برب الناس» فقلت حتى فرغت منها فقال رسول الله صلّى الله عليه وسلم: «هكذا فتعوذوا وما تعوذ المتعوذون بمثلهن قط». وسورة المانعة قيل لما روى ابن عباس أنه تعالى قال لنبيه صلّى الله عليه وسلم حين عرج

www.suffahpk.com

به أعطيتك سورة الإخلاص وهي من ذخائر كنوز عرشي وهي المانعة تمنع كربات القبر ونفحات النيران، والظاهر عدم صحة هذا الخبر، ويعارضه ما أخرجه ابن الضريس عن أبي أمامة: «أربع آيات نزلت من كنز العرش لم ينزل منه غيرهن أم الكتاب وآية الكرسي وخاتمة سورة البقرة والكوثر»

وحكمه حكم المرفوع بل أخرجه الشيخ ابن حبان والديلمي وغيرهما بالسند عن أبي أمامة مرفوعا وسورة المحضر قيل لأن الملائكة عليهم السلام تحضر لاستماعها إذا قرئت وسورة المنفرة قيل لأن الشيطان ينفر عند قراءتها، وسورة البراءة قيل لما روى أنه عليه الصلاة والسلام رأى رجلا يقرؤها فقال: «أما هذا فقد برئ من الشرك»

ولم أدر من روى ذلك نعم روى أبو نعيم من طريق عمرو بن مرزوق عن شعبة عن مهاجر قال: سمعت رجلا يقول: صحبت النبي صلّى الله عليه وسلم في سفر فسمع رجلا يقرأ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ فقال: «قد برئ من الشرك» وسمع آخر يقرأ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ فقال «غفر له» وعليه فألحق بهذا الاسم سورة الكافرون ولعل الأولى أن يقال: سميت بذلك لما في حديث الترمذي عن أنس: «من أراد أن ينام على فراشه فنام على يمينه ثم قرأ قل هو الله أحد مائة مرة كتب الله تعالى له براءة من النار»

.وسورة المذكرة لأنها تذكر خالص التوحيد وسورة النور قيل لما روى من قوله صلّى الله عليه وسلم: «إن لكل شيء نورا ونور القرآن قل هو الله أحد»

www.suffahpk.com

وسورة الإيمان لأنه لا يتم بدون ما تضمنته من التوحيد وقد ذكر معظم هذه الأسماء الإمام الرازی وبين وجه التسمية بها بما بين والرجل رحمه الله تعالى ليس بإمام في معرفة أحوال المرويات لا يميز غثها من سمينها أولا يبالي بذلك فيكتب ما ظفر به وإن عرف شدة ضعفه وهي مكية في قول عبد الله والحسن وعكرمة وعطاء ومجاهد وقتادة مدنية في قول ابن عباس ومحمد بن كعب وأبي العالية والضحاك قاله في البحر وخبر ابن عباس السابق إن صح ظاهر في أنها عنده مكية وفي الإتقان فيها قولان لحديثين في سبب نزولها متعارضين وجمع بعضهم بينهما بتكرر نزولها ثم ظهر لي ترجيح أنها مدنية اهـ وعلى ما في الكتابين لا يخفى ما في قول الدواني إنها مكية بالاتفاق من الدلالة على قلة الاطلاع

یہ سورت اسلام کے بنیادی عقیدہ یعنی توحید سے بحث کرتی ہے، توحید کی تمام اقسام اس میں موجود ہیں۔ اللہ ایک ہے ایک سے زیادہ نہیں۔ اس سے مجوسیوں کے شرک کی نفی ہوگئی۔ اللہ الصمد سے مشرکین کے شرک کی نفی ہوئی جو اللہ تعالی کی ذات کو دنیوی بادشاہوں پر قیاس کرتے ہیں اور اسے وزیروں مشیروں کا محتاج مانتے ہیں اور اللہ کے علاوہ بھی بہت سی چیزوں کو مشکل کشا حاجت روا مانتے ہیں۔ لم یلد ولم یولد سے عقیدۂ ابنیت کی نفی ہوئی جو مسیحی مذہب میں پایا جاتا ہے۔ ولم یکن لہ کفوا احد سے ان لوگوں کی نفی ہوگئی جو اللہ تعالی کی کسی بھی صفت میں کسی اور کی برابری کے قائل ہیں۔

فضیلت:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اذا زلزلت نصف قرآن کے برابر ہے، اور قل یا أیہا الکافرون چوتھائی قرآن کے برابر ہے، اور قل ھو اللہ أحد تہائی قرآن کے

www.suffahpk.com

برابر ہے۔(سنن الترمذي» کتاب تفسیر القرآن. ورواہ الحاکم فی المستدرک علی الصحیحین فی کتاب فضائل القرآن وقال ھذا حدیث صحیح الإسناد ولم یخرجاہ)

سورۃ الفلق، سورۃ الناس

اعداد و شمار، وجہ تسمیہ

یہ سورتیں مصحف کی ترتیب کے لحاظ سے بالترتیب 113 اور 114 ویں اور نزول کی ترتیب کے لحاظ سے 20 اور 21 ویں نمبر پر نازل ہونے والی سورتیں ہیں۔ یہ سورت مدنی سورتیں ہیں۔

تفسیر الألوسی=روح المعانی(517/15)

وأخرج مسلم والترمذی والنسائی وغیرهما عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «أنزلت على الليلة آيات لم أر مثلهن قط قل أعوذ برب الفلق وقل أعوذ برب الناس»، وأخرج البخاری وأبو داود والنسائی وابن ماجة عن عائشة أن النبی صلى الله عليه وسلم كان إذا أوى إلى فراشه كل ليلة جمع كفيه ثم نفث فيهما فقرأ فيهما قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثم تمسح بهما ما استطاع من جسده يبدأ بهما على رأسه ووجهه وما أقبل من جسده يفعل ذلك ثلاث مرات وجاء في الحديث أن من قرأهما مع سورة الإخلاص ثلاثا حين يمسى وثلاثا حين يصبح كفتاه من كل شیء۔

قرآن کریم کی یہ دو سورتیں معوّذتین کہلاتی ہیں، یہ دونوں سورتیں اس وقت نازل ہوئی تھیں جب لبید بن اعصم یہودی نے حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر جادو کرنے کی کوشش کی تھی اور اس کے کچھ اثرات آپ پر ظاہر بھی ہوئے تھے، یاد رہے یہ اثرات صرف دنیوی معاملات کی حد تک تھے، دین اور وحی کے امور اس سے متاثر نہ

www.suffahpk.com

ہوئے تھے۔ ان سورتوں میں آپ کو جادو ٹونے سے حفاظت کے لیے ان الفاظ میں اللہ تعالے کی پناہ مانگنے کی تلقین فرمائی گئی ہے۔ کئی احادیث سے ثابت ہے کہ ان سورتوں کی تلاوت اور ان سے دم کرنا جادو کے اثرات دور کرنے کے لیے بہترین عمل ہے اور حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم رات کو سونے سے پہلے ان سورتوں کی تلاوت کر کے اپنے مبارک ہاتھوں پر دم کرتے اور پھر ان ہاتھوں کو پورے جسم پر پھیر لیتے۔

www.suffahpk.com

ہوم ورک

مختصر جواب دیں!

1	سورۃ النازعات کا دوسرا نام بتائیے۔	
2	سورۃ عبس کا دوسرا کوئی نام بتائیے۔	
3	قیامت کے وقت آگ سمندر سے مل جائے گی۔ اس کا حوالہ بتائیے۔	
4	کافروں اور فجار کی روحین علیین میں جاتی ہیں یا سجین میں؟	
5	نظریۂ اضافیت کی تائید میں کون سی آیت پیش کی جاتی ہے؟	
6	اصحاب الاخدود کا مرکزی کردار کون ہے؟	
7	ولیال عشر سے کون سی دس راتیں مراد ہیں؟	
8	سورۃ اللیل کی آیت 17 کس صحابی کی شان میں نازل ہوئی؟	
9	وضو کے بعد کون سی سورت پڑھنا مستحب ہے؟	
10	وہ کون سی سورت ہے جس کی تلاوت سے ایک ہزار آیات پڑھنے کا ثواب ملتا ہے؟	

www.suffahpk.com

دعائے خیر!!!

یااللہ! ہمارے اس سلسلے کو اور دیگر تمام سلسلوں کو قبول فرما۔ اس میں جو کمی کوتاہی ہوگئی ہو یااللہ! اس کو دور کرنے کی توفیق عطا فرما۔ ہماری ہمارے والدین کی، ہمارے اساتذہ مشائخ کی، اہل وعیال کی، تمام دوست احباب متعلقین اور محبت کرنے والوں کی، تعاون کرنے والوں کی اور تمام امت کی مغفرت فرما۔ یااللہ! اسلام کو غلبہ نصیب فرما، کفر کو مغلوب فرما، آمین!

یااللہ! عالم اسلام میں اتفاق واتحاد پیدا فرما۔ عالم اسلامی کے معاشی، سیاسی اور دفاعی بحرانوں کا خاتمہ فرما۔ مسلمانوں کے اندر اعلیٰ صفات پیدا فرما۔ اعلیٰ اخلاق اور اعلیٰ تعلیم نصیب فرما۔ بہترین اور مثالی لیڈر عطا فرما۔ لیڈرز کے بحران کا خاتمہ فرما۔ ایمان کامل، اطاعت امیر اور بہادری وسخاوت ہمارے دلوں میں پیدا فرما، مغرب کی غلامی اور ان سے مرعوبیت کے جذبات کو ہمارے دل ودماغ سے ختم فرما۔ آمین

یااللہ! ہمارے تمام اساتذہ، معلمات، شاگرد، شاگردات سب کو نیک بنا۔ داعی الی اللہ اور دین کا خادم بنا۔ بڑوں کی سرپرستی میں رہ کر کام کرنے کی توفیق عطا فرما۔

یااللہ! تکبر، حسد، کینہ، عیب جوئی اور ہر طرح کی خیانت سے ہماری حفاظت فرما۔ ہم سب کا خاتمہ ایمان پر فرما۔ یااللہ! تمام مکاتب مدارس اور آپ کے دین کا کام کرنے والے تمام شعبوں کو ترقیات عطا فرما۔ آمین

www.suffahpk.com

مکتبہ صفہ کراچی

دینی اور عصری کتابوں کی آن لائن خریداری کا مرکز

صفّہ کے تمام کورسز جو زوم، یوٹیوب اور واٹس ایپ پر کروائے جاتے ہیں، فی الحال فوٹو کاپی کی صورت میں دستیاب ہیں۔ فہرست ملاحظہ فرمائیے:

نمبر	نام	مصنف	نام	نمبر
1	لازمی تجوید	محمد انس عبدالرحیم	احناف کے اصول حدیث	12
2	تفسیر القرآن	// //	زکوٰۃ کورس	13
3	عقائد کورس	// //	آسان میراث	14
4	سیرت النبی ﷺ کورس	// //	قواعد فقہ	15
5	ختم نبوت ﷺ کورس	// //	مسائل مستورات مکمل	16
6	نکاح و طلاق کورس	// //	تزکیہ نفس کورس	17
7	فقہ المعاملات کورس	// //	حج و عمرہ کورس	18
8	اردو شرح ذخر المتاہلین	// //	مسائل نماز کورس	19
9	تلخیص اصول الافتاء و آدابہ	// //	تلخیص ہدایہ (اول)	20
10	اردو تحریر قواعد و رموز مع آداب فتویٰ نویسی	// //	تلخیص ہدایہ ثانی (طبع اول)	21
11	عشرہ ذی الحجہ اور قربانی	محمد انس عبدالرحیم	احکام رجب وشعبان	22

نمبر	نام	مصنف	نمبر	نام	مصنف
23	زیب و زینت کورس	محمد انس عبدالرحیم	25	ہسٹری آف اسلام	مولانا اسماعیل ریحان
24	مسائل مستورات ایڈوانس لیول	معلمات صفّہ	26	اسلام اور سائنس	صفہ ٹیم

www.suffahpk.com

کلمات

سعید الملۃ شیخی وسیدی حضرت مولانا مفتی سعید احمد دامت برکاتہم

الحمد للہ وحدہٗ والصّلوٰۃ والسّلام علی من لّا نبیّ بعدہٗ، امّا بعد!

اللہ تعالی نے مولانا مفتی انس عبدالرحیم صاحب زید مجدھم ...... جو ہمارے ساتھی اور دوست ہیں ...... کو دین کی محنت خصوصاً آن لائن تعلیم، شارٹ کورسز اور لکھنے لکھانے کے میدان کے لیے قبول فرمایا ہے۔ ہدایہ کی تلخیص، مسائل مستورات اور مزید پچیس سے تیس موضوعات پر کام کر چکے ہیں۔ ان کے تصنیفی سفر کی ایک کڑی یہ کتاب "گلدستۂ قرآن" ہے۔

کتاب "گلدستۂ قرآن" کا مسودہ انہوں نے بندے کو پیش فرمایا۔ بندے نے اس کے مختلف مقامات کا مطالعہ اور بعض پر نظر ڈالی، ہر مقام کو ہر ایک کے لئے مفید پایا۔ ان شاء اللہ! یہ کتاب قرآن اور علوم قرآن کے سے محبت کرنے والوں، خصوصاً ائمہ مساجد، دورۂ قرآن کروانے والے احباب، اور دینی مدارس اور اسکول کالج کے طلبہ وطالبات کے لیے نہایت مفید ثابت ہوگی۔

الحمد للہ! "گلدستۂ قرآن" اسم با مسمی ہے، بیک وقت کئی موضوعات کا احاطہ کرتا ہے: مبادیات قرآن، خلاصۂ قرآن، اعداد قرآن، فضائل قرآن، شخصیات قرآن اور سب سے اہم کام احکام القرآن پر کیا گیا ہے۔ سائنسی انکشافات نے کتاب کو موجودہ عقلیت سے قریب کر دیا ہے۔ ہر پارے یا بڑی سورت کے آخر میں ہوم ورک دیا گیا ہے جو پورے پارے کی دہرائی کا بھی باعث ہوگا اور فہم قرآن کو بھی جلا بخشے گا۔

دل چسپ بات یہ ہے کہ یہ سب اختصار اور جامعیت کے ساتھ ہے تاکہ بات لمبی نہ ہو۔

اللہ جل شانہ ان کو اور ان کی تمام مفید علمی کاوشوں کو قبول فرمائے، ان کو مزید ترقیاں عطا فرمائے، عجب سے حفاظت فرمائے، حاسدین کے حسد سے محفوظ فرمائے، اس کاوش کو پوری دنیا کے لیے نافع بنائے، اس کا فیض دور دور تک پھیل جائے، اس میں کوئی کمزوری رہ گئی ہو تو اللہ تعالی اس کا ازالہ فرمائے اور مزید اخلاص کے ساتھ کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(حضرت مولانا مفتی) سعید احمد (دامت برکاتہم)

خلیفہ مجاز حضرت مولانا یحییٰ مدنی رحمہ اللہ

امام وخطیب عالمگیر مسجد بہادرآباد و استاذ الحدیث جامعہ معہد الخلیل الاسلامی

مہتمم جامعۃ السعید و مدرسہ تعلیمات قرآنیہ کراچی

10 شعبان المعظم 1444 ہجری

Suffah Islamic Research Centre

www.suffahpk.com 0315-2145846